www.paksociety.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------- اشرف قریشی
----------- یوسف قریشی
پرنٹر ------- محمد یونس
طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------- -/55 روپے

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "بلیک ایرو" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں پاکیشیا کی ایک انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری کی تباہی کا مشن سامنے آیا ہے اور بلیک ایرو نامی تنظیم کے ایجنٹوں نے اپنی بے پناہ ذہانت سے نہ صرف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً تگنی کا ناچ ناچنے پر مجبور کر دیا۔ اس بات کا علم تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا کی اس اہم ترین دفاعی لیبارٹری کو بچانے میں کامیاب ہو سکے یا نہیں۔ لیکن اس بات کا ذکر میں ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ بلیک ایرو کی وجہ سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بہرحال اسرائیل جا کر ایک ایسا اہم مشن مکمل کرنے پر مجبور ہونا پڑا جو شاید ان کی زندگی کا سب سے کٹھن اور طویل ترین مشن ثابت ہوا۔ مجھے یقین ہے یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کیجئے۔ کیونکہ آپ کی طرف سے لکھی ہوئی چند سطور میرے لئے واقعی مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طور کم نہیں ہیں۔

شاہ پور ضلع سرگودھا سے ملک غلام مجتبیٰ لکھتے ہیں۔ "آپ کا انداز

www.paksociety.com

تحریر ایسا ہے کہ پڑھنے والے کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ سب کچھ آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہو۔ البتہ آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ آخر ہر بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کیوں بچ نکلتی ہے جبکہ سیکرٹ سروس کا ساتھ دینے والے سب ہلاک ہو جاتے ہیں۔ کیا سیکرٹ سروس سٹین لیس سٹیل کی بنی ہوئی ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم ملک غلام مجتبیٰ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں میرے لئے جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس پر آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو محترم بچ جانا یا ہلاک ہو جانا اس کا فیصلہ انسان خود نہیں کر سکتا اس کا فیصلہ کون کرتا ہے۔ اس بات سے آپ بھی بخوبی واقف ہیں اور جہاں تک سیکرٹ سروس کا سٹین لیس سٹیل کے بنے ہونے کی بات ہے تو محترم سیکرٹ سروس میں دو "ایس" آتے ہیں اور سٹین لیس سٹیل میں بھی۔ باقی فیصلہ آپ خود کر لیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے نعمان سہگل لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ اس لئے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار پڑھ چکا ہوں البتہ آپ کے ذریعے دیگر قارئین تک ایک گزارش پہنچانا چاہتا ہوں کہ لائبریری سے کتابیں لے جانے کے بعد وہ اس کے درمیانی اوراق پھاڑ کر اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ اس طرح دوسرے قارئین کے لئے یہ بات انتہائی تکلیف کا موجب بن جاتی ہے۔ امید ہے آپ کی بات مانتے ہوئے قارئین آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔ اس لئے آپ ضرور ان تک یہ بات پہنچا دیں"۔

محترم نعمان سہگل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جو شکایت آپ نے لکھی ہے اس بارے میں پہلے بھی قارئین کئی بار لکھ چکے ہیں اور میں نے بھی کئی بار قارئین سے گزارش کی ہے کہ وہ ایسا نہ کیا کریں۔ دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے جس حد تک ہو سکے بچنا چاہئے۔ امید ہے قارئین میری گزارش کو ضرور شرف قبولیت بخشتے ہوئے آئندہ اس انداز میں دیگر قارئین کو تکلیف پہنچانے سے گریز کریں گے۔

سیالکوٹ سے عمران علی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ عمران کا کردار تو ہمارا آئیڈیل ہے۔ آپ سے یہ بات پوچھنی ہے کہ کیا پاکیشیا کی طرح پاکستان میں بھی سیکرٹ سروس کا ادارہ کام کر رہا ہے یا نہیں اور اگر ہے تو اس کی تفصیل سے ضرور آگاہ کریں"۔

"محترم عمران علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ہر ملک میں ایسے ادارے ضرور کام کرتے ہیں جو ملک کی سلامتی اور بقا کے دشمنوں کا کھوج لگا کر ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کی جدوجہد میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس کا نام سیکرٹ سروس ہو یا کوئی اور۔ پاکستان میں بھی ایسے ادارے موجود ہیں۔ جہاں تک ان کی تفصیل بتانے کا تعلق ہے تو محترم، تفصیل بتانے کے بعد وہ ادارے کیسے ملک دشمنوں سے سیکرٹ رہ

www.paksociety.com

سکتے ہیں اور اگر ایسے ادارے سیکرٹ نہ رہیں تو پھر وہ کام ہی نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ خود فیصلہ کر لیں کہ ان کی تفصیل کیسے لکھی جا سکتی ہے۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گاؤں میری میر گل ضلع مانسہرہ سے گلفراز سلام لکھتے ہیں۔ ”میں طویل عرصے سے آپ کا قاری ہوں۔ آپ کی تحریریں نوجوان نسل کے لئے مشعل راہ ہیں خصوصاً عمران کا کردار۔ آپ ناول میں جو سائنسی اور دوسری معلومات دیتے ہیں کیا وہ حقیقت میں بھی ہوتی ہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے“۔

محترم گلفراز سلام صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ناول میں دی گئی سائنسی اور دیگر معلومات درست ہوتی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے ملک کے رہنے والوں کے لئے یہ اجنبی ہوں کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ ہم سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی یافتہ دنیا سے بہت پیچھے ہیں لیکن جس طرح ہمارے ملک کے نوجوانوں میں اب سائنس اور ٹیکنالوجی میں آگے بڑھنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے مجھے یقین ہے کہ جلد ہی ہم بھی سائنس اور ٹیکنالوجی میں اس سطح پر پہنچ جائیں گے جہاں دوسری دنیا پہنچی ہوئی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شنکیاری مانسہرہ سے سید ذوالفقار حسین کاظمی لکھتے ہیں۔ ”آپ کا مستقل قاری ہوں۔ آپ کا ناول ”لاسٹ مومنٹ“ واقعی شاہکار ناولوں میں سے ایک ہے۔ البتہ اس میں ایک الجھن ضرور پیش آئی ہے کہ جس کردار نے انتہائی پراسرار طور پر عمران کے ذہن سے صالحہ کی مدد سے مکمل معلومات حاصل کیں اس بارے میں آپ نے بعد میں کوئی تفصیل نہیں لکھی کہ یہ کیسے ہوا اور عمران نے اس سلسلے میں آئندہ کے لئے کیا حفاظتی اقدامات کئے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے“۔

محترم سید ذوالفقار حسین کاظمی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں جس الجھن کا ذکر کیا ہے اس بارے میں تفصیل یعنی طریقہ کار کی وضاحت تو ناول میں موجود ہے البتہ مشن کے بعد عمران نے اس سلسلے میں کیا کچھ کیا۔ اس بارے میں واقعی کچھ نہیں لکھا گیا اور اس کی وجہ ظاہر ہے یہی ہو سکتی ہے کہ مشن مکمل ہو جانے کے بعد کی تفصیلات اس لئے نہیں لکھی جاتیں کہ اس طرح ناول کی ضخامت اور قیمت بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے ایسی باتیں اکثر تشنہ طلب رہ جاتی ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لنگڑیال ضلع گجرات سے محمد شفیق لکھتے ہیں۔ ”آپ کے ناولوں کا باقاعدہ قاری ہوں۔ عمران اور جولیا کے درمیان ہونے والی نوک جھونک واقعی بے حد دلچسپ ہوتی ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا تھا کہ جب ان دونوں کی شادی ہو جائے گی تو کیا پھر بھی یہ نوک جھونک جاری رہے گی یا نہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے“۔

www.paksociety.com

محترم محمد شفیق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ سوال کیا ہے۔ شادی کے بعد نوک جھونک تو بہرحال جاری ہی رہتی ہے لیکن اس کا انداز ضرور بدل جاتا ہے۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو پھر آپ کو مزید سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو آپ اپنے کسی بھی شادی شدہ دوست سے اس انداز کے بارے میں معلوم کر سکتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ہوٹل شیراز کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر وہ اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ ان دنوں سلیمان اپنے گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے دوپہر کا کھانا عمران ہوٹل شیراز میں ہی کھایا کرتا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وہ گذشتہ کئی روز سے باقاعدگی سے یہاں آ رہا تھا اس لئے پارکنگ بوائے اسے کارڈ دینے کی بجائے کارڈ اس کی کار کے بمپر میں ہی پھنسا دیا کرتا تھا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ واپسی پر اسے نہ صرف پارکنگ کا کرایہ بلکہ بھاری ٹپ بھی مل جائے گی۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"عمران صاحب"...... اچانک اسے عقب سے ایک آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مڑ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی کیونکہ اس کی طرف بڑھنے والا سنٹرل انٹیلی جنس کا انسپکٹر ریاض تھا۔ ریاض ابھی حال ہی میں انٹیلی جنس میں شامل ہوا تھا اور ایک کیس کے دوران عمران نے چیک کیا تھا کہ انسپکٹر ریاض نہ صرف ذہین ہے، بلکہ اسے کام کرنے کا بھی شوق ہے اس لئے عمران نے اس کیس میں اس کی مدد کر دی تھی جس کے نتیجے میں اسے سر عبدالرحمن کی طرف سے تعریفی الفاظ میسر آ گئے تھے تب سے انسپکٹر ریاض عمران کا بے حد احترام کرتا تھا۔

"معاف کیجئے عمران صاحب میں نے آپ کو آواز دی"....... انسپکٹر ریاض نے قریب پہنچ کر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے معاف ہی کرنا پڑے گا۔ ابھی تو شکر ہے تم نے آواز دی ہے۔ تمہاری جگہ اگر تمہارا سپرنٹنڈنٹ ہوتا تو لاٹھی سر پر مار دیتا اور مجھے تو اسے بھی معاف کرنا پڑتا"....... عمران نے کہا تو انسپکٹر ریاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ ان دنوں باقاعدگی سے یہاں کھانا کھاتے ہیں۔ آج یہ دعوت میری طرف سے قبول فرمائیں"....... انسپکٹر ریاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ حیرت ہے۔ اب ہمارے ملک میں اتنی بھاری تنخواہیں ملنے لگ گئی ہیں کہ ہوٹل شیراز میں دعوت بھی دی جا سکتی ہے"۔ عمران نے کہا تو انسپکٹر ریاض ایک بار پھر ہنس پڑا اور پھر وہ دونوں ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

"عمران صاحب۔ میرے والد کا الیکٹرونکس کا بڑا وسیع کاروبار ہے اور میں بھی اس میں حصہ دار ہوں اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ رزق حلال سے ہی آپ کو کھانا کھلاؤں گا"....... انسپکٹر ریاض نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آج بڑے طویل عرصے بعد پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہو جائے گا ورنہ مانگ تانگ کر یہاں بھلا تم بتاؤ کتنا کھایا جا سکتا ہے"....... عمران نے ایک خالی میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو انسپکٹر ریاض بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"کیا تم بھی یہاں باقاعدگی سے کھانا کھاتے ہو"....... عمران نے کرسی پر بیٹھنے کے بعد انسپکٹر ریاض سے کہا۔ وہ بھی میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"جی نہیں۔ میں تو سڑک پر سے گزر رہا تھا کہ میں نے آپ کی کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں مڑتے دیکھی تو میں بھی پیچھے آ گیا۔ مجھے آپ سے ایک مشورہ کرنا تھا"۔ انسپکٹر ریاض نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ احسان کا بدلہ فوری طور پر اترنے کی سبیل بن گئی۔ بہت خوب"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"احسان کا بدلہ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ انسپکٹر ریاض نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے مشورہ فیس میں کھانا کھا لیا۔ حساب برابر ہو گیا"۔ عمران نے جواب دیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں"....... انسپکٹر ریاض نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ویٹر مینو لے کر آ گیا تو انسپکٹر ریاض نے اسے آرڈر نوٹ کرا دیا اور ویٹر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتے ہیں اس لئے میں آپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔ یہ خط دیکھیں"....... انسپکٹر ریاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک سفید رنگ کا لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ لے کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھا۔ پھر اسے ناک کے قریب کر کے سونگھنے لگا تو انسپکٹر ریاض کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ آپ اسے سونگھ کیوں رہے ہیں"....... انسپکٹر ریاض سے شاید رہا نہ گیا تو اس نے پوچھ لیا۔

"تم تو جوان ہو لیکن یہ محبت نامہ شاید کسی بوڑھی خاتون کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ یہ سادہ سا سفید لفافہ ہے اور اس پر خوشبو تک نہیں لگائی گئی"....... عمران نے کہا تو انسپکٹر ریاض بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ اسے پڑھ تو لیں۔ پھر بات ہو گی"۔ انسپکٹر ریاض نے کہا۔

"کیا کروں گا پڑھ کر۔ جس انداز کا یہ لفافہ ہے اس کی تحریر بھی اسی طرح خشک بے رنگ و بے بو قسم کی ہو گی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ محبت نامہ نہیں ہے عمران صاحب"....... انسپکٹر ریاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ پھر کوئی کاروباری خط ہو گا لیکن مجھے کار تو چلانی آتی ہے بار چلانی نہیں آتی"....... عمران نے کہا تو انسپکٹر ریاض بے اختیار چونک پڑا۔

"بار چلانی۔ کیا مطلب"....... انسپکٹر ریاض نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاروبار کا مطلب ہوا کار اور بار۔ کار کا مطلب تو تم سمجھ گئے ہو۔ بار مے خانے کو کہا جاتا ہے جہاں شراب فروخت کی جاتی ہے"۔ عمران نے لفافے سے ایک کارڈ باہر نکالتے ہوئے کہا تو انسپکٹر ریاض ایک بار پھر ہنس پڑا۔ عمران کارڈ دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کارڈ پر بگ ماسٹرز کے الفاظ اور نیچے دس کا ہندسہ چھپا ہوا تھا۔

"یہ لفافہ تمہیں کہاں سے ملا ہے"....... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک غیر ملکی لڑکی کے بیگ سے"....... انسپکٹر ریاض نے جواب دیا۔ اسی لمحے ویٹر نے کھانا لگانا شروع کر دیا تو عمران نے کارڈ واپس لفافے میں ڈالا اور لفافہ انسپکٹر ریاض کی طرف بڑھا دیا۔

"پہلے کھانا کھا لیں پھر بات ہو گی کیونکہ بزرگوں کا قول ہے کہ اول طعام پھر کلام"....... عمران نے کہا اور انسپکٹر ریاض نے

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا اور لفافہ واپس اپنی جیب میں ڈال لیا۔
کھانا کھانے کے بعد عمران نے اٹھ کر ہاتھ دھوئے اور پھر واپس آکر
اس نے ویٹر کو کافی لانے کا آرڈر دے دیا۔

"تو تم ان دنوں غیر ملکی لڑکیوں کے بیگ کی تلاشی لینے کا کام کر
رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ یہ لڑکی ہوٹل رین بو میں ٹھہری ہوئی ہے اور یورپی
نژاد ہے۔ میں اپنے ایک دوست سے ملنے ہوٹل رین بو گیا۔ وہاں میں
ہال میں بیٹھا اپنے دوست کا انتظار کر رہا تھا کہ یہ لڑکی میری میز پر آئی
اور مجھ سے وہاں بیٹھنے کی اجازت مانگی۔ میں نے ازراہ اخلاق اسے
بیٹھنے کا کہہ دیا اور اس کے لئے کافی منگوا لی۔ اس نے مجھے بتایا کہ
اس کا نام روز میری ہے اور وہ سویڈن کی رہنے والی ہے اور یہاں
سیاحت کی غرض سے آئی ہوئی ہے۔ اس کے ایک ساتھی نے بھی
یہاں آکر اس سے ملنا تھا لیکن اس کا ساتھی نہیں آیا اس لئے وہ اکیلی
بور ہو رہی ہے اور پھر وہ میری میز پر سیٹ خالی دیکھ کر یہاں آ گئی
ہے۔ میں نے جواب میں رسمی جملے ادا کئے۔ کافی پینے کے دوران اس
نے اچانک مجھ سے پوچھا کہ میں جیگر کلب کے بارے میں جانتا
ہوں۔ میں جیگر کلب کا نام سن کر چونک پڑا کیونکہ میں نے یہ نام
کبھی نہیں سنا تھا حالانکہ میرا خیال تھا کہ میں یہاں کے تمام کلبوں
کے بارے میں جانتا ہوں۔ میرے انکار پر اس کے چہرے پر ہلکی سی
مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس



کے ساتھی نے یہاں نہ آنے کی وجہ سے جیگر کلب کے مالک جیگر کو
مطلع کر دیا ہو گا کیونکہ اس نے یہی بتایا تھا کہ اگر وہ نہ پہنچ سکے تو
اس کے بارے میں مزید اطلاعات جیگر کلب کے مالک جیگر سے مل
سکتی ہیں لیکن یہاں کوئی جیگر کلب کے بارے میں جانتا ہی نہیں۔
میں نے اس سے وعدہ کیا کہ میں جیگر کلب کے بارے میں معلومات
حاصل کر کے اسے اطلاع دے دوں گا۔ اس نے مجھے اپنا کمرہ نمبر بتا
دیا۔ میں نے واقعی معلومات حاصل کیں تو مجھے پتہ چلا کہ جیگر کلب
ایک خفیہ کلب ہے اور جرائم پیشہ افراد کا گڑھ ہے۔ اس کا مالک
جیگر بھی خاصا بدنام زمانہ آدمی ہے۔ بہرحال میں نے روز میری کو
فون پر جیگر کلب کے بارے میں اطلاع دے دی۔ اس نے میرا
شکریہ ادا کیا لیکن میں نے روز میری کی نگرانی شروع کر دی کیونکہ
جیگر اور اس کا کلب جس انداز کا تھا اس سے کسی غیر ملکی سیاح کا
لنک میرے حلق سے نہ اتر رہا تھا۔ بہرحال روز میری اس کلب میں
گئی اور واقعی جیگر سے اس کے آفس میں جا کر ملی۔ آفس سے جب وہ
باہر آئی تو اس کے ہاتھ میں یہ لفافہ تھا اور اس نے باہر آکر اس
لفافے سے کارڈ نکال کر اسے دیکھا اور پھر کارڈ لفافے میں ڈال کر اس
نے لفافہ بیگ میں رکھ لیا۔ کارڈ دیکھنے سے اس کے چہرے پر گہرے
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ واپس اپنے ہوٹل پہنچ گئی۔ پھر
وہ کھانا کھانے ڈائیننگ ہال میں گئی تو میں نے اس کے کمرے میں
موجود بیگ کی تلاشی لی۔ اس میں یہ لفافہ تھا۔ میں نے اس میں

Scanned and Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

موجود کارڈ دیکھا تو میں نے یہ لفافہ جیب میں ڈال لیا۔ میں اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ میں نے جب اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ اس کارڈ میں درج بگ ماسٹرز دراصل ایک بین الاقوامی جرائم پیشہ تنظیم ہے جو یورپ میں کام کرتی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے اس بارے میں بات کی جائے کیونکہ آپ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں اس لئے آپ یقیناً اس بارے میں تفصیل سے جانتے ہوں گے"۔ انسپکٹر ریاض نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا جبکہ عمران اس دوران اطمینان سے کافی پیتا رہا۔

"کیا تم نے روز میری کے بارے میں معلوم کیا کہ اس کارڈ کی گمشدگی کا اس پر کیا اثر ہوا"...... عمران نے کہا۔

"روز میری کمرہ چھوڑ کر جا چکی ہے اور اب تک مجھے کہیں نظر نہیں آئی۔ البتہ جیگر اپنے کلب میں موجود ہے"...... انسپکٹر ریاض نے کافی کا پہلی بار گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"پھر جیگر سے معلومات کیں تم نے۔ کیونکہ کارڈ بہرحال اسی نے روز میری کو دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں پہلے اس بگ ماسٹرز کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ تنظیم کس قسم کے جرائم میں ملوث ہے"۔ انسپکٹر ریاض نے کہا۔

"تمہیں یہ بات کس نے بتائی ہے کہ بگ ماسٹرز جرائم پیشہ بین



الاقوامی تنظیم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"رائزنگ کلب میں ایک یورپی بوڑھا آدمی رہتا ہے۔ اس کی ساری عمر یورپ کی جرائم پیشہ تنظیموں میں گزری ہے لیکن اب وہ بوڑھا ہو گیا ہے تو وہ یورپ چھوڑ کر یہاں مستقل سیٹل ہو گیا ہے۔ میری اس سے کافی علیک سلیک ہے۔ میں نے اسے یہ کارڈ دکھایا تو اس نے مجھے یہ بات بتائی لیکن وہ تفصیل نہیں بتا سکا۔ اس نے اتنا بتایا کہ اس نے اس تنظیم کا صرف نام سنا ہوا ہے لیکن اس بارے میں مزید معلومات اسے حاصل نہیں ہیں"...... انسپکٹر ریاض نے جواب دیا۔

"ادھر ادھر ٹامک ٹوئیاں مارنے کی بجائے تمہیں جیگر سے پوچھ گچھ کرنا چاہئے تھی۔ بہرحال میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ بگ ماسٹرز واقعی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو بڑے بڑے جرائم میں ملوث رہتی ہے۔ ہر قسم کے بڑے جرائم ہیں۔ لیکن اس کا دائرہ کار یورپ ہی ہے۔ آج تک ایشیا میں اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی اور اس کا ہیڈ کوارٹر یورپ کے ملک سویڈن میں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن روز میری کا یہاں آنا اور جیگر کلب سے یہ خط حاصل کرنا بتا رہا ہے کہ یہ تنظیم یہاں بھی کام کر رہی ہے"...... انسپکٹر ریاض نے کہا۔

"بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے لیکن اصل بات تو اب روز میری ہی بتا

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

سکتی ہے یا پھر وہ جیگر۔ ویسے اس روز میری کا حلیہ کیا تھا"۔ عمران
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے جیگر سے بات کرنا ہوگی"...... انسپکٹر
ریاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے روز میری کا حلیہ بتا دیا۔

"لیکن غیر ملکی تنظیموں سے نمٹنا بہرحال انٹیلی جنس کی ڈیوٹی تو
نہیں ہے۔ پھر تم اس قدر فکر مند کیوں ہو"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا ذاتی شوق ہے عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ
یہاں کوئی خوفناک اور بڑا جرم کرنے کے درپے ہوں۔ ایسی صورت
میں انہیں روکنا بطور پاکیشیائی شہری میرا فرض ہے"...... انسپکٹر
ریاض نے کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی محب وطن آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ تم اس پر کام کرو
اگر کوئی خاص بات معلوم ہو تو مجھے فون پر بتا دینا میں تمہاری مدد
کروں گا"...... عمران نے کہا تو انسپکٹر ریاض نے اس کا شکریہ ادا کیا
اور پھر وہ دونوں اٹھ کر ہوٹل سے باہر آ گئے۔ عمران نے پارکنگ
سے اپنی کار نکالی اور پھر ہوٹل سے نکل کر اس نے اپنی کار کا رخ
دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔ گو اس نے انسپکٹر ریاض پر یہ ظاہر نہ
کیا تھا لیکن وہ خود بھی اب اس بگ ماسٹرز کے بارے میں معلومات
حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ کارڈ اس کے ذہن میں بھی کھٹک رہا تھا۔



ٹیکسی ایک متوسط انداز کی تعمیر شدہ کوٹھی کے گیٹ کے سامنے
جا کر رکی تو ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی غیر ملکی لڑکی نے اپنا
بیگ سنبھالا اور پھر ٹیکسی کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر آئی۔ اس نے
جیکٹ اور جینز پہنی ہوئی تھی۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے مقامی
کرنسی کا ایک چھوٹا سا بنڈل نکالا اور اس میں سے دو نوٹ نکال کر
اس نے ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیئے۔

"باقی تمہاری ٹپ"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت شکریہ مس"...... ٹیکسی ڈرائیور نے خوش ہو کر کہا اور
ٹیکسی کو بیک کر کے اس نے سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ٹیکسی تیزی
سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ جب ٹیکسی کافی آگے بڑھ گئی تو غیر ملکی لڑکی
آگے بڑھی اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے گیٹ پر"...... ایک مردانہ آواز ڈور فون کے رسیور

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

سے سنائی دی۔

"روز میری"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک دبلا پتلا ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا۔

"آئیے۔ اندر آجائیے"...... آنے والے نے چونکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا تو روز میری مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس آدمی نے پھاٹک کو اندر سے بند کر دیا۔

"میں نے آپ کی وجہ سے نہ صرف اپنے ملازموں کو چھٹی دے دی ہے بلکہ اپنی فیملی کو بھی بھجوا دیا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کی آمد کے بارے میں کسی کو معلوم ہو سکے"...... اس آدمی نے کوٹھی کے برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے آپ کا نام کیا ہے"...... روز میری نے کہا تو وہ آدمی اس طرح چونک کر مڑا اور روز میری کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے اس سوال پر انتہائی حیرت ہوئی ہو۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ میرا نام بھی نہیں جانتیں"...... اس آدمی نے انتہائی مشکوک لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ نام بتائیں پھر بات ہو گی"...... روز میری نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔



"میرا نام ڈاکٹر آفتاب ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"نام میں نے اس لئے پوچھا تھا کہ میں کنفرم ہو سکوں کہ میں درست آدمی سے ہی بات کر رہی ہوں۔ ہمارے پیشے میں ہر طرح سے محتاط رہنے کا سبق دیا جاتا ہے"...... روز میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ واقعی آپ کی اور میری پہلی ملاقات ہے۔ ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر آفتاب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بڑے سے کمرے میں جا کر بیٹھ گئے۔

"میں آپ کے لئے پینے کے لئے لے آتا ہوں۔ ملازم تو چھٹی پر ہیں"...... ڈاکٹر آفتاب نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نہیں ڈاکٹر آفتاب صاحب۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میری فلائٹ میں صرف ایک گھنٹہ باقی رہ گیا ہے اور میں نے بہرحال ایئرپورٹ پہنچنا ہے"...... آپ وہ فائل مجھے دے دیں تاکہ میں واپس جا سکوں"...... روز میری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ رقم کی گارنٹی لے آئی ہیں"...... ڈاکٹر آفتاب نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ پہلے وہ فائل لے آئیں تاکہ میں اپنی پوری طرح تسلی کر لوں"...... روز میری نے کہا۔

"اوکے"...... ڈاکٹر آفتاب نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ روز میری اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی رہی۔ تھوڑی

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

دیر بعد ڈاکٹر آفتاب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

" دکھائیں مجھے "....... روز میری نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ تو کمپیوٹر کوڈ میں ہے۔ کیا آپ اسے پڑھ سکتی ہیں "۔ ڈاکٹر آفتاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسے چیک کرنے کے لئے مجھے خصوصی ٹریننگ دی گئی ہے "....... روز میری نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر آفتاب نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل روز میری کی طرف بڑھا دی۔ روز میری نے فائل کھولی۔ فائل کے اندر کمپیوٹر کوڈ میں لکھے ہوئے چار باریک سے صفحات تھے۔ روز میری انہیں ایک ایک کر کے دیکھتی رہی۔ جیسے جیسے وہ انہیں دیکھ رہی تھی ویسے ویسے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے اور جیسے جیسے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر رہے تھے ویسے ویسے ڈاکٹر آفتاب کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہوتے چلے جا رہے تھے۔ روز میری نے آخری صفحہ دیکھ کر اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر فائل بند کر کے اس نے سائیڈ تپائی پر رکھی اور اپنا بیگ کاندھے سے اتار کر کھولا اور اس میں جھانکنے لگی لیکن چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے بیگ میں سے سارا سامان نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے خالی بیگ کو بھی پلٹ دیا۔



" کیا ہوا ہے۔ یہ آپ کیا کر رہی ہیں "....... ڈاکٹر آفتاب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ گارنٹی کارڈ میں نے بیگ میں رکھا تھا۔ وہ موجود نہیں ہے۔ نجانے کہیں گر گیا ہے۔ یہ کیا ہوا ہے۔ میں نے تو اسے بیگ میں ہی رکھا تھا "....... روز میری نے کہا تو ڈاکٹر آفتاب نے یکلخت تیزی سے آگے بڑھ کر فائل اٹھائی اور واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

" بغیر رقم کے میں یہ انتہائی قیمتی فائل آپ کو نہیں دے سکتا۔ آپ یہ ڈرامہ بازی بند کریں اور سیدھی طرح مجھے رقم کا کارڈ دیں "....... ڈاکٹر آفتاب نے انتہائی خشمگیں لہجے میں کہا۔

" میں دوسرے کارڈ کا کہہ دیتی ہوں۔ آپ جیگر سے جا کر لے سکتے ہیں۔ میں جیگر سے آپ کی بات کرا دیتی ہوں "....... روز میری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں کسی صورت بھی اب سوائے نقد رقم کے فائل نہیں دے سکتا "....... ڈاکٹر آفتاب نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" ایک منٹ۔ میری بات سنیں۔ آپ کو رقم چاہئے۔ رقم مل جائے گی آپ بات تو سنیں "....... روز میری نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر آفتاب رقم کی بات سن کر رک گیا۔

" کہاں ہے رقم۔ تمہیں معلوم ہے کہ کتنی رقم ہے "....... ڈاکٹر آفتاب نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو دس لاکھ ڈالر دینے ہیں اور وہ

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

کارڈ اتنی ہی قیمت کا تھا"...... روز میری نے کہا۔

" ہاں ۔ دس لاکھ ڈالر ۔ پہلے تو میں نے صرف تمہارے چیف کے کہنے پر اعتبار کر لیا تھا کہ کارڈ لے کر فائل دے دوں لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ اب مجھے نقد رقم چاہئے "...... ڈاکٹر آفتاب نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے"...... روز میری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

" یہ ۔ یہ کیا مطلب"...... ڈاکٹر آفتاب نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن روز میری نے کوئی جواب دینے کی بجائے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر آفتاب چیختا ہوا نیچے گرا۔ گولیاں اس کی ٹانگ پر لگی تھیں۔ اس کے ہاتھ سے فائل نکل کر ایک طرف جا گری اور وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ روز میری نے دوسری بار ٹریگر دبایا تو اس بار گولیاں ڈاکٹر آفتاب کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ روز میری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین پسٹل کو واپس اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور آگے بڑھ کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی فائل کو سمیٹا اور اسے بند کر کے اور پھر اس کو تہہ کر کے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے اپنے سامان کو واپس بیگ میں رکھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے بیگ بند کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کوٹھی سے باہر آ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی چوک کی طرف بڑھنے لگی۔ چوک پر اسے خالی ٹیکسی مل گئی تو اس نے اسے ایئر پورٹ چلنے کے لئے کہا کیونکہ واقعی اس کی سیٹ بک تھی اور اس نے واپس جانا تھا۔ کارڈ کی گمشدگی پر اسے واقعی بے حد حیرت تھی۔ یہ کارڈ چیف کی طرف سے جیگر کو بھجوایا گیا تھا تاکہ جیگر یہ کارڈ روز میری کو دے دے اور روز میری یہ کارڈ ڈاکٹر آفتاب کے حوالے کر دے۔ پھر ڈاکٹر آفتاب یہ کارڈ لے کر یورپ پہنچے گا تو اسے اس کارڈ کے بدلے میں مطلوبہ رقم ادا کر دی جائے گی لیکن اب یہ کارڈ گم ہو چکا تھا مگر اسے اطمینان تھا کہ وہ اپنا کام مکمل کر کے واپس جا رہی ہے۔ کارڈ اگر کسی کو مل بھی گیا تو ظاہر ہے وہ اس کے کسی کام نہ آئے گا اس لئے اسے اطمینان تھا کہ کارڈ کی گمشدگی اس کے خلاف نہ جائے گی۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو حسب روایت بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا۔

"آج کئی دنوں بعد آپ کا چکر لگا ہے۔ کیا مطالعہ کا شغل جاری ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطالعہ بغیر چائے کے نہیں ہو سکتا اور سلیمان ان دنوں گاؤں گیا ہوا ہے اس لئے مجبوراً آوارہ گردی کرتا رہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ لائبریری میں جا کر چیک کرو۔ وہاں یورپ کی ایک تنظیم بگ ماسٹرز کی فائل ہو گی وہ اٹھا لاؤ"...... عمران نے کہا۔

"بگ ماسٹرز۔ اوہ اچھا۔ لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے یہ تنظیم تو صرف یورپ تک ہی محدود ہے"...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔



"ہاں۔ آج تک تو یہی سنتے رہے ہیں لیکن شاید اب اس نے ترقی کر لی ہے کہ پاکیشیا تک پہنچ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی تو معاملہ معلومات حاصل کرنے تک محدود ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر لائبریری کی طرف جانے والا دروازہ تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"مارشل کلب میں ہوں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کسی جیگر کلب کے بارے میں جانتے ہو۔ جس کے مالک کا نام بھی جیگر ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"ایک غیر ملکی لڑکی جس کا نام روز میری تھا وہ اس کلب میں گئی اور اس جیگر سے ملی۔ جب وہ واپس آئی تو اس کے پاس ایک کارڈ تھا جس پر یورپ میں کام کرنے والی ایک مجرم تنظیم بگ ماسٹرز کا نام چھپا ہوا تھا اور نیچے سرخ رنگ کا کراس بنا ہوا تھا۔ اب وہ لڑکی ہوٹل سے غائب ہو چکی ہے۔ تم اس جیگر سے معلوم کرو کہ یہ روز میری کون ہے اور اسے یہ کارڈ جیگر نے کیوں دیا ہے اور کیا جیگر کا براہ راست تعلق اس بگ ماسٹرز سے ہے۔ اگر ہے تو پھر یہ بگ ماسٹرز تنظیم یہاں کیا کرنا چاہتی ہے۔ پوری تفصیل معلوم کرو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا یہ جیگر سیدھی طرح بتا دے گا تمہیں یا دوسری صورت اختیار کرنا ہو گی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"وہ غیر ملکیوں کے لئے کام کرتا رہتا ہے اس لئے میں نے اس سے خاصے گہرے تعلقات بنا رکھے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے سب کچھ خود ہی بتا دے گا اور اگر نہیں بتائے گا تو پھر میں اس کے حلق میں انگلی ڈال کر بھی اس سے اگلوا لوں گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"انگلی دھو لینا۔ بہرحال جیسے ہی یہ معلومات ملیں مجھے ٹرانسمیٹر پر فوری رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس پر اپنی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔ اس دوران بلیک زیرو اس کے سامنے فائل رکھ کر واپس اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"آپ نے بتایا نہیں عمران صاحب کہ یہ روز میری اور جیگر کلب کا کیا سلسلہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ہوٹل شیراز میں انسپکٹر ریاض سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر تو اس روز میری کو بھی تلاش کرنا چاہئے۔ اس کارڈ کی کوئی خصوصی اہمیت ہی ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"روز میری کو بھی تلاش کر لیں گے۔ پہلے اصل معاملے کا تو علم ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل کھول کر اسے دیکھنا شروع کر دیا۔

"اس میں تو کوئی خاص بات نہیں ہے۔ عام سی باتیں ہیں"۔ عمران نے فائل بند کر کے اسے ایک طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس روز میری کا حلیہ تو معلوم کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایک غیر ملکی لڑکی جس کا نام روز میری بتایا گیا ہے ہوٹل رین بو میں ٹھہری تھی۔ وہ ایک معاملے میں مشکوک ہو گئی ہے لیکن اب وہ اچانک ہوٹل چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ اس کا حلیہ نوٹ کرو اور ممبرز کو کہو کہ وہ اسے تلاش کریں۔ صفدر کو کہہ دو کہ وہ ایئر پورٹ سے اس بارے میں معلومات حاصل کرے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے روز میری کا حلیہ بتا دیا۔

"یس سر۔ لیکن کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ابھی معاملہ صرف شک کی حد تک ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ کیس بھی شروع ہو جائے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ عمران نے اصل لہجے میں کہا۔

"باس۔ جیگر نے بتایا ہے کہ وہ کارڈ اسے کافرستان سے آنے والے ایک آدمی نے دیا تھا اور اس نے ہدایت کی تھی کہ یہ کارڈ ایک غیر ملکی لڑکی روز میری کے حوالے کیا جائے اور اس کام کا جیگر کو خاصا معقول معاوضہ دیا گیا تھا۔ پھر وہ غیر ملکی لڑکی جیگر کے پاس پہنچی اور اس نے اپنا نام بتا کر کارڈ طلب کیا تو جیگر نے کارڈ اسے دے دیا اور وہ چلی گئی۔ جیگر کا کہنا ہے کہ اس سے زیادہ اسے اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ سچ بول رہا ہے۔ اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے پوری تسلی کر لی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کافرستانی آدمی کے بارے میں تفصیل معلوم ہوئی ہے۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام سریندر ہے اور وہ کافرستان سے یہاں شراب سمگل کرنے کا کاروبار کرتا ہے۔ کافرستان کے دارالحکومت میں رامش روڈ پر تھری سٹار بار اس کی ملکیت ہے اور وہ وہیں رہتا ہے۔ اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب اس روز میری کا حلیہ نوٹ کرو اور اسے تلاش کرو۔ اوور"...... عمران نے کہا لیکن اوور کہنے سے پہلے اس نے روز میری کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس نے ہاتھ فون کے رسیور کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ صفدر نے اطلاع دی ہے کہ روز میری دو روز قبل پاکیشیا سے واپس جا چکی ہے"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا وہ اصل نام سے ہی آئی تھی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اصل نام سے اور اصل حلیے میں جو آپ نے بتایا تھا۔ وہ سویڈن سے آئی تھی اور سویڈن ہی واپس چلی گئی ہے"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جس روز انسپکٹر ریاض نے کارڈ اس کے بیگ سے نکالا تھا وہ اسی روز واپس چلی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"شاید ایسا کارڈ کی گمشدگی کی وجہ سے ہوا ہوگا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن واپس جانے کی بجائے وہ دوسرا کارڈ حاصل کرنے کی کوشش کرتی یا پھر فون کر کے کہیں سے مزید ہدایات بھی حاصل کر سکتی تھی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem



"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شراب کی سمگلنگ میں ملوث ایک کافرستانی ہے جس کا نام سریندر ہے اور وہ دارالحکومت کی رامش روڈ پر تھری سٹار بار کا مالک ہے۔ اس نے ایک یورپی جرائم پیشہ تنظیم بگ ماسٹرز کا مخصوص کارڈ یہاں پاکیشیا دارالحکومت میں واقع جیگر کلب کے مالک جیگر تک پہنچایا اور اسے کہا کہ یہ کارڈ ایک سویڈش لڑکی روز میری کو دیا جائے روز میری نے یہ کارڈ جیگر سے حاصل کیا لیکن اسے یہاں کی انٹیلی جنس کے ایک انسپکٹر نے چیک کر لیا اور اس کے بیگ سے یہ کارڈ حاصل کر لیا لیکن وہ لڑکی روز میری غائب ہو گئی۔ اب اطلاع ملی ہے کہ وہ اسی روز واپس سویڈن چلی گئی ہے۔ تم اس سریندر سے معلوم کرو کہ اس کا بگ ماسٹرز سے کیا تعلق ہے اور یہ لڑکی روز میری پاکیشیا کیوں آئی تھی اور اس کارڈ سے وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتی تھی"...... عمران نے تفصیل سے پس منظر بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"جلد از جلد معلوم کر کے رپورٹ دو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

www.paksociety.com

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر باریک تار کے سنہری فریم کی عینک تھی اور وہ سگار پینے کے ساتھ ساتھ سامنے موجود ایک فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا۔ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا۔ آنکھوں پر موجود عینک اتار کر فائل پر رکھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس آدمی نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ اسرائیلی ایجنٹ جیمز روبن صاحب کی کال ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد پاس پڑے ہوئے فون کی مترنم سی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ گلومر بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے رسیور اٹھاتے ہی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جیمز روبن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک سرد اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس مسٹر روبن۔ فرمائیے"...... گلومر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"آپ نے جو فائل بھجوائی ہے وہ پارٹ ون ہے۔ اب پارٹ ٹو چاہئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گلومر بے اختیار چونک پڑا۔

"اس کے لئے آپ کو دوبارہ معاوضہ دینا ہو گا مسٹر روبن"۔ گلومر نے کہا۔

"معاوضے کی فکر مت کریں۔ حکومت اسرائیل کے لئے معاوضہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ پھر اس پارٹ ٹو کی تفصیل کون بتائے گا"...... گلومر نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"وہی ماہر البرٹ۔ آپ جب کہیں اور جہاں کہیں وہ پہنچ جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا فون نمبر بتا دیں۔ میں اس سے براہ راست رابطہ کر لوں گا"...... گلومر نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ کام ہو جائے گا"...... گلومر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"زیرو سیکشن کے راجر سے بات کراؤ"...... گلومر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس بار گلومر نے اپنا نام بتانے کی بجائے صرف یس پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"زیرو سیکشن سے راجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی مشن تمہارے سیکشن نے مکمل کرایا تھا۔ اب اس سلسلے میں دوسرا مشن ملا ہے اسے مکمل کرنا ہے۔ جو فائل وہاں سے حاصل کی گئی تھی وہ پارٹ ون ہے۔ اب اس کا دوسرا پارٹ حاصل کرنا ہے۔ وہ ماہر جو پہلے تمہارے ایجنٹ سے ملا تھا اس کا فون نمبر نوٹ کرو"...... گلومر نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن سر اب وہ پہلے والا سیٹ اپ تو وہاں موجود نہیں ہے اس لئے نئے سرے سے کام کرنا ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... گلومر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ وہاں ایک آدمی ڈاکٹر آفتاب سے رابطہ کیا گیا تھا۔ اس کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ وہ جوا کھیلنے کا شوقین ہے اور اس نے جوئے میں ایکریمیا کے ایک سنڈیکیٹ کی بھاری رقم دینی ہے اس لئے وہ مجبور تھا۔ اس سے بات چیت ہوئی تو وہ اس فارمولے کی کاپی فروخت کرنے پر آمادہ ہو گیا لیکن اس کی شرط تھی کہ رقم اسے ایکریمیا میں دی جائے۔ وہاں پاکیشیا میں نہیں کیونکہ وہاں اچانک بھاری رقم کی وجہ سے اس پر شک پڑ سکتا ہے۔ اس نے ایک سائنسی کانفرنس میں ایکریمیا جانا تھا۔ وہ رقم وہاں وصول کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے دس لاکھ ڈالر کا مخصوص کارڈ پہنچانے کا وعدہ کیا۔ وہ ایکریمیا پہنچ کر اس کارڈ سے دس لاکھ ڈالر حاصل کر سکتا تھا۔ پھر میرے سیکشن کی ایجنٹ روز میری پاکیشیا پہنچ گئی۔ اس نے وہ کارڈ حاصل کیا اور اس سائنس دان سے ملی لیکن کارڈ اس سے گم ہو گیا جس پر اس سائنس دان نے فارمولا دینے سے انکار کر دیا۔ نتیجے میں روز میری نے اسے گولی مار دی اور فارمولا لے آئی۔ اس طرح فارمولا بھی ہمارے پاس پہنچ گیا اور رقم بھی خرچ نہ ہوئی اس لئے باس اب جبکہ وہ سائنس دان ہلاک ہو چکا ہے تو اب ہمیں وہاں نئے سرے سے کام کرنا ہو گا۔ پھر پارٹ ٹو مل سکتا ہے"...... دوسری طرف سے راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کارڈ کا کیا ہوا"...... گلومر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ ظاہر ہے عام سا کارڈ تھا۔ اس کا کیا ہو سکتا تھا۔ ویسے بھی اسے اب تک کیش نہیں کرایا گیا"...... راجر نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"لیکن اب میں یہ کام لے چکا ہوں اس لئے کام تو کرنا ہو گا"....... گلومر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس کام تو بہرحال ہو جائے گا۔ میرا مطلب تھا کہ اس میں اب کافی وقت لگے گا"....... راجر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ کام ہونا چاہئے۔ میں پارٹی سے کہہ دوں گا"....... گلومر نے کہا۔

"اوکے باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور گلومر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اسرائیلی ایجنٹ جیمز روبن سے میری بات کراؤ"....... گلومر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو گلومر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... گلومر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیمز روبن صاحب سے بات کیجئے باس"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ گلومر بول رہا ہوں"....... گلومر نے کہا۔

"جیمز روبن بول رہا ہوں۔ فرمائیے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے آپ کو یہ بتانے کے لئے کال کیا ہے کہ آپ کا یہ نیا کام



فوری طور پر نہیں ہو سکتا۔ اس میں وقت لگے گا۔ تقریباً اتنا جتنا پہلے کام پر لگا تھا"....... گلومر نے کہا۔

"کیوں۔ آپ کے ایجنٹ نے جس سے پہلے فارمولا حاصل کیا ہے اس سے دوبارہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے"....... جیمز روبن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ آدمی ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اب نئے سرے سے کام کرنا ہو گا"....... گلومر نے کہا۔

"ہلاک ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ کس نے ہلاک کیا ہے اس کو"۔ دوسری طرف سے انتہائی چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میرے سیکشن نے کیونکہ ایسا کرنا ضروری ہو گیا تھا ورنہ فارمولا نہ ملتا"....... گلومر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھا کہ کہیں بعد میں وہ پکڑا گیا اور ہلاک کر دیا گیا"....... اس بار دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا۔

"نہیں۔ ہم انتہائی بے داغ انداز میں کام کرتے ہیں لیکن آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ اس سائنس دان کے ہلاک ہونے پر انتہائی تشویش کا شکار ہو گئے تھے"....... گلومر نے کہا۔

"آپ کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ یہ کام حکومت اسرائیل کے ایجنٹ بھی سرانجام دے سکتے تھے لیکن ایسا اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ سکتی ہے اور پھر فارمولے کا حصول ناممکن ہو جاتا اور آپ کی تنظیم سے رابطہ بہت غور و فکر کے

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

بعد کیا گیا کیونکہ آپ کی تنظیم صرف یورپ تک محدود ہے اس لئے ظاہر ہے آپ پر کسی کو شک نہ پڑ سکتا تھا اس لئے جب آپ نے سائنس دان کی ہلاکت کے بارے میں بتایا تو میں چونک پڑا تھا کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس تو حرکت میں نہیں آ گئی"....... جیمز روبن نے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہوا"....... گلومر نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہم مشن کی تکمیل کا انتظار کریں گے لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے مکمل ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر یہ فارمولا کسی کام کا نہیں ہے"....... جیمز روبن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ ہمیں تو خود اسے مکمل کرنے کی جلدی ہے"....... گلومر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی گلومر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem



عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ وہ ناشتہ کرنے کے بعد اپنی عادت کے مطابق اخبارات کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان ابھی تک گاؤں سے واپس نہ آیا تھا اس لئے عمران نے اپنا ناشتہ بھی خود تیار کیا تھا اور اخبارات کا بنڈل بھی دروازے کے پاس سے خود ہی اٹھا لیا تھا۔ وہ اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یہ صبح صبح کسے میں یاد آ گیا ہوں"....... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا اخبار ایک طرف رکھ کر وہ اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"....... عمران نے عادت کے مطابق کنڈی کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں پوچھا۔

www.paksociety.com

"انسپکٹر ریاض"...... باہر سے آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ انسپکٹر ریاض کی اتنی صبح آمد پر اسے حیرت ہوئی تھی۔ اس نے کنڈی ہٹا دی۔

"اوہ۔ ویسے حیرت ہے کہ تم مکمل لباس میں صبح کی سیر کرتے ہو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد مسکراتے ہوئے کہا تو انسپکٹر ریاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں سیر کرتے ہوئے آپ کے پاس نہیں آیا۔ باقاعدہ آیا ہوں"...... انسپکٹر ریاض نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ یعنی قواعد و ضوابط کے مطابق۔ پھر تو ہتھکڑیاں بھی ساتھ لائے ہو گے"...... عمران نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا تو انسپکٹر ریاض ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہ کام سپرنٹنڈنٹ فیاض آج تک نہیں کر سکے۔ میری کیا مجال"...... انسپکٹر ریاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران اسے سٹنگ روم میں لے آیا۔

"میرا باورچی گاؤں گیا ہوا ہے اس لئے تمہیں نہ چائے مل سکتی ہے اور نہ ہی ناشتہ کیونکہ سلیمان کی عدم موجودگی میں جب میں نے باورچی خانے کی تلاشی لی تو پتہ چلا کہ اس میں سوائے خالی جاروں اور کاٹھ کباڑ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ بڑی مشکل سے ایک ہمسائے کو آمادہ کیا کہ وہ اپنا ناشتہ اپنی بیوی سے نظریں بچا کر مجھے دے دیا کرے کیونکہ جب تک میں ناشتہ نہ کروں میری بینائی صحیح طور پر کام



ہی نہیں کرتی"...... عمران نے سٹنگ روم میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں ناشتہ کر کے آیا ہوں عمران صاحب اس لئے کسی تکلف کی ضرورت نہیں ہے"...... انسپکٹر ریاض نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"خدا تم جیسا مہمان ہر کسی کو نصیب کرے۔ کہو آمین"۔ عمران نے کہا تو انسپکٹر ریاض بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ میں نے اس روز میری کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور اب میرا خیال تھا کہ اس بارے میں رپورٹ آپ کے ڈیڈی کو دے دوں لیکن پھر میں نے سوچا کہ پہلے آپ سے بات کر لی جائے۔ اس لئے آفس جانے کی بجائے پہلے میں یہاں آ گیا ہوں"...... انسپکٹر ریاض نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اچھا۔ کیا معلومات ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب۔ یہ روز میری ہوٹل چھوڑ کر ایک ٹیکسی کے ذریعے ذیشان کالونی گئی اور پھر وہاں سے ایک اور ٹیکسی کے ذریعے وہ سیدھی ایئرپورٹ پہنچ گئی۔ وہاں اس کی سیٹ پہلے سے بک تھی اور وہ سویڈن واپس چلی گئی"...... انسپکٹر ریاض نے کہا۔

"اچھا۔ واقعی انتہائی قیمتی معلومات ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا طنز بجا لیکن میں نے اصل بات تو آپ کو بتائی نہیں۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

اس کالونی کی جس کوٹھی پر ٹیکسی ڈرائیور نے اسے ڈراپ کیا تھا اس میں ایک سائنس دان ڈاکٹر آفتاب رہائش پذیر تھا اور اس کوٹھی سے اس کی لاش ملی ہے اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا"...... انسپکٹر ریاض نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ یہ کام روز میری نے کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیونکہ جو معلومات مجھے ملی ہیں اس کے مطابق ڈاکٹر آفتاب کی فیملی اسی صبح کو شہر سے باہر گئی ہوئی تھی جبکہ ڈاکٹر آفتاب نے وہاں موجود دو ملازموں کو بھی از خود چھٹی دے دی تھی اس لئے جب روز میری وہاں پہنچی تو ڈاکٹر آفتاب وہاں اکیلے تھے۔ پولیس نے اسے ڈکیتی کا کیس سمجھا ہے حالانکہ کوٹھی سے کوئی چیز چوری نہیں ہوئی لیکن پولیس نے کیس اس انداز میں بنایا ہے کہ ڈاکو اندر داخل ہوئے اور ڈاکٹر آفتاب نے مزاحمت کی تو وہ اسے ہلاک کر کے فرار ہو گئے اس لئے اس بارے میں کوئی لمبی چوڑی انکوائری نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر آفتاب کے ملازم اور ان کی بیوی کا بھی یہی خیال ہے کہ ایسا ہی ہوا ہو گا"...... انسپکٹر ریاض نے کہا۔

"ڈاکٹر آفتاب کیا کہیں ملازم ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ کسی خفیہ سرکاری لیبارٹری میں کام کرتا تھا۔ لیکن کہاں اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے۔ البتہ وہ صرف ویک اینڈ پر کوٹھی آتا تھا ورنہ پورا ہفتہ وہ



لیبارٹری میں ہی گزارتا تھا۔ اسی لئے تو میں یہ رپورٹ آپ کے ڈیڈی کو دینا چاہتا تھا تاکہ وہ سرکاری طور پر اسے ڈیل کر سکیں"۔ انسپکٹر ریاض نے کہا۔

"تمہیں انٹیلی جنس میں کام کرتے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے ابھی پانچ چھ ماہ ہوئے ہیں۔ کیوں"...... انسپکٹر ریاض نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ۔ تمہیں ڈیڈی کی فطرت کا اندازہ نہیں ہے۔ تمہاری رپورٹ تمہارے گلے بھی پڑ سکتی ہے اور ایک بار گلے پڑ گئی تو پھر تمہاری جان ایسے عذاب میں پھنس جائے گی کہ نہ جائے ماندن اور نہ پائے رفتن والا معاملہ ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں"...... انسپکٹر ریاض نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بھلے آدمی۔ تم یہی رپورٹ کرو گے ناں کہ تم نے ایک غیر ملکی سیاح لڑکی کے بیگ سے کارڈ چرایا۔ اس کے بعد یہ غیر ملکی لڑکی غائب ہو گئی اور پھر تم نے ٹیکسی ڈرائیور سے معلومات حاصل کیں۔ ان معلومات سے تمہیں یہ معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر آفتاب کی کوٹھی پر بھی لڑکی گئی اور پھر ایئر پورٹ چلی گئی۔ پھر ڈاکٹر آفتاب کی موت سامنے آئی۔ بس یا اس کے علاوہ بھی تمہارے پاس کوئی اور

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہی معلومات ہیں لیکن یہ تو ظاہر ہے ابتدائی رپورٹ ہو گی۔ کام تو اس پر سرکاری طور پر ہو گا"...... انسپکٹر ریاض نے کہا۔

"یہی تو بات ہے کہ ڈیڈی کو جب معلوم ہو گا کہ تم نے غیر ملکی لڑکی کے بیگ سے کارڈ چرایا ہے تو سمجھو کہ تم نوکری سے فارغ کیونکہ ڈیڈی یہ برداشت ہی نہیں کر سکتے کہ کوئی چور چاہے وہ کارڈ چور ہی کیوں نہ ہو ان کے محکمے میں رہ جائے۔ دوسری بات یہ کہ تمہارے پاس صرف اس لڑکی کے کوٹھی تک پہنچنے اور پھر کوٹھی سے ایئرپورٹ پہنچ جانے تک کی معلومات ہیں۔ تمہاری اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ لڑکی اندر گئی اور اس نے ڈاکٹر آفتاب کو ہلاک کیا اور پھر اس کارڈ کے مطابق یہ غیر ملکی تنظیم کا کارڈ ہے اور وہ لڑکی بھی غیر ملکی تھی اس لئے یہ انٹیلی جنس کا کیس ہی نہیں ہے۔ پھر وہ ڈاکٹر آفتاب بقول تمہارے کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کرتا تھا اور خفیہ لیبارٹریوں اور ان میں کام کرنے والے سائنس دانوں کی سیکورٹی اور معاملات ملٹری انٹیلی جنس کے ذمے ہیں اس لئے یہ سب کچھ ملٹری انٹیلی جنس کو ریفر ہو جائے گا اور تم کارڈ چور ہونے کے باعث محکمے سے باہر"...... عمران نے کہا اور انسپکٹر ریاض کے چہرے کا رنگ بدل سا گیا۔

"اوہ۔ واقعی مجھے تو ان باتوں کا خیال ہی نہ آیا تھا لیکن پھر اس بارے میں مزید معلومات کیسے ہوں گی۔ یہ بہرحال اہم مسئلہ ہے۔



انسپکٹر ریاض نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں نے پہلے ہی سیکرٹ سروس کے چیف کو رپورٹ دے دی ہے اور انہوں نے اس پر کام بھی شروع کرا دیا ہے۔ البتہ انہوں نے مجھ سے وہ کارڈ طلب کیا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ آج تم سے مل کر وہ کارڈ حاصل کر کے انہیں پہنچا دوں گا کہ تم خود ہی آ گئے اور یہ بھی سن لو کہ میں نے چیف صاحب کو بتا دیا ہے کہ اس پر تم نے کام کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر کوئی کیس بنا تو اس کے مکمل ہونے کے بعد سیکرٹ سروس کے چیف کی طرف سے ڈیڈی کو تمہارے بارے میں باقاعدہ اچھی رپورٹ بھیجی جائے گی اور تم خود سمجھ سکتے ہو کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف تمہارے بارے میں رپورٹ دے گا تو تمہیں ترقی بہرحال ضرور مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی میرے لئے انعام ہے لیکن عمران صاحب۔ اس رپورٹ کے بعد اگر آپ کے ڈیڈی نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے اس بارے میں انہیں رپورٹ کیوں نہیں دی تو پھر کیا ہو گا"...... انسپکٹر ریاض نے کہا تو عمران اس کی ذہانت پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ۔ تمہاری یہ بات بتا رہی ہے کہ تم ذہین آدمی ہو۔ بے فکر رہو۔ اس رپورٹ میں یہ واضح کر دیا جائے گا کہ میری تم سے ملاقات ہوئی اور اس طرح یہ کیس میری وجہ سے سیکرٹ سروس کے پاس پہنچ گیا اور ڈیڈی کو معلوم ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے لئے کام

Scanned and Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

کرتا رہتا ہوں"....... عمران نے کہا تو انسپکٹر ریاض کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"پلیز عمران صاحب۔ یہ رپورٹ ضرور بھجوا دیجئے گا۔ مجھے واقعی ترقی مل جائے گی"....... انسپکٹر ریاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر کارڈ کو دیکھا اور پھر اسے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"ان ٹیکسی ڈرائیوروں کے نام و پتے جن سے تم نے معلومات حاصل کی ہیں"....... عمران نے کہا تو انسپکٹر ریاض نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر کاغذ کو دیکھا اور پھر اسے بھی کارڈ کے ساتھ ہی میز پر رکھ دیا۔

"اب مجھے اجازت"....... انسپکٹر ریاض نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انسپکٹر ریاض کو فلیٹ سے باہر سی آف کر کے عمران نے دروازہ بند کیا اور تیزی سے واپس سٹنگ روم میں آ گیا۔ ڈاکٹر آفتاب کی ہلاکت کا سن کر وہ واقعی پریشان ہو گیا تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا سر سلطان آفس آ چکے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com



"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ نہیں ابھی ان کی آمد کا وقت نہیں ہوا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ تشریف لائیں گے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ وہ آئیں تو انہیں میرا پیغام دے دینا کہ وہ مجھ سے فلیٹ پر فون کر کے بات کر لیں"....... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ کیا آپ کا آفس ٹائم دوسرے آفسرز سے پہلے شروع ہو جاتا ہے"۔ عمران نے سلام دعا کے بعد کہا۔

"نہیں۔ میں ایک اہم کام کی وجہ سے پہلے آ گیا تھا۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا اب آفسرز کے اوقات پر ڈاکٹریٹ کرنے کا ارادہ ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری مجھے کس نے دینی ہے کیونکہ ڈگری دینے والے خود آفس ٹائم پر کبھی آفس نہیں آتے ہوں گے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہمارے ملک میں واقعی ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہرحال خیریت ہے۔ اتنی صبح کیوں فون کیا ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"کوئی ڈاکٹر آفتاب صاحب ہیں جو کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور ذیشان کالونی کی کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ انہیں ان کی کوٹھی میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور پولیس کے نزدیک یہ کام ڈاکوؤں کا ہے جبکہ مجھے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ کسی غیر ملکی لڑکی کا کام ہے اس لئے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صاحب کس لیبارٹری میں کام کرتے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے سر سلطان کو فون کیا تھا لیکن وہ آپ کی طرح آفس ٹائم سے پہلے آفس آنے کے عادی نہیں ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"ڈاکٹر آفتاب کی ہلاکت کے بارے میں تو مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ ڈاکٹر آفتاب جراثیم بم بنانے والی لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور پچھلے دنوں یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ وہ کسی خاص فارمولے پر کام کر رہے ہیں۔ اس لیبارٹری کو کوڈ میں سٹار لیبارٹری کہا جاتا ہے اور اس کے انچارج ڈاکٹر احسان ہیں"۔ سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا ڈاکٹر احسان آپ کے واقف ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... سرداور نے پوچھا۔

"آپ انہیں میرے بارے میں بتا دیں اور ان کا فون نمبر بھی مجھے دے دیں تاکہ ان سے تفصیلی بات ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ انتہائی اصول پسند آدمی ہیں اس لئے میرے کہنے پر



وہ تمہیں کسی قسم کی سرکاری معلومات مہیا نہیں کریں گے۔ تم سر سلطان سے کہو یا اپنے چیف سے پھر کام ہو سکے گا"...... سرداور نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے شکریہ اور خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ اب سر سلطان کی کال کا انتظار کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے دوبارہ اخبار اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں صبح صبح کال کیا تھا"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تاکہ دن خوشگوار گزر سکے۔ کہا جاتا ہے کہ اگلے وقتوں میں لوگ سلطان عالی مقام کی زیارت صبح صبح کیا کرتے تھے تاکہ ان کا دن اچھا گزرے۔ آج کل زیارت نہ سہی آواز ہی سہی۔ چلو نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"مطلب ہے کہ تمہیں کوئی کام نہیں ہے لیکن مجھے بے حد ضروری کام کرنے ہیں"...... سر سلطان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"مثلاً کس قسم کے ضروری کام۔ ویسے آپ کے عہدے کے افسروں کے ضروری کام مجھے معلوم ہیں۔ میٹنگز۔ جن کا مقصد صرف

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

نشستند، گفتند اور برخاستند کے علاوہ آج تک کچھ نہیں ہوتا۔ ملاقاتیں ہوتی ہیں، لطیفے سنائے جاتے ہیں، گپیں ہانکی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انتہائی اہم سرکاری معاملات پر گفتگو ہو رہی ہے"۔ عمران نے ایک بار پھر بغیر رکے بولنا شروع کر دیا لیکن پھر اس نے فقرہ مکمل ہی نہ کیا تھا کہ رابطہ ختم ہو گیا۔ سر سلطان نے واقعی دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا تھا۔

"ارے ارے۔ ابھی تو میں نے مزید خصوصیات کی تفصیل بھی بتانی تھی۔ ابھی سے بھاگ گئے"...... عمران نے کریڈل دبا کر منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سر سلطان کے پرسنل سیکرٹری سے بات کراؤ۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ لیکن آپ تو براہ راست صاحب سے بات کرتے ہیں۔ یہ آج پرسنل سیکرٹری سے رابطہ کی ہدایت کیوں کی ہے آپ نے"...... دوسری طرف سے پی اے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صاحب صرف صاحب لوگوں سے بات کرتے ہیں۔ مجھ جیسوں سے بات نہیں کیا کرتے اس لئے میں نے سوچا کہ چلو پرسنل سیکرٹری سے بات کر دیکھوں۔ اگر وہ خاتون ہوئیں تو شاید مستقبل کا سکوپ بن جائے"...... عمران نے کہا۔

"پرسنل سیکرٹری مرد ہیں اور وہ آج چھٹی پر ہیں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے جواب دیا گیا۔

"ارے پھر تو سر سلطان فارغ ہوں گے۔ نہ پرسنل سیکرٹری ہو گا نہ وہ بتائے گا کہ آج کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ چلو پھر سر سلطان سے ہی پوچھ لو کہ وہ مجھ حقیر فقیر پر تقصیر سے بات کرنے کے لئے وقت نکال سکتے ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"آخر تم کیا چاہتے ہو عمران۔ کیوں مجھے صبح صبح تنگ کر رہے ہو"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"وہ کیا کہتے ہیں مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے۔ اسی طرح بے چارہ عمران لاکھ چاہے اس کے چاہنے سے اب کیا ہو سکتا ہے البتہ اگر آپ چاہیں تو پھر چیف صاحب کے ایک کام کی تکمیل ہو سکتی ہے اور چیف صاحب بھی آپ کی طرح افسر ہیں۔ صبح صبح نادر شاہی حکم دے دیتے ہیں کہ یہ کرو اور وہ کرو۔ انہیں اس بات کا خیال ہی نہیں ہوتا کہ سب بڑے افسر اب ان کی طرح فارغ بیٹھے مکھیاں تو نہیں مار رہے ہوتے۔ آخر مملکت خداداد پاکیشیا کا کاروبار سلطنت چلانا کوئی مذاق ہے"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"خدا تم سے سمجھے۔ بتاؤ چیف نے کیا کہا ہے۔ تم سیدھی طرح

بات نہیں کر سکتے"...... سر سلطان نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"سیدھی طرح کا مطلب ہوا ڈائریکٹ لائن۔ لیکن آپ نے خود ہی تو درمیان میں ایک پی اے بٹھا رکھا ہے اس لئے ان ڈائریکٹ لائن کے بغیر بات ہی نہیں ہو سکتی"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اتنا غیر ذمہ دار ہوں کہ میں نے اپنا فون محفوظ نہیں کیا ہو گا"...... سر سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کی بات کو دوسری طرف لے گئے تھے۔

"ارے ارے۔ آج آنٹی نے کچھ ضرورت سے زیادہ ناشتہ تو نہیں کھلا دیا آپ کو۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ بیگمات سو سالوں تک یہی سمجھتی رہتی ہیں کہ ان کے شوہر نامدار ابھی ویسے ہی جوان ہیں جیسے شادی کے روز تھے اس لئے وہ انہیں وہی خوراک کھانے پر مجبور کر دیتی ہیں اور نتیجہ ظاہر ہے یہی نکل سکتا ہے کہ بے چارہ شوہر دوسرے کی بات سمجھنے سے بھی قاصر ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو آج ناشتہ ہی نہیں کیا"...... اس بار سر سلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ شاید انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اس سے الجھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس طرح غصہ دکھانے سے ان کا اپنا وقت ہی ضائع ہوتا۔

"ارے ارے۔ کیا مطلب۔ کیا آنٹی نے کوئی بھاری فرمائش کر دی ہے۔ اگر ایسا ہے تو آپ مجھے بتائیں میں جا کر آنٹی کو بتا دوں گا کہ آپ انتہائی ایماندار افسر ہیں۔ تنخواہ کے علاوہ آپ کا اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے اس لئے فرمائش پوری کرنا آپ کے بس کا روگ نہیں ہے اور اگر اس کے باوجود بھی آنٹی بضد رہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ خواتین اپنی فرمائش کے سلسلے میں بڑی حساس ہوتی ہیں اور آسانی سے نہیں ہتھیار ڈالا کرتیں"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھی۔

"یا اللہ اب میں کیا کروں۔ تو ہی میری مدد کر"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی بڑی عاجزانہ انداز کی آواز سنائی دی۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ۔ آپ جیسے بڑے افسر کی ایسی عاجزی یقیناً اللہ تعالیٰ کو بڑی پسند آئے گی ورنہ آپ سے کم عہدے کے افسر تو"...... عمران نے کہنا شروع کیا لیکن دوسری طرف سے ایک بار پھر رابطہ ختم ہو چکا تھا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر اخبار اٹھا لیا۔ اسے یقین تھا کہ کچھ دیر بعد سر سلطان خود ہی فون کریں گے کیونکہ وہ اشارتاً انہیں بتا گیا تھا کہ چیف کا کام ہے۔ مطلب ہے کہ انتہائی اہم کام ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے یقین تھا کہ سر سلطان کا فون ہو گا اور اب اس نے سنجیدگی سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب"....... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تم۔ میں سمجھا کہ سرسلطان کا فون ہوگا۔ بہرحال یہ صبح صبح کیسے فون کر دیا"....... عمران نے کہا۔

"سرسلطان کا ہی مسئلہ ہے عمران صاحب۔ آپ پلیز انہیں اتنا تنگ نہ کیا کریں کہ وہ پریشان ہو جائیں۔ انہوں نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ آپ انہیں بے حد تنگ کر رہے ہیں اس لئے اب ان سے کام ہی نہیں ہو رہا اور وہ باقی وقت کی چھٹی لے کر واپس کوٹھی جا رہے ہیں جس پر میں نے انہیں کہا کہ وہ ایسا نہ کریں میں آپ سے بات کرتا ہوں"....... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ اب بڑھاپا مکمل طور پر رنگ جما چکا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر سرسلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ ایک خفیہ لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنس دان ڈاکٹر آفتاب کو ان کی رہائش گاہ ذیشان کالونی میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ ڈاکوؤں کی واردات ہے لیکن چیف صاحب کو جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق اس میں کسی غیر ملکی تنظیم کا ہاتھ ہے۔ سٹار لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر احسان صاحب انتہائی اصول پسند آدمی ہیں۔ وہ مجھے ڈاکٹر آفتاب کے بارے میں تفصیل نہیں بتائیں گے اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ آپ ان سے رابطہ کریں اور انہیں بتائیں کہ چیف کا نمائندہ خصوصی ان سے بات کرنا چاہتا ہے اور مجھے ان کا فون نمبر بھی بتا دیں"....... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم یہ بات بغیر مجھے تنگ کئے پہلے نہیں کہہ سکتے تھے"۔ سرسلطان نے کہا۔

"سوری سرسلطان۔ آئی ایم رئیلی ویری سوری۔ آئندہ آپ کو مجھ سے کبھی شکایت نہ ہو گی"....... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یعنی تنگ بھی خود کرتے ہو اور ناراض بھی خود ہوتے ہو۔ ٹھیک ہے تم اپنے چیف سے کہو کہ وہ خود ڈاکٹر احسان سے بات کرے کیونکہ میں اپنا استعفیٰ لکھ کر صدر مملکت کو بھجوا رہا ہوں اس

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

لئے اب یہ کام میں نہ کر سکوں گا"...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"استعفیٰ انگریزی میں لکھیں گے یا مقامی زبان میں"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سر سلطان کو اگر مزید تنگ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی استعفیٰ دے دیں۔

"کیوں۔ تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو"...... سر سلطان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ صدر صاحب آپ کا استعفیٰ منظور کریں گے یا نہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ صدر صاحب بھی آپ کی طرح انتہائی اصول پسند ہیں"...... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس سے مطلب کہ میرا استعفیٰ منظور ہوتا ہے یا نہیں"۔ سر سلطان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری آنٹی سے شرط لگی ہوئی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ آپ استعفیٰ دے کر ان کے ساتھ سارا دن گھر میں گزاریں جبکہ آپ کو آفس ورک، میٹنگز اور سرکاری دوروں سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ میں نے انہیں کہا کہ میں آپ کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دوں گا لیکن وہ میری بات نہ مان رہی تھیں۔ پھر اس پر شرط لگ گئی اور انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ اگر میں آپ کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دوں تو وہ مجھے اپنے ہاتھ کے پکے ہوئے آلو بینگن کھلائیں گی"...... عمران نے کہا تو

دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ اصل شیطان۔ تو تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری آنٹی آلو بینگن سے چڑتی ہیں۔ تم واقعی شیطان ہو"۔ سر سلطان نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"سوچ لیں۔ اگر میں نے آنٹی کو بتا دیا کہ سر سلطان آپ کو شیطان کی خالہ کہہ رہے تھے تو پھر مجھے گلہ نہ کیجئے گا کیونکہ آنٹی خالہ کو ہی کہا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سے تو بات کرنا مصیبت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ بہرحال میں ابھی ڈاکٹر احسان کے بارے میں معلوم کر کے تمہیں فون کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ناٹران کی کال آئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس سریندر سے اس نے اس کارڈ کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ کارڈ سویڈن میں کام کرنے والی ایک مجرم تنظیم بگ ماسٹرز کا ہے اور اس پر نیچے جو کراس بنا ہوا ہے اس کا

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

مطلب ہے کہ اس کارڈ کے بدلے بگ ماسٹرز دس لاکھ ڈالر دینے کی گارنٹی دیتی ہے۔ اس سریندر کا تعلق بگ ماسٹرز کے کسی زیرو سیکشن سے ہے جس کا چیف راجر ہے۔ راجر نے اسے یہ کارڈ بھجوایا تھا کہ وہ پاکیشیا میں اپنے کسی ایسے آدمی کو دے دے جو اس کے اعتماد پر پورا اترتا ہے اور اسے کہہ دیا جائے کہ جب کوئی سویڈش لڑکی جس کا نام روز میری ہو اس کے پاس پہنچ کر اپنا تعارف کرائے تو اسے یہ کارڈ دے دیا جائے۔ پاکیشیا میں جنگیر کلب کا مالک جنگیر اس سریندر کا واقف تھا۔ اس نے یہ کارڈ اسے دے دیا اور اسے اس سلسلے میں کچھ معاوضہ بھی دیا اور پھر اس نے راجر کو بتا دیا کہ وہ سویڈش لڑکی یہ کارڈ جنگیر کلب کے مالک جنگیر سے لے سکتی ہے اور بس۔ اس سے زیادہ اسے علم نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس راجر کے بارے میں اس نے تفصیل معلوم کی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اس کے مطابق سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہام میں البارٹو روڈ پر واقع کرسٹی کلب کا مالک راجر ہے اور وہ وہیں رہتا ہے"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اس سریندر کا کیا ہوا۔ کیا وہ زندہ ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اسے پوچھ گچھ کے بعد گولی مار دی گئی تھی"...... بلیک زیرو نے



جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب بات واضح ہو گئی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کون سی بات"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"انسپکٹر ریاض صبح صبح میرے فلیٹ پر آیا تھا۔ وہی انسپکٹر ریاض جس نے روز میری کے بیگ سے یہ کارڈ اڑایا تھا۔ اس نے معلوم کر لیا تھا کہ روز میری ٹیکسی میں بیٹھ کر ڈیشان کالونی میں واقع ایک کوٹھی پر گئی جہاں ایک خفیہ لیبارٹری میں کام کرنے والا سائنس دان ڈاکٹر آفتاب رہائش پذیر تھا اور پھر روز میری اس کالونی سے واپس ایئر پورٹ پہنچی اور سویڈن چلی گئی جبکہ اس ڈاکٹر آفتاب کی لاش اس کی کوٹھی سے ملی ہے۔ اس وقت ڈاکٹر آفتاب کوٹھی میں اکیلا تھا۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ پولیس اسے ڈکیتی کا کیس سمجھ رہی ہے جبکہ انسپکٹر ریاض کا خیال ہے کہ ڈاکٹر آفتاب کو روز میری نے ہلاک کیا ہے۔ وہ اس کی تحریری رپورٹ ڈیڈی کو پیش کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے اسے منع کر دیا اور کارڈ اس سے لے لیا ہے کیونکہ انسپکٹر ریاض کی بات سن کر میں سمجھ گیا تھا کہ واقعی اس روز میری نے ہی ڈاکٹر آفتاب کو ہلاک کیا ہوگا اور میں خود اس معاملے کی مزید تحقیقات کرنا چاہتا تھا کیونکہ ڈاکٹر آفتاب کسی خفیہ لیبارٹری سے متعلق تھا۔ پھر میں نے سرداور کو فون کر کے ڈاکٹر آفتاب کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو انہوں نے صرف اتنا بتایا کہ

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

ڈاکٹر آفتاب جراثیمی بموں پر کام کرتے ہیں اور ان کا تعلق سٹار لیبارٹری سے ہے جس کے انچارج ڈاکٹر احسان ہیں جو انتہائی اصول پسند ہیں۔ اس لیئے وہ سرداور کے کہنے پر ڈاکٹر آفتاب کے کام کے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گے جس کے بعد میں نے سرسلطان کو فون کیا لیکن میری زبان کی کھلی نے کام دکھایا اور سرسلطان کو مجبوراً تم سے بات کرنا پڑی۔ بہرحال اب وہ اس بارے میں کام کر رہے ہیں لیکن اب ناٹران کی اطلاع کے بعد یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ بگ ماسٹرز اور ڈاکٹر آفتاب کے درمیان کوئی ڈیل تھی جس میں دس لاکھ ڈالر کا یہ کارڈ اسے دے کر کچھ لے جانا تھا لیکن یہ کارڈ انسپکٹر ریاض نے اڑا لیا جس کی وجہ سے روز میری کو اسے ہلاک کر کے اس سے کچھ حاصل کرنا پڑا اور اس کے اس طرح فوری واپس چلے جانے کا مطلب ہے کہ وہ بہرحال جو کچھ کارڈ دے کر حاصل کرنا چاہتی تھی وہ اس نے حاصل کر لیا تھا"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی سیریس مسئلہ ہے"...... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میرا بھی اب یہی خیال ہے کہ ڈاکٹر آفتاب نے لازماً کوئی فارمولا روز میری کے حوالے کیا ہو گا لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ بگ ماسٹرز تو مجرم تنظیم ہے۔ اس کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اس انداز میں فارمولا حاصل کرتی پھرے اور پھر اس کا دائرہ کار یورپ تک محدود ہے اس لیئے لامحالہ یہ کام اس نے کسی خصوصی پارٹی کے کہنے پر ہی کیا ہو گا اور یہ خصوصی پارٹی کافرستان بھی ہو سکتا ہے اور کوئی اور ملک یا تنظیم بھی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ انسپکٹر ریاض کو کور کر لیا۔ اب تو یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی بن گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ میرا پہلے سے یہی خیال تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ یہ اچھا ہوا کہ ہمیں اس بارے میں اطلاع مل گئی۔ اگر انسپکٹر ریاض یہ کارڈ حاصل نہ کرتا تو ہمیں واقعی معلوم نہ ہو سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنی عادت کے مطابق پوری ڈگریوں سمیت نام بتاتے ہوئے کہا۔

" شکر ہے تم نے اتنی ہی ڈگریاں حاصل کی ہیں ورنہ شاید پوری دنیا کی ڈگریاں مجھے زبانی یاد ہو جاتیں"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" کمال ہے۔ آخر میں یونیورسٹی کا نام لینے کا مقصد تو یہی ہوتا ہے کہ اس یونیورسٹی میں جتنی بھی ڈگریاں دی جاتی ہیں وہ بھی ساتھ ہی

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

سمجھ لی جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو
سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال ڈاکٹر احسان سے بات ہو گئی ہے۔ تم انہیں فون کر
لو۔ سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہونے کی وجہ سے
تمہارے ساتھ وہ مکمل تعاون کریں گے"...... سر سلطان نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی انہوں نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کریڈل دبا
کر اس نے ٹون آنے پر سر سلطان کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"سٹار لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر احسان صاحب سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا
ہوں نمائندہ خصوصی پاکیشیا سیکرٹ سروس"...... عمران نے سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ شاید ڈاکٹر احسان نے فون آپریٹر کو اس
بارے میں پہلے ہی خصوصی ہدایات دے دی تھیں۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر احسان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک
بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان نے
ابھی آپ کو میرے بارے میں بتایا ہو گا"...... عمران نے کہا۔



"جی ہاں۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"آپ کی لیبارٹری میں ایک سائنس دان ڈاکٹر آفتاب کام کرتے
تھے۔ انہیں ان کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کے بارے
میں تفصیلات معلوم کرنی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ ڈاکٹر آفتاب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔
ڈاکٹر آفتاب تو زندہ ہیں اور اس وقت بھی وہ لیبارٹری میں موجود
ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران
بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر
آئے تھے۔

"اوہ۔ کیا واقعی"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"جی ہاں۔ ابھی آپ کے فون آنے سے چند لمحے پہلے وہ میرے
آفس میں موجود تھے"...... ڈاکٹر احسان نے کہا۔

"کیا ان سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ آپ ہولڈ کریں میں انہیں بلاتا ہوں"۔
دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔
اس کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے۔

"ہیلو۔ میں ڈاکٹر آفتاب بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک
اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب آپ کی رہائش گاہ دارالحکومت میں ہے"۔ عمران

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

نے کہا۔

"میری رہائش گاہ۔ کیا مطلب۔ کون سی رہائش گاہ کی بات کر رہے ہیں آپ۔ میں تو اپنی فیملی سمیت یہاں لیبارٹری میں ہی رہتا ہوں۔ یہاں کا سسٹم ہی ایسا ہے"...... ڈاکٹر آفتاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ذیشان کالونی میں تو آپ کی کوئی رہائش گاہ نہیں ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ میں تو اس کالونی کا نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ آپ فون ڈاکٹر احسان صاحب کو دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر احسان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر احسان کی آواز سنائی دی۔

"آئی ایم سوری ڈاکٹر احسان صاحب آپ کو اور ڈاکٹر آفتاب کو تکلیف ہوئی۔ دراصل ذیشان کالونی میں ایک صاحب جن کا نام ڈاکٹر آفتاب تھا، کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے جب سرداور سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے آپ کی لیبارٹری کے بارے میں بتایا۔ بہرحال وہ کوئی اور ڈاکٹر آفتاب ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ویسے میرے خیال میں وہ سائنس دان نہیں ہو سکتے کیونکہ پاکیشیا میں جتنے بھی سائنس دان کام کر رہے ہیں میں ان کے بارے

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem



میں جانتا ہوں اور ڈاکٹر آفتاب صرف ایک ہی ہیں"...... ڈاکٹر احسان نے کہا۔

"اوکے شکریہ۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ چند لمحے وہ اسی انداز میں بیٹھا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں طاہر۔ آج تمہارے نمائندہ خصوصی کے ساتھ ہاتھ ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاتھ ہو گیا ہے۔ کیا مطلب"۔ اس بار بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انسپکٹر ریاض نے غلط بیانی کی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کوئی اور صاحب ہوں گے۔ سائنس دان نہیں ہوں گے۔ تم ایسا کرو کہ صفدر کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ ذیشان کالونی جا کر ڈاکٹر آفتاب کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرے۔ اس کے بعد ہی مزید آگے بڑھا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

www.paksociety.com

پاکیشیا دارالحکومت کے ایک فائیو سٹار ہوٹل رین بو کے ہال کے ایک کونے میں ایک مقامی ادھیڑ عمر آدمی ایک کرسی پر بیٹھا بار بار ہال کے مین دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ بار بار گھڑی دیکھتا اور پھر سامنے رکھی ہوئی کافی کی پیالی اٹھا کر اس سے گھونٹ بھرتا اور اسے رکھ کر پھر گھڑی دیکھنا شروع کر دیتا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی نظریں مین گیٹ کی طرف بھی مسلسل اٹھ رہی تھیں۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں"...... اچانک ایک نسوانی آواز سنائی دی اور ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر اس طرف دیکھا جہاں سے آواز آئی تھی۔ یہ ایک غیر ملکی لڑکی تھی جو ساتھ والی میز سے اٹھ کر اس کی طرف آئی تھی۔

"میں اپنے ایک گیسٹ کا انتظار کر رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com



"میں آپ کی بے چینی دیکھ رہی ہوں۔ اسی لئے تو میں آئی ہوں۔ ویسے آپ کی اطلاع کے لئے وہ گیسٹ میں ہی ہوں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تو ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ۔ مگر"...... ادھیڑ عمر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب اس لڑکی کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"بگ ماسٹرز ایٹ تو"...... لڑکی نے آہستہ سے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ اتنی دیر کیوں ہو گئی ہے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے اس بار مسکراتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ویٹر قریب آگیا تو اس لڑکی نے اسے شراب لانے کا آرڈر دے دیا۔

"میرے لئے کافی لے آؤ۔ میں شراب نہیں پیتا"...... ادھیڑ عمر آدمی نے ویٹر سے کہا اور ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور پہلے سے میز پر پڑے ہوئے برتن اٹھا کر اس نے ٹرالی میں رکھے اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"آپ کا نام"...... لڑکی نے کہا۔

"میرا نام جواد ہے۔ ڈاکٹر جواد آصف"...... ادھیڑ عمر نے جواب دیا۔

"مجھے گلوریا کہتے ہیں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب

دیا۔

"آپ نے رقم کا بندوبست تو کر لیا ہو گا مس گلوریا"...... ڈاکٹر جواد آصف نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"رقم کی فکر مت کریں ڈاکٹر جواد آصف۔ آپ اپنی بات کریں"۔ گلوریا نے کہا۔

"میں نے بندوبست کر لیا ہے لیکن مجھے نقد رقم ایڈوانس چاہیے"۔ ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

"سوری ڈاکٹر جواد آصف۔ جو معاہدہ آپ سے طے ہو چکا ہے اسی پر عمل ہو گا۔ فائل دیں اور مکمل رقم لیں"...... گلوریا نے جواب دیا۔

"مس گلوریا۔ ڈاکٹر آفتاب کے ساتھ آپ نے سودا کیا تھا"۔ ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا قریب آیا اور اس نے شراب اور کافی میز پر لگائی اور پھر واپس چلا گیا۔

"ہاں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... گلوریا نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ اسے رقم دینے کی بجائے گولی مار دی گئی تھی"...... ڈاکٹر جواد آصف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہوا ڈاکٹر جواد آصف۔ انہوں نے گارنٹی کارڈ طلب کیا تھا۔ انہیں گارنٹی کارڈ دے دیا گیا اور پھر یہ گارنٹی کارڈ ایکریمیا میں کیش کرا لیا گیا۔ یہ تو یہاں آ کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ



انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کا کوئی ساتھی تھا جسے اس کارڈ کی اہمیت کا علم تھا۔ اس نے ڈاکٹر آفتاب کو ہلاک کر کے وہ کارڈ لیا اور اسے کیش کرا لیا۔ ہماری تنظیم کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتی اور ہمیں رقم سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی"...... گلوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے لیکن مجھے کوئی گارنٹی کارڈ نہیں چاہیے۔ نقد رقم چاہیے"...... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گارنٹی کارڈ تو ڈاکٹر آفتاب کی خواہش پر انہیں دیا گیا تھا ورنہ ہم نے تو انہیں بھی نقد رقم کی آفر کی تھی لیکن وہ یہاں پاکیشیا میں نقد رقم حاصل ہی نہ کرنا چاہتے تھے۔ بہرحال اب یہ تو آپ پر منحصر ہے کہ آپ کب کام مکمل کرتے ہیں۔ ہم تو ہر وقت تیار ہیں بلکہ آپ کی وجہ سے ہمارے بہت سے کام بند پڑے ہوئے ہیں"...... گلوریا نے کہا۔

"کل کام ہو جائے گا"...... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تو پھر آپ کون سا سپاٹ رکھیں گے رقم لینے اور مال دینے کے لئے"...... گلوریا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رقم آپ بیگ میں لے آئیں گی اور آپ کل شام سات بجے نیشنل گارڈن کے روز سیکشن میں پہنچ جائیں وہاں آپ سے رقم لے کر آپ کو فائل دے دی جائے گی"...... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"اوکے۔ میں کل شام سات بجے آپ کا وہاں انتظار کروں گی لیکن یہ بات سن لیں کہ فائل کو چیک کیا جائے گا۔ اس کا ماہر میرے ساتھ ہوگا۔ اس کے بعد رقم آپ کو دی جائے گی۔ ہم ہر کام صاف ستھرے انداز میں کرنے کے عادی ہیں"...... گلوریا نے کہا۔

"بے شک چیک کر لیں"...... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارہ کیا اور ویٹر کے آنے پر اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے مس گلوریا۔ اب کل شام ملاقات ہو گی"...... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا اور گلوریا نے اثبات میں سر ہلایا تو ڈاکٹر جواد آصف تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جانے کے بعد گلوریا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہ بھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com



عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ بلیک زیرو کچن میں چائے بنانے گیا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ صفدر نے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ ذیشان کالونی کی کوٹھی نمبر بائیس میں رہنے والا ڈاکٹر آفتاب وزارت دفاع کے کمپیوٹر سیکشن میں کام کرتا تھا"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کس پوسٹ پر"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"وہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت دفاع"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وزارت دفاع کے سیکرٹری ڈاکٹر بشارت تھے۔ وہ نہ صرف عمران سے اچھی طرح واقف تھے بلکہ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہے اور چونکہ عمران کی بات چیت اکثر ان سے ہوتی رہتی تھی اس لئے پی اے بھی اس سے اچھی طرح واقف تھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر بشارت بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر بشارت کی مخصوص بھاری اور ٹھہری ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اس بار اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ ویسے تم اپنی ڈگریاں کیوں دوہراتے رہتے ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ تمہاری ڈگریاں تمہارا شناختی نشان ہیں"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر بشارت نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ وزارت دفاع کے سیکرٹری ہیں اس لئے لامحالہ آپ کا رابطہ بڑے بڑے سائنس دانوں سے رہتا ہو گا جن کے پاس ظاہر ہے بڑی



بڑی سائنسی ڈگریاں ہوں گی اس لئے آپ ان ڈگریوں کے حامل افراد کے علاوہ کسی سے بات کرنا ہی کسر شان سمجھتے ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی اپنی چھوٹی سی ڈگریاں دوہرا دیں تاکہ آپ کم از کم دو چار باتیں تو مجھ سے بھی کر لیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر بشارت بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ چھوٹی ڈگریاں ہیں۔ ڈاکٹر آف سائنس چھوٹی ڈگری ہے۔ بہت خوب۔ پھر نجانے بڑی ڈگری کون سی ہو گی"...... ڈاکٹر بشارت نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کو نہیں معلوم کہ ڈاکٹر آف سائنس سے بڑی ڈگری کون سی ہوتی ہے۔ چلو میں بتا دیتا ہوں۔ لیڈی ڈاکٹر آف سائنس"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر بشارت اپنا رکھ رکھاؤ اور عہدہ بھول کر کافی دیر تک کھلکھلا کر ہنستے رہے۔

"تم سے خدا سمجھے۔ واقعی سر سلطان تمہارے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں درست کہتے ہیں۔ بہرحال بتاؤ کیوں کال کی ہے۔ میں نے ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے"...... ڈاکٹر بشارت نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وزارت دفاع کے کمپیوٹر سیکشن میں ایک صاحب ڈاکٹر آفتاب کام کرتے تھے۔ وہ وہاں اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھے۔ انہیں پچھلے دنوں ان کی رہائش گاہ پر ڈاکوؤں نے ہلاک کر دیا ہے۔ مجھے ان کے بارے میں

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

تفصیلات چاہئیں تھیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے ذاتی طور پر ان کی موت پر بے حد افسوس ہوا ہے۔ وہ واقعی بڑے قابل اور ذمہ دار آدمی تھے لیکن تمہیں ان سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"...... ڈاکٹر بشارت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی موت ڈاکوؤں کے ہاتھوں نہیں ہوئی بلکہ ایک غیر ملکی لڑکی جس کا تعلق ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم سے ہے، نے انہیں ہلاک کیا ہے اور ان ڈاکٹر آفتاب صاحب نے اس لڑکی سے دس لاکھ ڈالر کے عوض کوئی سودا کیا تھا۔ میں اس بارے میں تفصیلات جاننا چاہتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دس لاکھ ڈالر میں سودا اور وہ بھی مجرم تنظیم سے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ وہ تو ایسے آدمی ہی نہیں تھے"...... ڈاکٹر بشارت نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہوا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اس غیر ملکی لڑکی کو کوئی ایسی چیز دی ہے جو انتہائی قیمتی تھی۔ آپ میرا کسی ایسے آدمی سے رابطہ کرا دیں جو ان کے آفس ورک کے بارے میں اور ان کی ذات کے بارے میں پوری تفصیلات جانتا ہو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر بڑی افسوسناک بات ہے۔ بہرحال تم



مجھے دس منٹ بعد دوبارہ فون کرنا۔ میں اس دوران ایسے کسی آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں گا"...... ڈاکٹر بشارت نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو اس دوران چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھ کر دوسری پیالی اٹھائے اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ چکا تھا۔

"عمران صاحب۔ ڈاکٹر آفتاب نے آخر کس چیز کا سودا کیا ہو گا۔ بگ ماسٹرز تو عام سے جرائم میں ملوث رہتی ہے۔ وہ کوئی سیکرٹ ایجنسی تو نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آ رہی۔ میں نے بگ ماسٹرز کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں اس سے یہی علم ہوا ہے کہ وہ منشیات، اسلحہ، شراب کی سمگلنگ اور دوسرے بڑے جرائم کا دھندہ کرتے تھے۔ ایسی تنظیمیں اس انداز میں کام نہیں کرتیں کہ گارنٹی کارڈ دیتی پھریں اور سودا کرتی رہیں۔ ضرور اس کے پیچھے کوئی خاص بات ہے"...... عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"وزارت دفاع انتہائی اہم وزارت ہے لیکن ظاہر ہے اس کے اہم پراجیکٹس کے بارے میں معلومات کو تو انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہو گا۔ پھر کمپیوٹر سیکشن کا ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر وزارت دفاع کے سلسلے میں کیا سودے بازی کر سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کچھ دیر

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

خاموش رہنے کے بعد کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر یہ انتہائی خوفناک مسئلہ ہے" ...... عمران نے یکلخت انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو اچھل پڑا۔

" کیا ہوا عمران صاحب" ...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وزارت دفاع نے اپنے تمام پراجیکٹس کو کمپیوٹرائزڈ کیا ہو گا اور پھر ان کمپیوٹر ڈسکس کو مخصوص خفیہ ریکارڈ روم میں رکھا ہو گا لیکن کہیں اس ڈاکٹر آفتاب نے ڈبل کاپی نہ تیار کر لی ہو" ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر بھی یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

" لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے اس کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہو گا" ...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری وزارت دفاع" ...... دوسری طرف سے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب سے بات کراؤ"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو۔ ڈاکٹر بشارت بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر



بشارت کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

" عمران بیٹے کمپیوٹر سیکشن کے ڈاکٹر جواد آصف جو ڈاکٹر آفتاب کے اسسٹنٹ ہیں ان سے تم مل سکتے ہو۔ وہ کمپیوٹر سیکشن میں موجود ہیں۔ وہ تم سے مکمل تعاون کریں گے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پہلے یہ بتائیں کہ کمپیوٹر سیکشن میں ڈاکٹروں کا کیا کام۔ پہلے صاحب کا نام بھی ڈاکٹر آفتاب تھا اور اب بھی آپ نے ڈاکٹر جواد آصف کا نام لیا ہے" ...... عمران نے کہا۔

" اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر کمپیوٹر سائنس میں ڈاکٹریٹ کرنے والوں کو ہی تعینات کیا جاتا ہے" ...... ڈاکٹر بشارت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ اب یہ بتائیں کہ وزارت دفاع کے تمام پراجیکٹس کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے یا نہیں" ...... عمران نے کہا۔

" انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔ کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے" ...... ڈاکٹر بشارت نے چونک کر قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے خدشہ ہے کہ کہیں ڈاکٹر آفتاب نے کسی پراجیکٹ کی فائل کا سودا نہ کیا ہو" ...... عمران نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"اوہ۔ نہیں عمران بیٹے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ کمپیوٹر سیکشن کا براہ راست کمپیوٹرائزڈ سٹور سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہاں سے کوئی چیز میری ذاتی اجازت اور میرے خصوصی معتمد کی موجودگی کے بغیر نہیں نکالی جا سکتی۔ میں اس سلسلے میں انتہائی محتاط رہتا ہوں کیونکہ مجھے ان کی اہمیت کا پوری طرح احساس ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارا دشمن ملک کافرستان اور اسرائیل کے ایجنٹوں کے علاوہ ایکریمیا اور روسیاہ کے ایجنٹ بھی ان پراجیکٹس کے حصول کی کوشش کرتے رہتے ہیں"...... ڈاکٹر بشارت نے تفصیل سے اور انتہائی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے لیکن ڈاکٹر جواد آصف کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ میں ان سے آفس میں ہی ملوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر تم ان سے آفس سے ہٹ کر کسی اور جگہ ملنا چاہتے ہو تو تم خود ان سے بات کر لو۔ فون نمبر میں بتا دیتا ہوں اور انہیں تمہارے بارے میں بھی بریف کر دیا گیا ہے"...... ڈاکٹر بشارت نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"بے حد شکریہ۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ڈاکٹر بشارت کے بتائے ہوئے فون نمبرز ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کمپیوٹر سیکشن وزارت دفاع سیکرٹریٹ"...... رابطہ قائم ہوتے



ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر جواد آصف سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ اپنا پورا تعارف کرائیں جناب۔ صاحب مصروف ہیں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"پورا تعارف تو سیکرٹری وزارت دفاع ڈاکٹر بشارت صاحب کرائیں گے۔ آپ میرا نام ان تک پہنچا دیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں ڈاکٹر جواد آصف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر بشارت صاحب نے آپ سے ابھی میرے بارے میں بات کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یس سر۔ حکم فرمائیے سر"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"آپ سے ڈاکٹر آفتاب کے بارے میں تفصیلی معلومات کرنی ہیں۔ آپ اپنی رہائش گاہ کی تفصیل اور وہاں ملنے کا وقت دے دیں"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"آپ یہاں آفس تشریف لے آئیں یا پھر مجھے حکم دیں۔ آپ جہاں کہیں میں وہاں حاضر ہو جاؤں گا"...... ڈاکٹر جواد آصف نے

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

کہا۔

"میں آپ کی رہائش گاہ پر آپ سے ملاقات چاہتا ہوں ڈاکٹر جواد آصف اور دوسری بات یہ کہ میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"....... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اصل میں آج میں نے ایک فیملی فنکشن میں جانا ہے جو رات آٹھ نو بجے ختم ہو گا۔ البتہ کل آپ چاہیں تو چار بجے کے بعد جس وقت جی چاہے تشریف لے آئیں۔ میں چار بجے آفس سے چھٹی کر کے سیدھا رہائش گاہ پر ہی جاتا ہوں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نو بجے آجاؤں گا۔ آپ اپنی رہائش گاہ کا پتہ اور فون نمبر بتا دیں"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں نو بجے یقیناً فارغ ہو جاؤں گا"....... دوسری طرف سے ڈاکٹر جواد آصف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا پتہ اور فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔

"آپ کچھ سوچ رہے ہیں عمران صاحب"....... بلیک زیرو نے عمران کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ کیا یہ آدمی ڈاکٹر آفتاب کے بارے میں وہ سب کچھ بتا بھی سکے گا جو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر بشارت نے اگر اسے منتخب کیا ہے تو ظاہر ہے کچھ سوچ کر ہی کیا ہو گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات بھی درست ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ رات کو اس سے ملاقات ہو گی تو معلوم ہو جائے گا"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران اسے خدا حافظ کہہ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ڈاکٹر جواد آصف نے کار نیشنل گارڈن کی پارکنگ میں روکی اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس نے کار لاک کی اور پھر بڑے محتاط انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ روز سیکشن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ روز سیکشن ایک سائیڈ پر تھا اور وہاں اس وقت تقریباً اندھیرا تھا اس لئے وہ لوگ جو تیز روشنی کو پسند نہیں کرتے تھے وہ روز سیکشن کا ہی رخ کرتے تھے۔ وہاں ادھر ادھر بنچیں موجود تھیں جو بڑی بڑی جھاڑیوں میں رکھی ہوئی تھیں۔ ڈاکٹر جواد آصف روز سیکشن کے مین گیٹ کے قریب ہی ایک خالی بنچ پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے گھڑی دیکھی اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب پر ہاتھ رکھ کر اس نے وہاں موجود تہہ شدہ فائل کے بارے میں اطمینان کیا اور اس کے بعد اس کی نظریں روز سیکشن کے مین گیٹ پر جم گئیں۔ تقریباً دس منٹ بعد جب اس نے روز سیکشن کے مین گیٹ سے گلوریا اور اس کے پیچھے دو اور غیر ملکیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ گلوریا کے ساتھ آنے والے دونوں غیر ملکیوں میں سے ایک ادھیڑ عمر تھا اور اس کی آنکھوں پر چشمہ لگا ہوا تھا جبکہ دوسرا قوی ہیکل اور ورزشی جسم کا مالک تھا اور وہ اپنے انداز سے اس کا باڈی گارڈ دکھائی دیتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت سا بریف کیس تھا۔ ڈاکٹر جواد آصف نے اٹھ کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلایا تو وہ تینوں اس کی طرف مڑ آئے۔

"کیا یہاں بات چیت ہو سکے گی"....... گلوریا نے قریب آ کر کہا۔

"نہیں۔ میں تو یہاں اس لئے بیٹھا تھا کہ آپ کو اپنی موجودگی بتا سکوں۔ آئیے ادھر ایک علیحدہ جگہ ہے۔ وہاں روشنی بھی ہے اور اوٹ بھی"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا اور گلوریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے۔ یہ جگہ واقعی ان کے لئے انتہائی مناسب تھی۔ چاروں طرف بڑی بڑی جھاڑیاں تھیں۔ درمیان میں بنچ اور اس بنچ کے ساتھ لائٹ کا بھی انتظام تھا۔

"یہ واقعی خوب جگہ ہے۔ جانسن تم باہر ٹھہرو اور خیال رکھنا"۔ گلوریا نے اپنے اس ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا جس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔

"یس میڈم"....... اس قوی ہیکل اور ورزشی جسم کے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر بریف کیس اس نے بنچ کے ساتھ رکھا

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

اور باہر چلا گیا۔

"ہاں تو ڈاکٹر صاحب۔ وہ فائل دیں تاکہ مسٹر البرٹ اسے چیک کر سکیں"....... گلوریا نے کہا۔

"پہلے آپ بریف کیس کھول کر مجھے دکھائیں کہ رقم پوری بھی ہے یا نہیں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ رقم پوری ہے"....... گلوریا نے جواب دیا۔

"نہیں۔ میں پہلے اپنی پوری تسلی کر لینا چاہتا ہوں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا تو گلوریا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بریف کیس خود اٹھا کر اسے بنچ پر رکھا اور پھر اسے کھول دیا۔ اس میں غیر ملکی کرنسی کی بڑی بڑی گڈیاں بڑے سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں اور ہر گڈی پر بینک کی باقاعدہ چیکنگ چٹ بھی موجود تھی تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ کرنسی اصل ہے جعلی نہیں ہے۔

"ٹھیک ہے۔ اب میرا اطمینان ہو گیا ہے"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا اور گلوریا نے بریف کیس بند کر کے اسے واپس بنچ کی سائیڈ میں رکھ دیا۔

"اب لائیں فائل"....... گلوریا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر جواد آصف نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تہہ شدہ فائل نکالی اور اسے گلوریا کی طرف بڑھا دیا۔ گلوریا نے فائل لے کر اسے کھولا۔ اس میں چار صفحات تھے۔ اس نے ایک نظر پہلے صفحے کو دیکھا اور پھر فائل ساتھ بیٹھے ہوئے البرٹ کی طرف بڑھا دی۔

"اسے اچھی طرح چیک کر لیں۔ بعد میں ہماری ذمہ داری نہ ہو گی"....... گلوریا نے کہا تو البرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فائل کھول کر اسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"یہ بالکل درست ہے اور میں نے اپنی جان پر کھیل کر اسے باہر نکالا ہے"....... ڈاکٹر جواد آصف نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اس کا معاوضہ بھی تو آپ کو مل رہا ہے"....... گلوریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد یہ مسئلہ نمٹ جائے"۔ ڈاکٹر جواد آصف نے اسی طرح بے چین سے لہجے میں کہا۔

"آپ آخر اس قدر ہراساں اور بے چین کیوں ہیں۔ کیا آپ کو کسی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہو رہا ہے"....... گلوریا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ خطرہ تو نہیں ہے لیکن"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

"لیکن کیا مطلب۔ کھل کر بات کریں"....... گلوریا کا لہجہ مزید سخت ہو گیا تھا۔

"مجھے اپنے بارے میں کوئی فکر نہیں ہے۔ اصل میں ڈاکٹر آفتاب کے سلسلے میں سیکرٹ سروس دلچسپی لے رہی ہے اور کوئی صاحب اس سلسلے میں آج رات مجھ سے ملنے والے ہیں۔ مجھے اس بارے میں بڑی فکر ہے"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ڈاکٹر آفتاب کے سلسلے میں آپ پر شک کیا جا رہا

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ہے"....... گلوریا نے چونک کر پوچھا۔
"اوہ نہیں۔ بلکہ وہ ڈاکٹر آفتاب کی مصروفیت کے بارے میں مجھ سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا۔
"لیکن کیوں۔ وجہ"....... گلوریا نے کہا۔
"اس ڈاکٹر آفتاب کے قتل کی وجہ سے گڑبڑ پیدا ہوئی ہے۔ چونکہ وہ ایک اہم شعبے کا سربراہ تھا اس لئے شاید یہ انکوائری ہو رہی ہے"....... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا۔
"ہو سکتا ہے کہ انہیں اس بات پر شک ہو گیا ہو کہ ڈاکٹر آفتاب نے ایس وی ٹی کا پہلا حصہ ہمیں فروخت کیا ہے"....... گلوریا نے کہا۔
"اوہ نہیں۔ اس کا علم صرف مجھے تھا کیونکہ میں اس کا نمبر ٹو تھا اور میرے دستخطوں کے بغیر وہ اسے حاصل نہ کر سکتا تھا اور نہ اس کی کاپی کرا سکتا تھا اس لئے اس بارے میں تو کسی کو بھی علم نہیں ہے"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا تو گلوریا کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔
"یہ درست ہے میڈم گلوریا"....... اسی لمحے البرٹ نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔
"اوکے"....... گلوریا نے کہا اور فائل اس کے ہاتھ سے لے کر اسے تہہ کر کے اس نے اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ دیا۔
"یہ بریف کیس اب آپ کا ہو گیا ڈاکٹر جواد آصف۔ گڈ بائی"....... گلوریا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی البرٹ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور ڈاکٹر جواد آصف بھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات تھے۔ اس نے جلدی سے بریف کیس اٹھا لیا اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے روز سیکشن کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جانسن اب خالی ہاتھ تھا جبکہ بریف کیس اب ڈاکٹر جواد آصف کے ہاتھ میں تھا۔ وہ تینوں ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے تو ڈاکٹر جواد آصف پارکنگ کی طرف مڑ گیا۔ اس کے قدم تیز تیز اٹھ رہے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ہوا میں اڑ رہا ہو۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے جیب سے چابی نکالی اور کار کی ڈگی کھول کر اس نے بریف کیس اندر رکھا اور ڈگی بند کر کے اس نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور پھر اندر بیٹھ کر اس نے دروازہ بند کیا اور کار بیک کر کے اس نے موڑی اور پھر تیزی سے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا انگ انگ مسرت کی شدت سے پھڑک رہا تھا کیونکہ جس دولت کے وہ خواب دیکھا کرتا تھا وہ دولت اس وقت اس کی کار کی ڈگی میں موجود تھی اور وہ اس کا بلا شرکت غیرے مالک تھا۔
"اب میں بھی یہ نوکری چھوڑ کر ایکریمیا شفٹ ہو جاؤں گا"۔ ڈاکٹر جواد آصف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اسی انداز میں خود کلامی کرتے اور کار چلاتے آخر کار وہ اپنی کوٹھی پر پہنچ گیا۔ اس نے کار کا مخصوص انداز میں ہارن دیا تو مین گیٹ کی کھڑکی کھلی اور اس کا ملازم

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

باہر آگیا۔

"پھاٹک کھولو ناصر"...... ڈاکٹر جواد آصف نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب"...... ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور ڈاکٹر جواد آصف کار اندر پورچ میں لے گیا۔ وہ یہاں اپنے ملازم ناصر کے ساتھ اکیلا رہتا تھا۔ اس کی فیملی ایک گاؤں میں رہتی تھی اور وہ ویک اینڈ پر وہاں چلا جاتا تھا۔ اس کی بیوی گاؤں سے شہر آنے پر رضامند نہ تھی۔ چونکہ اس کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے اس کی بیوی گاؤں میں اپنے والدین کے ساتھ رہتی تھی۔ ڈاکٹر جواد آصف نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار کی ڈگی کھولی اور بریف کیس نکال کر اس نے ڈگی بند کی۔ اسی لمحے ملازم ناصر پھاٹک بند کر کے وہاں آگیا تھا۔ اس نے بریف کیس لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"نہیں۔ اس میں ضروری کاغذات ہیں۔ تم بتاؤ کوئی ملاقاتی یا کوئی فون"...... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

"جی نہیں۔ نہ کوئی ملاقاتی آیا ہے اور نہ ہی کوئی فون آیا ہے"۔ ناصر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ نو بجے ایک صاحب علی عمران آ رہے ہیں انہیں ڈرائینگ روم میں بٹھا دینا اور پھر مجھے اطلاع دے دینا۔ میں اس دوران آرام کروں گا"...... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔



"جی بہتر"...... ناصر نے جواب دیا اور ڈاکٹر جواد آصف بریف کیس اٹھائے تیزی سے اپنے خصوصی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کمرہ اندر سے لاک کیا اور پھر بریف کیس کو ایک میز پر رکھ کر اس نے اسے کھولا اور اس میں موجود کرنسی نوٹوں کی گڈیاں نکال نکال کر باہر رکھنا شروع کر دیں۔ جب بریف کیس خالی ہو گیا تو اس نے بریف کیس کو نیچے رکھا اور پھر ان گڈیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں اس کے ساتھ کوئی دھوکہ نہ کیا گیا ہو لیکن ساری گڈیاں چیک کر لینے کے بعد اسے اطمینان ہو گیا کہ ایسا نہیں ہوا تو اس نے گڈیاں دوبارہ بریف کیس میں رکھیں اور بریف کیس کو سیف میں رکھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ کچھ دیر نہ صرف آرام کر سکے بلکہ آئندہ کی پلاننگ بھی کر سکے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem
www.paksociety.com

عمران نے کار ضیاء کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو آٹھ کے بند پھاٹک کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ سائیڈ پر موجود کال بیل کے بٹن کی طرف بڑھ گیا۔ ستون پر ڈاکٹر جواد آصف کی نیم پلیٹ موجود تھی جس میں نام کے نیچے ڈگریاں بھی درج تھیں۔ ان ڈگریوں کے مطابق ڈاکٹر جواد آصف نے واقعی کمپیوٹر انجینئرنگ میں ایک غیر ملکی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ اس نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔ وہ لپنے لباس اور انداز سے ہی ملازم دکھائی دے رہا تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور مجھے ڈاکٹر صاحب نے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں"۔



ملازم نے کہا اور واپس چلا گیا۔ عمران دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا تو عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ عمران نے کار اس کے پیچھے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ملازم کا انتظار کرنے لگا کیونکہ کوٹھی پر خاموشی طاری تھی اور ایسا لگتا تھا کہ یہاں ملازم کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ اچانک عمران کی نظریں پہلے سے کھڑی کار کی عقبی طرف نیچے فرش پر پڑے ہوئے کارڈ پر پڑیں جس کے ساتھ ٹیگ بھی موجود تھا۔ عمران بے اختیار چونک پڑا۔ آگے بڑھ کر اس نے وہ کارڈ اٹھا لیا۔ یہ ایئر سویڈن کا کارڈ تھا۔ سویڈن کی قومی ایئر کمپنی کا کارڈ۔ عمران کی پیشانی پر بے اختیار شکنیں سی ابھر آئیں۔

"آئیے جناب"....... اسی لمحے عقب سے ملازم کی آواز سنائی دی تو عمران نے کارڈ جیب میں رکھ لیا اور پھر ملازم کے پیچھے چلتا ہوا وہ سائیڈ میں بنے ہوئے ایک چھوٹے سے ڈرائینگ روم میں پہنچ گیا۔

"آپ تشریف رکھیں میں صاحب کو آپ کی آمد کی اطلاع کرتا ہوں"....... ملازم نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"....... عمران نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ناصر ہے جناب"....... ملازم نے جواب دیا۔

"یہ کوٹھی پر اس قدر خاموشی کیوں طاری ہے۔ کیا تمہارے صاحب کی فیملی کہیں گئی ہوئی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

"جی ان کی بیگم گاؤں میں رہتی ہے اور صاحب خود یہاں رہتے ہیں اور ان کے ساتھ صرف میں یہاں رہتا ہوں"...... ناصر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ناصر باہر چلا گیا تو عمران نے جیب سے وہی سویڈن ایئر کمپنی کا کارڈ نکالا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ کارڈ پر فلائٹ کا نمبر اور تاریخ درج تھی جو آج سے چار روز پہلے کی تھی۔ اسی لمحے اسے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو اس نے کارڈ واپس جیب میں رکھ لیا۔ چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر لیکن صحت مند آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گھریلو لباس تھا اور آنکھوں پر نظر کا چشمہ۔ عمران اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے ڈاکٹر جواد آصف کہتے ہیں"...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے علی عمران کہتے ہیں"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر اپنی ڈگریاں نہ بتائی تھیں تاکہ ڈاکٹر جواد آصف اسے بس سیکرٹ سروس کا ایک عام سا رکن ہی سمجھتا رہے۔

"تشریف رکھیں"...... ڈاکٹر نے کہا اور پھر خود بھی وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ملازم ناصر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشروب کی ایک بوتل تھی جس پر سرخ رنگ کا ٹشو لپٹا ہوا تھا۔ اس نے بوتل عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔



"آپ نہیں لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ مجھے ڈاکٹر نے منع کیا ہوا ہے"...... ڈاکٹر جواد آصف نے روکھے سے لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ ڈاکٹر آفتاب کے بارے میں کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں اور کیوں"...... ڈاکٹر جواد آصف نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد خود ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ ڈاکٹر آفتاب کو کب سے جانتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"گزشتہ چار سالوں سے جب میں کمپیوٹر سیکشن میں ملازم ہوا تھا"...... ڈاکٹر آصف نے جواب دیا۔

"کیا ڈاکٹر آفتاب آپ سے سینئر تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن صرف دو سال"...... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر آفتاب کی ذاتی زندگی کے بارے میں آپ کچھ جانتے ہیں۔ مثلاً ان کے دوست، ان کے مخصوص ملاقاتی، ان کی گھر سے باہر پسندیدہ ایکٹیویٹیز"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ میرے انتہائی بے تکلف دوست تھے اور چونکہ میں یہاں اکیلا رہتا ہوں اس لئے میں اکثر ان کی رہائش گاہ پر چلا جاتا تھا اور ہم رات گئے تک اکٹھے رہتے تھے"...... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

"کیا غیر ملکی عورتوں سے بھی ان کی دوستی تھی"....... عمران نے کہا تو ڈاکٹر جواد آصف بے اختیار چونک پڑا۔

"غیر ملکی عورتوں سے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ ڈاکٹر جواد آصف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے بڑے سادہ سے الفاظ استعمال کئے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ دوستی سے آپ کی کیا مراد ہے۔ غیر ملکی عورتیں کلبوں اور ہوٹلوں میں تو ملتی ہی رہتی ہیں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

"کیا کوئی غیر ملکی لڑکی ان کی رہائش گاہ پر بھی آتی جاتی رہتی تھی"....... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا میرے سامنے تو کبھی نہیں ہوا اور نہ میں نے کبھی سنا ہے لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

"یہ بتائیں کہ ڈاکٹر آفتاب صاحب کبھی سویڈن گئے ہیں"۔ عمران نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"سویڈن۔ نہیں۔ میرا خیال ہے کہ کبھی نہیں۔ البتہ میں اور وہ کئی بار ایکریمیا جا چکے ہیں وزارت کی طرف سے"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

"آپ بھی کبھی سویڈن گئے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔



"جی نہیں۔ میں نے صرف اس ملک کا نام سنا ہوا ہے"۔ ڈاکٹر جواد آصف نے اس بار قدرے پریشان سے لہجے میں جواب دیا۔

"آپ آخری بار غیر ملکی سفر پر کب گئے تھے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی چار ماہ پہلے گیا تھا لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کا کوئی دوست جو حال ہی میں غیر ملک سے آیا ہو اور وہ یہاں کوٹھی میں بھی آیا ہو"....... عمران نے ایک بار پھر اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ لیکن آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بگ ماسٹرز کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں"....... عمران نے اچانک کہا تو ڈاکٹر جواد آصف بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا۔ بب۔ بگ ماسٹرز۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔ ڈاکٹر جواد آصف نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"سویڈن کی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس کی ایک ایجنٹ جس کا نام روز میری ہے وہ ڈاکٹر آفتاب سے اس کی کوٹھی میں ملی تھی۔ اس ملاقات کے وقت ڈاکٹر آفتاب کوٹھی میں اکیلے تھے۔ نہ ان کی فیملی تھی اور نہ ان کے ملازم۔ اس

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

کے بعد ڈاکٹر آفتاب کی لاش سامنے آئی"....... عمران نے بغور ڈاکٹر جواد آصف کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ ڈاکٹر جواد آصف نہ صرف اس معاملے کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے بلکہ اس کا انداز اور پھر اس کی گاڑی کے ساتھ ملنے والا سویڈن ایئر کمپنی کا کارڈ بتا رہا تھا کہ وہ بذات خود بھی اس چکر میں ملوث ہے۔

" اوہ۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ مجھے تو یہی بتایا گیا ہے کہ ڈاکوؤں نے اسے ہلاک کیا تھا"....... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں کھوکھلا پن نمایاں تھا۔

" کیا ڈاکٹر آفتاب کے پاس کوئی بھاری رقم آ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی کوٹھی میں دن دیہاڑے یہ ڈاکہ پڑ گیا تھا"....... عمران نے کہا۔

" بھاری رقم۔ نہیں۔ وہ تو رقم کے معاملے میں ہمیشہ پریشان رہتا تھا"....... ڈاکٹر جواد آصف نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیوں۔ میرا تو خیال ہے کہ جس عہدے پر وہ تھا اس میں بڑی اچھی تنخواہ اور مراعات وغیرہ ملتی ہیں۔ آپ بھی اب اس عہدے پر ہیں"....... عمران نے کہا۔

" وہ جوا کھیلنے کا عادی تھا اور بدقسمتی سے بہت کم جیتتا تھا"۔ ڈاکٹر جواد آصف نے چند لمحے رک کر جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ یہ اس کے لئے واقعی نئی بات تھی۔



" کہاں کھیلتا تھا"....... عمران نے پوچھا۔

" مختلف کلبوں میں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا۔

" آپ بھی اس دوران اس کے ساتھ رہتے تھے"....... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے یہ شوق نہیں ہے"....... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا۔

" آپ کی مالی پوزیشن کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں عمران صاحب۔ میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر آپ کسی تھانیدار کے انداز میں کیوں ایسی پوچھ گچھ کر رہے ہیں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

" آپ کو ڈاکٹر بشارت صاحب نے میرے بارے میں کیا بتایا تھا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" انہوں نے کہا تھا کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہیں اور چیف کے اختیارات صدر مملکت سے بھی زیادہ ہیں اور آپ مجھ سے ڈاکٹر آفتاب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا۔

" یہ بتائیں کہ ڈاکٹر آفتاب اگر کسی غیر ملکی تنظیم سے بھاری رقم حاصل کرنا چاہتا تھا تو اس کے بدلے میں اسے کیا دے سکتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

" بدلے میں۔ کیا مطلب۔ بدلے میں کیا دے سکتا تھا۔ میں سمجھا

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

نہیں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر جواد آصف۔ آپ بھی اور ڈاکٹر آفتاب بھی انتہائی اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہیں اور انتہائی ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں اور انتہائی حساس اہمیت کی وزارت میں کام کرتے ہیں۔ یہ بات تو طے ہے کہ بگ ماسٹرز نامی تنظیم نے ڈاکٹر آفتاب سے کوئی سودا کیا جس کے عوض اسے دس لاکھ ڈالر دیئے جانے تھے اور ڈاکٹر آفتاب نے اس تنظیم سے گارنٹی کارڈ طلب کیا۔ جسے ایکریمیا میں کیش کرایا جاسکتا تھا لیکن اس تنظیم نے کارڈ دینے کی بجائے اسے گولی مار دی۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے کوئی فارمولا، کوئی پراجیکٹ یا کوئی بھی ایسی چیز انہیں دی ہے جس کے عوض وہ دس لاکھ ڈالر ادا کرنے تیار ہو گئے تھے۔ آپ مجھے بتائیں کہ ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے"۔ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

" اب میں کیا بتا سکتا ہوں۔ میرے خیال میں ڈاکٹر آفتاب کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی"....... ڈاکٹر جواد آصف نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ میرے آنے سے کتنی دیر پہلے واپس آئے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

" دو گھنٹے پہلے آیا ہوں۔ کیوں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے چونک کر پوچھا۔

" آپ نے فون پر بتایا تھا کہ کوئی فیملی فنکشن ہے۔ کیا اس فنکشن میں آپ کے عزیز غیر ملک سے بھی آئے تھے"....... عمران نے کہا۔

"عزیز غیر ملک سے۔ نہیں۔ وہ ایک نجی سا فنکشن تھا۔ میرا خیال تھا کہ شاید وہاں دیر ہو جائے لیکن میں جلدی فارغ ہو گیا اس لئے واپس آگیا"....... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا۔

" اس سلسلے میں آپ کو ایئرپورٹ بھی جانا پڑا تھا"....... عمران نے پوچھا۔

" جی نہیں"....... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا۔

" اوکے۔ آپ کا بہت وقت لیا ہے میں نے۔ اب اجازت دیں"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر جواد آصف بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر وہ عمران کو چھوڑنے اس کی کار تک آیا۔ ملازم نے پھاٹک کھولا تو عمران اپنی کار باہر لے آیا لیکن دور جانے کی بجائے اس نے کار نزدیک ہی ایک سائیڈ روڈ پر روکی اور پھر سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس میں سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور اس کا اینٹی اٹھا کر جیب میں رکھا اور پھر کار سے باہر آگیا۔ اس نے کار کا دروازہ لاک کیا اور پھر اسے بند کر کے وہ دوبارہ ڈاکٹر جواد آصف کی کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ کوٹھی کی تفصیلی تلاشی لے کیونکہ اس سویڈن ایئر کمپنی کے کارڈ اور

Scanned and Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

ڈاکٹر جواد آصف کے ردعمل نے اسے بری طرح مشکوک کر دیا تھا۔
ایک بار تو اسے خیال آیا تھا کہ وہ ڈاکٹر جواد آصف اور اس کے ملازم کو ویسے ہی بے ہوش کر کے کوٹھی کی تلاشی لے لیکن پھر اس نے یہ ارادہ اس لئے ترک کر دیا تھا کہ اگر کوٹھی سے کوئی مشکوک چیز برآمد نہ ہوئی تو پھر اس کا یہ اقدام غیر معمولی حیثیت اختیار کر جاتا جبکہ گیس سے بے ہوشی کے بعد جب انہیں خود بخود ہوش آتا تو وہ یہ نہ سمجھ سکتے تھے کہ ایسا عمران نے کیا ہوگا۔ عمران نے کوٹھی کی سائیڈ گلی میں پہنچ کر جیب سے گیس پسٹل نکالا اور اس کا رخ کوٹھی کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ سٹک سٹک کی آواز کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار کیپسول پسٹل سے نکل کر کوٹھی کے اندر جا گرے۔ عمران نے پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ عقبی طرف ایک تنگ سی گلی تھی جس میں کوٹھیوں کے عقب تھے۔ کوٹھی کی چاردیواری کچھ زیادہ اونچی نہ تھی اس لئے عمران کو اطمینان تھا کہ وہ آسانی سے اندر داخل ہو سکے گا لیکن وہ تقریباً پانچ منٹ تک گلی میں ہی موجود رہا تاکہ اندر فائر ہونے والی گیس کے اثرات ختم ہو جائیں۔ پانچ منٹ بعد عمران نے اچھل کر چاردیواری پر دونوں ہاتھ رکھے اور ایک جھٹکے میں وہ دیوار پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ اندر موجود ڈاکٹر جواد آصف اور اس کا ملازم دونوں بے ہوش پڑے ہوں گے اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں سائیڈ راہداری سے ہوتا ہوا سامنے کی سمت پہنچ گیا۔ پورچ میں کار ویسے ہی موجود تھی۔ عمران کوٹھی میں داخل ہوا اور پھر اس نے ملازم ناصر کو ایک کمرے میں کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے چیک کر لیا۔ وہ کرسی پر اس انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے آرام کر رہا ہو اور اس حالت میں ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا اس لئے نیچے گرنے سے محفوظ رہا تھا۔ عمران آگے بڑھا اور پھر اس نے وہ کمرہ تلاش کر لیا جس میں ڈاکٹر جواد آصف موجود تھا۔ یہ بیڈ روم تھا لیکن ڈاکٹر جواد آصف بیڈ کی بجائے ایک صوفہ نما کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ البتہ اس کے سامنے میز پر ایک بریف کیس پڑا ہوا تھا اور عمران اس بریف کیس کو دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ بریف کیس پر جس کمپنی کا سٹکر موجود تھا وہ کمپنی غیر ملکی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس سٹکر کو غور سے دیکھا تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ کمپنی کے نام کے نیچے سویڈن کا نام بھی موجود تھا۔ عمران نے بریف کیس کھولا تو وہ بے اختیار ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ بریف کیس میں غیر ملکی کرنسی کی گڈیاں بھری ہوئی تھیں۔ عمران نے ایک گڈی اٹھائی اور اس پر موجود چٹ پر بینک کا نام پڑھا تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ یہ بینک بھی سویڈش تھا البتہ اس کی ایک شاخ یہاں دارالحکومت میں بھی تھی اور اس چیٹ پر اسی شاخ کا نام اور پتہ درج تھا۔ عمران نے بریف کیس بند کیا اور پھر اس نے اس کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن اس بریف کیس کے علاوہ کمرے میں اور کوئی مشکوک چیز موجود نہ تھی۔ عمران نے اس کمرے کے علاوہ

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

کوٹھی کے ہر کمرے کی تفصیل سے تلاشی لے ڈالی لیکن کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جس سے اسے کوئی مدد مل سکتی۔ پھر اس نے سٹور سے رسی کا بنڈل اٹھایا اور واپس ڈاکٹر جواد آصف کے بیڈ روم میں پہنچ کر اس نے رسی کی مدد سے ڈاکٹر جواد آصف کو کرسی پر باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے جیب سے اینٹی گیس کی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی ڈاکٹر جواد آصف کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن لگا کر اسے اس نے جیب میں ڈال کر بریف کیس والی میز بریف کیس سمیت اٹھا کر ایک سائیڈ پر رکھی اور دوسری کرسی اٹھا کر اس نے ڈاکٹر جواد آصف کے سامنے رکھی اور اس پر خود بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر جواد آصف کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ۔ تم۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے۔ کیا مطلب"...... پوری طرح ہوش میں آتے ہی ڈاکٹر جواد آصف نے تقریباً چیختے ہوئے اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بریف کیس تمہیں نظر آ رہا ہے ناں۔ اس میں غیر ملکی کرنسی بڑی بھاری مالیت میں موجود ہے اور یہ بریف کیس اور اس میں



موجود کرنسی تم نے نگ ماسٹرز سے حاصل کی ہے۔ اب تم بتاؤ گے کہ اس کے بدلے میں تم نے انہیں کیا دیا ہے"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون سا بریف کیس۔ کون سی غیر ملکی کرنسی۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر جواد آصف نے چونک کر کہا۔

"سنو ڈاکٹر جواد آصف۔ مجھے تمہاری کار کی ڈگی کے پیچھے زمین پر پڑا ہوا ایک کارڈ ملا ہے جس پر سویڈش ایئر کمپنی کا نام بھی درج تھا اور اس پر چار روز پہلے کی تاریخ بھی درج تھی۔ اسی وجہ سے میں نے تم سے سویڈن کے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی اور تم نے جس مشکوک انداز میں جواب دیئے تھے اس کے نتیجے میں، میں نے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر میں عقبی طرف سے اندر آ گیا۔ یہاں بریف کیس مجھے نظر آ گیا۔ وہ چٹ لازماً اس بریف کیس کے ساتھ لگی ہوئی ہو گی جو گر گئی۔ تمہارا ملازم بے ہوش پڑا ہوا ہے اور اب یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہے اس لئے اگر تم زندگی بچانا چاہتے ہو تو سب کچھ خود ہی تفصیل سے بتا دو"...... عمران کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

"یہ سب بکواس ہے۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ میرا کسی بریف کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ بریف کیس بھی تمہارا ہے۔ تم میرے دشمنوں کے آدمی ہو"...... ڈاکٹر جواد آصف نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"اس طرح چیخنے چلانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ میں نے صرف ٹریگر دبانا ہے اور تمہاری لاش گٹر میں بہتی نظر آئے گی۔ مجھے معلوم ہے کہ پہلے ڈاکٹر آفتاب نے بھی دس لاکھ ڈالر کے عوض پاکیشیا کا کوئی سیکرٹ دشمنوں کو فروخت کیا ہے اور اب تم نے بھی یہی کام کیا ہے۔ اگر یہ کارڈ تمہارے گیراج سے مجھے نہ ملتا تو شاید مجھے تم پر شک نہ پڑتا اور یہ بھی بتا دوں کہ سیکرٹ سروس بڑی آسانی سے یہ معلوم کر لے گی کہ تم نے آفس سے لے کر اب تک کا وقت کہاں گزارا ہے اور کس کس سے تمہاری ملاقات ہوئی ہے اور سیکرٹ سروس یہ بھی معلوم کر لے گی کہ اس بریف کیس کا مالک کون ہے لیکن تم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور اس دنیا میں زندگی بار بار نہیں ملا کرتی۔ تم انتہائی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو۔ انتہائی ذمہ دار عہدے پر فائز ہو۔ ہو سکتا ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے تم نے یہ قدم اٹھایا ہو اس لئے اب بھی وقت ہے کہ تم خود ہی سب کچھ بتا دو۔ اس طرح تمہاری زندگی بچ سکتی ہے اور تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے لیکن اگر تم نے ضد کی تو اس کا نتیجہ تمہارے حق میں انتہائی عبرتناک نکلے گا۔ میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نجانے کیا کہہ رہے ہو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میرا اس بریف کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے تو تم کیوں مجھ پر زبردستی کر رہے ہو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں تم پر اور حکومت پر اپنی بے گناہی خود ہی

Scanned and Uploaded By Nadeem

Uploaded By Nadeem



ثابت کر دوں گا"...... ڈاکٹر جواد آصف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"او کے۔ تمہاری مرضی۔ اگر تم خودکشی کرنا ہی چاہتے ہو تو میں تمہیں کیسے روک سکتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر مشین پسٹل کی نال ڈاکٹر جواد آصف کی کنپٹی سے لگا کر اسے دبا دیا۔

"صرف پانچ تک گنوں گا پھر ٹریگر دبا دوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رک رک کر گنتی شروع کر دی۔ ڈاکٹر جواد آصف کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں خوف کی شدت سے باہر کو ابل آئیں اور اس کا چہرہ پسینے میں ڈوبتا چلا گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تم واقعی گولی چلا دو گے۔ رک جاؤ"...... ڈاکٹر جواد آصف نے انتہائی خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ گنتی وہیں سے شروع ہو جائے گی جہاں سے رکی تھی اور یہ بھی سن لو کہ جو کچھ تم بتاؤ گے اسے کنفرم بھی کیا جائے گا"...... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

"میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ۔ لیکن یہ مشین پسٹل ہٹا لو۔ میں سب کچھ بتا دوں گا۔ سب کچھ۔ میں حکومت کی دی ہوئی سزا کاٹ لوں گا لیکن تم مجھے مارو گے نہیں۔ رک جاؤ"...... ڈاکٹر جواد آصف نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران پیچھے ہٹ کر

www.paksociety.com

دوبارہ سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ مشین پسٹل کا رخ اس
نے ڈاکٹر جواد آصف کی طرف ہی رکھا تھا۔

"مجھے پانی دو۔ میں مر جاؤں گا۔ مجھے پانی دو"...... ڈاکٹر جواد
آصف نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کی حالت
دیکھی تو وہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس نے کچن میں جا کر
گلاس میں پانی بھرا اور واپس آ کر اس نے گلاس ڈاکٹر جواد آصف کے
منہ سے لگا دیا۔ ڈاکٹر جواد آصف نے اس طرح پانی پینا شروع کر دیا
جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب گلاس خالی ہو گیا تو عمران نے
گلاس ہٹایا اور اسے ایک طرف میز پر رکھ دیا۔ پانی پینے کے بعد اب
ڈاکٹر جواد آصف کی حالت پہلے کی نسبت کافی بہتر ہو گئی تھی۔

"سنو۔ کیا تم مجھ سے سودا کرتے ہو۔ یہ دولت مجھے دے دو اور
میری نشاندہی نہ کرو تو میں تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دیتا
ہوں"۔ ڈاکٹر جواد آصف دوبارہ سودے بازی پر اتر آیا تھا اور عمران
سمجھ گیا کہ وہ فطری طور پر انتہائی حریص آدمی ہے۔

"اس کا فیصلہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ تم مجھے پہلے تفصل
بتاؤ۔ پوری تفصیل"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"پلیز وعدہ کرو۔ چلو ایسا ہے کہ آدھی دولت تم لے لو اور آدھی
مجھے دے دینا"...... ڈاکٹر جواد آصف نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں
کہا۔

"وقت ضائع مت کرو ڈاکٹر۔ اس سے پہلے کہ جو کچھ تم نے کسی



کے حوالے کیا ہے وہ ملک سے باہر جا سکے تم مجھے تفصیل بتا دو"۔
عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے تم وعدہ کرو"...... ڈاکٹر جواد آصف اپنی بات پر اڑ گیا۔

"وعدہ کہ اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو یہ بریف کیس تمہیں
رہے گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر جواد آصف کے چہرے پر یکلخت
انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ۔ میں بتاتا ہوں۔ ڈاکٹر آفتاب اور میں دونوں گہرے
دوست تھے۔ میں ڈاکٹر آفتاب کا اسسٹنٹ بھی تھا اور اس کا دوست
بھی۔ ڈاکٹر آفتاب وزارت دفاع کے کمپیوٹر سیکشن کا انچارج تھا۔
کمپیوٹر سیکشن میں ہونے کی وجہ سے ہمیں وزارت دفاع کے اہم
رازوں سے واقفیت رہتی تھی۔ ایک روز ڈاکٹر آفتاب نے مجھے بتایا
کہ ایک غیر ملکی پارٹی اس سے ایک اہم راز حاصل کرنا چاہتی ہے اور
اس کے عوض وہ کثیر دولت دینے پر تیار رہے۔ وہ مجھے آدھی دولت
دینے پر تیار تھا کیونکہ میری آمادگی کے بغیر وہ یہ راز کاغذ پر نہ لے آ سکتا
تھا۔ وہ چونکہ جوا کھیلنے کا عادی تھا اور اس نے ایکریمیا میں کسی
سنڈیکیٹ سے بھاری رقم ادھار لے رکھی تھی اس لئے وہ یہ دولت
حاصل کرنا چاہتا تھا۔ میں آمادہ ہو گیا اور پھر میں نے وہ راز کمپیوٹر
میموری سے کاغذ پر منتقل کیا اور پھر یہ فائل ڈاکٹر آفتاب کے حوالے
کر دی تھی لیکن پھر اطلاع ملی کہ ڈاکٹر آفتاب کو ہلاک کر دیا گیا ہے
اور وہ فائل بھی غائب ہے لیکن میں مطمئن تھا کہ جنہوں نے یہ فائل

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

حاصل کی ہے وہ لازماً اس کا دوسرا حصہ حاصل کرنے کے لئے دوبارہ رابطہ کریں گے اور ڈاکٹر آفتاب کی بجائے چونکہ اب میں خود انچارج تھا اس لئے اب میرا کوئی حصہ دار نہ رہا تھا اور پھر ایک غیر ملکی نے مجھ سے رابطہ کیا۔ میں نے ڈبل معاوضہ طلب کیا اور وہ اس پر آمادہ ہو گئے۔ پھر میں نے دوسرا حصہ کاغذ پر منتقل کیا اور انہیں اطلاع کی تو ایک غیر ملکی لڑکی گلوریا مجھ سے ملی۔ اس کے ساتھ ایک ماہر البرٹ بھی تھا جس نے اسے چیک کرنا تھا۔ ہم آج نیشنل گارڈن میں ملے اور میں نے وہ فائل انہیں دے کر بریف کیس لے لیا"۔ ڈاکٹر جواد آصف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" وہ راز کیا تھا۔ اس کی تفصیل بتاؤ"....... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" ایکس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات طلب کی گئی تھیں۔ میں نے پہلے حصے کے طور پر ایکس لیبارٹری کے محل وقوع کی تفصیلات مہیا کر دیں لیکن مجھے معلوم تھا کہ انہیں اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل بھی چاہیئے ہو گی اور وہی ہوا۔ انہوں نے دوبارہ رابطہ کیا تو میں نے اب اس کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل انہیں دے دی"....... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا۔

" ایکس لیبارٹری میں کیا ہوتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" اس میں ایک انتہائی جدید ترین میزائل جسے ایرو میزائل کا نام دیا گیا ہے، پر کام ہو رہا ہے۔ یہ ایسا میزائل ہے جس کا توڑ شاید



ایکریمیا کے پاس بھی نہیں ہے اور یہ میزائل انتہائی طویل فاصلے پر بھی کام کرتا ہے"....... ڈاکٹر جواد آصف نے جواب دیا۔

" کیا تمہیں یہ خیال نہ آیا کہ تم پاکیشیا کا یہ اہم ترین سیکرٹ چند سکوں کی خاطر دشمنوں کو فروخت کر رہے ہو"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ وہ لوگ اس لیبارٹری کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ اس کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں جنہیں کسی صورت بھی شکست نہیں دی جا سکتی"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

" جبکہ تم نے خود بتایا ہے کہ تم نے ان حفاظتی انتظامات کی تفصیل بھی انہیں فروخت کر دی ہے"....... عمران کے لہجے میں غراہٹ کا عنصر مزید بڑھ گیا تھا۔

" ہاں۔ لیکن اس کے باوجود وہ اسے شکست نہیں دے سکتے۔ مجھے معلوم ہے"....... ڈاکٹر جواد آصف نے کہا۔

" اس لڑکی گلوریا اور اس ماہر البرٹ کے حلیے بتاؤ"....... عمران نے کہا تو ڈاکٹر جواد آصف نے حلیوں کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔ تفصیل سننے کے بعد عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب"....... عمران نے کہا اور اس کے

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر ڈاکٹر جواد آصف سے ہونے والی بات
چیت کے بارے میں بتایا اور پھر نگوریا اور البرٹ کے حلیے بتانے کے
ساتھ ساتھ اس کارڈ پر موجود تاریخ اور فلائٹ نمبر اور بریف کیس پر
موجود نمبر کی تفصیل بھی بتا دی۔

"آپ ایئر پورٹ پر چیک کرائیں جناب کہ کیا یہ لوگ واپس جا
چکے ہیں یا نہیں اور اگر نہیں گئے تو پھر انہیں شہر میں چیک
کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ
دیا۔

"مجھے افسوس ہے ڈاکٹر جواد آصف کہ تم نے اس قدر اعلیٰ تعلیم
یافتہ ہونے کے باوجود ملک سے غداری کی ہے اور غداری کی سزا
ہمیشہ موت ہوتی ہے"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ مگر تم نے وعدہ کیا تھا"...... ڈاکٹر جواد آصف نے
عمران کے لہجے سے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ بریف کیس یہیں رہے گا اور
واقعی یہ یہیں رہے گا"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی
گولیاں ڈاکٹر جواد آصف کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور ڈاکٹر جواد
آصف کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی۔ اس کا بندھا ہوا جسم چند
لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران نے مشین پسٹل جیب



میں ڈالا اور اٹھ کر اس نے ڈاکٹر جواد آصف کے جسم کے گرد بندھی
ہوئی رسیاں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور
ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص
آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ میں نے ڈاکٹر جواد آصف کو اس کی
غداری کی سزا دے دی ہے۔ اسے زندہ حکومت کے حوالے کیا جاتا تو
اس کے خلاف، کوئی ثبوت مہیا نہ ہو سکتا تھا اس لئے وہ لازماً رہا ہو
جاتا اور ایسے آدمی کا زندہ رہنا ملک و قوم کے لئے انتہائی نقصان دہ
ہے۔ تم سیکرٹری وزارت دفاع ڈاکٹر بشارت کو فون کر کے اسے
تمام تفصیل بتا دو تاکہ وہ اس کی لاش اور اس بریف کیس کو اپنی
تحویل میں لے سکیں اور انہیں کہہ دینا کہ وہ فوری طور پر ایکس
لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات میں ایسی تبدیلیاں کر دیں جس سے
اسے تباہ کرنا ممکن نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"وہاں صرف ڈاکٹر جواد آصف کی لاش ہی ہے یا کوئی اور بھی
ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"اس کا ملازم بے ہوش پڑا ہے۔ اسے چار گھنٹوں تک ہوش
نہیں آ سکتا۔ وہ بے گناہ ہے اس لئے میں نے اسے زندہ چھوڑنے کا
فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا اب کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"میں اس بگ ماسٹرز کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔یہاں ایک آدمی ایسا ہے جو اس کے بارے میں معلومات مہیا کر سکتا ہے۔اس کے بعد میں دانش منزل آجاؤں گا"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



دروازے پر دستک کی آواز سن کر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار چونک پڑا۔اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کیا تو دروازے کے اوپر دیوار پر ایک چوکھٹا سا روشن ہو گیا اور چوکھٹے میں ایک خوشرو اور ورزشی جسم کا نوجوان کھڑا نظر آرہا تھا جس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ادھیڑ عمر نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور پھر بٹن آف کر دیا۔اس کے ساتھ ہی وہ چوکھٹا غائب ہو گیا۔ ادھیڑ عمر نے دوسرا بٹن دبایا تو دروازہ کھل گیا اور وہی نوجوان اندر داخل ہوا جو پہلے روشن چوکھٹے میں نظر آرہا تھا۔

"آؤ چارلس بیٹھو"...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنے والا نوجوان مؤدبانہ انداز میں سلام کر کے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ ادھیڑ عمر نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کی اور پھر اسے دراز میں رکھ کر اس نے دراز بند کر دی۔چارلس خاموش بیٹھا

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

رہا۔

"تمہارے لئے ایک اہم مشن ہے میرے پاس چارلس"۔ ادھیڑ عمر نے دراز بند کر کے چارلس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تو فارغ رہ رہ کر مرجانے کی حد تک بور ہو چکا ہوں باس اس لئے میرے لئے تو یہ خوشخبری ہے"...... چارلس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم کبھی پاکیشیا گئے ہو"...... باس نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ صرف اس ملک کا نام سنا ہوا ہے"...... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ملک کی سیکرٹ سروس کے بارے میں تم نے کچھ سنا ہوا ہے یا نہیں"...... باس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ سنا ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک اور فعال ہے اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایجنٹ علی عمران انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے"...... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم پاکیشیا میں مشن مکمل کر دو گے"...... باس نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا۔

"کیوں نہیں باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ جہاں مقابلہ ہو وہاں چارلس کو کام کرنے کا زیادہ لطف آتا ہے"...... چارلس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔



"گڈ۔ تمہاری انہی خصوصیات کی بنا پر ہی تمہارا انتخاب کیا گیا ہے"...... باس نے کہا۔

"میں تیار ہوں باس"...... چارلس نے جواب دیا۔

"یہ مشن ہمارے ملک کا نہیں ہے بلکہ اسرائیل نے ہماری حکومت سے درخواست کی ہے کہ ہم اس مشن کو اس کے لئے مکمل کریں"...... باس نے کہا تو چارلس بے اختیار چونک پڑا۔

"اسرائیل نے۔ لیکن اسرائیل کے اپنے پاس بھی تو انتہائی فعال اور تیز ایجنٹ موجود ہیں۔ پھر اس نے ہماری حکومت سے درخواست کیوں کی ہے"...... چارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسرائیل براہ راست سامنے نہیں آنا چاہتا"...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... چارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ ایکریمیا میں ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان طویل عرصے سے کام کرتا تھا۔ اس کا نام ڈاکٹر اعظم تھا۔ ڈاکٹر اعظم میزائل سازی میں اتھارٹی کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس نے ایک بالکل جدید ساخت کے میزائل کا فارمولا حکومت ایکریمیا کو پیش کیا جسے اس نے ایرو میزائل کا نام دیا لیکن ایکریمیا نے اس کے اس فارمولے میں تکنیکی وجوہات کی بنا پر دلچسپی نہ لی۔ اسرائیلی ایجنٹوں کو اس بارے میں علم ہوا تو انہوں نے ڈاکٹر اعظم

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

سے رابطہ کیا اور اس سے فارمولا بھاری رقم کے عوض خریدنا چاہا لیکن ڈاکٹر اعظم نے انکار کر دیا جس کے بعد ڈاکٹر اعظم کو اغوا کر کے اسرائیل لایا گیا اور اس سے نہ صرف وہ فارمولا حاصل کر لیا گیا بلکہ اسے اس بات پر بھی مجبور کر دیا گیا کہ وہ اسرائیل کے لئے کام کرے ڈاکٹر اعظم مجبوراً کام کرتا رہا لیکن پھر کسی طرح اسے وہاں سے فرار ہونے کا موقع مل گیا اور وہ فلسطینی حریت پسندوں کی مدد سے اسرائیل سے فرار ہو کر پاکیشیا پہنچ گیا۔ اسرائیلی ایجنٹ اس کا کھوج لگاتے رہے اور پھر طویل عرصے بعد انہیں معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر اعظم واپس پاکیشیا پہنچ گیا ہے اور اس نے ایرو میزائل کا فارمولا حکومت پاکیشیا کو نہ صرف دے دیا ہے بلکہ حکومت پاکیشیا نے شوگران کی مدد سے اس ایرو میزائل کی تیاری کے لئے لیبارٹری بھی قائم کر لی ہے جس میں ڈاکٹر اعظم اس ایرو میزائل پر کام کر رہا ہے۔ اس لیبارٹری کا صرف نام معلوم ہو سکا۔ اس کا نام ایکس لیبارٹری تھا لیکن باوجود کوشش کے اس کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم نہ ہو سکیں اور اسرائیلی ایجنٹ بھی پکڑے گئے اور انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ جس کے بعد اسرائیلی حکومت نے سویڈن کی ایک جرائم پیشہ تنظیم بگ ماسٹرز سے رابطہ کیا۔ اس تنظیم نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اس لیبارٹری کا محل وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کی تفصیلات حاصل کر لیں تو حکومت اسرائیل نے فیصلہ کیا کہ اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے اور اس ڈاکٹر اعظم کو بھی ہلاک کر دیا جائے لیکن وہ



اس سلسلے میں اپنے ایجنٹس کو اس لئے وہاں نہیں بھیجنا چاہتے کہ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس اور دوسری ایجنسیاں اس معاملے میں بے حد ہوشیار اور محتاط رہتی ہیں کیونکہ سپر پاورز اور اسرائیل کے ایجنٹس وہاں کام کرتے رہتے ہیں اس لئے انہیں ان کے نیٹ ورک کے بارے میں بھی معلومات حاصل رہتی ہیں اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایسے ملک کے ایجنٹوں کے ذمے یہ کام لگایا جائے جن کا تعلق سپر پاورز سے نہ ہو اور جو اس سے پہلے وہاں زیادہ بار نہ گئے ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اس قدر صلاحیتیں بھی رکھتے ہوں کہ یہ انتہائی اہم مشن بھی کامیابی سے پورا کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لئے ہمارے ملک ڈان مارک کا انتخاب کیا ہے کیونکہ ڈان مارک کی ایجنسی بلیک ایرو کی پورے یورپ میں بے حد شہرت ہے۔ چنانچہ ہماری حکومت نے ان سے اپنے مطلب کا انتہائی مفید معاہدہ کرنے کے بعد اس مشن کی تکمیل کی ذمہ داری سنبھال لی اور اس طرح یہ مشن میرے پاس پہنچ گیا اور میں نے بہت سوچ سمجھ کر تمہارا انتخاب کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم اس مشن کو کامیابی سے مکمل کر لو گے"...... باس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میرے لئے یہ بڑا معمولی سا مشن ہے"...... چارلس نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس مقابلے پر آ گئی تو پھر"...... باس نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں اور کیٹی کس طرح تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں اس لئے اول تو جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس سنبھلے گی ہم اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی آ چکے ہوں گے اور اگر اس کے باوجود وہ لوگ مقابلے پر آ بھی گئے تو پھر ان کا خاتمہ یقینی ہے۔ مشن بہرحال مکمل ہو گا اور ہر صورت میں ہو گا"۔ چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تمہارا یہ اعتماد مجھے بے حد پسند ہے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً اس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران کے تو نام سے ہی اسرائیل کیا سپر پاورز کے بڑے بڑے نامی گرامی ایجنٹس خوفزدہ ہو جاتے ہیں"...... باس نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران ایسے ہی ہیں لیکن ہم ان سے باہر ہیں"...... چارلس نے کہا تو باس کا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔

"اوکے۔ پھر یہ فائل لے لو اس میں اس لیبارٹری کا محل وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کی مکمل تفصیل موجود ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس یا سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ یہ معلومات حاصل کر لی گئی ہیں تو وہ لیبارٹری کی جگہ یا محل وقوع تو بہرحال تبدیل نہیں کر سکتے البتہ وہ زیادہ سے زیادہ حفاظتی نظام میں تبدیلی کر دیں گے اس لئے اسرائیلی حکام نے اپنے ماہرین کی مدد سے اس فائل میں وہ سب کچھ درج کر دیا ہے جو پاکیشیائی کر سکتے ہیں اور ان کی چیکنگ کا طریقہ کار بھی اس



میں درج ہے"...... باس نے کہا۔

"باس۔ کیا اس لیبارٹری کو فضا سے کسی صورت تباہ کیا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کوئی میزائل وغیرہ مار کر"...... چارلس نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم نے چونکہ فائل نہیں پڑھی اس لئے تم نے ایسی بات کی ہے۔ پاکیشیا نے اس لیبارٹری کو فضائی حملوں سے بچانے کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ اس پر ایٹم بم تو کیا ہائیڈروجن بم بھی مارا جائے تو پھر بھی یہ تباہ نہیں ہو سکتی"...... باس نے کہا۔

"تو پھر اس کی تباہی کا کیا طریقہ تجویز کیا گیا ہے"...... چارلس نے کہا۔

"اس کی تباہی کے لئے اس کے اندر کسی بڑی مشین میں ایکس آئی ہنڈرڈ فلا کیرو بم چھپانا ہو گا جسے ڈی چارجر کی مدد سے باہر سے فائر کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بھی طریقہ کامیاب نہیں ہو سکتا"...... باس نے کہا۔

"مطلب ہے کہ ہمیں اندر جا کر کارروائی کرنا ہو گی"۔ چارلس نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ضروری ہے"...... باس نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے میں تیار ہوں"...... چارلس نے جواب دیا۔

"اس فائل کو اچھی طرح پڑھ لو لیکن اسے ساتھ نہ لے جانا۔ اس

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

کے بعد تم نے اپنے طور پر منصوبہ بندی کرنی ہے۔ البتہ وہاں پاکیشیا کے دارالحکومت میں تمہیں ضروری مدد حاصل کرنے کے لئے انتظامات کر دیئے گئے ہیں اور اس کی تفصیل بھی اس فائل میں موجود ہے اور خاص طور پر فلا کیرو بم تمہیں جہاں سے میسر آ سکتا ہے اس کے بارے میں بھی ہدایات اس میں درج ہیں"...... باس نے کہا۔

"اوکے باس"...... چارلس نے فائل لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"سنو۔ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہے ورنہ اگر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے الجھ گئے تو پھر تمہیں کافی پریشانی اٹھانی پڑے گی"۔ باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس میں ایسی باتیں اچھی طرح سمجھتا ہوں"۔ چارلس نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے ضروری باتوں کی ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا۔ وش یو گڈ لک"...... باس نے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحہ کے لئے اس نے ہاتھ بڑھا دیا۔ چارلس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر فائل اٹھائے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو باس نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر میز کے کنارے لگا ہوا بٹن آف کر دیا۔



عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نعمانی اور چوہان نے رپورٹ دی ہے کہ ایک غیر ملکی یورپی جوڑے کو گولڈن کلب کے مالک مائیکل سے ملتے چیک کیا گیا ہے حالانکہ گولڈن کلب اس قدر بدنام جگہ ہے کہ وہاں غیر ملکی عام طور پر نہیں جاتے لیکن یہ غیر ملکی مائیکل کے ساتھ اس کے آفس میں تقریباً دو گھنٹے تک رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"اس جوڑے کی نگرانی کراؤ۔ اس کے بعد اگر کوئی خاص بات معلوم ہو تو پھر رپورٹ دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کچن سے بلیک زیرو کافی کی پیالیاں اٹھائے واپس آگیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ عمران کی نظریں فائل پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی اس لئے بلیک زیرو خاموش بیٹھا کافی پیتا رہا۔ عمران بھی ساتھ ساتھ کافی پیتا رہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"آپ کا کیا خیال ہے کہ ایکس لیبارٹری میں کس قسم کی واردات کی جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اس لیبارٹری کا حفاظتی نظام تقریباً فول پروف ہے اور اب اسے تبدیل کر کے مکمل طور پر فول پروف بنا دیا گیا ہے۔ اس کے اندر ایرو میزائل پر کام ہو رہا ہے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سویڈن میں سرے سے کوئی میزائل انڈسٹری ہی نہیں ہے اور پھر یہ سب کچھ ایک عام سی مجرم تنظیم کے ذریعے ہوا ہے۔ ایسی مجرم تنظیم جس کا کوئی تعلق کسی فارمولے حاصل کرنے یا اسے فروخت کرنے سے نہیں رہا اور اس تنظیم نے بھی فارمولے سے کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی۔ اس نے بس اس لیبارٹری کے محل وقوع اور اس کے حفاظتی نظام کی تفصیلات



حاصل کی ہیں"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تو یہ بات ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوں کہ جن لوگوں نے یہ فائلیں ڈاکٹر آفتاب اور ڈاکٹر جواد آصف سے حاصل کی ہیں ان کا تعلق کسی مجرم تنظیم سے ہو سکتا ہے۔ یہ کام انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹوں کے انداز میں کیا گیا ہے۔ آپ نے صرف اس کارڈ کی وجہ سے اسے بگ ماسٹرز سے متعلق کر دیا ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ کارڈ اور بگ ماسٹرز کا نام صرف ہمیں دھوکہ دینے کے لئے استعمال کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر تمہاری بات درست ہے تو پھر سویڈن ایجنٹ کیوں اس واردات میں ملوث ہوئے ہیں جبکہ ان کے ہاں میزائل انڈسٹری ہی سرے سے موجود نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ کافرستان یا اسرائیل نے اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کے لئے سویڈن ایجنٹوں اور اس مجرم تنظیم کا نام سامنے رکھ دیا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن اب جب تک کوئی واردات نہ ہو تب تک اس بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت دفاع"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"ایکسٹو۔ ڈاکٹر بشارت سے بات کرائیں"....... عمران نے اس بار مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"....... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر بشارت بول رہا ہوں سر"....... چند لمحوں بعد ڈاکٹر بشارت کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایرو میزائل کا بنیادی فارمولا کس کی ایجاد ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر اعظم کی جناب اور وہی اس پر کام بھی کر رہے ہیں" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر اعظم ایکریمیا میں بھی کام کرتے رہے ہیں"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جی ہاں اور انہوں نے وہیں ایرو میزائل کے فارمولے کے بنیادی پوائنٹس مرتب کئے اور پھر یہ فارمولا ایکریمی حکومت کو پیش کیا گیا لیکن انہوں نے اس پر توجہ نہ دی لیکن پھر ڈاکٹر اعظم کو اسرائیل نے اغوا کر لیا اور وہاں ایرو میزائل پر کام شروع کروایا لیکن ڈاکٹر اعظم فلسطینیوں کی مدد سے وہاں سے فرار ہو کر پاکیشیا گئے اور یہاں انہوں نے ایرو میزائل کے فارمولے کو پیش کیا تو یہاں ان کے فارمولے پر کام کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور پھر شوگران کی مدد سے ایکس لیبارٹری وجود میں آئی اور ڈاکٹر اعظم وہاں ایرو میزائل پر کام کرنے میں مصروف ہو گئے"....... ڈاکٹر بشارت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ سب تفصیل کیسے معلوم ہے جبکہ عام طور پر انتظامی افسران اس قسم کی تفصیل سے واقف نہیں ہوتے"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر اعظم میرے قریبی عزیزوں میں سے ہیں جناب اور پاکیشیا پہنچ کر انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا اور پھر میں نے ان کے فارمولے کو حکومت کے سامنے پیش کیا تھا اور پھر شوگران کے اعلیٰ حکام اور سائنس دانوں پر بھی میں نے کام کیا تھا اس لئے مجھے اس بارے میں پوری تفصیل کا علم ہے جناب"....... ڈاکٹر بشارت نے جواب دیا۔

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ فارمولا اب کس سٹیج پر ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ایرو میزائل پر کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے لیبارٹری ٹیسٹ بھی ہو چکے ہیں جو انتہائی کامیاب رہے ہیں اور اب اس کا باقاعدہ ٹیسٹ ہونے والا ہے جس کے لئے ڈاکٹر اعظم مسلسل کام کر رہے ہیں۔ یہ تجربہ کامیاب ہو گیا تو پھر اس کی تیاری کا کام شروع ہو جائے گا اور پھر یہ میزائل ہماری فوج کو سپلائی کر دیئے جائیں گے"۔ ڈاکٹر بشارت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو اسرائیل میں ایرو میزائل پر کام کے بارے میں تفصیلات معلوم ہیں"....... عمران نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"جو کچھ ڈاکٹر اعظم نے بتایا ہے وہی معلوم ہے اس کے بعد تو اس بارے میں کچھ سننے یا پڑھنے میں نہیں آیا"...... ڈاکٹر بشارت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ لوگ سویڈش ایجنٹ نہیں تھے بلکہ اسرائیلی ایجنٹ تھے یا پھر اسرائیل نے ان کی خدمات حاصل کی ہوں گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اس ایرو میزائل کے بارے میں صرف اسرائیل ہی دلچسپی لے سکتا ہے اور اب یہ بات بھی کلیئر ہو گئی ہے کہ اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا جائے گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ نتیجہ آپ نے کیسے نکال لیا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسرائیل کو فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ فارمولا اس کے پاس موجود ہے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس پر کام بھی مکمل کر لیا ہو۔ انہیں بس اس بات سے دلچسپی ہے کہ پاکیشیا کے پاس ایرو میزائل نہیں ہونا چاہئے اور ایسا صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کی لیبارٹری تباہ کر دی جائے اور ڈاکٹر اعظم کو ہلاک کر دیا جائے اور اسی لئے صرف وہ معلومات حاصل کی گئی ہیں جن کا

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem



تعلق لیبارٹری کے محل وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات سے ہو اور اس کے لئے ایک غیر معروف تنظیم کو استعمال کیا گیا ہے اور سب سے افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہمارے انتہائی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ذمہ دار افسران نے صرف لالچ میں آکر یہ انتہائی اہم قومی راز ان تک پہنچا دیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا حفاظتی نظام تو تبدیل کر دیا گیا ہے اور اب وہ یہاں کیا کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کے باوجود معاملات مخدوش ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ سب کچھ اسرائیل کر رہا ہے تو پھر حفاظتی انتظامات کی تبدیلی بھی اس کا راستہ نہیں روک سکے گی کیونکہ بنیادی حفاظتی نظام اور اس میں استعمال ہونے والی تمام مشینری کی تفصیل اس تک پہنچ گئی ہے اور سائنسی حفاظتی انتظامات میں یہ خامی ہے کہ اس میں تبدیلی بھی سائنسی طور پر کی جا سکتی ہے جس کے بارے میں ماہرین اندازہ لگا سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ مشینری ہی تبدیل کر دی جائے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ کام اس قدر جلد نہیں ہو سکتا۔ تبدیل شدہ مشینری باہر سے منگوانا پڑے گی اور پھر اس کی تنصیب کے لئے کافی عرصہ چاہئے۔ تقریباً سال ڈیڑھ سال تو لگ جائے گا"...... عمران نے جواب دیا تو

www.paksociety.com

بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر اس سلسلے میں آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ ہم کب تک اس لیبارٹری کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اسے باہر سے تو کسی صورت بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا اور اندر اب کوئی غیر کسی صورت بھی نہیں جا سکتا اور نہ صرف حفاظتی نظام تبدیل کر دیا گیا ہے بلکہ وہاں ریڈ الرٹ بھی کر دیا گیا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر کوئی اندر پہنچ بھی جائے تو وہاں ایسے انتظامات ہیں کہ بم وغیرہ وہاں فائر نہیں ہو سکتے اور نہ ہی باہر سے ڈی چارج کئے جا سکتے ہیں اس لئے مجھے قدرے اطمینان ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن پھر آپ نے ٹیم کو کیوں مشکوک غیر ملکیوں کی چیکنگ پر لگا دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"طویل عرصہ سے سیکرٹ سروس فارغ ہے اس لئے میں نے سوچا کہ چلو کسی کام تو لگ جائیں۔ مفت کی تنخواہیں تو نہ لیتے رہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز



سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ نعمانی نے رپورٹ دی ہے کہ اس غیر ملکی جوڑے نے گولڈن بار کے مالک مائیک کو بلیک ایرو کا حوالہ دیا ہے اور کسی خاص ٹائپ کے بم کے بارے میں بات چیت کی ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"نعمانی نے کیسے یہ معلومات حاصل کی ہیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"اس غیر ملکی جوڑے نے مائیک کے ساتھ دو گھنٹے گزارے ہیں اور اس دوران تقریباً چار بار شراب اندر پہنچائی گئی ہے اور یہ شراب پہنچانے والا ایک خاص ویٹر ہے۔ اسے نعمانی نے بھاری رقم دے کر اس سے معلومات حاصل کی ہیں لیکن بم کے نام کے بارے میں وہ درست طور پر کچھ نہیں بتا سکا۔ صرف فا کیر بم کہہ رہا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"نعمانی اب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ غیر ملکی جوڑا ہوٹل شیراز میں ٹھہرا ہوا ہے۔ چوہان وہاں نگرانی کر رہا ہے اور نعمانی بھی اب وہاں پہنچ چکا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اس جوڑے کے بارے میں کیا تفصیل ہے"...... عمران نے پوچھا۔

www.paksociety.com

Scanned and Uploaded By Nadeem

"ان کا نام چارلس اور کیٹی ہیں اور یہ دونوں ڈان مارک کے رہنے والے ہیں۔ سیاح ہیں اور پاکیشیا میں پہلی بار آئے ہیں اور ان کے پاس بین الاقوامی سیاحت کا کارڈ بھی موجود ہے اور اب تک سوائے اس گولڈن بار کے مالک مائیک سے ملاقات کے ان کی اور کوئی مشکوک سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کا فون وغیرہ ٹیپ کیا گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ لیکن نہ انہیں کوئی کال آئی ہے اور نہ ہی انہوں نے کسی کو کال کیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم نعمانی کو ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بتا دو کہ وہ وہیں رہے۔ میں عمران کو تلاش کر کے اس کے پاس بھیج دیتا ہوں۔ عمران اس ویٹر سے مزید بات چیت کر لے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا اس بم کے نام میں کوئی خاص بات ہے جو آپ اس کا نام سن کر چونک پڑے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے کہ اسرائیل کی طرف سے ایک خصوصی بم تیار کیا گیا تھا جس کا نام ایکس آئی ہنڈرڈ فلاکیرو بم رکھا گیا تھا۔ فلاکیرو اس سائنس دان کا نام ہے جس نے یہ بم تیار کیا ہے۔ فلاکیرو بم کی خصوصیت یہ ہے کہ جہاں اور کوئی بم کام نہیں کرتا وہاں یہ بخوبی



کام کرتا ہے کیونکہ اس پر کسی سائنسی حربے کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور پھر انتہائی ایئر ٹائٹ ماحول میں بھی اسے کافی فاصلے سے ڈی چارج کیا جا سکتا ہے اس لئے چارلس اور کیٹی نے لازماً فلاکیرو بم کی بات کی ہو گی جسے ویٹر فاکیر بم کہہ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو یہ دونوں اسرائیلی ایجنٹ ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ان کے پاس بین الاقوامی سیاحتی کارڈ ہے تو پھر یہ لازماً ڈان مارک کے باشندے ہوں گے کیونکہ یہ کارڈ انتہائی زبردست چھان بین کے بعد ہی جاری کیا جاتا ہے۔ البتہ ہو سکتا ہے کہ یہ وہاں اسرائیلی ایجنٹ ہوں لیکن جہاں تک میرا خیال ہے کہ اگر یہ لوگ اس مشن پر آئے ہیں کہ فلاکیرو بم کے ذریعے ایکس لیبارٹری تباہ کرنی ہے تو پھر یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہی ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیوں نہ پہلے انہیں چیک کر لیا جائے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی انہوں نے کچھ نہیں کیا اور نہ ان کے پاس کچھ ہو گا البتہ میں اس مائیک کو چیک کرنا چاہتا ہوں کہ مائیک جیسا عام سے کلب کا مالک فلاکیرو بم کے سلسلے میں کیسے ملوث ہو سکتا ہے اور اگر وہ چیک ہو گیا تو لامحالہ انہیں بھی اس کی اطلاع مل جائے گی اور پھر یہ لوگ بھی کھل کر سامنے آجائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ٹیکسی مین مارکیٹ کی سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں رکی تو عقبی سیٹ پر موجود چارلس اور اس کی ساتھی نوجوان اور خوبصورت لڑکی ٹیکسی سے نیچے اتر آئے۔ چارلس نے میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو نہ صرف کرایہ ادا کیا بلکہ خاصی بھاری رقم ٹپ کے طور پر بھی دے دی۔

"ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے چارلس"....... چارلس کی ساتھی لڑکی کیتھی نے آگے بڑھتے ہی آہستہ سے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ یہ آدمی وہاں ہوٹل میں بھی نظر آتا رہا ہے"....... چارلس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس نگرانی کی وجہ کیا ہو سکتی ہے"....... کیتھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"گولڈن بار کے مائیک سے ملاقات"....... چارلس نے جواب دیا



تو کیتھی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ پھر تو یہ لوگ اس سے سب کچھ معلوم کر لیں گے"....... کیتھی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ انہوں نے ایک بار بھی مڑ کر نہ دیکھا تھا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ نگرانی کرنے والا مقامی آدمی سڑک کے دوسرے فٹ پاتھ پر ان کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے ٹیکسی کے سفر کے دوران ہی وہ کار مارک کر لی تھی جو ٹیکسی کا تعاقب کر رہی تھی اور انہوں نے یہ بھی چیک کر لیا تھا کہ کار میں صرف ایک ہی آدمی ہے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔

"اس میں پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں۔ مائیک سے وہ کیا معلوم کر سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہ فلا کیرو نامی ایک بم ہوتا ہے جو یہاں کسی مارکیٹ میں برائے فروخت موجود نہیں ہے"....... چارلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر انہیں فلا کیرو بم کے بارے میں معلومات ہوں گی تو پھر وہ اس سلسلے میں حفاظتی انتظامات کر لیں گے۔ اس طرح ہمارا سارا مشن ناکام ہو کر رہ جائے گا"....... کیتھی نے کہا۔

"فلا کیرو بم کے بارے میں اول تو انہیں کچھ معلوم ہی نہ ہو گا اگر ہو گا بھی سہی تو اس کی مخصوص خصوصیات کے بارے میں۔ بہرحال انہیں کوئی معلومات حاصل ہو ہی نہیں سکتیں اس لئے تم

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

بے فکر رہو"...... چارلس نے جواب دیا اور کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر انہوں نے مختلف دکانوں میں گھس کر سیاحوں کے مطلب کی چیزوں کی خریداری کی اور پھر وہ مارکیٹ میں موجود ایک ریستوران میں داخل ہو گئے۔ اس ریستوران کا ہال کافی بڑا تھا لیکن اس میں گاہکوں کی تعداد کافی کم تھی۔ وہ دونوں ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے اور ویٹر کے ان تک پہنچنے سے پہلے وہی مقامی آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے بے نیازانہ انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر ہال کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا۔ چارلس اور کیٹی نے اسے قطعاً نظرانداز کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر ان کے نزدیک پہنچ گیا تو چارلس نے اسے ہاٹ کافی لانے کا آرڈر دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد کافی ان کی میز پر سرو کر دی گئی تو وہ دونوں کافی پینے کے ساتھ ساتھ ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ کافی دیر بعد چارلس نے ویٹر کو بلایا اور بل لانے کے لئے کہا تو ویٹر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چارلس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد ویٹر منقش ٹرے میں بل رکھے واپس آیا تو چارلس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بھاری مالیت کا نوٹ ٹرے میں رکھ دیا۔

"اس کے اندر کارڈ ہے۔ اس پر جس کا نام درج ہے یہ کارڈ اسے پہنچا دینا اور باقی رقم تمہاری ٹپ"...... چارلس نے آہستہ سے کہا تو ویٹر ایک لمحے کے لئے چونکا اور پھر اس نے بڑے عاجزانہ انداز میں سلام کیا اور ٹرے لئے واپس چلا گیا۔



"آؤ کیٹی"...... چارلس نے اٹھتے ہوئے کہا اور کیٹی بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں اطمینان بھرے انداز میں چلتے ہوئے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"اب اسے ڈاج دینا پڑے گا"...... چارلس نے باہر نکل کر کہا۔

"اس کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ انتہائی تربیت یافتہ ہے"...... کیٹی نے کہا۔

"ہاں۔ یا تو اس کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے یا پھر سیکرٹ سروس سے۔ بہرحال اب اسے جھٹکنا تو ہے"...... چارلس نے کہا۔

"کس طرح"...... کیٹی نے کہا۔ وہ دونوں ایک بار پھر فٹ پاتھ پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں چل رہے تھے اور درمیان میں رک کر وہ شو کیسوں میں رکھی ہوئی چیزوں کو بھی دیکھ لیتے اور پھر وہ آگے بڑھ جاتے۔ ان کا انداز خالصتاً سیاحوں جیسا ہی تھا۔

"بڑی آسان سی بات ہے۔ اگلے چوک پر ہم ٹیکسی میں بیٹھ جائیں گے۔ اس لئے اس کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہو گا کہ یا تو وہ ٹیکسی پر ہی ہمارا تعاقب کرے یا پھر واپس جا کر کار لے اور ٹیکسی کا نمبر یاد کر کے اسے تلاش کرے اور پھر ڈرائیور سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کرے جبکہ ہم ٹاگرا مارکیٹ پہنچ کر اتر جائیں گے اور پھر وہاں سے ایک اور ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس آئیں گے"۔ چارلس نے کہا اور کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہی ہوا۔ اگلے چوک پر انہیں ایک خالی ٹیکسی نظر آ گئی تو وہ اس ٹیکسی

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

میں بیٹھ گئے اور انہوں نے اسے ٹاگرا مارکیٹ چلنے کے لئے کہا جبکہ انہوں نے چیک کر لیا کہ ان کی نگرانی کرنے والا تیزی سے واپس چلا گیا تھا۔ گو انہیں معلوم تھا کہ ٹاگرا مارکیٹ یہاں سے کافی قریب ہے۔ وہ ایک بار پہلے وہاں جا چکے تھے لیکن ٹیکسی ڈرائیور اپنی مخصوص فطرت کی بنا پر انہیں ایک لمبا چکر دے کر ٹاگرا مارکیٹ لے گیا۔ گو چارلس اور کیٹی دونوں اس کی اس چالاکی کے بارے میں جان گئے تھے لیکن انہوں نے کچھ نہیں کہا تھا کیونکہ یہ بات بھی ان کے حق میں جاتی تھی۔ اس طرح انہیں کافی وقت مل سکتا تھا اور اس دوران ان کی نگرانی کرنے والا یقینی طور پر وہاں سے واپس ہو چکا ہوتا ورنہ اگر وہ جلدی واپس وہاں پہنچ جاتے تو ہو سکتا تھا کہ اس سے ڈبھیڑ ہو جاتی۔ ٹاگرا مارکیٹ اتر کر انہوں نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی اور کچھ دیر تک مارکیٹ میں گھومنے پھرنے کے بعد انہوں نے ایک اور ٹیکسی ہائر کی اور اسے مین مارکیٹ چلنے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ مین مارکیٹ پہنچ چکے تھے جہاں سے وہ پیدل چل کر ایک بار پھر اسی ریستوران میں داخل ہوئے اور اس بار وہ سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"میرا نام چارلس ہے اور یہ میری ساتھی ہے کیٹی"...... چارلس نے کاؤنٹر پر موجود نوجوان سے کہا تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے انہیں بغور دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے دو نمبر پریس کر دیئے۔



"باس۔ چارلس اور کیٹی تشریف لائے ہیں"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... دوسری طرف سے کچھ سن کر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک باوردی نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

"یس سر"...... سائیڈ پر کھڑے نوجوان نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں چیف کے خصوصی آفس تک چھوڑ آؤ"...... کاؤنٹر پر موجود آدمی نے کہا۔

"آئیے جناب"...... اس نوجوان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر لفٹ کی طرف مڑ گیا۔ چارلس اور کیٹی بھی اس کے پیچھے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ لفٹ میں سوار ہو کر اس نوجوان نے دوسری منزل کا بٹن پریس کر دیا اور لفٹ تیزی سے اوپر چڑھتی چلی گئی۔ دوسری منزل پر پہنچ کر لفٹ رک گئی تو نوجوان نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ چارلس اور کیٹی بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے۔ اس منزل پر رہائشی کمرے تھے۔ سب سے آخری کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ کر نوجوان نے مخصوص انداز میں دستک دی اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔

"اندر چیف موجود ہے۔ دروازہ کھلنے پر آپ اندر تشریف لے جائیں"...... نوجوان نے چارلس اور کیٹی سے کہا اور اس کے ساتھ

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ہی وہ واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ خود بخود کھل گیا تو چارلس
اور کیٹی اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں صرف
ایک میز اور چند کرسیاں رکھی ہوئی تھیں اور ایک کرسی پر ایک ادھیڑ
عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں چارلس اور کیٹی پر جمی ہوئی
تھیں۔

" میرا نام چارلس ہے اور یہ میری ساتھی ہے کیٹی اور ہمارا تعلق
بلیک ایرو سے ہے"...... چارلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بلیک ایرو یا ریڈ ایرو"...... اس آدمی نے وہیں بیٹھے بیٹھے جواب
دیا۔

" بلیک ایرو"...... چارلس نے جواب دیا۔

" اوکے۔ آؤ میرے ساتھ "...... اس بار اس آدمی نے کرسی سے
اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔
اس نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر
سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ اب دوسری طرف لفٹ کا کمرہ نظر آ رہا
تھا۔

" آؤ"...... اس آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور چارلس
اور کیٹی کے اندر داخل ہوتے ہی اس آدمی نے مڑ کر فرش پر پیر مارا تو
دیوار برابر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لفٹ نما کمرہ تیزی سے نیچے
اترنے لگا۔ کافی نیچے جا کر جب اس کی حرکت بند ہوئی تو سامنے موجود
دیوار درمیان سے پھٹ گئی۔ اب وہاں ایک راہداری نظر آ رہی



تھی۔

" آئیے۔ اس راہداری کے آخر میں موجود کمرے میں باس موجود
ہیں"...... اس ادھیڑ عمر نے راہداری میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو
چارلس اور کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تیزی سے آگے
بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے آخر میں دروازہ تھا جو بند تھا لیکن جیسے ہی
وہ دونوں قریب پہنچے دروازہ خود بخود کھل گیا اور وہ اندر داخل ہوئے
تو یہ کمرہ آفس کے انداز میں لیکن انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔
مہاگنی کی ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر جس نے
گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا موجود تھا جو چارلس اور کیٹی کے
اندر داخل ہوتے ہی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

" مجھے جیکارڈ کہتے ہیں"...... اس نے میز کی سائیڈ سے نکل کر ان
دونوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام چارلس ہے اور یہ کیٹی ہے"...... چارلس نے
مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکارڈ سے مصافحہ
کیا۔

" تشریف رکھیں"...... جیکارڈ نے سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفوں
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ دیوار میں نصب ایک
الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چارلس اور کیٹی دونوں ایک ہی صوفے پر
بیٹھ گئے جبکہ جیکارڈ نے الماری سے شراب کی ایک بوتل اور تین
جام نکالے اور انہیں لا کر صوفوں کے درمیان پڑی ہوئی میز پر رکھ

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

دیا۔ پھر اس نے تینوں گلاسوں میں شراب انڈیلی اور ایک ایک گلاس اس نے چارلس اور کیٹی کے سامنے رکھ کر تیسرا گلاس اس نے خود اٹھا لیا۔

" مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی رہی تھی "۔ جیکارڈ نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ایک صاحب ہمارے ہوٹل سے ہمارے پیچھے آئے تھے "...... چارلس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اسے ڈاج دینے اور یہاں تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

" ہاں۔ مجھے بھی یہی رپورٹ ملی ہے لیکن نگرانی کا سلسلہ کیوں شروع ہوا "...... جیکارڈ نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ نگرانی کی وجہ گولڈن بار کا مائیک بنا ہو گا۔ وہاں ہم نے پہلی بار فلا کیرو بم کا ذکر کیا تھا۔ اس کے بعد ہی نگرانی مارک ہونا شروع ہوئی ہے "...... چارلس نے کہا۔

" لیکن یہاں کے مقامی ایجنٹوں کو فلا کیرو کے بارے میں علم ہو سکتا ہے "...... جیکارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے۔ ہمارا بھی یہی خیال ہے لیکن اس کے علاوہ نگرانی کی کوئی اور وجہ ہی سمجھ میں نہیں آتی "...... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ بہرحال اب آپ کا کیا ارادہ ہے "...... جیکارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔



" ارادہ کیا ہونا ہے۔ ہم نے مشن مکمل کرنا ہے "...... چارلس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا اس نگرانی کی وجہ سے کوئی پریشانی تو سامنے نہیں آئے گی "...... جیکارڈ نے کہا۔

" اول تو ایسا نہیں ہو گا لیکن اگر ایسا ہوا بھی سہی تو بہرحال پریشانی کو فیس کیا جائے گا "...... چارلس نے کہا۔

" اوکے "...... جیکارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر دوبارہ آفس ٹیبل کے پیچھے گیا۔ اس نے جھک کر دراز کھولی اور ایک فائل نکال کر اس نے دراز بند کی اور پھر فائل لا کر چارلس کے حوالے کر دی۔

" اس فائل میں ایکس لیبارٹری میں کام کرنے والے ٹیکنیشن عارف خان کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود ہیں۔ عارف خان مین مشین پر کام کرتا ہے اور اس کی بیوی راحیلہ بھی اسی شعبے میں بطور سپروائزر کام کرتی ہے۔ آپ عارف خان اور کیٹی اس کی بیوی کا روپ آسانی سے دھار سکتے ہیں۔ باقی آپ زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کام کس انداز میں مکمل کرنا ہے "...... جیکارڈ نے کہا۔

" کیا یہ دونوں ہمارے ساتھ کام کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں "۔ چارلس نے فائل لیتے ہوئے کہا۔

" مکمل طور پر آمادہ ہیں اور وہ آپ کو تمام تفصیل بھی بتائیں گے اور پوری طرح تعاون کریں گے۔ اس بارے میں آپ قطعی بے فکر

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

رہیں"...... جیکارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فلاکیرو بم کی کیا پوزیشن ہے"...... چارلس نے پوچھا۔

"وہ عارف خان کے پاس بند پیکٹ کی صورت میں پہنچا دیا گیا ہے۔ وہ آپ کو دے دے گا"...... جیکارڈ نے کہا۔

"اس کو اندر لے جانے کے لئے خصوصی انتظامات کر دیئے گئے ہیں یا نہیں"...... چارلس نے کہا۔

"عارف خان سے ملنے والی تفصیلات کے مطابق انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ اس بارے میں بھی تفصیل اس فائل میں موجود ہے۔ آپ اسے بغور پڑھ لیں اور پھر یہ فائل یہیں چھوڑ دیں کیونکہ اس کا آپ کے پاس رہنا آپ کے لئے انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے"...... جیکارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... چارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

عمران نے کار گولڈن بار کی سائیڈ میں سڑک کے کنارے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ابھی کار کو لاک کر ہی رہا تھا کہ نعمانی اس کے قریب پہنچ گیا۔

"چیف آپ کو بڑی جلدی تلاش کر لیتا ہے"...... نعمانی نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چیف کی ناک بہت لمبی ہے۔ بس ہوا میں سونگھتا ہے اور اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں فلاں ہوٹل میں موجود ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بدبو بہرحال کافی دور سے آجاتی ہے جبکہ خوشبو قریب سے بھی زیادہ محسوس نہیں ہوتی"...... نعمانی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

"اسی لئے تو وہ پردے میں رہتا ہے تاکہ اس پر کوئی خوشبو کا سپرے ہی نہ کرنا شروع کر دے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو دانش منزل میں کوئی داخل ہی نہ ہو سکتا۔ بہرحال آپ نے یہاں کیا معلوم کرنا ہے"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے کسی فلاکیرو بم کے بارے میں چیف کو رپورٹ دی ہے اور چیف کے مطابق یہ خصوصی ساخت کا بم صرف اسرائیل میں ہی زیر استعمال ہے اور اس بم کی خصوصیات عام بموں سے مختلف ہے اس لئے اس بم کے ذریعے ایکس لیبارٹری کو اس کے حفاظتی نظام کے باوجود تباہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو نعمانی کے چہرے پر بے اختیار سنسنی سی دوڑتی چلی گئی۔

"اوہ۔ یہ بات ہے۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ چیف نے ایسا حکم کیوں دیا ہے لیکن پھر تو آپ کو یہ بات اس جوڑے سے معلوم کرنی چاہئے"...... نعمانی نے کہا۔

"اس جوڑے کے پاس بین الاقوامی سیاحتی ادارے کا خصوصی کارڈ ہے اور پھر یہ جوڑا ڈان مارک کا رہنے والا ہے جبکہ ہمارے مجرموں کا تعلق سویڈن یا زیادہ سے زیادہ اسرائیل اور کافرستان سے ہو سکتا ہے اس لئے اس سے پہلے اس مائیک سے سب کچھ معلوم کرنا ضروری ہے ورنہ ان پر ہاتھ ڈالنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا"...... عمران نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر کیوں نہ اس مائیک کو اغوا کر کے لے جایا جائے۔ ظاہر ہے اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ کرنا ہو گی"...... نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔ اغوا ہوتے کی خبر فوراً ہر طرف پہنچ جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ معاملات تبدیل ہو جائیں"...... عمران نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران وہ دونوں چلتے ہوئے گولڈن بار کے ہال میں داخل ہو گئے۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور وہاں کھلے عام سب کچھ ہو رہا تھا جو عام حالات میں قانوناً نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر کے پیچھے تین مرد موجود تھے جن میں سے ایک سٹول پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ باقی دو سروس دینے میں مصروف تھے۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ نعمانی اس کے پیچھے تھا۔

"یس سر"...... سٹول پر بیٹھے ہوئے آدمی نے ان کے قریب جانے کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مائیک سے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ ملنے آیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تعلیم بالغاں کے کسی سنٹر میں داخل کرنا پڑے گا۔ پرنس کا مطلب بھی تمہیں نہیں آتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے پرنس کا مطلب آتا ہے لیکن یہ ڈھمپ کیا ہے"...... اس

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ڈھمپ ایک کلب کا نام ہے جس طرح تمہارے اس کلب کا نام گولڈن ہے "....... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے لیکن باس سے کیا کام ہے پرنس کو "۔ اس آدمی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہارا کوئی نام بھی ہے یا ابھی تک نام رکھنے کا فیصلہ ہی نہیں ہو سکا۔ بعض اوقات بڑا مسئلہ بن جاتا ہے۔ والدین میں نام رکھنے پر اختلاف ہو جاتا ہے اور پھر یہ اختلاف بچے کے قبر میں جانے تک قائم رہتا ہے "....... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" میرا نام جیکب ہے "....... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو مسٹر جیکب۔ تم اپنے باس کے سیکرٹری ہو کہ پہلے تمہیں کام بتایا جائے۔ پھر تم وقت دو "....... عمران نے کہا تو جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

" جیکب بول رہا ہوں باس کاؤنٹر سے۔ دو صاحبان آئے ہیں جن میں سے ایک کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے۔ وہ دونوں آپ سے ملنا چاہتے ہیں "....... جیکب نے کہا۔

" یس باس۔ میں نے پوچھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈھمپ ایک کلب کا نام ہے "....... جیکب نے دوسری طرف سے بات سن کر عمران کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوکے باس "....... دوسری طرف سے بات سن کر جیکب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" دائیں طرف راہداری کے آخر میں باس کا آفس ہے "۔ جیکب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ واپسی پر میں تم پر ثابت کر دوں گا کہ میں واقعی پرنس ہوں "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دائیں طرف کو مڑ گیا تو جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔ نعمانی خاموشی سے عمران کے پیچھے چل پڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوئے جہاں ایک آدمی میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا انداز اور چہرے پر موجود مخصوص نشانات بتا رہے تھے کہ وہ زیر زمین دنیا سے متعلق ہے البتہ اس کی آنکھوں میں خاصی تیز چمک تھی۔

" یہ ڈھمپ نامی کلب کہاں ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں "....... مصافحہ کرنے اور رسمی جملے بولنے کے بعد مائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" حیرت ہے۔ تم نے فلا کیرو بم کا نام تو سنا ہوا ہے لیکن ڈھمپ کا نام نہیں سنا "....... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو مائیک بے اختیار اچھل پڑا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے کا رنگ بدلا لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ البتہ اب اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

"فلاکیرو بم۔ کیا مطلب"...... مائیکل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"چارلس اور کیٹی سے بھی تم نے پوچھا تھا کہ فلاکیرو بم کا کیا مطلب ہوتا ہے"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بے حد دوستانہ تھا جبکہ نعمانی خاموش کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"چارلس اور کیٹی۔ اوہ۔ اوہ۔ تم اس سیاح جوڑے کی بات کر رہے ہو جو مجھ سے ملا تھا۔ وہ میرے ایک دوست کی ٹپ لے کر آئے تھے اس لئے میں نے ان سے ملاقات کی تھی لیکن کسی بم سے ان کا کیا تعلق۔ تم کون ہو اور کیوں آئے ہو"...... مائیکل نے اس بار قدرے درشت لہجے میں کہا۔

"کیا ٹپ لے کر آئے تھے۔ کیا تم سیاحوں کے لئے کوئی غیر قانونی کام کرتے ہو"...... عمران کا لہجہ بھی سخت ہو گیا تھا۔

"نہیں۔ وہ پاکیشیا میں پہلی بار آئے تھے اور یہاں ایک مارکیٹ میں ان کی جیب کٹ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی ساری رقم غائب ہو گئی تھی۔ وہ رقم کے حصول کے لئے میرے پاس آئے تھے میں نے ان کی مطلوبہ رقم دے دی اور بس"...... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خود دے دی رقم یا اس کے لئے تم نے بھی انہیں کوئی ٹپ دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیوں مجھ سے ایسی باتیں پوچھ رہے ہو"...... مائیکل نے جواب دینے کی بجائے اس بار الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق ایک خفیہ سرکاری ادارے سے ہے اور یہاں کی ایک خفیہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کی مسلسل دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور اس لیبارٹری میں جو حفاظتی انتظامات ہیں انہیں صرف فلاکیرو بم کی مدد سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے اور یہاں ان دونوں اور تمہارے درمیان فلاکیرو بم کے بارے میں بات ہوئی ہے اس لئے اب تم اگر اپنی جان اور اپنے کلب کو بچانا چاہتے ہو تو اس بارے میں سب کچھ سچ سچ بتا دو ورنہ پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا کلب۔ ملکی مفادات کے مقابل تم جیسے آدمیوں اور تمہارے کلب کی کوئی اہمیت نہیں ہوا کرتی"...... عمران کا لہجہ انتہائی سخت ہو گیا تھا۔

"تم خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگا رہے ہو۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار تمہارے منہ سے سن رہا ہوں اور تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ مائیکل اکیلا اور لاوارث نہیں ہے۔ اس کے وارث موجود ہیں اور یہ وارث لمبے ہاتھ رکھتے ہیں"...... مائیکل نے بھی اس بار دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"کیا وہ بن مانس ہیں"...... عمران نے کہا تو مائیکل بے اختیار اچھل پڑا۔

"بن مانس۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا ذہنی

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

توازن درست ہے"...... مائیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

" ہاتھ لمبے صرف بن مانسوں کے ہوتے ہیں جو گھٹنوں سے بھی
نیچے تک پہنچ جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو نعمانی جو اب
تک خاموش بیٹھا ہوا تھا بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے تمہیں بہت برداشت کر لیا ہے سمجھے۔ اب تم جا سکتے
ہو"...... مائیک نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو تم فلا کیرو بم کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور نہ تمہارے
ساتھ اس بارے میں کوئی بات ہوئی ہے"...... عمران نے اٹھتے
ہوئے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ نعمانی بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

" ہاں۔ نہ میں اس بم کے بارے میں کچھ جانتا ہوں اور نہ ہی
ایسی کوئی بات ہوئی ہے"...... مائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ چلو رپورٹ دینے میں تو آسانی ہو گئی۔ گڈ بائی"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔
مائیک بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے مصافحے کے لئے
ہاتھ بڑھا دیا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ
گونج اٹھا۔ اس کا جسم میز پر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے
فرش پر جا گرا تھا۔ عمران نے اسے ایک جھٹکے سے اچھال کر نیچے پھینک
دیا تھا۔ نعمانی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔
نیچے گر کر مائیک نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کے مخصوص
انداز میں جھٹکا دینے کی وجہ سے اس کا کندھا اتر چکا تھا اس لئے وہ اپنا
توازن برقرار نہ رکھ سکا اور ایک بار پھر دھماکے سے نیچے گرا تو عمران
نے پیر اٹھا کر اس کی گردن پر رکھا اور اسے موڑ دیا۔ مائیک کا سمٹتا
ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ
انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی
آوازیں نکلنے لگیں اور آنکھیں آدھی سے زیادہ ابل کر باہر نکل آئی
تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا تو مائیک کا انتہائی تیزی سے مسخ
ہوتا ہوا چہرہ اسی تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ اس کے ساتھ
ہی اس کے منہ سے نکلنے والی خرخراہٹ بھی آہستہ ہوتے ہوتے ختم
ہو گئی۔

" اب بتا دو سب کچھ ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔

" رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... مائیک نے انتہائی
تکلیف کے عالم میں رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔

" بتا دو ورنہ یہ عذاب مزید بڑھتا جائے گا"...... عمران نے سرد
لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ۔ میں نے انہیں جیکارڈ کے پاس بھیجا ہے۔ جیکارڈ کے
پاس۔ بم کے لئے جیکارڈ کے پاس۔ میں درست کہہ رہا ہوں"۔
مائیک نے اسی طرح انتہائی تکلیف کے عالم میں کہا تو عمران نے پیر
ہٹایا اور پھر جھک کر اس نے مائیک کو اٹھایا اور سامنے صوفے پر

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

پھینک دیا۔اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"سنو۔اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو سب کچھ تفصیل سے بتا دو ورنہ"....... عمران نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔تم مجھے کچھ نہ کہو۔مجھے واقعی کچھ نہیں معلوم۔پلیز"۔ مائیک نے بڑی مشکل سے اپنا توازن قائم کر کے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم سب کچھ بتا دو گے تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ ملکی معاملات میں انسان چیونٹیوں جیسی اہمیت بھی نہیں رکھا کرتے"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں ڈان مارک میں طویل عرصہ کام کرتا رہا ہوں۔وہاں ایک کلب میں سپروائزر تھا۔اس کلب میں بڑے بڑے سرکاری عہدیدار آتے تھے۔پھر وہاں میری دوستی ایک آدمی سے ہو گئی جو ڈان مارک کی خفیہ سرکاری ایجنسی بلیک ایرو میں کام کرتا تھا۔اس کا نام جیمز مارک تھا۔ہماری دوستی کافی گہری ہو گئی تو اس کی وجہ سے بلیک ایرو کے دوسرے آدمیوں سے بھی میری ملاقات ہوتی رہی۔پھر جیمز مارک اپنے کسی کام کے سلسلے میں ہلاک ہو گیا تو میرا دل بھی وہاں سے اچاٹ ہو گیا اور میں وہاں سے کافرستان چلا گیا۔کافرستان میں کئی سال کام کرنے کے بعد میں یہاں پاکیشیا آ گیا اور میں نے یہ کلب خرید لیا لیکن میں اکثر ڈان مارک جاتا رہتا تھا کیونکہ میں نے وہاں اپنی زندگی کا طویل عرصہ گزارا تھا۔وہاں بلیک ایرو کے دوستوں سے بھی ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ان میں ایک دوست کا نام ہارڈی تھا۔مجھے پتہ چلا کہ ہارڈی بلیک ایرو کا چیف بن گیا ہے تو مجھے بے حد خوشی ہوئی۔میں اس سے ملا اور اسے مبارک باد دی تو وہ بھی بے حد خوش ہوا۔چارلس اور کیٹی دونوں بلیک ایرو کے لئے کام کرتے ہیں۔ان سے بھی میری ملاقات ہوتی رہتی تھی اور ہارڈی کو معلوم ہے کہ میں پاکیشیا میں رہتا ہوں اور گولڈن کلب میری ملکیت ہے لیکن چونکہ ان کا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں تھا اس لئے انہوں نے کبھی یہاں مجھے کوئی کام نہ بتایا لیکن کچھ روز پہلے اچانک ہارڈی کا فون آ گیا۔اس نے مجھے کہا کہ چارلس اور کیٹی دونوں ایک خاص معاملے کے سلسلے میں پاکیشیا پہنچ رہے ہیں۔وہ جب میرے پاس آئیں تو میں انہیں جیکارڈ کا پتہ بتا دوں۔جیکارڈ ڈان مارک کا رہنے والا ہے اور یہاں مین مارکیٹ میں اس نے ریستوران بنایا ہوا ہے جس کے نیچے ایک خفیہ کلب بھی ہے۔ویسے بظاہر وہ ایک چھوٹا ریستوران ہے لیکن میرے پوچھنے پر کہ وہ خود انہیں جیکارڈ کے بارے میں کیوں نہیں بتا دیتا تو اس نے بتایا کہ معاملات انتہائی خاص ہیں اس لئے وہ انہیں براہ راست نہیں بتا سکتا لیکن میرے اصرار پر اس نے صرف اتنا بتایا کہ ایک خاص قسم کا بم جسے فلاکیرو بم کہا جاتا ہے اس جیکارڈ کے ذریعے چارلس تک پہنچانا ہے اور انتہائی خفیہ انداز میں اس لئے ایسا کیا گیا ہے۔پھر چارلس اور کیٹی میرے پاس پہنچ گئے۔چونکہ ہم پہلے سے ایک دوسرے کو جاننے والے تھے اس لئے وہ میرے پاس دو تین

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

گھنٹے رہے۔ ہم نے اکٹھے کھانا بھی کھایا۔ فلاکیرو بم کا بھی ذکر ہوا۔ میں نے اس سے اس بارے میں تفصیل پوچھی لیکن اس نے صرف اتنا کہا کہ اسے خود بھی اس بارے میں کوئی تفصیل معلوم نہیں۔ البتہ بم اس نے کسی خاص جگہ پہنچانا ہے اور بس۔ پھر میں نے اسے جیکارڈ کے بارے میں تفصیل بتائی تو وہ واپس چلے گئے اور بس۔ اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم"۔ مائیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ریستوران کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس ریستوران کا نام گرین وڈز ریستوران ہے اور یہ مین مارکیٹ میں ہے۔ جیکارڈ اس کا مالک ہے"...... مائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے جیکارڈ کو فون کیا ہو گا چارلس اور کیٹی کے بارے میں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ چارلس اور کیٹی اس سے ملنے آئیں گے"...... مائیک نے جواب دیا۔

"پھر اس جیکارڈ نے کیا کہا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے کہا کہ اسے معلوم ہے"...... مائیک نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا تو مائیک نے نمبر بتا دیا۔

"نعمانی۔ اس کو ہاف آف کر دو"...... عمران نے دروازے کے قریب موجود نعمانی سے کہا اور خود تیزی سے میز کی طرف بڑھ گیا جس



پر فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے وہی نمبر پریس کر دیئے جو مائیک نے بتائے تھے۔ اسی لمحے اسے مائیک کی چیخ سنائی دی لیکن اس نے مڑ کر نہیں دیکھا۔

"گرین وڈز ریستوران"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گولڈن بار سے مائیک بول رہا ہوں۔ جیکارڈ سے بات کراؤ"۔ عمران نے مائیک کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیکارڈ بول رہا ہوں۔ کیوں فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ میری نگرانی ہو رہی ہے اور ایسے لوگ کر رہے ہیں جن کا تعلق زیر زمین دنیا سے نہیں ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ چکر چارلس اور کیٹی کا بھی ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جیکارڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا اندازہ درست ہے۔ چارلس اور کیٹی مجھ سے مل چکے ہیں۔ ان کی بھی نگرانی ہو رہی تھی لیکن انہوں نے نگرانی کرنے والے کو ڈاج دے دیا تھا۔ تم فکر نہ کرو اور نارمل رہو۔ وہ خود ہی مایوس ہو کر نگرانی ختم کر دیں گے"...... جیکارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ خاص ٹائپ کا بم تم نے انہیں دے دیا ہے"...... عمران

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

نے کہا۔

" ارے نہیں۔ میرے پاس وہ بم کہاں سے آسکتا ہے۔ میں نے بھی انہیں ایک ٹپ دے دی اور بس"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" اوکے ٹھیک ہے۔ میں نارمل ہی رہوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور جب وہ مڑا تو اس نے مائیک کو صوفے پر ہی بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا۔

" چارلس اور کیٹی کی نگرانی چوہان کر رہا ہے ناں"...... عمران نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ کیوں"...... نعمانی نے چونک کر کہا۔

" اب ان دونوں سے فوری ملاقات ضروری ہو گئی ہے۔ آؤ"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" اس کا کیا کرنا ہے۔ کیا اسے زندہ چھوڑ دیں"...... نعمانی نے صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے مائیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" یہ چھوٹی مچھلی ہے اسے مار کر کیا ملے گا۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" لیکن یہ ہوش میں آکر اس جیکارڈ کو سب کچھ بتا دے گا"۔ نعمانی نے کہا۔

" بتاتا رہے۔ اصل آدمی جیکارڈ نہیں ہے۔ چارلس اور کیٹی ہیں"...... عمران نے کہا اور کمرے سے باہر آگیا۔ نعمانی چونکہ اپنی کار میں آیا تھا اس لئے وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اپنی کار کی طرف اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں شیراز ہوٹل پہنچ گئے جہاں چارلس اور کیٹی ٹھہرے ہوئے تھے۔ چوہان مین گیٹ سے باہر برآمدے میں ہی موجود تھا۔ عمران اور نعمانی کو پارکنگ سے مین گیٹ کی طرف آتے دیکھ کر وہ تیزی سے برآمدے سے اتر کر ان کی طرف آگیا۔

" تم ہوٹل سے باہر موجود ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ چارلس اور کیٹی ہوٹل میں موجود نہیں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ مین مارکیٹ گئے تھے۔ میں ان کے پیچھے تھا لیکن پھر وہ اچانک ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے۔ میں نے ٹیکسی کے نمبر دیکھ لئے اور پھر میں نے اس ٹیکسی ڈرائیور کو تلاش کر لیا لیکن اس نے بتایا کہ اس نے ان دونوں کو ٹاگرا مارکیٹ میں اتار دیا تھا۔ اس کے بعد میں یہاں آگیا لیکن ابھی تک وہ واپس ہی نہیں آئے"۔ چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" واہ۔ بڑے خوبصورت انداز میں ڈاج دیا ہے انہوں نے تمہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ڈاج دیا ہے۔ کیا مطلب"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

Scanned and Uploaded By Nadeem

"گرین وڈ ریستوران مین مارکیٹ میں ہے شاید"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ وہاں گئے تھے لیکن کافی پی کر چلے گئے"...... چوہان نے کہا۔

"اس گرین وڈ ریستوران کے مالک جیکارڈ سے انہوں نے ملنا تھا اور انہیں تمہاری نگرانی کا علم تھا اس لئے وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر وہاں سے ٹاگرا مارکیٹ گئے اور پھر یقیناً وہ کسی دوسری ٹیکسی میں واپس مین مارکیٹ پہنچ گئے اور انہوں نے جیکارڈ سے ملاقات کی جبکہ تم انہیں تلاش کرتے رہ گئے۔ تمہارے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ وہ واپس مین مارکیٹ بھی آ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے مائیک سے ملاقات اور جیکارڈ سے فون پر ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں اب صرف مشکوک نہیں رہے بلکہ اصل آدمی ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں اور یہ دونوں اس فلاکیرو بم کی مدد سے ایکس لیبارٹری کو تباہ کرنے آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔ وہ تینوں اب ایک سائیڈ پر کھڑے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

"اوہ۔ پھر تو انہیں آتے ہی اغوا کر لینا چاہئے۔ انہیں مزید ڈھیل دینا غلطی ہو گی"...... چوہان نے کہا۔

"تم ان کی نظروں میں آ چکے ہو اور ہو سکتا ہے کہ نعمانی کو بھی انہوں نے چیک کر لیا ہو اس لئے تم چیف کو رپورٹ دے دو تاکہ تمہاری جگہ وہ کسی اور کی ڈیوٹی لگا دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب انہیں اغوا کر کے دانش منزل پہنچانا ہے تو یہ کام ہم بھی تو کر سکتے ہیں"...... چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے ابھی تک کوئی جرم نہیں کیا اور اب یہ بات سامنے آ چکی ہے کہ وہ ڈان مارک کی سرکاری ایجنسی کے تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے وہ فلاکیرو بم جیب میں ڈالے نہیں پھر رہے ہوں گے اس لئے ابھی ان کی نگرانی ضروری ہے ورنہ ان کے ہاتھ آ جانے کے بعد ڈان مارک سے دوسرے ایجنٹ بھی بھیجے جا سکتے ہیں اور ضروری نہیں کہ ان کی طرح وہ بھی مشکوک ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔

"چوہان تم چیف کو رپورٹ دے دو پھر چیف جیسے حکم دے گا ہم ویسے ہی کریں گے۔ عمران صاحب تو اب سیکرٹ ایجنٹ کی بجائے یتیم خانے کے مینجر بن چکے ہیں"...... نعمانی نے کہا تو چوہان بے اختیار اچھل پڑا جبکہ عمران مسکرا دیا۔

"کیا مطلب۔ یہ بات تم نے کس پیرائے میں کی ہے۔ کیوں عمران صاحب کو کیا ہوا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"عمران صاحب اب مجرموں پر رحم کھانے کے عادی ہو چکے ہیں اور یہ کام کسی یتیم خانے کے مینجر کو جچتا ہے کسی سیکرٹ ایجنٹ کو

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

نہیں۔ مائیک کو بھی انہوں نے زندہ چھوڑ دیا ہے اور اب یہ ان دونوں کو پکڑنے یا ہلاک کرنے کی بجائے ان کی نگرانی کی بات کر رہے ہیں جبکہ یہ دونوں پاکیشیا کی انتہائی اہم لیبارٹری تباہ کرنے یہاں آئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو تو ایک لمحہ بھی مزید زندہ رہنے کی مہلت نہیں ملنی چاہئے"...... نعمانی نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا خیال ہے کہ ان کی ہلاکت کے بعد لیبارٹری بچ جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ بہرحال اسی لئے میں نے چوہان سے کہا ہے کہ وہ چیف سے بات کرے"...... نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر مجھے اجازت تاکہ میں شہر میں کوئی ایسا یتیم خانہ تلاش کروں جہاں مینجر کی پوسٹ خالی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب اس جیکارڈ کو فوری کور کرنا چاہئے۔ اس سے ان دونوں کا اس انداز میں ملنا بتا رہا ہے کہ وہ مین کردار ہے"۔ چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ یہ دونوں شاید اب یہاں واپس نہ آئیں اس لئے اب جیکارڈ پر ہاتھ ڈالنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ یہ واپس کیوں نہیں آئیں گے"...... نعمانی نے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

"انہیں نگرانی کی اطلاع مل چکی ہے اور وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے واپسی پر وہ اب کسی اور میک اپ میں کسی اور جگہ ٹھکانہ بنائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس بار چوہان اور نعمانی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو پھر اس جیکارڈ پر فوری ہاتھ ڈالنا تو ضروری ہو گیا ہے ورنہ وہ بھی غائب ہو سکتا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ چلو اس سے بھی دو باتیں ہو ہی جائیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے اب اس پر رحم نہیں کھانا"...... نعمانی نے کہا تو چوہان ہنس پڑا۔

"تم عمران صاحب کے رحم کھانے سے الرجک کیوں ہو رہے ہو"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا قصور نہیں ہے۔ اسے تنخواہ مل جاتی ہے جبکہ مجھے سوائے ادھار کے اور کچھ کھانے کو نہیں ملتا اور ان دنوں تو ادھار بھی بند ہے کیونکہ ادھار لینے کا ماہر سلیمان گاؤں گیا ہوا ہے اس لئے اب کھانے کے لئے صرف رحم ہی رہ گیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"پھر تو آپ کی مجبوری ہے عمران صاحب۔ اوکے آؤ چلیں"۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری کار میں آ جاؤ۔ چلو پٹرول تم ڈلوا دینا مجھے کوئی اعتراض نہ

www.paksociety.com

ہو گا"...... عمران نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور نعمانی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ کو شاید اس انداز میں اپنے آپ کو پیش کر کے لطف آتا ہے۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کچھ لوگ اپنے آپ پر ترس کھا کر بہت لطف لیتے ہیں"...... نعمانی نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"خود پر ترس کھانا ایک نفسیاتی کیفیت ہے جسے خود ترسی کہتے ہیں لیکن میرے ساتھ تو معاملہ حقائق پر مبنی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو نعمانی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اور اگر ایسا کوئی غریب آدمی آپ کو مل جائے تو ابھی آپ کی جیب سے عمرو عیار کی زنبیل کی طرح بھاری مالیت کے کرنسی نوٹوں کی ایک بڑی سی گڈی بھی نکل آئے گی"...... نعمانی نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"اسے خدا ترسی کہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور نعمانی بے اختیار اونچی آواز میں ہنس پڑا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

چارلس اور کیٹی کو عارف خان اور اس کی بیوی کے گھر پہنچے ہوئے آج دو روز ہو چکے تھے۔ عارف خان اور اس کی بیوی نے لیبارٹری سے نجی وجوہ کی بنا پر تین روز کی چھٹی لے رکھی تھی اور ان کی چھٹی کا آج تیسرا روز تھا۔ کل صبح انہوں نے ڈیوٹی پر جانا تھا اور ان دو روز میں عارف خان اور اس کی بیوی راحیلہ نے چارلس اور کیٹی دونوں کو نہ صرف ہر قسم کی تفصیلات بتا دی تھیں بلکہ چارلس اور کیٹی نے ان کی عادات، ان کی طبیعت، ان کے مزاج اور ان کے کام کرنے کے طریقوں سے لے کر وہاں لیبارٹری میں پہنچنے سے لے کر وہاں کام کرنے اور وہاں موجود دیگر لوگوں سے ان کے خصوصی نوعیت کے تعلقات، ان کے ہونے والی عام سی گفتگو سب کچھ نہ صرف معلوم کر لیا تھا بلکہ ان کی اتنی بار ریہرسل کر لی تھی کہ اب وہ مکمل طور پر عارف خان اور راحیلہ کا کردار ادا کرنے پر قادر ہو چکے

تھے۔ جیکارڈ نے واقعی ان دونوں کا انتخاب کر کے انتہائی عقلمندی کا
ثبوت دیا تھا کیونکہ نہ صرف ان کا قدوقامت، جسامت بلکہ ان کے
چہروں کے خدوخال بھی چارلس اور کیٹی سے اس قدر ملتے جلتے تھے کہ
جب چارلس اور کیٹی نے اپنے روبرو ان دونوں کا سپیشل میک کیا تو
ان کے درمیان پہچان بھی ناممکن ہو گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ
فلا کیرو بم کو وہاں لے جانے اور اسے مین مشین میں لگانے اور پھر
ان کی واپسی تک ہر چیز پر تفصیل سے غور کر لیا گیا تھا اور چارلس اور
کیٹی دونوں کو اب سو فیصد یقین ہو چکا تھا کہ وہاں لیبارٹری میں
انہیں کسی صورت بھی چیک نہ کیا جا سکے گا اور وہ سو فیصد یقین کے
ساتھ اپنا مشن مکمل کر لیں گے۔ یہ حقیقت تھی کہ اس سارے کام
میں عارف خان اور اس کی بیوی نے ان کے ساتھ اس قدر تعاون کیا
تھا کہ جیسے اصل مشن چارلس اور کیٹی کا نہ ہو بلکہ عارف خان اور
راحیلہ کا ہو۔ اس وقت رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ سٹنگ روم
میں بیٹھے ہوئے کافی پینے میں مصروف تھے اور اگر کوئی باہر سے آتا تو
اسے سٹنگ روم میں بیک وقت دو عارف خان اور دو راحیلہ نظر
آتیں۔

"آپ لوگوں نے جیکارڈ سے کتنی دولت حاصل کی ہے"۔ اچانک
چارلس نے عارف خان سے مخاطب ہو کر پوچھا تو عارف خان اور اس
کی بیوی راحیلہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔



"یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... عارف خان نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ جس طرح آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا
ہے اگر آپ کو مزید دولت دے دی جاتی تو آپ ہماری بجائے زیادہ
آسانی سے یہ مشن مکمل کر لیتے"...... چارلس نے عارف خان کے
انداز میں ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے جیکارڈ سے کہا تھا لیکن جیکارڈ نے جواب دیا کہ ایسا ممکن
نہیں ہے اس لئے ہم خاموش ہو گئے تھے حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ ہم
یہ کام آپ دونوں کی نسبت زیادہ آسانی سے کر سکتے تھے بلکہ اب بھی
کر سکتے ہیں"...... عارف خان نے جواب دیا تو اس بار چارلس بے
اختیار چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اگر آپ کو مزید دولت دی جائے تو آپ
ہماری بجائے خود جا کر یہ مشن مکمل کر سکتے ہیں"...... چارلس نے
کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ ہم دونوں میاں بیوی کی طویل عرصہ سے
خواہش تھی کہ ہم ایکریمیا جا کر نہ صرف سیٹل ہو جائیں بلکہ وہاں
لارڈز کی طرح زندگی گزاریں لیکن ظاہر ہے اس کے لئے انتہائی کثیر
دولت کی ضرورت ہے۔ جب جیکارڈ نے ہمیں اعتماد میں لیا تو ہم اس
لئے تیار ہو گئے تھے کہ اس طرح ہمیں کثیر دولت حاصل کرنے کا
موقع مل رہا ہے اور جیکارڈ نے اس کام کے لئے پچاس لاکھ ڈالر دینے کا

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

وعدہ کیا ہے"...... عارف خان نے کہا۔

"وعدہ نہ کیا مطلب۔ صرف وعدہ"...... چارلس نے حیران ہو کر کہا۔

"دس لاکھ ڈالر ہمیں پیشگی دیئے گئے ہیں اور باقی کام مکمل ہونے کے بعد دیئے جائیں گے اور ہمیں جیکارڈ پر مکمل اعتماد ہے کہ ہمیں یہ رقم مل جائے گی"...... عارف خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے چارلس کہ جیکارڈ سے بات کر لی جائے۔ اگر عارف خان ہی کام کرے تو واقعی اس میں کوئی رسک نہیں رہے گا"...... اس بار کیٹی نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی یہی محسوس کیا ہے۔ ٹھیک ہے میں کرتا ہوں بات۔ مقصد تو مشن کی تکمیل ہے کسی طرح بھی ہو"۔ چارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین وڈ ریستوران"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"عارف خان بول رہا ہوں"...... جیکارڈ سے بات کراؤ"۔ چارلس نے عارف خان کے لہجے اور انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ کو معلوم نہیں ہے باس جیکارڈ ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چارلس بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہلاک ہو گئے ہیں۔ کب۔ کیسے۔ کس نے ایسا کیا ہے"۔



چارلس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر سامنے بیٹھے ہوئے عارف خان اور اس کی بیوی بھی اچھل پڑے۔ ان کے چہرے بھی بگڑ سے گئے تھے۔

"دو روز پہلے وہ اپنے آفس میں موجود تھے۔ پھر پتہ چلا کہ وہاں ان کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ وہ شاید کسی خصوصی ٹرانسمیٹر پر کسی کو کال کر رہے تھے کہ ٹرانسمیٹر پھٹ گیا اور وہ ہلاک ہو گئے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ"...... چارلس نے کہا اور بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے"...... عارف خان نے انتہائی بے چین سے لہجے میں پوچھا تو چارلس نے اسے جیکارڈ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"ٹرانسمیٹر پھٹنے سے ہلاک ہو گیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عارف خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس کا کوئی پرزہ اس کے سینے میں گھس کر اس کے دل میں جا لگا ہو"...... چارلس نے جواب دیا لیکن اس کے اپنے ذہن میں یہ اطلاع ملنے کے بعد مسلسل دھماکے ہو رہے تھے کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ جیکارڈ کو باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت ہلاک کیا گیا ہے اور یہ ہلاکت چیف کی طرف سے ہے لیکن اس کی کوئی وجہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"اب ہماری رقم کا کیا ہو گا"...... راحیلہ نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"ہاں۔ ہماری رقم اب کون دے گا"....... عارف خان کا لہجہ بھی بدلا ہوا تھا۔

"رقم کی فکر مت کرو۔ رقم جیکارڈ نے اپنی جیب سے نہیں دینی تھی۔ رقم تنظیم کی طرف سے ملنی تھی اور تنظیم موجود ہے"۔ چارلس نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم اپنے چیف سے بات کرو۔ ورنہ"....... عارف خان نے کہا تو چارلس بے اختیار چونک پڑا۔

"ورنہ کیا"....... چارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ورنہ ہم تعاون نہیں کریں گے۔ ہم اپنے ملک سے غداری کر رہے ہیں اور اگر ہمیں رقم بھی نہ ملے تو پھر ہمیں کیا ضرورت ہے ایسا کرنے کی"....... عارف خان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ بہرحال تمہاری تسلی کے لئے میں خود بات کرتا ہوں"....... چارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔ فون میں لاؤڈر کا بٹن موجود تھا اس لئے اس نے سب سے پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یہاں انکوائری کا کیا نمبر ہے"....... چارلس نے عارف خان سے پوچھا اور عارف خان نے نمبر بتا دیا تو چارلس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔



"ڈان مارک کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے دیں"....... چارلس نے عارف خان کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا دیئے گئے تو چارلس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے کارپوریشن"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چارلس بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"....... چارلس نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہاں وائس چیکنگ کمپیوٹر نصب ہے اگر اس کی آواز مشکوک ثابت ہوئی تو بات ہی نہ ہو سکے گی۔

"ہولڈ کرو"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں چارلس بول رہا ہوں"....... چارلس نے کہا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیا کام ہو گیا ہے یا نہیں"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"کام تو ہو جائے گا باس لیکن جن کے ذریعے کام ہونا تھا ان سے جیکارڈ نے بھاری رقم کا معاہدہ کر رکھا تھا اور جیکارڈ ٹرانسمیٹر پھٹنے سے ہلاک ہو چکا ہے۔ اب اس رقم کا کیا ہو گا"....... چارلس نے عارف خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

" جیکارڈ سیکرٹ سروس کی نظروں میں آگیا تھا اس لئے مجھے اس کا خاتمہ کرنا پڑا ورنہ تم لوگ پکڑے جاتے ۔ جہاں تک رقم کا تعلق ہے ان لوگوں کو یقین دلا دو کہ رقم انہیں ملے گی ۔ جیکارڈ کا اسسٹنٹ جیری انہیں رقم دے گا"....... چیف نے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے عارف خان اور اس کی بیوی راحیلہ دونوں کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار کھل اٹھے تھے کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے وہ دونوں گفتگو بخوبی سن رہے تھے ۔

" باس ۔ سیکرٹ سروس کو کیسے جیکارڈ کے بارے میں علم ہوا" ۔ چارلس نے کہا ۔

" گولڈن بار کے مائیک نے تمہیں جیکارڈ کا پتہ بتایا تھا اور دو آدمی اسے اس کے آفس میں جا کر ملے ۔ جب وہ چلے گئے تو مائیک کو وہاں صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے پایا گیا ۔ اسے ملنے والوں میں سے ایک نے اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتایا تھا ۔ وہاں میرے خاص لوگ موجود ہیں کیونکہ اس اہم ترین معاملے کے لئے میں نے وہاں مکمل نیٹ ورک قائم کر رکھا ہے ۔ میں نے جیسے ہی پرنس آف ڈھمپ کا نام سنا میں سمجھ گیا کہ یہ عمران ہو گا اور مائیک بہرحال جیکارڈ کے بارے میں جانتا تھا ۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر جیکارڈ سے رابطہ کیا تو اس نے مجھے تمہارے ساتھ ہونے والی ملاقات کی تفصیل بتا دی ۔ چونکہ سوائے رقم کے باقی معاملات جیکارڈ طے کر چکا تھا اور اگر جیکارڈ عمران کے ہاتھ لگ جاتا تو یہ مشن مکمل ہوتا تو



ایک طرف تم دونوں کا خاتمہ بھی ہو جاتا اس لئے میں نے خصوصی ٹرانسمیٹر کو فائر کر کے اسے ہلاک کر دیا ۔ پھر وہاں موجود میرے آدمیوں سے مجھے اطلاع مل گئی کہ اس کی ہلاکت کے کچھ دیر بعد ہی عمران اور اس کا ایک ساتھی وہاں پہنچے تھے ۔ اس طرح سمجھو کہ مشن بال بال بچ گیا ہے"....... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ایسا کرنا ضروری تھا چیف ورنہ ہم واقعی بے بس چوہوں کی طرح پکڑے جاتے ۔ ہم اس وقت عارف خان اور اس کی بیوی کی رہائش گاہ پر ان کے حلیوں میں موجود ہیں اور صبح ہم نے مشن کی تکمیل کے لئے جانا ہے لیکن اگر عارف خان اور اس کی بیوی کے ذریعے یہ مشن مکمل کرایا جائے تو میرے خیال میں اس میں قطعی کوئی رسک باقی نہ رہے گا اور وہ لوگ ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ صرف انہیں مزید دولت دینا ہو گی جو انہیں آسانی سے دی جا سکتی ہے"....... چارلس نے کہا ۔

" جیکارڈ نے مجھے یہ تجویز دی تھی لیکن سیکرٹ سروس کی وجہ سے میں نے اس کی تجویز مسترد کر دی تھی ۔ یہ لوگ تربیت یافتہ نہیں ہیں اس لئے معمولی سے شک اور تھوڑی سی غیر معمولی چیکنگ پر ان کے اعصاب جواب دے سکتے ہیں اور اب جیکارڈ کے خاتمے کے بعد ہو سکتا ہے کہ وہاں ایسے انتظامات کئے گئے ہوں جبکہ تم پر اور کیٹی پر مجھے مکمل بھروسہ ہے کہ تم ہر قسم کے حالات میں مشن مکمل کرنا جانتے ہو اور ہاں عارف خان اور اس کی بیوی کو مشن پر جانے سے

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

پہلے تم خود بھاری رقم کا چیک دے سکتے ہو کیونکہ بعد میں لامحالہ سیکرٹ سروس یا ملٹری انٹیلی جنس ان سے پوچھ گچھ کر سکتی ہے"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں ایسا ہی ہو گا"...... چارلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب تم مطمئن رہو۔ ویسے چیف کے حکم پر تم دونوں کو بھاری رقم میں بھی دے دیتا ہوں۔ آؤ نیچے تہہ خانے میں چلیں جہاں رقم موجود ہے"...... چارلس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تہہ خانے میں۔ لیکن تم تو جب آئے تھے تو تمہارے پاس کوئی سامان ہی نہ تھا۔ تم نے بتایا تھا کہ سامان ہوٹل میں ہے اور چونکہ تمہاری وہاں نگرانی ہو رہی ہے اس لئے تم وہاں نہیں جا سکتے"...... عارف خان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"رقم جیب میں ہوتی ہے عارف خان۔ سامان میں نہیں رکھی جاتی"...... چارلس نے مسکراتے ہوئے کہا تو عارف خان کا چہرہ کھل اٹھا۔

"اوہ اچھا۔ چلو دے دو۔ آؤ راحیلہ"...... عارف خان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو راحیلہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم یہیں بیٹھو کیٹی میں انہیں رقم دے دوں پھر بیٹھ کر صبح کی کارروائی کی تفصیل طے کریں گے"...... چارلس نے کیٹی سے کہا اور کیٹی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد چارلس، عارف خان اور راحیلہ تینوں تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک الماری میں چارلس اور کیٹی کا اپنا لباس موجود تھا۔ چارلس اس الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا مشین پسٹل موجود تھا۔

"یہ۔ یہ کیا"...... سامنے کھڑے عارف خان اور راحیلہ نے کہا۔

"یہ معاوضہ ہے تمہارا اپنے ملک سے غداری کا"...... چارلس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی عارف خان اور اس کی بیوی راحیلہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور فرش پر تھوڑی دیر تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ چارلس مڑا اور اس نے الماری کھول کر پسٹل دوبارہ جیب میں ڈالا اور پھر الماری بند کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ خانے کی اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ دو روز سے پوری سیکرٹ سروس ٹائیگر سمیت چارلس اور کیٹی کو دارالحکومت میں تلاش کر رہی تھی لیکن وہ اس طرح غائب ہو گئے تھے جیسے ان کا وجود ہی نہ ہو۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کال چیک کرنے والے ادارے کو بھی کالز چیک کرنے کے احکامات دے دیئے تھے لیکن ابھی تک ان کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہ ملی تھی۔

"عمران صاحب۔ آخر یہ دونوں کہاں غائب ہو گئے ہوں گے۔ واپس بھی وہ نہیں گئے۔ ایئرپورٹ سے بھی چیک کرا لیا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ کہیں کیمو فلاج ہو گئے ہیں۔ بہرحال کب تک ایسا ہو گا۔ انہیں بہرحال سامنے تو آنا ہی ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔



"عمران صاحب آپ نے ایکس لیبارٹری پر کسی کی ڈیوٹی نہیں لگائی حالانکہ ان کا ٹارگٹ بہرحال یہی لیبارٹری ہے۔ وہ کسی میک اپ میں بھی ہوں بہرحال انہوں نے پہنچنا تو وہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہاں ان کی چیکنگ کے خصوصی انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ وہ چاہے کسی بھی میک اپ میں وہاں پہنچیں انہیں فوری طور پر چیک کر لیا جائے گا اس لئے مجھے وہاں کی فکر نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ بہرحال وہاں کسی کام کرنے والے کے میک اپ میں ہی جائیں گے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ انہیں وہاں چیک کیا جا سکتا ہے اس لئے لامحالہ انہوں نے اس کا کوئی خصوصی انتظام کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے لیکن وہ کچھ بھی کر لیں چیک بہرحال ہو جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر ہمیں کسی طرح معلوم ہو جائے کہ وہ کس کے روپ میں وہاں داخل ہوں گے تو انہیں زیادہ آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو"...... عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"ایکس لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف سیکورٹی آفیسر کرنل پاشا سے بات کرائیں میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل پاشا بول رہا ہوں چیف سیکورٹی آفیسر"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں کرنل پاشا۔ لیبارٹری میں کوئی غیر معمولی بات یا واقعہ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ آل از اوکے۔ ہم آپ کی ہدایات کے مطابق پوری طرح ریڈ الرٹ ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیبارٹری میں کام کرنے والوں میں سے کوئی طویل رخصت پر تو نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"طویل رخصت پر شاید ہو کیونکہ بہرحال ایسا تو ہوتا رہتا ہے"۔ کرنل پاشا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید اسے عمران کے اس سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"ایسے لوگوں کی فہرست تیار کرائیں۔ کتنی دیر لگ جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

"نصف گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا



گیا۔

"اوکے۔ میں پھر فون کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کے ذہن میں کیا بات آئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے چارلس اور کیٹی دونوں یا ان میں سے کوئی ایک لیبارٹری میں وہاں کام کرنے والے کسی آدمی کے روپ میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور اس آدمی کا روپ دھارنے کے لئے انہیں بہرحال خاصا طویل وقت چاہئے۔ پھر ان کا دو روز سے اس طرح غائب رہنے سے میرے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ یہ دونوں لامحالہ ان آدمیوں کے پاس ہی ہو سکتے ہیں اور ایسا آدمی وہ ہو سکتا ہے جس نے طویل رخصت لے رکھی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ خود وہاں جانے کی بجائے اس غدار کو ٹریننگ دے رہے ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسی صورت میں بھی فلا کیرو بم کی خصوصی چیکنگ کام دے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے یہ بم دیکھا ہوا ہے۔ کیا سائز ہوتا ہے اس کا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھا تو نہیں البتہ اس کے بارے میں پڑھا ضرور ہے۔ یہ کیپسول نما ہوتا ہے اور اس کے اندر تو ڈائنامیٹ بھرا ہوتا ہے لیکن اس کے خول میں ایسی کوٹنگ کی جاتی ہے کہ اس پر کسی ریز کا اثر

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

نہیں ہوتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر جامہ تلاشی میں تو اسے چیک کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ آسانی سے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ لوگ اسے اندر کیسے لے جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے انہوں نے اس کے لئے کوئی خصوصی ترکیب سوچی ہو گی"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا بم اندر لے جانے کی حماقت وہ نہیں کریں گے ورنہ وہاں جو انتظامات ہیں اس سے وہ کسی صورت نہیں بچ سکتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس بم کے علاوہ اور کسی طرح بھی لیبارٹری کو تباہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اور کوئی بم باہر سے ڈی چارج نہیں ہو سکے گا اور اندر سے اسے تباہ کرنے کا مطلب ہے کہ اسے فٹ کرنے والا خود بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر نصف گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکس لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی جس نے پہلے فون اٹنڈ کیا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کرنل پاشا سے بات کرائیں۔"



عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کرنل پاشا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل پاشا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ لسٹ مل گئی ہے آپ کو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لسٹ کے مطابق ایک ہفتے سے تین روز تک کی چھٹیوں پر اٹھارہ افراد ہیں"...... کرنل پاشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے پتے معلوم ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنے افراد دارالحکومت سے باہر مضافات کے رہنے والے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آٹھ افراد"...... کرنل پاشا نے جواب دیا۔

"اور دس دارالحکومت میں رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... کرنل پاشا نے جواب دیا۔

"ان میں کوئی جوڑا شامل ہے یا اکیلے افراد ہیں"...... اچانک ایک خیال کے تحت عمران نے پوچھا۔

"جی ایک جوڑا ہے عارف خان اور اس کی بیوی راحیلہ"۔ دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بتایا گیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"کیا یہ دونوں اکٹھے کام کرتے ہیں۔ کیا عہدے ہیں ان کے"۔ عمران نے پوچھا۔

"عارف خان مشین روم میں ٹیکنیشن ہے جبکہ راحیلہ اسی شعبے میں سپروائزر ہے"....... کرنل پاشا نے جواب دیا۔

"کیا آپ انہیں ذاتی طور پر جانتے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں"....... کرنل پاشا نے جواب دیا۔

"کیسے لوگ ہیں یہ"....... عمران نے پوچھا۔

"اپنے کام سے کام رکھنے والے ہیں۔ آج تک ان کی کوئی شکایت سامنے نہیں آئی"....... کرنل پاشا نے جواب دیا۔

"کب سے چھٹی پر ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"تین روز سے۔ کل ان کی واپسی ہے"....... کرنل پاشا نے جواب دیا۔

"ان کا رہائشی پتہ کیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ممتاز کالونی کوٹھی نمبر اٹھارہ بی بلاک"....... کرنل پاشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا فون نمبر"....... عمران نے پوچھا اور دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو کرنل



پاشا نے بتائے تھے۔

"عارف خان بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی بے اختیار چونک پڑا۔

"سوری۔ رانگ نمبر"....... عمران نے لہجہ بدل کر کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات"....... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"یہ عارف خان نہیں ہے چارلس ہے۔ اب مجھے خود وہاں جانا ہو گا"....... عمران نے کہا۔

"کیسے۔ مجھے تو آواز سن کر کوئی خاص بات محسوس نہیں ہوئی"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عارف خان کا لفظ جس انداز میں بولا گیا ہے وہ یہاں کے مقامی لوگوں کی طرح نہیں بولا گیا۔ گو انتہائی کامیاب کوشش کی گئی ہے لیکن ع کو الف کے انداز میں بولا گیا ہے۔ بہرحال چیکنگ ضروری ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے اس بار جولیا کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"ممتاز کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ بی بلاک میں ایکس لیبارٹری میں کام کرنے والا ایک جوڑا عارف خان اور اس کی بیوی راحیلہ رہتے ہیں۔ ان کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ مشکوک ہیں۔ میں نے عمران کو ان کی چیکنگ کی ہدایت کر دی ہے۔ وہ وہاں پہنچ جائے گا تم اس کے ساتھ رہنا اور اپنے طور پر چیکنگ کرنی ہے کہ یہ دونوں مقامی ہیں یا غیر ملکی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر یہ مشکوک ثابت ہوئے تو کیا آپ انہیں مزید ڈھیل دیں گے یا"...... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ان سے ملنے کے بعد ہی سوچوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem



چارلس اور کیتھی دوسری صبح اپنے مشن کے بارے میں بات چیت میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ چارلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"عارف خان بول رہا ہوں"...... چارلس نے عارف خان کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"سوری۔ رانگ نمبر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چارلس نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا"...... کیتھی نے چونک کر پوچھا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ خطرہ ہمارے قریب پہنچ گیا ہے۔ یہ رانگ کال نہیں تھی بلکہ شاید چیکنگ کال تھی"۔ چارلس

www.paksociety.com

نے کہا۔

"کیا کوئی خاص بات مارک کی ہے تم نے یا صرف معاملہ چھٹی حس تک ہی محدود ہے"....... کیٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاص بات کیا نوٹ کرنی ہے لیکن تمہیں معلوم ہے کہ میری چھٹی حس نے کبھی مجھے دھوکہ نہیں دیا۔ مجھے شبہ ہے کہ یہ آواز عمران کی ہو سکتی ہے۔ اس نے یقیناً کسی نہ کسی انداز میں کوئی بات معلوم کر لی ہو گی"....... چارلس نے کہا۔

"تو پھر اب"....... کیٹی نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ ہمیں خطرے کا سدباب پیشگی کرنا ہو گا۔ میں آرہا ہوں"....... چارلس نے کہا اور اٹھ کر اندرونی کمرے میں چلا گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ آیا تو وہ خاصا مطمئن نظر آرہا تھا۔

"کیا انتظام کیا ہے"....... کیٹی نے پوچھا۔

"فی الحال تو ایک خصوصی مشین پسٹل اٹھایا ہے اور دوسرا آف راڈ لیا ہے"....... چارلس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آف راڈ۔ وہ کیوں"....... کیٹی نے چونک کر پوچھا۔

"اگر میری چھٹی حس درست ہے تو پھر یہ فون کرنے والے یقیناً سیکرٹ سروس کے لوگ ہوں اور اگر وہ یہاں آئے تو دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ وہ ہمیں بے ہوش کر کے یہاں کی تلاشی لیں اور ہمیں اٹھا کر یہاں سے کسی اور جگہ لے جائیں یا پھر یہیں پر ہماری چیکنگ کریں لیکن میرا ذاتی خیال ہے کہ وہ لوگ ہمیں اپنے کسی اڈے پر لے جائیں گے اور وہاں ہمیں ہوش میں لا کر ہم سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ ہمارا خصوصی میک اپ کسی صورت بھی ان سے واش نہ ہو سکے گا۔ ایسی صورت میں آف راڈ ہمارا یقینی تحفظ کرے گا۔ دوسری صورت یہ کہ وہ براہ راست اندر آئیں اور ہمیں کور کرنے کی کوشش کریں تو ایسی صورت میں خصوصی مشین پسٹل کام آسکتا ہے"....... چارلس نے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں بے ہوش کر کے ہلاک کر دیں اور آف راڈ استعمال کرنے کی نوبت ہی نہ آئے"....... کیٹی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ان کا تعلق سیکرٹ سروس یا کسی سرکاری ایجنسی سے ہے تو پھر وہ ہمیں بے ہوشی کے دوران کسی صورت بھی ہلاک نہیں کریں گے۔ ایسے ایجنٹوں کی نفسیات میں اچھی طرح جانتا ہوں"۔ چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عارف خان اور اس کی بیوی کی لاشیں جب انہیں ملیں گی تو پھر انہیں ہمارے میک اپ میں ہونے کا یقین آجائے گا۔ پھر تو وہ ہماری کھال چھیل کر رکھ دیں گے"....... کیٹی نے کہا۔

"میں نے اس کا بندوبست کر دیا ہے۔ وہ تہہ خانہ خصوصی ساخت کا ہے۔ میں نے اسے بند کر دیا ہے اور عام حالات میں کسی کو یہ خیال نہیں آسکتا کہ اس چھوٹی سی متوسط ٹائپ کی کوٹھی میں

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

اس قسم کا تہہ خانہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ اسے ٹریس نہ کر سکیں گے اور اگر کر بھی لیں تو پھر وہ لازماً ہمیں ہوش میں لے آئیں گے تاکہ ہم سے اصل بات اگلوا سکیں"....... چارلس نے جواب دیا۔

"لیکن فلا کیرو بم بھی تو تہہ خانے میں موجود ہے۔ اگر انہوں نے تہہ خانہ ٹریس کر لیا تو پھر یہ بم ان کے ہاتھ لگ جائے گا اور ہم بے بس ہو کر رہ جائیں گے"....... کیٹی نے کہا اور چارلس بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ساری صورتیں کیوں اکٹھی فرض کر رہی ہو۔ ہو سکتا کہ یہ میرا وہم ہو اور کچھ بھی نہ ہو۔ ویسے فلا کیرو بم اس تہہ خانے میں ایسی جگہ موجود ہے کہ وہ سارے تہہ خانے کو بھی اکھیڑ ڈالیں تب بھی وہ اس تک نہیں پہنچ سکتے"....... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر انہیں ہم پر شک پڑ گیا ہے تو پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری نگرانی کرائیں اور وہاں لیبارٹری میں بھی ہماری خصوصی چیکنگ کی جائے۔ ایسی صورت میں تو فلا کیرو بم بھی ٹریس ہو جائے گا اور ہم پکڑے بھی جا سکتے ہیں"....... کیٹی نے کہا۔

"یہی تو اصل بات ہے کہ فلا کیرو بم چیک نہیں ہو سکتا اور یہ اتنا چھوٹا ہے کہ اسے آسانی سے چھپایا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہمارا میک اپ کسی صورت بھی چیک نہیں ہو سکتا اس لئے تم فکر مت کرو۔ سب ٹھیک رہے گا اور ہم اپنے مشن میں کامیاب رہیں



گے"....... چارلس نے جواب دیا اور کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"میں دیکھتا ہوں"....... چارلس نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

عمران نے کار ممتاز کالونی کی اس سڑک پر سائیڈ میں روک دی
جہاں سے اس کی مطلوبہ کوٹھی نزدیک ہی تھی۔ وہ کار سے اترا ہی تھا
کہ ایک طرف سے جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھتی دکھائی
دی۔

" میں کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ کہاں رہ گئے تھے
تم "۔ جولیا نے قریب آکر کہا۔

" واہ۔ پھر تو یہ میری زندگی کا سب سے خوش قسمت دن ہے
تم میرا انتظار کر رہی ہو۔ واہ۔ اسے کہتے ہیں بخت کا یاور ہونا"
عمران نے ٹھیٹ عاشقانہ لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب مجھے معلوم ہو گیا ہے تم صرف باتیں ہی کر سکتے ہو اس لئے
اب ان احمقانہ باتوں پر میرا دل نہیں دھڑکتا۔ جو مرضی آئے کہتے
رہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔



" یعنی تمہاری کایا پلٹ ہو گئی ہے۔ اب تمہارا دل احمقانہ باتوں
پر نہیں بلکہ دانشورانہ باتوں پر دھڑکتا ہے۔ تو ٹھیک ہے میں اب
بڑے بڑے دانشوروں جیسے انداز میں باتیں شروع کر دیتا ہوں۔
مقصد تو یہی ہے کہ تمہارا دل دھڑکتا رہے"...... عمران نے کہا تو
جولیا کے چہرے پر یکلخت ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی۔

" تو تم واقعی چاہتے ہو کہ میرا دل دھڑکتا رہے"...... جولیا نے
آہستہ سے لیکن خاصے جذباتی لہجے میں کہا۔ وہ بھول گئی تھی کہ چند
لمحے پہلے اس نے کیا کہا تھا۔

" ہاں۔ ظاہر ہے تمہارا دل دھڑکتا رہے گا تو تمہارے جسم میں
خون بھی دوڑتا رہے گا اور تم زندہ بھی رہو گی اور تم زندہ رہو گی تو
سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کی سیٹ خالی نہیں ہو گی اور صالحہ میں
تو ایسی صلاحیتیں نہیں ہیں کہ وہ سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف بن
سکے۔ اب تم خود بتاؤ کہ تمہارے دل کا دھڑکنا کتنا ضروری ہے"۔
عمران نے جواب دیا تو جولیا کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا۔

" تم۔ تم نانسنس۔ تم احمق۔ کاش تم احمق نہ ہوتے"۔ جولیا
نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ اتنا غصہ۔ میں نے کوئی غلط بات کر دی ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چلو کہاں چلنا ہے اور خبردار اگر آئندہ میرے سامنے پھر کوئی
بکواس کی۔ نانسنس"...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

اس کے ساتھ ہی وہ سڑک کی طرف بڑھ گئی۔ عمران اس کے اس طرح آگے بڑھ جانے پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہاری جذباتیت کام میں حارج ہوتی ہے مس جولیا اس لئے مجبوری ہے"....... عمران نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"شٹ اپ۔ میں قطعاً جذباتی نہیں ہوں۔ سمجھے"....... جولیا نے پلٹ کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے آہستہ بولو ورنہ دیکھنے والے کیا کہیں گے کہ میاں بیوی کی لڑائی گھر سے نکل کر سڑک پر پہنچ گئی ہے"....... عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ میں جا رہی ہوں میں خود ہی چیف سے بات کر لوں گی"....... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے واپس مڑنے لگی۔

"مس جولیا خاموشی سے میرے ساتھ آؤ میں نے تمہیں اس لئے ڈپٹی چیف کا عہدہ یاد دلایا ہے کہ اس وقت ہم انتہائی اہم مشن پر ہیں۔ یہاں جذباتیت پورے ملک کے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کوٹھی کی طرف بڑھ گیا جس کا پتہ کرنل پاشا نے بتایا تھا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری۔ میں سمجھی تھی"....... جولیا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا لیکن فقرہ مکمل کئے بغیر خاموش ہو گئی۔ عمران نے کوئی جواب نہ دیا اور آگے بڑھ کر اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔

"جی فرمائیے"....... آنے والے نے حیرت بھری نظروں سے عمران اور جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام عارف خان ہے"....... عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ کون ہیں اور آپ مجھے کیسے جانتے ہیں"۔ آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ ہمیں اندر بیٹھنے کے لئے نہیں کہیں گے۔ ہم شریف لوگ ہیں"....... عمران نے کہا تو عارف خان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آئیے تشریف لائیے"....... عارف خان نے کہا اور اندر داخل ہو کر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران اور جولیا اندر داخل ہوئے۔ یہ چھوٹی سی کوٹھی تھی۔ پورچ میں ایک پرانے ماڈل کی چھوٹی کار بھی موجود تھی اور برآمدے میں ایک مقامی خاتون بھی موجود تھی۔

"آئیے"....... عارف خان نے پھاٹک کو اندر سے بند کر کے برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ عمران اور جولیا اس کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ عمران کی تیز نظریں ماحول کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

"یہ میری بیوی راحیلہ ہے اور آپ"...... برآمدے کے قریب پہنچ کر عارف خان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خاموش ہو گیا۔

"خاتون۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ مس جولیانا فٹز واٹر ہیں۔ ہمارا تعلق بلیک ایرو سے ہے"...... عمران نے راحیلہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بلیک ایرو۔ کیا مطلب۔ راحیلہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ چارلس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔

"تفصیلی تعارف بھی ہو جائے گا۔ کیا آپ کی کوٹھی میں ڈرائینگ روم نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو چارلس اور راحیلہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ آئیے"...... عارف خان نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور راحیلہ کے چہرے پر بھی ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر وہ انہیں ایک چھوٹے سے ڈرائینگ روم میں لے آئے۔

"راحیلہ مہمانوں کے لئے کچھ پینے کے لئے لے آؤ"...... عارف خان نے اپنی بیوی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم بہرحال بن بلائے مہمان ہیں اس لئے آپ رہنے دیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں ابھی لے آتی ہوں"۔ راحیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر ڈرائینگ روم سے باہر



نکل گئی۔

"آپ ایکس لیبارٹری میں کام کرتے ہیں"...... عمران نے کہا تو عارف خان بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ آپ کون ہیں۔ پہلے آپ اپنا تعارف کرائیں"...... عارف خان کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

"ہمارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس کے ایک خصوصی شعبے سے ہے۔ آپ اور آپ کی بیوی دونوں چھٹی پر ہیں اور کل صبح آپ نے ایکس لیبارٹری میں ڈیوٹی کرنی ہے جبکہ حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے ڈان مارک کے دو ایجنٹ یہاں آئے ہیں جن میں ایک مرد ہے اور دوسری عورت۔ مرد کا نام چارلس ہے اور عورت کا نام کیٹی ہے۔ یہ دونوں فلاکیرو بم کی مدد سے لیبارٹری تباہ کرنا چاہتے ہیں اور آپ دونوں بھی میاں بیوی ہیں اور آپ کے قدوقامت بھی اس چارلس اور کیٹی سے ملتے جلتے ہیں اس لئے آپ کی چیکنگ ضروری تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے راحیلہ اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں مشروب کے چار گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھا اور چوتھا گلاس ہاتھ میں اٹھائے وہ عارف خان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"لیکن یہ خاتون تو غیر ملکی ہے اور کوئی غیر ملکی خاتون کیسے کسی سرکاری ایجنسی میں شامل ہو سکتی ہے"...... چارلس نے جولیا کی

www.paksociety.com

Scanned and Uploaded By Nadeem

Uploaded By Nadeem

طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"غیر ملکی خاتون کی چیکنگ کے لئے غیر ملکی خاتون ہی کام آ سکتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ بہرحال آپ کی بات ٹھیک ہے ہم ایکس لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور ہم تین روز کی چھٹی پر تھے اور کل ہم نے واپس ڈیوٹی پر جانا ہے"...... عارف خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے ہمیں آپ کے بارے میں تسلی ہو گئی ہے۔ اب ہمیں اجازت دیں ہم نے ابھی اٹھارہ مزید افراد کو چیک کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے آپ مشروب تو لے لیں"...... عارف خان نے چونک کر کہا۔

"سوری۔ ہم ڈیوٹی پر ہیں۔ خدا حافظ۔ آؤ جولیا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ وہ خاموشی سے اس کے پیچھے چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پھاٹک سے نکل کر سڑک کراس کر کے کاروں کی طرف بڑھنے لگے۔

"تم نے مشروب کیوں نہیں پیا تھا۔ کوئی گڑبڑ تھی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے چلی آؤ۔ کار میں باتیں ہوں گی"...... عمران نے کہا



اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے کار کا سائیڈ دروازہ کھولا اور جولیا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"میں اپنی کار میں آتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"بیٹھو۔ ابھی ہم نے چیکنگ کرنی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سرہلاتی ہوئی کار میں بیٹھ گئی۔ عمران دوسری طرف ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور تھوڑا سا آگے جانے کے بعد عمران نے کار دوسری سائیڈ گلی میں روک دی اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس کے اندر سے ایک جدید ڈکٹا فون رسیور نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"حیرت ہے راحیلہ کہ غیر ملکی بھی اب اس قدر خفیہ سرکاری ایجنسیوں میں شامل کئے جاتے ہیں"...... عارف خان کی آواز سنائی دی۔

"مجھے تو اب بھی یقین نہیں آرہا عارف کہ یہ لوگ سرکاری آدمی ہو سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ تم چیف سیکورٹی آفیسر کرنل پاشا سے بات کر لو"...... راحیلہ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ نہیں راحیلہ۔ یہ بڑے حساس معاملات ہوتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا ہم کسی چکر میں پھنس جائیں۔ جو بھی ہیں ہوتے رہیں"۔ عارف خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ بہرحال صبح ہم نے ڈیوٹی پر تو جانا ہی ہے اس لئے کیوں نہ آج کھانا باہر کھا لیں"...... راحیلہ کی آواز سنائی

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

دی۔

"جیسے تم کہو۔ اب ظاہر ہے تمہاری بات رد تو نہیں کر سکتا ورنہ تمہارا منہ کئی روز تک پھولا رہے گا"....... عارف خان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھنے اور کرسیاں گھسٹنے کی آوازیں سنائی دیں تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور آف کر دیا اور اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھ دیا۔

"یہ لوگ تو صاف ہیں"....... جولیا نے کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات اتنے سادہ نہیں ہیں۔ بہرحال اب ہمیں مزید چیکنگ کرنا ہو گی"....... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"....... جولیا نے کہا۔

"ان کے باہر جانے کے بعد اس کوٹھی کی مکمل تلاشی لیں گے"۔ عمران نے کہا اور گاڑی آگے بڑھا دی اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ اسی سڑک پر واپس آئے اور عمران نے کار ایک درخت کی اوٹ میں اس انداز میں روک دی کہ وہاں سے وہ کوٹھی کے گیٹ پر تو نظر رکھ سکتے تھے لیکن انہیں عمومی طور پر مشکوک نہ سمجھا جا سکتا تھا اور پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد پھاٹک کھلا اور وہی کار جو پورچ میں کھڑی تھی باہر آ کر رک گئی۔ پھر پھاٹک اندر سے بند کر دیا گیا اور چھوٹا پھاٹک کھول کر راحیلہ باہر آ گئی۔ اس نے چھوٹے پھاٹک کو باہر سے تالا لگایا اور پھر کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گئی۔ دوسرے لمحے کار دائیں طرف مڑ کر آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر ایک موڑ کاٹ کر نظروں سے غائب ہو گئی۔ عمران اور جولیا خاموش بیٹھے رہے۔

"آؤ اب تک وہ کافی دور نکل گئے ہوں گے اور ان کی فوری واپسی کا کوئی سکوپ نہیں رہا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ جولیا بھی دوسری طرف سے نیچے اتری اور ایک بار پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"کوٹھی کی دیواریں زیادہ بلند نہیں ہیں۔ اس کے عقبی طرف سے اندر جانا ہو گا"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سائیڈ گلی سے گزر کر وہ عقبی سمت میں آئے اور چند لمحوں بعد عمران اچھل کر دیوار پر چڑھا اور اندر کود گیا۔ چونکہ وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا کہ کوٹھی میں ان دونوں میاں بیوی کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کوئی کتا ہے اس لئے وہ اطمینان سے اندر کود گیا۔ عقبی دیوار میں ایک دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور جولیا اندر آ گئی اور عمران نے دروازہ اندر سے دوبارہ بند کر دیا۔ پھر وہ دونوں سائیڈ گلی سے ہو کر سامنے کے رخ پر آ گئے اور پھر ان دونوں نے علیحدہ علیحدہ کوٹھی کی تلاشی لینا شروع کر دی۔

"عمران۔ عمران"....... اچانک دور سے جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا کوئی جن بھوت نظر آ گیا ہے"....... عمران

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

نے تیزی سے اس طرف آتے ہوئے اونچی آواز میں کہا جدھر سے جولیا کی آواز آئی تھی۔

"تمہاری موجودگی میں جن بھوت کیسے آسکتے ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تمہیں بھی غائب ہو جانا چاہئے تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بھی اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ دیکھو تہہ خانے کا خصوصی راستہ"...... جولیا نے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ واقعی یہ تو خصوصی ساخت کا دروازہ ہے جو غور کئے بغیر چیک ہی نہیں ہو سکتا۔ ایسی کوٹھیوں میں عام طور پر تو ایسے تہہ خانے نہیں ہوا کرتے"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے جا رہا تھا۔ جولیا اس کے عقب میں تھی تہہ خانہ خاصا بڑا تھا وہاں دیوار میں دو الماریاں تھیں اور اس کے علاوہ باقاعدہ صوفہ، میزیں اور بیڈز بھی رکھے ہوئے تھے جو صاف ستھرے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک الماری کھولی تو اس میں نسوانی لباس لٹکے ہوئے تھے۔ پھر اس نے دوسری الماری کھولی تو اس میں مردانہ لباس موجود تھے۔ عمران نے دونوں الماریوں کی اچھی طرح تلاشی لی لیکن کوئی خاص چیز سامنے نہ آسکی۔

"اوہ۔یہاں فرش پر خون کے دھبے موجود ہیں"...... اچانک جولیا



نے کہا تو عمران تیزی سے مڑا۔ جولیا ایک جگہ کھڑی براؤن رنگ کے کارپٹ کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ عمران آگے بڑھا اور جھک کر غور سے دیکھنے لگا۔

"ہاں۔یہاں واقعی خون کے دھبے موجود ہیں لیکن کافی پرانے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر ان دونوں نے بڑی تفصیل سے پورے تہہ خانے کی تلاشی لے ڈالی لیکن سوائے ان خون کے دھبوں کے اور کوئی مشکوک چیز انہیں نہ مل سکی تھی۔ پھر وہ تہہ خانے سے باہر آئے۔ ایک بار پھر انہوں نے پوری کوٹھی کی تلاشی لی لیکن وہاں واقعی کوئی مشکوک چیز موجود نہ تھی۔

"اوکے۔ سوائے خون کے پرانے دھبوں کے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ آؤ یہ لوگ واقعی اوکے ہیں حالانکہ میری چھٹی حس ابھی تک انہیں کلیئر نہیں کر رہی لیکن اب مزید کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے جولیا سے کہا اور پھر تیزی سے سائیڈ گلی کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے عقبی دروازہ کھول کر جولیا کو باہر بھیجا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف کود گیا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی عمران کہ تم انہیں آخر اس حد تک کیوں مشکوک سمجھ رہے تھے"...... جولیا نے عمران کے ساتھ چلتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھ سکا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی جولیا کی بات نہ سمجھ سکا تھا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"چارلس اور کیتھی دونوں غیر ملکی ہیں اور ڈان مارک کے باشندے ہیں جبکہ عارف خان اور اس کی بیوی دونوں مقامی ہیں اور ہم نے ان سے ملاقات کی ہے۔ وہ دونوں میک اپ میں بھی نہیں لگ رہے تھے۔ تم نے بھی میک اپ نہیں پہچانا۔ پھر ان کی بات چیت کا انداز، آواز، لہجہ، زبان اور لباس سب کچھ مقامی ہی تھا۔ اس کے باوجود تم نے کوٹھی کی تلاشی لینے پر اصرار کیا۔ اس کی وجہ۔ کیا کوئی غیر ملکی اس انداز میں مقامی بن سکتا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"تمہاری بات بظاہر درست ہے جولیا لیکن ہمارے پیشے میں دراصل امکانات پر ہی کام کیا جاتا ہے۔ ہم بھی تو غیر ممالک میں جا کر ایسے ہی کام کرتے ہیں اور وہاں ہمیں چیک نہیں کیا جا سکتا۔" عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب مزید کیا کام رہ گیا ہے۔ ارے۔ اوہ۔ وہ ڈکٹا فون۔ کیا وہ اب بھی وہاں ہے یا تم نے اتار لیا ہے"...... جولیا نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے چونک کر کہا۔

"وہ میری جیب میں ہے۔ بہرحال اب مزید کیا کیا جا سکتا ہے اس لئے اب واپس ہی جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر مجھے میری کار تک پہنچا دو۔ وہ کافی فاصلے پر ہے"...... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر خاصا الجھا ہوا ہے۔



"تمہاری بات درست ثابت ہوئی چارلس۔ ان لوگوں نے واقعی یہاں کی تلاشی لی ہے"...... کیتھی نے کہا تو چارلس بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے یقین تھا کہ ایسا ہی ہو گا اور میں نے اس لئے جان بوجھ کر انہیں تلاشی لینے کا موقع دیا تھا تاکہ وہ ہر لحاظ سے مطمئن ہو جائیں"...... چارلس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جبکہ ڈکٹا فون پر ہم نے جو بات چیت کی تھی اس سے میرا یہی خیال تھا کہ وہ مطمئن ہو جائیں گے۔ بہرحال اچھا ہوا کہ انہیں کچھ نہ مل سکا"...... کیتھی نے جواب دیا۔

"عمران کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ پوری طرح مطمئن نہیں ہے اور پھر وہ جس انداز میں مشروب چھوڑ کر گیا تھا اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی تھی۔ اب اسے کیا معلوم کہ فلا کیرو بم، عارف خان اور

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

راحیلہ دونوں کی لاشیں ہماری کار میں ہمارے ساتھ گئی تھیں اور وہ انہیں یہاں تلاش کرتے رہے۔ ویسے تم نے لاشوں کو ہوٹل کی پارکنگ میں چھوڑ کر خاصا رسک لیا تھا"...... کیٹی نے کہا۔

" نہیں۔ جب تک کوئی خاص مخبری نہ ہو کوئی رسک نہیں ہوتا۔ تم تو کہہ رہی تھی کہ میں انہیں کسی جگہ پھینک دوں لیکن اگر ان کی کسی بھی وجہ سے چیکنگ ہو جاتی تو ہمارا مشن ناکام ہو جاتا اس لئے میں نے انہیں ساتھ رکھا اور اب وہ تہہ خانے میں پڑی رہیں گی"...... چارلس نے جواب دیا اور کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب صبح کو اصل آزمائش سامنے آئے گی چارلس۔ میرے ذہن میں ایک اور خدشہ سر اٹھا رہا ہے"...... کیٹی نے کہا۔

" کون سا"...... چارلس نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ اگر وہاں حفاظتی نظام بدل دیا گیا ہے یا کوئی خصوصی چیکنگ کی گئی تو پھر"...... کیٹی نے کہا۔

" ہم دونوں ان کے آدمیوں کے روپ میں ہیں اور عمران جیسے آدمی نے اگر ہمیں نہیں پہچانا تو وہ لوگ بھی نہیں پہچان سکتے اور عارف خان اور راحیلہ دونوں سے ہم نے وہ سب کچھ معلوم کر لیا ہے جس کی ہمیں وہاں ضرورت پڑ سکتی ہے اس لئے مطمئن رہو۔ ہم کسی صورت بھی چیک نہیں ہو سکتے۔ بے فکر ہو جاؤ"...... چارلس نے کہا اور کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دوسرے روز صبح سویرے وہ دونوں تیار ہو کر کوٹھی سے کار میں نکلے اور اس سڑک کی طرف بڑھنے



لگے جس پر ایکس لیبارٹری تھی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی طویل مسافت طے کر کے وہ ایک گتا بنانے والی فیکٹری کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ یہ عام سی فیکٹری تھی لیکن چارلس اور کیٹی دونوں کو معلوم تھا کہ اس عام سی فیکٹری کے نیچے خفیہ ایکس لیبارٹری ہے۔ چونکہ وہ عارف خان اور اس کی بیوی سے پہلے ہی سب کچھ معلوم کر چکے تھے اس لئے انہیں راستے میں کہیں بھی کوئی الجھن پیش نہ آئی اور وہ اطمینان سے لیبارٹری میں داخل ہو کر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ ان دونوں کے چہروں پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے اور وہ اس انداز میں کام کر رہے تھے کہ کسی کو بھی ان پر شک نہ ہو سکتا تھا۔ پھر لنچ بریک ہوا تو سب اپنے اپنے کام چھوڑ کر ایک طرف بنی ہوئی کنٹین کی طرف بڑھ گئے اور پھر چارلس کو موقع مل گیا کہ وہ فلا کیرو بم اس مین مشین میں ایک مخصوص جگہ پر نصب کر دے۔ ایسا کر لینے کے بعد وہ بھی کنٹین کی طرف بڑھ گیا۔ کیٹی پہلے ہی کنٹین پر جا چکی تھی لیکن ابھی چارلس کنٹین میں آ کر کیٹی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک نائب قاصد تیزی سے قریب آیا۔

" عارف خان آپ کو اور راحیلہ کو کرنل پاشا صاحب نے کال کیا ہے۔ آپ لنچ کر کے ان کے آفس پہنچ جائیں"...... نوجوان نائب قاصد نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے"...... چارلس نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور نائب قاصد واپس چلا گیا اور وہ دونوں لنچ میں مصروف

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ہو گئے۔

"کیا کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے"....... اچانک ساتھ بیٹھی ہوئی کیٹی نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مطمئن رہو۔ سب اوکے ہو جائے گا"....... چارلس نے کہا اور کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لنچ کرنے کے بعد وہ دونوں چیف سیکورٹی آفیسر کرنل پاشا کے آفس میں پہنچ گئے۔ کرنل پاشا اپنے آفس میں موجود تھے۔

"آؤ عارف خان اور راحیلہ۔ بیٹھو۔ میں نے تم دونوں سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں"....... کرنل پاشا نے ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... عارف خان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا جبکہ کیٹی خاموشی سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"تم دونوں کی چھٹیاں کیسی گزری ہیں"....... کرنل پاشا نے کہا۔

"چند نجی معاملات نمٹانے تھے سر اور وہ نمٹ گئے اس لئے ظاہر ہے اچھی ہی گزری ہیں"....... چارلس نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے کیونکہ دو غیر ملکی ایجنٹ اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے پاکیشیا پہنچ چکے



ہیں"....... کرنل پاشا نے ان دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ کل شام ملٹری انٹیلی جنس کے کسی خصوصی شعبے کے دو افراد جن میں سے ایک مقامی نوجوان تھا اور اس کے ساتھ ایک غیر ملکی لڑکی تھی ہماری کوٹھی پر آئے تھے۔ انہوں نے ہم سے بات کی تھی۔ میں اور راحیلہ تو اس بات پر بے حد حیران ہوئے تھے کہ کوئی غیر ملکی لڑکی آخر کس طرح اس قدر اہم اور خفیہ ایجنسی میں کام کر سکتی ہے لیکن ہم کیا کہہ سکتے تھے۔ یہ حکومت کے سوچنے کی بات ہے"....... چارلس نے کہا تو کرنل پاشا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا نام بتایا تھا انہوں نے"....... کرنل پاشا نے چونک کر پوچھا۔

"مرد نے اپنا نام علی عمران بتایا تھا اور اس غیر ملکی لڑکی کا نام جولیانا فٹزواٹر بتایا گیا تھا"....... چارلس نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو علی عمران تمہارے پاس گیا تھا۔ کیوں۔ اسے کوئی شک پڑا تھا"....... کرنل پاشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ بس اچانک کال بیل بجی اور وہ دونوں آ گئے اور پھر پوچھ گچھ کر کے واپس چلے گئے"....... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا پوچھا تھا انہوں نے"....... کرنل پاشا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور چارلس نے ساری باتیں تفصیل سے بتا دیں۔

"کیا انہوں نے تمہاری رہائش گاہ کی تلاشی بھی لی تھی"۔ کرنل

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

پاشا نے پوچھا۔

"تلاشی۔ نہیں۔ کیوں۔ تلاشی وہ کیوں لیتے"...... چارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ کام کرو"...... کرنل پاشا نے کہا اور وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر مڑ کر وہ آفس سے باہر آ گئے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر زیر لب مسکرا دیئے۔ ان کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔



عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جولیا نے رپورٹ دی ہے کہ عارف خان اور اس کی بیوی پر شک غلط ثابت ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بظاہر تو ایسا ہی ہے حالانکہ میری چھٹی حس ابھی تک مطمئن نہیں ہوئی لیکن اب لگتا ہے کہ میری چھٹی حس ایک ہی کلاس میں پڑھتے پڑھتے بور ہو گئی ہے اس لئے اب اسے ساتویں جماعت میں بٹھانا ہی پڑے گا چاہے سفارش ہی کیوں نہ کرانی پڑے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"چھٹی حس دراصل لاشعور میں موجود خدشات کی بنیاد پر کام

www.paksociety.com

Scanned and Uploaded By Nadeem

Uploaded By Nadeem

کرتی ہے اور ضروری تو نہیں ہے کہ لاشعور میں موجود خدشات درست ہی ثابت ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"دیکھو۔ بہرحال میں نے صبح فلیٹ سے فون کر کے چیف سیکورٹی آفیسر کرنل پاشا کو کہہ دیا تھا کہ وہ عارف خان اور اس کی بیوی دونوں کی خصوصی چیکنگ کرے۔ ان کی نگرانی کرائے اور ان کی گاڑی کی بھی تلاشی لے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بات سامنے آ جائے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا ابھی تک اس کی کوئی رپورٹ نہیں ملی"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں نے اسے خود کہہ دیا تھا کہ اگر کوئی مشکوک بات ہو تو وہ میرے فلیٹ پر فون کر لے ورنہ صرف اوکے کی رپورٹ دینے کی ضرورت نہیں ہے اور اب تو وہاں شفٹ تبدیل ہونے کا وقت بھی قریب ہے۔ اب تک اس کے فون نہ آنے کا مطلب یہی ہے کہ کوئی مشکوک بات نہ تھی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت تو اس بات پر ہے کہ یہ دونوں ایجنٹ آخر غائب کہاں ہو گئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کوئی رپورٹ سیکرٹ سروس کی طرف سے نہیں آئی"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی تک سب انہیں تلاش کرنے میں مصروف ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔



"میرا خیال ہے کہ کرنل پاشا سے بات کر لی جائے تاکہ کم از کم عارف خان والا باب تو بند ہو سکے اور میں کسی اور طرف توجہ کر سکوں"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکس لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل پاشا سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کرنل پاشا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل پاشا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے عارف خان اور اس کی بیوی کے بارے میں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اوکے ہے سر۔ میں نے خصوصی طور پر ان کی چیکنگ کرائی ہے۔ ان کی کار بھی چیک کرائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی نگرانی بھی کرائی ہے۔ اس کے بعد لنچ کے وقت میں نے ان دونوں کو اپنے آفس میں بلوا کر ان سے باتیں بھی کی ہیں۔ انہوں نے آپ کی ان کی کوٹھی میں آمد اور پھر واپسی کے بارے میں بھی از خود سب کچھ ٹھیک بتایا ہے۔ میں نے آپ کے کہنے پر کوٹھی کی تلاشی کی بات کی تھی لیکن انہیں اس تلاشی کا کوئی علم نہ تھا"...... کرنل پاشا نے جواب دیتے

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ہوئے کہا۔

"اس وقت وہ کہاں ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"وہ ڈیوٹی پر کام کر رہے ہیں"...... آدھے گھنٹے بعد شفٹ تبدیل ہو گی"....... کرنل پاشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کوئی مشکوک بات"....... عمران نے کہا۔

"نو سر۔ سب اوکے ہے اور ہر لحاظ سے ہم پوری طرح الرٹ ہیں"....... کرنل پاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے خدا حافظ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ واقعی ہم غلط ٹریک پر کام کر رہے ہیں۔ بہرحال اب سوائے اس کے کہ چارلس اور کیٹی کو تلاش کیا جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نے اس بلیک ایرو کے بارے میں کسی قسم کا کوئی ورک نہیں کیا۔ ڈان مارک کو آخر کیا ضرورت ہے کہ وہ پاکیشیا کی لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے ایجنٹ بھیجے"....... بلیک ایرو نے کہا۔

"میں پہلے ان دونوں ایجنٹوں کو کور کرنا چاہتا ہوں تاکہ لیبارٹری محفوظ رہ سکے۔ باقی اس ایجنسی کے بارے میں کام تو کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ وہی چارلس اور کیٹی بھی بہت کچھ بتا دیں گے۔ ویسے میں نے سرسلطان سے اس بارے میں بات کی تھی۔ سرسلطان نے مجھے بتایا ہے کہ ڈان مارک کے اسرائیل حکومت سے



خاصے اچھے اور گہرے تعلقات ہیں اور پھر ایرو میزائل پر اسرائیل میں بھی کام ہو رہا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ مشن اصل میں اسرائیل کا ہو گا اور انہوں نے خود سامنے آنے کی بجائے ڈان مارک کی ایجنسی کو سامنے کیا ہے تاکہ ہمیں شک نہ پڑ سکے"....... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر۔ رات کو عمران کے ساتھ میں جس کوٹھی میں گئی تھی وہاں سے پولیس نے عارف خان اور اس کی بیوی کی لاشیں دریافت کی ہیں۔ انہیں گولی ماری گئی ہے اور پولیس کے مطابق ان کی لاشیں تہہ خانے میں موجود تھیں"....... جولیا نے کہا تو عمران کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو تو جولیا کی رپورٹ سن کر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا تھا۔

"کیسے اطلاع ملی ہے"....... عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"میں کار پر پرنس روڈ پر جا رہی تھی کہ سڑک فون کیبل کی کھدائی کی وجہ سے بند تھی۔ متبادل راستہ ممتاز کالونی کی طرف سے جاتا تھا۔ چنانچہ میں وہاں سے گزری تو عارف خان کی کوٹھی کے سامنے پولیس اور لوگوں کو دیکھ کر میں اس لئے رک گئی کہ رات کو اس کوٹھی پر میں عمران کے ساتھ عارف خان اور اس کی بیوی راحیلہ

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

سے مل چکی تھی۔ جب میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوٹھی بند تھی لیکن ہمسایہ کوٹھی کے چوکیدار کا کتا ایک بلی کا تعاقب کرتا ہوا اس کوٹھی میں گیا اور پھر جب وہ واپس ملحقہ کوٹھی میں پہنچا تو اس کے منہ میں انسانی پنجے کے ٹکڑے تھے جس پر چوکیدار بوکھلا گیا اس نے کتے کو پکڑ لیا۔ کوٹھی کے مالکان کو جب پتہ چلا تو انہوں نے پولیس کو اطلاع کر دی۔ پولیس آئی اور کوٹھی میں داخل ہوئی تو تہہ خانے میں عارف خان اور اس کی بیوی راحیلہ کی لاشیں پڑی ہوئی ملیں۔ خونخوار کتے نے عارف خان کے ایک ہاتھ کا پنجہ نوچ لیا تھا۔ ہمسایوں نے تصدیق کر دی کہ یہ دونوں لاشیں عارف خان اور اس کی بیوی کی ہیں"....... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت کہاں سے کال کر رہی ہو"....... عمران نے پوچھا۔

"اسی کالونی کے آخری چوک پر واقع پبلک فون بوتھ سے"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہیں رکو میں صفدر کو ٹرانسمیٹر کال کر کے اسے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ عارف خان اور اس کی بیوی لیبارٹری میں موجود ہیں۔ وہاں سے انہیں کور کیا جائے گا لیکن اگر وہ وہاں سے نکل گئے تو لازماً وہ کوٹھی پر واپس آئیں گے۔ تم نے انہیں بے ہوش کر کے گرفتار کرنا ہے"....... عمران نے تیز لیکن مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ باس۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ دونوں ایجنٹ ان کے روپ میں گئے ہیں"....... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem



"ہاں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"چیف کالنگ۔ اوور"....... فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر اٹنڈنگ سر۔ اوور"....... چند لمحوں بعد صفدر کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی البتہ اس کے لہجے میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جولیا ممتاز کالونی کے آخری چوک پر کسی پبلک فون بوتھ کے قریب موجود ہے۔ تم فوراً وہاں پہنچو۔ جولیا تمہیں کام کے بارے میں بریف کر دے گی۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکس لیبارٹری"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور آواز پہلے بولنے والے سے مختلف تھا۔

"کرنل پاشا سے بات کرائیں میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"شفقت تبدیل ہو چکی ہے جناب اور کرنل پاشا صاحب چلے گئے ہیں۔ اب ان کی جگہ کرنل اعظم صاحب موجود ہیں۔ اگر آپ کہیں تو ان سے بات کرا دوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

www.paksociety.com

"کیا پہلی شفٹ کے سب لوگ جا چکے ہیں".......عمران نے کہا۔

"یس سر۔ کافی دیر ہو گئی ہے".......دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنل اعظم سے بات کراؤ".......عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل اعظم بول رہا ہوں".......چند لمحوں بعد سیکنڈ شفٹ کے چیف سیکورٹی آفیسر کرنل اعظم کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں کرنل اعظم۔ نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس".......عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر".......دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"فرسٹ شفٹ میں مین مشین پر کام کرنے والا ٹیکنیشن عارف خان اور اسی شعبے میں کام کرنے والی سپروائزر اس کی بیوی راحیلہ دونوں ایجنٹ تھے۔ کرنل پاشا انہیں چیک نہیں کر سکا۔ تم فوراً اس مشین کو چیک کراؤ جس میں عارف خان کام کر رہا تھا۔ اس نے لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے لازماً اس مشین میں بم لگایا ہو گا۔ جلدی چیک کرو۔ میں پندرہ منٹ بعد دوبارہ فون کروں گا۔ جلدی۔ فوراً".......عمران نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ویری بیڈ۔ اگر لیبارٹری تباہ ہو گئی تو ہم سب کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہو گا".......عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ عمران بڑی بے چینی سے بار بار سامنے دیوار پر لگی ہوئی گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔ پھر



پندرہ منٹ گزرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کیا رپورٹ ہے کرنل اعظم".......کرنل اعظم سے رابطہ ہوتے ہی عمران نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

"سر نہ صرف مین مشین کو بلکہ اس شعبے کی تمام مشینوں کو چیک کر لیا گیا ہے۔ وہ سب اوکے ہیں۔ ان میں سے کسی میں کوئی بم نہیں ہے میں نے لیبارٹری کی تمام مشینوں کی چیکنگ کا حکم دے دیا ہے لیکن اس میں کافی دیر لگ جائے گی۔ بہرحال مین مشین محفوظ ہے".......کرنل اعظم نے کہا۔

"کس طرح چیکنگ کی گئی ہے".......عمران نے کہا۔

"سر سپیشل ڈکٹیٹر سے چیکنگ کی گئی ہے".......دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ فلاکیرو بم کو سپیشل ڈکٹیٹر چیک نہیں کر سکتا۔ اس مشین کو کھول کر اسے چیک کیا جائے".......عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ اس مشین کو نہ بند کیا جا سکتا ہے اور نہ کھولا جا سکتا ہے ورنہ پوری لیبارٹری جام ہو جائے گی اور سب کچھ تباہ ہو جائے گا".......کرنل اعظم نے جواب دیا۔

"اس کے وہ پارٹس کھولے جائیں جو آسانی سے کھل سکتے ہوں۔ فلاکیرو بم بہرحال اس ایجنٹ نے بھی اسے کھول کر ہی اندر لگایا ہو

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

گا۔ باہر تو نہیں چپکا دیا ہو گا"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ ایسا کر کے چیک کیا گیا ہے۔ جو پارٹس کھل سکتے ہیں انہیں کھول کر چیک کیا گیا ہے"....... دوسری طرف سے ڈاکٹر اعظم نے کہا تو عمران نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اس کا کیا مطلب ہوا۔ کیا انہوں نے فلاکیرو بم نصب نہیں کیا۔ کیا وہ آج صرف اعتماد بڑھانے کے لئے وہاں گئے تھے"۔ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو لیکن آپ نے تو خود کوٹھی کی اور تہہ خانے کی بھی تلاشی لی تھی۔ اس وقت تو لاشیں سامنے نہیں آئی تھیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ان دونوں نے واقعی بڑی ذہانت سے ہمیں چکر دیا ہے۔ ڈکٹا فون انہوں نے چیک کر لیا اس لئے انہوں نے باہر جانے کی بات کی تھی تاکہ ہم کوٹھی کی تلاشی ان کی عدم موجودگی میں لے کر مطمئن ہو سکیں اور پھر کار میں وہ لاشیں اور فلاکیرو بم ساتھ لے گئے اور ہم تلاشی لے کر ٹھنڈے ٹھنڈے واپس آ گئے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ تو واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا گیا ہے۔ بہرحال وہ واپس تو اس کوٹھی میں ہی آئیں گے۔ جولیا اور صفدر انہیں کور کر لیں گے"....... بلیک زیرو نے کہا۔



"نہیں۔ اس قدر ذہین ایجنٹ آسانی سے قابو نہیں آئیں گے۔ مجھے خود وہاں جانا ہو گا"....... عمران نے کہا اور اٹھ کر انتہائی تیزی سے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

چارلس اور کیٹی دونوں کار میں سوار فیکٹری سے نکل کر واپس شہر کی طرف جا رہے تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر انتہائی اطمینان اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم کب اس لیبارٹری کو تباہ کرو گے۔ کیا شہر پہنچ کر"....... کیٹی نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا ڈی چارجر تو کوٹھی میں ہے۔ میرے پاس نہیں ہے"....... چارلس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہاں کیوں چھوڑ آئے تھے۔ کار میں رکھ لیتے"....... کیٹی نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ رسک نہیں لے سکتا تھا۔ کار بھی چیک ہو سکتی تھی"....... چارلس نے جواب دیا۔

"لیکن اگر کسی بھی وجہ سے کوٹھی کو چیک کر لیا گیا تب"۔ کیٹی نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو لامحالہ اب تک لیبارٹری میں اطلاع پہنچ چکی ہوتی۔ ویسے اس کا کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ عمران اور اس کی ساتھی عورت مکمل تلاشی کے بعد مطمئن ہو کر واپس جا چکے ہیں اس لئے اب سب سے محفوظ جگہ یہی کوٹھی ہی ہے"....... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہماری باقاعدہ نگرانی ہوتی رہی ہے"۔ کیٹی نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے اسی لئے تو میں بے حد محتاط رہا تھا"۔ چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن نگرانی کا عمل بتا رہا ہے کہ ان کا شک ابھی دور نہیں ہوا"۔ کیٹی نے کہا۔

"عمران سیکرٹ ایجنٹ ہے جس طرح ہماری چھٹی حس کام کرتی ہے اسی طرح اس کی بھی کرتی ہو گی"....... چارلس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کیٹی بے اختیار مسکرا دی۔

"اور اگر اس چھٹی حس کی بنا پر وہ کوٹھی پر ہماری عدم موجودگی میں پہنچ گیا تب"....... کیٹی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں واقعی چیک کر لینا چاہئے"....... چارلس نے کہا اور پھر تھوڑی دور آگے بڑھنے کے بعد اس نے پبلک فون بوتھ کے قریب کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر فون پیس میں

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے کوٹھی کے نمبر پریس کرنے شروع
کر دیئے۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا
لیا گیا اور رسیور اٹھتے ہی چارلس بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے
پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہیلو۔ میں اعظم بول رہا ہوں۔ عارف خان سے بات کرائیں"۔
چارلس نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"عارف خان اور اس کی بیوی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں
پولیس آفیسر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک کرخت سی
آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیسے۔ کب۔ وہ تو اس وقت اپنے کام سے واپس آتے
ہیں"۔ چارلس نے کہا۔

"ان کی لاشیں ملی ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ کام سے واپس
آتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لاشیں ملی ہیں کوٹھی پر۔ کیسے"...... چارلس نے حیران ہو کر
پوچھا تو دوسری طرف سے ہمسائے کے کتے کا بلی کے تعاقب میں
کوٹھی میں جانے اور پھر لاشیں ملنے تک کی تفصیل بتا دی گئی۔

"اوہ۔ ویری سیڈ"...... چارلس نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی
سے بوتھ سے باہر آیا اور پھر اپنی کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا"۔ کیٹی نے اس کا چہرہ دیکھ کر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ثابت ہوئی ہے۔ کوٹھی پر پولیس موجود
ہے۔ عارف خان اور کی بیوی کی لاشیں مل چکی ہیں"...... چارلس
نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کس طرح"...... کیٹی نے بھی پریشان ہوتے ہوئے
کہا تو چارلس نے پولیس آفیسر سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ۔ پھر تو عمران تک اطلاع پہنچ چکی ہو گی اور وہ لیبارٹری سے
فلا کیرو بم بھی علیحدہ کر لیں گے اور پورے دارالحکومت میں ہماری
تلاش شروع ہو گئی ہو گی"...... کیٹی نے کہا۔

"بم تو علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے بارے میں بے فکر رہو۔
میں نے اسے مین مشین کے اس حصے میں سیٹ کیا ہے کہ جب تک
مین مشین کو بند کر کے پوری طرح کھولا نہ جائے اسے چیک نہیں
کیا جا سکتا۔ عارف خان سے میں نے اس مشین کے بارے میں پوری
تفصیل معلوم کر لی تھی اور مین مشین بند نہیں ہو سکتی ورنہ اب
تک کا سارا کام تباہ ہو جائے گا البتہ اب ہمیں یہ کار بھی چھوڑنا ہو گی
اور میک اپ بھی تبدیل کرنا ہو گا"...... چارلس نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر جانے والی ایک تنگ سی سڑک پر کار موڑ
دی۔ یہ سڑک کافی آگے جا کر ایک زرعی فارم تک پہنچ گئی۔ یہ زرعی
فارم خاصا جدید سا تھا۔ اس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر موجود ایک
جیپ صاف نظر آ رہی تھی۔ چارلس نے کار پھاٹک کے باہر روکی اور
کیٹی کو نیچے اترنے کا اشارہ کر کے وہ کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

کیٹی بھی دوسری طرف سے نیچے اتری اور پھر ابھی وہ دونوں پھاٹک کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اندر سے ایک نوجوان جوڑا باہر آ گیا۔ وہ حیرت سے چارلس اور کیٹی کو دیکھ رہے تھے۔

"میرا نام عارف خان ہے اور یہ میری بیوی ہے راحیلہ ۔ میری بیوی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور ہمیں پانی کی اشد ضرورت ہے ۔ کیا پانی مل جائے گا"...... چارلس نے کہا تو کیٹی نے اس کی بات سنتے ہی اپنے چہرے پر تکلیف کے تاثرات پیدا کر لئے ۔

"اوہ ہاں ۔ آئیے آئیے ۔ میرا نام عباس ہے اور یہ میری بیوی ہے نسرین ۔ آئیے"...... اس نوجوان نے کہا اور پھر وہ انہیں ایک کمرے میں لے آیا جبکہ اس کی بیوی نسرین فوراً ہی گلاس میں پانی لے آئی جسے راحیلہ نے پی لیا۔

"بے حد شکریہ ۔ لیکن آپ یہاں اکیلے ہیں ۔ آبادی سے دور"...... چارلس نے کہا۔

"یہ زرعی فارم میرے والد کا ہے ۔ وہ ان دنوں بیمار ہیں اس لئے ہمیں یہاں دوسرے تیسرے روز آنا پڑتا ہے تاکہ ارد گرد موجود اراضی کی دیکھ بھال کا جائزہ لے سکیں"...... عباس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس فارم میں تو آپ کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آ رہا"...... چارلس نے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہمارے آدمی ہمیں رپورٹ دے کر جا چکے ہیں اور ہم واپس جا رہے تھے کہ آپ تشریف لے آئے"...... عباس نے جواب دیا۔

"تو کیا یہ زرعی فارم ویسے ہی خالی پڑا رہتا ہے حالانکہ اس میں تو خاصا قیمتی سامان ہے"...... چارلس نے کہا۔

"دن کے وقت یہاں کس نے آنا ہے البتہ رات کو یہاں چوکیدار آ جاتا ہے"...... عباس نے کہا۔

"آپ کیا کرتے ہیں اور آپ کی رہائش کہاں ہے"...... چارلس نے پوچھا۔

"سیٹلائٹ ٹاؤن میں ہماری کوٹھی ہے عباس ولا۔ وہاں ہم اپنے والد اور ملازموں کے ساتھ رہتے ہیں ۔ انٹرنیشنل پلازہ میں ہماری کارپوریشن کا آفس ہے۔ عباس انٹرنیشنل ٹریڈرز کے نام سے ۔ ہم غیر ممالک سے بچوں کے مشینی کھلونے درآمد کرتے ہیں"۔ عباس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ ۔ اب اجازت دیں ۔ میری بیوی اب ٹھیک ہے"...... چارلس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ آرام کرنا چاہیں تو ہم مزید کچھ دیر رہ سکتے ہیں"۔ عباس نے کہا۔

"نہیں جناب۔ شکریہ"...... چارلس نے کہا اور پھر واپسی کے لئے مڑ گیا۔ کیٹی بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"کچھ دیر رک جاؤ عارف خان ۔ ابھی میری طبیعت ٹھیک نہیں

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ہے"....... کیٹی نے کہا تو چارلس مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ
بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو عباس چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا جبکہ
دوسرے لمحے خاموش کھڑی ہوئی نسرین کا بھی یہی حشر ہوا۔ اس پر
کیٹی نے حملہ کیا تھا اور پھر ان دونوں نے انہیں چند لمحوں میں ہی
بے ہوش کر دیا۔

"تم اسے اٹھا کر ساتھ والے کمرے میں لے جاؤ اور اس کا لباس
پہن لو۔ میں اس دوران عباس کا لباس پہن لیتا ہوں"....... چارلس
نے کہا۔

"لیکن میک اپ باکس تو ہے نہیں"....... کیٹی نے کہا۔

"کار میں ایمرجنسی میڈیکل باکس میں ماسک باکس موجود ہے۔
میں نے ہنگامی حالات کے لئے اسے اس انداز میں چھپا کر رکھا ہے کہ
چیکنگ بھی نہ ہو سکے اور بوقت ضرورت کام بھی آسکے۔ تم پانی سے
چہرہ اور بال واش کر لینا تاکہ موجودہ میک اپ واش ہو سکے"۔
چارلس نے کہا تو کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا تو چارلس تیزی سے مڑ
کر بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا تاکہ اپنی کار کو فارم کے اندر لے آ
کر کہیں چھپا دے۔ اسے معلوم تھا کہ لیبارٹری سے شہر کے راستے
میں ہر جگہ کو باقاعدہ چیک کیا جائے گا لیکن وہ فوری طور پر اسے
بہرحال چھپانا چاہتا تھا۔ باہر نکل کر اس نے پہلے فارم کا جائزہ لیا تو یہ
دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کہ عقبی
طرف باقاعدہ ایک گیراج بھی موجود تھا جو خالی تھا۔ چارلس فارم
سے باہر گیا اور کار سٹارٹ کی اور اسے اندر لے آکر اس نے اسے خالی
گیراج میں کھڑا کیا اور پھر نیچے اتر کر اس نے سائیڈ سیٹ اٹھا کر نیچے
موجود باکس میں سے چھوٹا سا ایمرجنسی میڈیکل باکس اٹھایا۔ اسے
کھول کر اس میں موجود ماسک میک اپ باکس نکالا اور پھر میڈیکل
باکس کو واپس رکھ کر اس نے سیٹ بند کی اور کار کا دروازہ بند کر
کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اندرونی کمرے میں پہنچ گیا۔ اسی لمحے
کیٹی کمرے میں داخل ہوئی تو وہ اپنے اصل چہرے میں تھی۔ البتہ
لباس اس نے عباس کی بیوی نسرین کا پہنا ہوا تھا۔

"اس نسرین کا کیا کیا تم نے"....... چارلس نے ماسک میک اپ
باکس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے ختم کر دیا ہے"....... کیٹی نے
انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میک اپ کرو۔ میں اپنا میک اپ واش کر کے آتا
ہوں"....... چارلس نے کہا اور ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے پانی کی مدد سے اپنا چہرہ اور بال واش کئے اور پھر باہر آکر اس نے
فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش عباس کا لباس اتارا اور پھر اپنا لباس
اتار کر اس نے اسے ایک طرف ڈال دیا اور عباس کا لباس پہننے میں
مصروف ہو گیا۔ چونکہ وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا کہ اس کا قدوقامت
عباس سے تقریباً ملتا جلتا ہے اس لئے لباس بہرحال اسے پورا آجائے گا
اور وہی ہوا۔ عباس اب فرش پر بنیان اور انڈرویئر میں بے ہوش پڑا

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ہوا تھا۔

"اسے تمہارا لباس پہنا دیا جائے یا ویسے ہی پڑا رہے"....... کیٹی نے میک اپ باکس واپس چارلس کو دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے نسرین کو اپنا لباس نہیں پہنایا"....... چارلس نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ کیوں"....... کیٹی نے حیران ہو کر کہا۔

"جا کر اسے اپنا لباس پہنا دو پھر ہم ان دونوں کے چہرے مسخ کر کے انہیں یہاں ڈال دیں گے ورنہ یہ فوری چیک ہو جائیں گے اور اگر یہ بے لباس ہوئے تو سب سمجھ جائیں گے کہ ہم ان کے لباس پہن کر گئے ہیں"....... چارلس نے کہا تو کیٹی نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔

"تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مقامی میک اپ میں عباس کی جیپ میں سوار ہو کر زرعی فام سے نکلے اور تیزی سے مین روڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"ان کے آدمیوں نے اگر ہمیں چیک کر لیا تب۔ کیونکہ ہم بہرحال ان کے میک اپ میں تو نہیں ہیں"....... کیٹی نے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم شہر پہنچ کر یہ جیپ چھوڑ دیں گے اور میک اپ بھی تبدیل کر لیں گے۔ مسئلہ صرف وہاں تک حفاظت سے پہنچنے کا ہے"....... چارلس نے کہا اور کیٹی نے اثبات میں سرہلا دیا۔



عمران نے کار ممتاز کالونی میں واقع عارف خان کی کوٹھی سے کچھ فاصلے پر روکی اور پھر وہ نیچے اترا ہی تھا کہ ایک طرف سے صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا قریب آگیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ بھی ان لوگوں کے لئے آئے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ جولیا کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"وہ عقبی طرف ہے"....... صفدر نے جواب دیا۔

"کوٹھی میں کوئی ہے یا خالی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ایک پولیس مین موجود ہے"....... صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ تم اپنی ڈیوٹی دو۔ میں اندر جا رہا ہوں"....... عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ ابھی عمران قریب پہنچا ہی تھا کہ پولیس کا

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

ایک نوجوان سپاہی باہر آ گیا۔

"تمہاری ڈیوٹی ہے یہاں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک شناختی کارڈ نکال لیا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ کون ہیں"...... پولیس مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آفیسر سپیشل پولیس"...... عمران نے شناختی کارڈ اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... پولیس مین نے باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی فون کال تو نہیں آئی تھی"...... عمران نے شناختی کارڈ کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"جی ایک کال آئی تھی۔ کوئی اعظم صاحب عارف خان کو پوچھ رہے تھے"...... پولیس مین نے جواب دیا۔

"پھر تم نے کیا جواب دیا"...... عمران نے پوچھا تو پولیس مین نے پوری تفصیل بتا دی۔

"تمہیں یہاں کیوں رکھا گیا ہے۔ کیا کسی نے آنا ہے"۔ عمران نے کوٹھی کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ انسپکٹر صاحب نے آنا ہے۔ وہ معائنہ کریں گے"۔ پولیس مین نے بھی اس کے پیچھے کوٹھی کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem



"لاشیں کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی وہ تو پوسٹ مارٹم کے لئے بھجوا دی گئی ہیں"...... پولیس مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم یہیں رکو میں نے کوٹھی کی تلاشی لینی ہے"۔ عمران نے کہا اور پولیس مین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ فون کال چارلس کی طرف سے کی گئی ہو گی اور اب ان کی واپسی کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی لیکن اسے خیال آیا تھا کہ اگر چارلس نے وہاں فلا کیرو بم نصب نہیں کیا تو وہ لازماً کوٹھی میں ہی ہو گا اس لئے اس نے کوٹھی کی تلاشی کی بات کی تھی۔ وہ تہہ خانے میں پہنچ گیا اور اس نے ایک بار پھر تلاشی لینا شروع کر دی لیکن تہہ خانے میں فلا کیرو بم وغیرہ کچھ نہ مل سکا تو باہر آ گیا اور پھر اس نے کوٹھی کے باقی کمروں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن یہاں بھی اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تو وہ ہاتھ جھٹکتا ہوا باہر آ گیا۔ پولیس مین وہاں موجود تھا۔

"تلاشی بے کار ثابت ہوئی ہے اس لئے اب میں جا رہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پولیس مین اس کے پیچھے آیا اور پھر اس نے باہر نکل کر عمران کو سلام کیا اور عمران سر ہلاتا ہوا سڑک پار کر کے دوسری طرف اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب لیبارٹری جانا چاہتا تھا لیکن کار کے قریب پہنچ کر اس نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص اشارہ کیا تو ایک درخت کی اوٹ

Uploaded By Nadeem

www.paksociety.com

سے صفدر نکل کر اس کی طرف بڑھ آیا۔

"آپ نے اندر کافی دیر لگا دی عمران صاحب"...... صفدر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں کوٹھی کی تلاشی لے رہا تھا کہ شاید کوئی خاص چیز سامنے آجائے۔ ویسے اب تمہارا یہاں رہنا بے کار ہے کیونکہ اب وہ یہاں نہیں آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اسے فون کال کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ اس پولیس مین نے کام خراب کر دیا۔ اگر کال اٹنڈ نہ ہوتی تو وہ لازماً واپس آتے۔ اب تو انہیں ایک بار پھر تلاش کرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تم جولیا کو بھی بتا دو۔ اب تمہارا یہاں رہنا بے کار ہے البتہ جولیا سے کہہ دینا کہ وہ چیف کو رپورٹ دے دے"۔ عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے مڑ کر ممتاز کالونی کے بیرونی راستے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ایک چوک پر پہنچ کر اس نے کار کا رخ لیبارٹری کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ وہ چونکہ ایک بار وہاں جا کر انتظامات کا جائزہ لے چکا تھا اس لئے اسے سارے سیٹ اپ کا علم تھا لیکن اس کے ذہن میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ چارلس اور کیٹی نے واقعی اسے چکرا کر رکھ دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لیبارٹری پہنچ گیا اور پھر شناخت کے مرحلوں سے گزر کر وہ چیف سیکورٹی آفیسر کرنل اعظم کے آفس پہنچ گیا۔

"عمران صاحب۔ لیبارٹری کی تمام مشینری چیک کر لی گئی ہے۔ سب اوکے ہے"...... کرنل اعظم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ چونکہ انتظامات کی چیکنگ کے وقت کرنل اعظم کے ساتھ ساتھ کرنل پاشا کو بھی کال کر لیا گیا تھا اس لئے وہ عمران کو پہچانتا تھا۔

"میرے ساتھ چل کر مجھے وہ مشین دکھائیں۔ میں خود اسے چیک کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو کرنل اعظم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مین شعبے میں پہنچ گئے جس مشین پر عارف خان کام کرتا تھا۔ یہ ایک بڑی مشین تھی جو دیوار سے ذرا ہٹ کر فرش پر موجود تھی۔ اس کے تین اطراف میں جالی لگی ہوئی تھی۔

"کیا یہ جالیاں ہٹ سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"صرف عقبی جالی ہٹائی جا سکتی ہے۔ سائیڈ کی جالیاں نہیں ہٹائی جا سکتیں"...... کرنل اعظم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ عقبی جالی ہٹواؤ"...... عمران نے کہا اور کرنل اعظم کے حکم پر وہاں موجود ٹیکنیشن نے جالی ہٹائی۔ عمران نے بغور اندرونی جگہ کی چیکنگ کی لیکن وہاں کسی قسم کا کوئی بم نہ تھا۔ عمران جانتا تھا کہ فلا کیرو بم ایک بڑے کیپسول جتنا ہوتا ہے اور وہ اس جالی کے سوراخوں سے بھی اندر نہیں ڈالا جا سکتا اور چونکہ عارف

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

خان کی نگرانی ہو رہی تھی اس لئے ظاہر ہے اگر وہ جالی وغیرہ کھولتا تو لازماً چیک کر لیا جاتا۔ اس نے بغور مشین کا ہر طرف سے جائزہ لینا شروع کر دیا تاکہ یہ معلوم کر سکے کہ کہیں اس بم کو نصب کرنے کی کوئی گنجائش موجود ہے یا نہیں۔ بغور جائزہ لینے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ایسی کوئی جگہ نہیں تو اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ کرنل اعظم کے ساتھ واپس اس کے آفس میں آگیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب کہ آپ اس قدر الجھے ہوئے ہیں۔ کیا عارف خان اور اس کی بیوی نے کوئی خاص حرکت کی ہے"۔ کرنل اعظم نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ کو علم نہیں ہو سکا اب تک کہ عارف خان اور اس کی بیوی کی لاشیں ان کی رہائش گاہ سے پولیس کو مل چکی ہیں"۔ عمران نے کہا تو کرنل اعظم بے اختیار اچھل پڑا۔

"کب۔ کب کی بات کر رہے ہیں آپ"...... کرنل اعظم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب عارف خان اور اس کی بیوی یہاں کام کر رہے تھے۔ تب مجھے اطلاع ملی تو میں نے آپ کو فون کیا۔ آپ نے بتایا کہ وہ جا چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ لاشیں کس کی تھیں"...... کرنل اعظم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اصل عارف خان اور اس کی بیوی کی۔ یہاں غیر ملکی ایجنٹ



چارلس اور کیٹی ان کی جگہ موجود رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہاں تو ان کی سخت چیکنگ کی گئی ہے اور یہاں کوئی غلط آدمی داخل ہی نہیں ہو سکتا"...... کرنل اعظم نے کہا۔

"اس کے باوجود وہ داخل ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ ایکس لیبارٹری سے"۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں نے مین مشین کو چیک کیا ہے۔ اس میں فلا کیرو بم نصب نہیں کیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ آج ایجنٹوں نے صرف یہاں کا جائزہ لیا ہے لیکن انہوں نے کوٹھی فون کیا تھا۔ وہاں موجود پولیس مین نے انہیں سب کچھ بتا دیا اس لئے وہ اب اس کوٹھی پر تو نہ پہنچیں گے اور اب وہ عارف خان اور اس کی بیوی کے روپ میں یہاں بھی نہیں آسکتے اس لئے اب انہیں بہرحال شہر میں ہی تلاش کیا جانا ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"مجھے رپورٹ مل چکی ہے۔ گاڑی نمبر اور ماڈل کے بارے میں بھی تفصیلات مل چکی ہیں۔ ان کی تلاش جاری ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں جواب دیا گیا۔

"یس سر۔ میں خود بھی اب لیبارٹری سے واپسی پر انہیں تلاش کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب آپ نے مزید الرٹ رہنا ہے اور کرنل پاشا تک بھی یہ ساری باتیں پہنچا دیں۔ یہ لوگ لازماً کسی اور روپ میں اندر داخل ہوں گے۔ آج وہ صرف جائزہ لے سکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو حیرت ہے جناب کہ اس قدر سخت حفاظتی انتظامات اور سائنسی چیک اپ کے باوجود غیر ملکی ایجنٹ مقامی لوگوں کے روپ میں اندر داخل ہو چکے ہیں حالانکہ یہاں جدید ترین میک اپ چیکنگ مشینیں بھی موجود ہے"...... کرنل اعظم نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ ترقی یافتہ اور جدید ملک کے ایجنٹ ہیں اس لئے جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہیں۔ بہرحال آپ الرٹ رہیں گے"۔ عمران نے کہا اور کرنل اعظم کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار فیکٹری ایریا سے نکل کر تیزی سے دوڑتی ہوئی شہر کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ انہوں نے کہاں سے فون

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem



کیا ہو گا۔ ظاہر ہے وہ لیبارٹری سے فون کرتے تو ان کی کال ٹیپ ہو جاتی اور لاشوں کی بات سامنے آتے ہی چیکنگ کی جاتی جبکہ ایسا نہیں ہوا تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے لیبارٹری سے باہر کسی جگہ سے فون کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر پولیس کے پاس ایکس لیبارٹری کا خفیہ فون نمبر ہوتا تو شاید ان لاشوں کی بروقت اطلاع لیبارٹری پہنچ جاتی اور ایسی صورت میں یہ دونوں آسانی سے دھر لئے جاتے لیکن ظاہر ہے پولیس والوں کو تو شاید یہ بھی معلوم نہ ہو گا کہ وہ کسی لیبارٹری میں کام کرتے ہیں۔ یہی باتیں سوچتے ہوئے وہ ایک پٹرول پمپ کے قریب پہنچ گیا تو اس کے ذہن میں ایک خیال آگیا۔ اس نے کار پٹرول پمپ کے قریب روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ پمپ بوائے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ پمپ پر کام کرنے والے کاروں کی آمد و رفت اور ان کے ماڈل وغیرہ کے بارے میں عام لوگوں سے زیادہ توجہ دیتے ہیں۔

"یہاں سے ایک کار گزری ہے۔ مجھے اس کے بارے میں معلوم کرنا ہے"...... عمران نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر پمپ بوائے کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کون سی جناب"...... پمپ بوائے نے جلدی سے نوٹ کو جیب میں ڈالتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا تو عمران نے عارف خان کے زیر استعمال کار کا نمبر، ماڈل اور رنگ بتا دیا۔

"اوہ۔ آپ عارف خان اور ان کی بیگم کی کار کے بارے میں پوچھ

www.paksociety.com

رہے ہیں۔ وہ تو روزانہ یہاں سے گزرتے ہیں اور اکثر ہمارے پمپ سے ہی فیول ڈلواتے ہیں۔ آج میں بس میں ڈیوٹی پر آ رہا تھا کہ میں نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا لیکن "...... پمپ بوائے بولتے بولتے یکلخت رک گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے ہی سمجھ گیا کہ وہ ان کے بارے میں کوئی خاص بات بتانا چاہتا تھا لیکن کسی وجہ سے وہ خاموش ہو گیا ہے۔

"یہ لو ایک اور نوٹ اور بے فکر رہو۔ عارف خان اور اس کی بیگم کو کچھ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ تم نے مجھے بتایا ہے"...... عمران نے ایک اور نوٹ اسے دیتے ہوئے کہا تو پمپ بوائے نے جلدی سے نوٹ جیب میں ڈال لیا۔

"جناب آج ڈیوٹی پر آنے میں کچھ دیر ہو گئی تھی اس لئے میں فیکٹری میں شفٹ کی تبدیلی سے پہلے یہاں نہ پہنچ سکا تھا۔ بہر حال میں نے بس میں یہاں آتے ہوئے عارف خان کی کار کو یہاں سے پانچ کلو میٹر پہلے اسلم زرعی فارم کی طرف مڑتے ہوئے دیکھا تھا"۔ پمپ بوائے نے کہا۔

"اسلم زرعی فارم"...... عمران نے چونک کر پوچھا کیونکہ آتے ہوئے وہ اس نام کا بورڈ سڑک کے کنارے لگا ہوا دیکھ چکا تھا۔

"جی ہاں۔ اسلم صاحب کا زرعی فارم ہے۔ ان کی گاڑی بھی ہم سے ہی فیول لیتی ہے۔ آج کل اسلم صاحب بیمار ہیں اس لئے اکثر ان کے بیٹے عباس اور اس کی بیگم آتی جاتی رہتی ہیں"...... پمپ



بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے پاس کار ہے یا کوئی اور سواری"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کے پاس جیپ ہے جناب"...... پمپ بوائے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کا نمبر، ماڈل اور رنگ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک سائیڈ پر موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب ساری صورت حال سمجھ گیا تھا کہ چارلس نے راستے میں کسی جگہ فون بوتھ سے کوٹھی کال کی ہو گی اور جب اسے معلوم ہوا ہو گا کہ یہاں پولیس پہنچ چکی ہے اور عارف خان اور اس کی بیوی کی لاشیں دستیاب ہو چکی ہیں تو وہ اس زرعی فارم کی طرف مڑ گیا ہو گا تاکہ وہاں سے اور کچھ نہیں تو کوئی کار وغیرہ بدل لے کیونکہ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کی کار رات کو چیک ہو چکی ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار زرعی فارم کے بورڈ کے ساتھ سائیڈ پر مڑنے والی سڑک پر مڑ کر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ زرعی فارم کے سامنے پہنچ گیا۔ فارم کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور نیچے اتر کر وہ دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے لکڑی کے بنے ہوئے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ لاکڈ نہ تھا۔ وہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہوا لیکن اسے اندر داخل ہوتے ہی معلوم ہو گیا کہ فارم خالی ہے اور وہاں کوئی آدمی نہیں ہے لیکن وہ آگے بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

جب ایک کمرے میں داخل ہوا تو یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ وہاں ایک مرد اور ایک عورت کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں لیکن ان کے چہرے مسخ کر دیئے گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہی عباس اور ان کی بیگم ہوں گے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے پورے زرعی فارم کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر عقبی طرف وہ گیراج اس کے سامنے آ گیا جس میں عارف خان کی کار موجود تھی۔ اب یہ بات کنفرم ہو چکی تھی کہ چارلس اور کیٹی یہاں آئے اور ان دونوں کو ہلاک کر کے ان کی جیپ میں یہاں سے نکل گئے۔ میک اپ کے بارے میں کنفرم نہ ہو سکتا تھا کہ لیبارٹری میں ان کی کار کی چیکنگ کی گئی تھی اگر اس میں میک اپ باکس ہوتا تو لامحالہ وہ چیک ہو جاتا۔ بہرحال یہ اس کے نزدیک ایک بڑی کامیابی تھی کہ اس جیپ کے بارے میں معلومات مل چکی تھیں جس میں چارلس اور کیٹی سوار تھے ورنہ سیکرٹ سروس کے لوگ ظاہر ہے کار کو ہی تلاش کر رہے ہوں گے۔ عمران تیزی سے اس کمرے میں آیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا۔



"اوہ عمران صاحب آپ"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز اور لہجے میں کہا اور عمران نے جواب میں اپنے اسلم زرعی فارم تک پہنچنے اور پمپ بوائے سے ملنے والی معلومات کے بارے میں تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی عباس اور اس کی بیوی کی لاشوں اور ان کی جیپ کے بارے میں بھی تفصیلات بتا دیں۔ تم فوراً ممبرز کو کال کر کے جیپ کی تفصیلات ان تک پہنچا دو"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے شہر پہنچ کر جیپ چھوڑ دی ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جہاں جیپ ملے گی وہاں سے ان کے بارے میں مزید سراغ بھی مل جائے گا۔ اب بہرحال انہیں تلاش تو کرنا ہے"...... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

"اب کیا ہم اس عباس کی کوٹھی پر جائیں گے"....... کیٹی نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے میں اپنی کوٹھی پر جاؤں گا تاکہ وہاں سے فلا کیرو بم کا ڈی چارجر حاصل کر سکوں۔ پھر لیبارٹری اڑا کر اس کے بعد آگے کی سوچیں گے تاکہ مشن تو مکمل ہو سکے"....... چارلس نے جواب دیا۔

"لیکن تم خود بتا رہے تھے کہ کوٹھی پر پولیس کا پہرہ ہے"۔ کیٹی نے چونک کر پوچھا۔

"تو کیا ہوا۔ ان کا خاتمہ بھی تو کیا جا سکتا ہے۔ میں نے وہاں رہنا تو نہیں ہے صرف ڈی چارجر ہی حاصل کرنا ہے"....... چارلس نے کہا اور کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ جیپ بھی چھوڑ دینی چاہئے۔ ہم کسی ٹیکسی میں بیٹھ کر بھی وہاں جا سکتے ہیں"....... کیٹی نے چند لمحے



"کیا مطلب۔ میں یہاں کیوں رکوں"....... کیٹی نے حیران ہو کر کہا۔

"ڈی چارجر اندر کوٹھی میں نہیں ہے اوپر ایک پرنالے کے پائپ میں موجود ہے۔ میں نے جان بوجھ کر اسے کوٹھی کے اندر نہ چھپایا تھا۔ مجھے خطرہ تھا کہ کچھ بھی ہو سکتا ہے اور اگر ڈی چارجر ہاتھ سے نکل گیا تو سارا مشن ہی ختم ہو جائے گا"....... چارلس نے کہا تو کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ چارلس کوٹھی کی اس سائیڈ پر چلا گیا جدھر بہت تنگ سی گلی تھی جس میں صرف سیوریج پائپ اور چھت سے ملحقہ پرنالوں کے پائپ موجود تھے۔ چارلس اس تنگ سی گلی میں داخل ہوا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ اوپر سے بارش کے پانی کے لئے اس طرف تین پائپ تھے جو فرش سے کچھ اوپر ختم ہو رہے تھے۔ چارلس درمیانی پائپ کی طرف بڑھا اور پھر اس نے پائپ کے نیچے والے سرے میں ہاتھ ڈالا۔ چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اخباری کاغذوں کا ایک بنڈل اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔ اس نے تیزی سے اخبار کھولے اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ان اخباری کاغذوں کے اندر ڈی چارجر کا ڈبہ موجود تھا۔ چارلس نے اس ڈبے پر اس لئے اخباری کاغذ چڑھا دیئے تھے تاکہ یہ پرنالے کے اندر کی طرف سیٹ ہو جائے اور نیچے نہ گر پڑے۔ اس نے پیکٹ کھولا اور پھر اندر موجود ڈی چارجر نکال کر اس نے اسے جیب میں ڈالا اور ڈبہ اور کاغذ وہیں پھینک کر وہ

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

تیزی سے مڑا اور دوبارہ برآمدے میں پہنچ گیا جہاں کیٹی موجود تھی۔

"کیا ہوا۔ مل گیا" ....... کیٹی نے پوچھا۔

"ہاں۔ میری جیب میں ہے" ....... چارلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ پھر اب چلیں" ....... کیٹی نے کہا۔

"ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ یہ کوٹھی اب پورے دارالحکومت میں سب سے محفوظ جگہ ہے اس لئے یہاں ہم اطمینان سے مشن کی تکمیل کے بعد حالات کو سامنے رکھ کر پلاننگ کر سکتے ہیں" ....... چارلس نے اندرونی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا پلاننگ" ....... کیٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری تباہ ہوتے ہی وہاں سے دارالحکومت تک کا تمام علاقہ پولیس اور ملٹری انٹیلی جنس نے گھیر لینا ہے اور ہم نے بہرحال واپس بھی جانا ہے اور پھر ہمیں کوئی ایسا ٹھکانہ چاہئے جہاں پہنچ کر ہم محفوظ ہو سکیں ورنہ عام ہوٹلوں میں شاید ہم فوری طور پر چیک کر لئے جائیں" ....... چارلس نے کہا اور کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی خاص ٹپ موجود ہے" ....... کیٹی نے چارلس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ چیف نے مجھے ایسے حالات کے لئے مختلف ٹپس دی تھیں اور اب ان ٹپس کو استعمال کرنے کا وقت آ گیا ہے" ....... چارلس



نے کہا اور پھر وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ فون درمیانی میز پر موجود تھا۔ چارلس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سن رائز کلب" ....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر سے بات کراؤ میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں"۔ چارلس نے اس بار ایکریمی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ آن کریں" ....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ماسٹر بول رہا ہوں" ....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا میں ایک کلب ہے ڈان مارک میں اس کا مالک ہوں۔ میرا نام ہاتھری ہے" ....... چارلس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے بتاؤ کیا کام ہے"۔ دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا فون محفوظ ہے" ....... چارلس نے پوچھا۔

"اب محفوظ ہو چکا ہے بے شک کھل کر بات کرو" ....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک کوٹھی جس کے بارے میں تمہارے علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو اور اس کوٹھی میں جدید ترین میک اپ باکس، مقامی کرنسی اور ایک کار موجود ہونی چاہئے اور اگر ہو سکے تو عام اسلحہ بھی

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

اس میں موجود ہو لیکن تمہارے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہ ہو۔ یہی بنیادی شرط ہے"...... چارلس نے کہا۔

"موجود ہے۔ رابرٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک۔ بی بلاک۔ وہاں یہ سب چیزیں بھی موجود ہیں۔ یہ میرا انتہائی خفیہ اور خصوصی اڈا ہے اور میرے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔ اس کے گیٹ پر نمبروں والا تالا موجود ہے اور نمبر ہیں ایٹ تھری ایٹ تھری تم اسے استعمال کر سکتے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ"...... چارلس نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ پہلے ہم اس کوٹھی پر جائیں گے اور پھر وہاں سے نئے میک اپ کر کے اور کار لے کر لیبارٹری جائیں گے"...... چارلس نے اٹھتے ہوئے کہا اور کیٹی بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں عقبی دروازے سے باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے سائیڈ گلی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"کیا تم وہی جیپ استعمال کرو گے"...... کیٹی نے کہا۔

"نہیں۔ ٹیکسی پر جائیں گے لیکن براہ راست نہیں بلکہ مختلف جگہوں سے ٹیکسی بدل کر"...... چارلس نے کہا اور کیٹی خاموشی سے چلتی رہی۔ اس نے اس پر کوئی تبصرہ نہ کیا تھا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem



عمران ابھی دارالحکومت پہنچا ہی تھا کہ کار کے ڈیش بورڈ سے ٹرانسمیٹر کی آواز سنائی دی۔ اس نے جلدی سے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس نے اندر موجود ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو چیف کالنگ۔ اوور"...... مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ اوور"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ یہ عام جنرل کال تھی اور اس کے کسی بھی دوسرے سیٹ پر سنے جانے کے امکانات موجود تھے اس لئے بلیک زیرو نے بھی ایکسٹو کہنے کی بجائے چیف کا لفظ استعمال کیا تھا۔

"نعمانی نے ممتاز کالونی سے کچھ فاصلے پر روڈ سائیڈ پر کھڑی ہوئی وہ جیپ ٹریس کر لی ہے جس کے بارے میں تم نے اطلاع دی تھی۔ تم وہیں پہنچ جاؤ تاکہ آگے کام ہو سکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے

www.paksociety.com

کہا گیا۔

"اوکے سر۔ اوور"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر ڈیش بورڈ بند کر کے اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے سڑک پر لا کر خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں کی نشاندہی بلیک زیرو نے کی تھی اور اسے دور سے ایک سائیڈ پر درختوں کے نیچے جیپ کھڑی نظر آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی نعمانی کی کار بھی موجود تھی۔ عمران نے کار قریب لے جا کر روکی تو نعمانی جو کار کے اندر بیٹھا ہوا تھا نیچے اتر آیا۔

"تم نے جیپ کی تلاشی تو لی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اندر کچھ نہیں ہے"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"تم نے جب اسے چیک کیا تو اس وقت اس کا انجن گرم تھا یا ٹھنڈا"...... عمران نے پوچھا۔ وہ کار کے اندر ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"ٹھنڈا تھا"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اپنی کار میرے پیچھے لے آؤ۔ ہم نے ممتاز کالونی جانا ہے"...... عمران نے کہا اور نعمانی واپس اپنی کار کی طرف مڑ گیا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چارلس اور کیٹی دونوں لامحالہ ممتاز کالونی کی اسی رہائش گاہ پر گئے ہوں گے۔ گو وہاں پولیس مین موجود تھا لیکن چارلس اور کیٹی کے لئے اسے ختم کرنا مشکل نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار اس کوٹھی سے کچھ فاصلے پر سائیڈ میں



روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے نعمانی کی کار آ کر رکی اور پھر نعمانی بھی کار سے نیچے اتر آیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ پوری طرح ہوشیار رہنا ہمارا واسطہ خاصے چالاک اور ہوشیار ایجنٹوں سے ہے"...... عمران نے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سڑک کراس کر کے وہ اس کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں عارف خان کی رہائش تھی۔

"اوہ۔ اسے تو پولیس نے سیلڈ کر دیا ہے"...... عمران نے کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رکتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے یہاں"...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ یہاں کون رہتے رہے ہیں۔

"آؤ عقبی طرف چلنا ہے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے جب عقبی طرف پہنچے تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ عقبی دروازہ بند نہ تھا۔ عمران نے دروازے کو دھکیل کر پوری طرح کھولا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ گو اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا لیکن اندر داخل ہوتے ہی اسے احساس ہو گیا کہ کوٹھی خالی ہے۔ ویسے بھی عقبی دروازے کے کھلے ہونے کا مطلب یہی تھا کہ چارلس اور کیٹی یہاں آئے ضرور تھے لیکن پھر واپس جا چکے ہیں۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں رکھ لیا۔

"کوٹھی تو خالی لگتی ہے"...... نعمانی نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

"ہاں۔ لیکن اب یہ چیک کرنا ہو گا کہ چارلس اور کیتھی یہاں آئے کیوں تھے"....... عمران نے کہا اور تیزی سے سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا سامنے کی طرف پہنچ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے پوری کوٹھی چیک کر لی لیکن کوٹھی واقعی خالی تھی۔

"عمران صاحب۔ قدموں کے نشانات ادھر چھوٹی گلی کی طرف جا رہے ہیں اور یہ تازہ نشانات ہیں کیونکہ اس طرف گرد موجود تھی"....... اچانک نعمانی نے کہا تو عمران تیزی سے اس طرف بڑھ گیا۔ وہاں واقعی کسی مرد کے قدموں کے نشانات چھوٹی گلی کی طرف جانے والے گرد آلود فرش پر واضح نظر آ رہے تھے۔ عمران آگے بڑھا اور پھر اس نے اس تنگ گلی میں جھانکا اور پھر بے اختیار اچھل کر وہ آگے بڑھا۔ اسے گلی کے درمیان فرش پر اخباری کاغذوں کا بنڈل پڑا ہوا نظر آ گیا تھا اور یہ خلاف معمول بات تھی۔ عمران آگے بڑھا اور پھر اس کی نظریں اخباری کاغذوں کے اس بنڈل کے ساتھ ہی پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے ڈبے پر پڑیں تو اس نے جھک کر وہ ڈبہ اٹھا لیا۔ ڈبہ خالی تھا لیکن اس پر موجود چھپا ہوا سٹکر دیکھ کر عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس پر اسرائیلی فوج کا مخصوص نشان موجود تھا اور اس پر اسرائیلی زبان میں تفصیلات درج تھیں۔ عمران چونکہ اس زبان کو اچھی طرح پڑھ اور سمجھ سکتا تھا اس لئے اسے پڑھتے ہی اس کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلتا چلا گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"....... نعمانی نے جو گلی کے کنارے پر ہی

Scanned and Uploaded By Nadeem



موجود تھا اونچی آواز میں پوچھا تو عمران ڈبہ اٹھائے تیزی سے مڑا۔

"یہ فلاکیرو بم کے مخصوص ڈی چارجر کا ڈبہ ہے اور اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ چارلس اور کیتھی یہاں کیوں آئے تھے۔ وہ ڈی چارجر حاصل کرنا چاہتے تھے اور ڈی چارجر لے جانے کا مطلب ہے کہ انہوں نے فلاکیرو بم وہاں نصب کر دیا ہے جبکہ ہم اسے چیک نہیں کر سکے ویری سیڈ"....... عمران نے گلی سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"پھر تو لیبارٹری اب تک تباہ ہو چکی ہو گی"....... نعمانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے پڑھ لیا ہے۔ اس کی رینج خاصی کم ہے اس لئے انہیں واپس لیبارٹری کے قریب جانا پڑے گا اور وہ جیپ میں نہیں گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے کوئی اور بندوبست کیا ہے"۔ عمران نے واپس برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ویسے قدموں کے تازہ نشانات اندرونی کمرے کی طرف بھی جاتے ہوئے میں نے مارک کئے ہیں"....... نعمانی نے کہا۔

"تمہیں تو کھوجی ہونا چاہئے تھا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کھوجی۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی خاص اصطلاح ہے"....... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ملک کے دیہاتوں میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پیروں کے نشانات دیکھ کر ان کے مالکوں کو پہچان لیتے ہیں۔ انہیں کھوجی

www.paksociety.com

کہا جاتا ہے۔ جب کسی کے گھر چوری ہوتی ہے تو وہ ان کھوجیوں کی خدمات حاصل کرتا ہے اور کھوجی پیروں کے نشانات دیکھ کر ان کے ذریعے چوروں کو تلاش کر لیتے ہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔ قدموں کے نشانات جس کمرے میں گئے تھے وہاں فون موجود تھا اور فون پر جمی ہوئی گرد پر انگلیوں کے نشانات واضح نظر آ رہے تھے۔

"اوہ۔ تو انہوں نے یہاں سے کسی کو فون کیا تھا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب فون میں میموری کا سسٹم موجود ہے اس لئے جہاں کال کی گئی ہے اس کا اس میں نمبر موجود ہو گا۔ میں چیک کرتا ہوں"...... نعمانی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ ویری گڈ۔ تم تو واقعی ماہر کھوجی بنتے جا رہے ہو"۔ عمران نے کہا لیکن نعمانی نے مختلف بٹن دبائے تو فون میں موجود ایک خانہ روشن ہو گیا اور پھر ایک فون نمبر ابھر آیا۔

"یہ آخری نمبر ہے جو میموری میں محفوظ ہے"...... نعمانی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور وہی نمبر پریس کر دیئے۔

"سن رائز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں سنٹرل انٹیلی جنس سے ڈپٹی ڈائریکٹر آصف خان بول رہا ہوں۔ کون مالک ہے کلب کا"...... عمران نے کہا۔

"مالک۔ جناب ماسٹر راشیل صاحب"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا وہ موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ہولڈ کریں میں بات کراتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ماسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں آصف خان بول رہا ہوں ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس۔ آپ کے کلب میں مشینی گیمز بھی موجود ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے بس یہی معلوم کرنا تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ نعمانی اب ہمیں جلد از جلد اس ماسٹر تک پہنچنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ایسا نہ ہو عمران صاحب کہ ہم ماسٹر کو چیک کرتے رہیں اور وہ لوگ لیبارٹری کے قریب پہنچ کر اسے اڑا دیں"...... نعمانی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی رسک نہیں لیا جا سکتا"...... عمران نے بڑبڑاتے

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹھی میں داخل ہونے سے لے کر اب تک کی ساری رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ۔ پھر تو انہیں فوری کور کرنا ضروری ہے"...... چیف نے کہا۔

"ہم ان کے پیچھے جا رہے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس دوران لیبارٹری کے قریب پہنچ کر اسے اڑا دیں اس لئے آپ ہنگامی حالات کے تحت شہر سے لیبارٹری جانے والے راستے کو لیبارٹری سے کم از کم چار کلومیٹر کے فاصلے پر لیبارٹری کے چاروں طرف فوج کا گھیرا ڈلوا دیں اور کسی بھی آدمی کو کسی صورت بھی اس گھیرے کو کراس نہ کرنے دیں اس طرح وہ لوگ ڈی چارجر استعمال نہ کر سکیں گے کیونکہ ڈی چارجر کی رینج صرف دو کلومیٹر ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہاری تجویز درست ہے لیکن اس ڈی چارجر کو فوری برآمد ہونا چاہئے"...... چیف نے کہا۔

"یس سر"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔



"آؤ نعمانی اب ہمیں تیزی سے کام کرنا پڑے گا۔ اس چارلس نے واقعی مجھے نچا کر رکھ دیا ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

سفید رنگ کی کار تیزی سے اس سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی جو ایکس لیبارٹری کی طرف جاتی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر چارلس اور سائیڈ سیٹ پر کیٹی بیٹھی ہوئی تھی۔ ان دونوں نے اپنے چہروں پر ایکریمی باشندوں جیسا میک اپ کر رکھا تھا۔ ان کی جیبوں میں اس میک اپ کے مطابق باقاعدہ کاغذات موجود تھے جو ہر لحاظ سے درست تھے۔ متبادل کاغذات چارلس نے پہلے ہی تیار کرائے ہوئے تھے۔ کاغذات کی رو سے وہ ٹورسٹ تھے۔ ممتاز کالونی سے نکل کر اور مختلف ٹیکسیاں بدل کر وہ رابرٹ کالونی پہنچ گئے تھے جہاں وہ کوٹھی موجود تھی جس کا پتہ سن رائز کلب کے مالک ماسٹر نے دیا تھا۔ اس کوٹھی میں واقعی ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ وہاں جدید ترین میک اپ باکس بھی تھا جس کی مدد سے انہوں نے موجودہ میک اپ کیا تھا۔ وہاں سے انہیں اپنے مطلب کے لباس بھی مل گئے تھے اس لئے اب وہ نئے لباس اور نئے میک اپ میں کوٹھی میں موجود کار میں سوار واپس لیبارٹری کی طرف جا رہے تھے تاکہ مشن کی تکمیل کر سکیں۔

"اگر ڈی چارجر کی رینج زیادہ ہوتی تو ہمیں اتنی دور واپس نہ جانا پڑتا"...... کیٹی نے کہا۔

"فلاکیرو انتہائی مخصوص بم ہے کیٹی اور سارے مشن کا انحصار اس بم پر تھا ورنہ تو اس لیبارٹری میں جیسے انتظامات تھے اور کوئی بم اندر جا ہی نہ سکتا تھا اور اگر چلا بھی جاتا تو کسی صورت فائر نہ ہو سکتا تھا"...... چارلس نے جواب دیا۔

"عارف خان اور اس کی بیوی کی لاشوں کی اطلاع لامحالہ لیبارٹری پہنچ گئی ہو گی۔ ایسی صورت میں کہیں فلاکیرو بم ہی نہ ٹریس کر کے آف کر دیا گیا ہو"...... کیٹی نے کہا۔

"نہیں۔ اسے وہ لوگ کسی صورت بھی ٹریس نہیں کر سکتے۔" چارلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔ کہاں نصب کیا ہے تم نے اسے"...... کیٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس مشین کی صرف عقبی جالی کھل سکتی ہے۔ سائیڈوں پر موجود جالیاں نہیں کھل سکتیں اور سامنے کے حصے میں ایسی کوئی جگہ نہ تھی جہاں یہ بم نصب کر سکتا اور نہ میں وہاں اس کا کوئی حصہ کھول سکتا تھا اور سائیڈوں کی جالیاں اتنی باریک تھیں کہ اس کے

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

سوراخوں میں سے فلا کیرو بم کسی صورت بھی اندر نہ جا سکتا تھا۔ اگر میں کسی نہ کسی طرح ڈال بھی دیتا تو لامحالہ انتہائی نازک مشین آف ہو جاتی اور ہنگامہ برپا ہو جاتا اس طرح وہ بم لازماً ٹریس کر لیا جاتا"...... چارلس نے کہا۔

"پھر تم نے آخر کیا کیا ہے۔ میں بھی وہاں موجود تھی۔ مجھے تو خود معلوم نہیں ہو سکا"...... کیٹی نے کہا تو چارلس بے اختیار ہنس پڑا۔

"جب لنچ کی گھنٹی بجی تو سب لوگ اپنی اپنی ڈیوٹیاں چھوڑ کر کنٹین کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ ایسا وقت تھا کہ کسی کی توجہ دوسرے کی طرف نہ ہو سکتی تھی۔ میں اس وقت مشین پر کام کر رہا تھا۔ میں نے ہاتھ میں فلا کیرو بم چھپا لیا اور پھر ایک رینچ نیچے گرا دیا جسے میں نے پیر سے مشین کے نیچے دھکیل دیا۔ اس کے بعد میں نے جھک کر مشین کے نیچے رینچ اٹھانے کے لئے ہاتھ ڈالا اور اس کے ساتھ ہی فلا کیرو بم میں نے اس مشین کے نچلے حصے میں چپکا دیا اور پھر رینچ اٹھا کر میں نے اسے واپس باکس میں رکھا اور کنٹین کی طرف بڑھ گیا"...... چارلس نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ۔ تمہاری یہی ذہانت مجھے حیران کر دیتی ہے۔ یہ مشین فرش سے اونچی رکھی گئی تھی اور نیچے خلا موجود تھا۔ میرا تو اس طرف خیال ہی نہ گیا تھا"...... کیٹی نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اس مشین میں مخصوص گیس کام کرتی ہے جس کی وجہ سے اسے سائیڈوں اور عقبی طرف کے ساتھ ساتھ نیچے سے بھی تازہ ہوا کا لگنا ضروری ہے ورنہ مشین گرم ہو کر کام چھوڑ سکتی ہے اس لئے اس کی تینوں سائیڈوں پر جالیاں لگائی گئی ہیں اور اس کا نچلا حصہ فرش سے اونچا رکھا گیا ہے اور یہ خلا بہرحال اتنا نہیں کہ اس کے نیچے موجود بم بیٹھنے سے بھی نظر آئے۔ ایسا صرف اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب نیچے ہاتھ ڈالا جائے یا فرش پر لیٹ کر اسے دیکھنے کی کوشش کی جائے اس لئے وہاں بم ہر لحاظ سے محفوظ رہے گا"...... چارلس نے جواب دیا اور کیٹی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا لیکن پھر کار جیسے ہی ایک موڑ مڑی چارلس نے بے اختیار اسے آہستہ کر دیا کیونکہ سامنے باقاعدہ فوجی چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی اور نہ صرف چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی بلکہ سڑک کی سائیڈوں میں بھی دور دور تک خاردار تاریں لگا دی گئی تھیں اور وہاں ہر دس قدم پر ایک مسلح فوجی باقاعدہ پہرہ دے رہا تھا۔

"یہ کیا ہوا۔ کیا مطلب"...... چارلس نے چیک پوسٹ کے قریب پہنچ کر بریک لگاتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ اس طرف ہنگامی حالات ہیں آپ ادھر سے آگے نہیں جا سکتے"...... ایک فوجی آفیسر نے آگے بڑھ کر چارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن کیوں۔ کیا ہوا ہے ادھر۔ ہم نے تو تری پورہ جانا ہے"۔ چارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب ملٹری سیکرٹ ہے سر۔ اگر آپ نے تری پورہ جانا ہے تو

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

آپ واپس شہر جائیں اور پھر پرنس روڈ سے چکر کاٹ کر آپ تری پورہ جا سکتے ہیں۔ ادھر سے نہیں"...... فوجی آفیسر نے جواب دیا۔

"یہ ہنگامی حالات کب تک رہیں گے۔ چلو آج نہیں تو ہم کل چلے جائیں گے"...... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا"۔ فوجی آفیسر نے جواب دیا تو چارلس نے اوکے کہہ کر کار کو بیک کر کے موڑا اور پھر واپس چل پڑا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا۔ صرف سڑک ہی بلاک نہیں کی گئی بلکہ سائیڈوں پر بھی خاردار تاریں ہیں"...... کیٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کچھ لیبارٹری کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے کیا گیا ہے"...... چارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں۔ کیا انہیں فلا کیرو بم کا علم ہو گیا ہے"...... کیٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی ہے اور یہ اس غلطی کا نتیجہ ہے"۔ چارلس نے کہا۔

"کیا غلطی"...... کیٹی نے چونک کر پوچھا۔

"ڈی چارجر کا ڈبہ میں نے وہیں پھینک دیا تھا۔ اس پر رینج بھی درج تھی اور دوسری تفصیلات بھی اور وہ یقیناً عمران یا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گیا ہو گا اس لئے فوری طور پر لیبارٹری کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے انہوں نے اس کے گرد ملٹری کا گھیرا ڈلوا دیا ہے اور اب وہ لوگ ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے"...... چارلس نے کہا تو کیٹی کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"اوہ۔ لیکن سیکرٹ سروس اس کوٹھی میں کیوں گئی ہو گی۔ وہ تو پہلے ہی تلاشی لے چکے ہیں اور پھر وہاں پولیس موجود تھی۔ انہیں کیسے شک ہوا کہ وہاں ڈی چارجر ہو سکتا ہے"...... کیٹی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس زرعی فارم کو بھی چیک کر لیا گیا ہو گا اور وہاں سے انہیں اس جیپ کے بارے میں معلومات مل گئی ہوں گی اور پھر ہم سے یہ حماقت ہوئی کہ ہم نے جیپ ممتاز کالونی کے قریب چھوڑ دی۔ مجھے یقین ہے کہ اس جیپ کو ممتاز کالونی کے قریب دیکھ کر انہیں اس کوٹھی کو چیک کرنے کا خیال آیا ہو گا۔ اس طرح ڈی چارجر کا ڈبہ ان کے ہاتھ لگ گیا"...... چارلس نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... کیٹی نے کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم انتظار کر سکتے ہیں۔ یہ ہنگامی حالات آخر کب تک قائم رہیں گے۔ ہم اپنا مشن کسی بھی وقت مکمل کر سکتے ہیں"...... چارلس نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"لیکن اگر وہ اس ماسٹر تک پہنچ گئے تو پھر انہیں ہمارا ٹھکانہ بھی مل جائے گا"...... کیٹی نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم نے ماسٹر کے ذریعے یہ کوٹھی حاصل کی ہے۔ وہ اب جادوگر تو نہیں ہیں"۔ چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"کوٹھی میں جو فون تھا اس میں میموری سسٹم موجود تھا"۔ کیٹی نے کہا تو چارلس بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی اس وقت تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ اوہ۔ اب تمہارے کہنے پر یاد آیا ہے۔ ویری سیڈ۔ تم نے بھی مجھے نہیں بتایا ورنہ میں میموری واش کر دیتا۔ ویری بیڈ"...... چارلس نے کہا۔

"مجھے بھی اب خیال آیا ہے"...... کیٹی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اب تو واپس اس کوٹھی میں جانا خطرے سے خالی نہیں ہے اور یہ کار بھی ہمیں بہر حال چھوڑنا پڑے گی"۔ چارلس نے کہا۔

"اب ہم ٹورسٹس کے میک اپ میں ہیں اور ہمارے کاغذات بھی درست ہیں اس لیے کیوں نہ ہم کسی اچھے سے ہوٹل میں شفٹ ہو جائیں۔ اب وہ پورے دارالحکومت کو تو چیک کرنے سے رہے"...... کیٹی نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ تجویز درست ہے"...... چارلس نے کہا اور پھر شہر پہنچ کر چارلس نے کار ایک پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر وہ دونوں اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ایک چھوٹی سی کالونی انہوں نے پیدل چل کر کراس کی اور پھر ٹیکسی انگیج کر کے وہ آگے بڑھ گئے۔ ٹیکسی انہوں نے ایک مارکیٹ کے قریب چھوڑ دی اور پھر کئی ٹیکسیاں بدل کر وہ آخرکار ہوٹل شیرٹن پہنچ گئے جو سیاحوں کا پسندیدہ ہوٹل تھا اور چارلس کو یقین تھا کہ اس ہوٹل میں وہ ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem
www.paksociety.com

عمران نے کار سن رائز کلب کے سامنے روکی۔ اس کے پیچھے ہی نعمانی کی کار بھی آ کر رک گئی۔

"آؤ نعمانی"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا وہ کلب میں داخل ہو گیا۔ کلب کے ہال کا ماحول خاصا پرامن تھا اور وہاں موجود لوگ بھی اچھے طبقے سے تعلق رکھنے والے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے کونے میں ایک لڑکی فون سامنے رکھے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ کاؤنٹر پر موجود دو دوسری لڑکیاں ویٹرز کو سروس سرو کرنے میں مصروف تھیں۔ عمران اور نعمانی تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"ماسٹر کا آفس کہاں ہے"...... عمران نے قریب جا کر سرد لہجے میں پوچھا۔

"دائیں طرف راہداری میں چلے جائیں"...... لڑکی نے جواب دیا

اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دائیں ہاتھ پر موجود راہداری میں آگے بڑھ گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے سامنے باوردی آدمی کھڑا تھا۔ عمران اور نعمانی کے قریب آنے پر اس نے انہیں سلام کیا اور پھر ہاتھ سے دروازہ کھول دیا۔ عمران نے سر ہلا کر اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا آفس تھا اور آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے چہرے مہرے سے شریف اور کاروباری آدمی ہی لگتا تھا لیکن عمران اسے دیکھ کر اس لئے چونک پڑا تھا کہ وہ مقامی نہیں تھا بلکہ غیر ملکی تھا اور کسی یورپی ملک کا باشندہ دکھائی دیتا تھا۔

"آپ۔ میرا نام ماسٹر راشیل ہے"....... اس ادھیڑ عمر نے ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"ماسٹر راشیل۔ ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"....... عمران نے جیب سے خصوصی شناختی کارڈ نکال کر اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"سپیشل پولیس۔ لیکن میں تو ہمیشہ صاف ستھرا بزنس کرنے کا عادی ہوں"....... ماسٹر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے آپ سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ درست بتائیں گے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔



"جی فرمائیں۔ ویسے پہلے آپ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"....... ماسٹر نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم ڈیوٹی پر ہیں اس لئے اس بات کو چھوڑیں۔ یہ بتائیں کہ آپ کتنے عرصے سے پاکیشیا میں ہیں"....... عمران نے کہا۔

"گذشتہ آٹھ سالوں سے اور مجھے یہاں کی شہریت مل چکی ہے"۔ ماسٹر نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کس ملک کے باشندے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"ڈان مارک کا۔ لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔ ماسٹر نے اس بار الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اب پاکیشیا کے باشندے ہیں تو اب ڈان مارک کی نسبت پاکیشیا کے مفادات آپ کو زیادہ عزیز ہونے چاہئیں۔ آپ نے چارلس نامی ڈان مارک کے ایجنٹ کو فون کال پر رہائش گاہ مہیا کی ہے۔ اس کی تفصیل بتا دیں"....... عمران نے کہا تو ماسٹر راشیل بے اختیار چونک پڑا۔

"میں نے۔ نہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں"....... ماسٹر نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوچ لیں۔ اگر آپ کا جواب بعد میں غلط ثابت ہوا تو آپ کو ملک سے غداری پر گولی بھی ماری جا سکتی ہے"....... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"....... ماسٹر نے چند لمحے خاموش رہنے

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

کے بعد کہا۔

" اوکے شکریہ"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ماسٹر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا لیکن اس سے پہلے کہ ماسٹر کا ہاتھ حرکت میں آتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے ماسٹر میز پر گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے میز کی دوسری طرف فرش پر بچھے ہوئے قالین پر جا گرا جبکہ نعمانی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ اگر اس کی آواز سن کر باہر موجود مسلح آدمی اندر داخل ہو تو اسے کور کیا جا سکے۔ ماسٹر جیسے ہی نیچے گرا اس نے تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا تھا اور ماسٹر کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم بے اختیار جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور باہر موجود آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ نعمانی کا بازو گھوما اور کنپٹی پر ضرب کھا کر وہ آدمی چیختا ہوا نیچے فرش پر جا گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

" بولو کون سی رہائش گاہ دی ہے۔ بولو"....... عمران نے اس طرف توجہ دیئے بغیر اپنے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" را۔ رابرٹ کالونی کوٹھی نمبر ایک سو ایک۔ بی بلاک"۔ ماسٹر



کے منہ سے خرخراتی ہوئی سی آواز نکلی تو عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر اسے اٹھا کر صوفے پر ڈال دیا۔ ماسٹر چند لمحوں تک لمبے لمبے سانس لیتا رہا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" کس کے کہنے پر تم نے انہیں رہائش گاہ دی ہے۔ بولو ورنہ"۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ ماسٹر کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ بلیک ایرو کے چیف ہارڈی کے کہنے پر۔ وہ میرا دوست ہے اس نے مجھے فون کر کے کہا تھا"....... ماسٹر نے اس بار تیزی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے سارے کس بل پہلی کارروائی سے ہی نکل چکے تھے۔

" کس نے تمہیں فون کیا تھا۔ تفصیل بتاؤ"....... عمران نے کہا تو ماسٹر نے فوراً ہی وہ مخصوص الفاظ دوہرا دیئے۔

" تمہیں اس کے نام کا علم نہیں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ ہارڈی نے کہا تھا کہ جو بھی یہ کوڈ بتائے میں نے اس کا کام کرنا ہے"....... ماسٹر نے جواب دیا۔

" وہاں کار ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" ہاں۔ اس نے کار، اسلحہ اور کرنسی بھی طلب کی تھی"۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

" کار کا نمبر، ماڈل اور رنگ سب کچھ تفصیل سے بتاؤ"....... عمران نے کہا تو ماسٹر نے تفصیل بتا دی۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"نعمانی اس کا خیال رکھنا میں فون کر لوں"...... عمران نے کہا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا۔ اس کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ ایک کار کی تفصیل بتا رہا ہوں۔ ڈان مارک کے ایجنٹوں کے زیر استعمال اب یہ کار ہے اس لئے اس کی تلاش کرائیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ماسٹر کی بتائی ہوئی کار کے بارے میں تفصیل دوہرا دی۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ملٹری والا کام تو ہو گیا ہو گا جناب"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے سر"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"اس ماسٹر کو آف کر دو"...... عمران نے نعمانی سے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گیا۔ چند لمحوں بعد نعمانی بھی باہر آ گیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"رابرٹ کالونی چلو"...... عمران نے کلب سے باہر آ کر اپنی کار کی



طرف بڑھتے ہوئے کہا اور نعمانی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران رابرٹ کالونی پہنچ چکا تھا۔ جلد ہی مطلوبہ کوٹھی تلاش کر لی گئی لیکن اس کے پھاٹک پر تالا لگا ہوا تھا۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور نیچے اتر کر اس کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ نعمانی بھی کار روک کر نیچے اترا اور پھر وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔

"کوٹھی تو بند ہے عمران صاحب"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ وہ لوگ یقیناً لیبارٹری گئے ہوں گے ہمیں اندر جانا ہے۔ تم پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود جاؤ"...... عمران نے کہا تو نعمانی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر بالکل کسی بندر کی طرح انتہائی تیز رفتاری سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا اور پھر اس نے چھوٹا پھاٹک کھول دیا تو عمران اندر داخل ہوا۔

"پھاٹک اندر سے بند کر دو"...... عمران نے کہا تو نعمانی نے پھاٹک اندر سے بند کر دیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اندر کی طرف بڑھا جہاں برآمدہ تھا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔ نعمانی اس کے پیچھے تھا۔ پورچ خالی پڑا ہوا تھا اور کوٹھی پر بھی خاموشی طاری تھی۔ عمران اور نعمانی اندر داخل ہوئے اور پھر انہوں نے پوری کوٹھی چیک کر لی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ ایک کمرے میں اترے ہوئے لباس اور دو ماسک اس انداز میں پڑے ہوئے تھے جیسے انہیں استعمال کرنے کے بعد اتارا گیا ہو۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"وہ باقاعدہ میک اپ کر کے یہاں سے گئے ہیں۔ بہرحال وہ واپس ادھر ہی آئیں گے"...... عمران نے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب ظاہر ہے ان کی واپسی کے انتظار کے وہ اور کچھ نہ کر سکتے تھے۔

"نعمانی تم باہر جا کر پھاٹک کے قریب رکو تاکہ اگر وہ لوگ واپس آئیں تو ہم پہلے سے تیار رہیں"...... عمران نے نعمانی سے کہا تو نعمانی سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے اس کے جانے کے کچھ دیر بعد ہاتھ بڑھایا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ کیا تم نے کار کے بارے میں اطلاع دے دی ہے ممبرز کو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ فوراً دے دی تھی اور اب اس کار کو تلاش کیا جا رہا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ملٹری چیکنگ پوسٹ پر بھی اس کار کی تفصیلات بھجوا دو۔ میں ان کی نئی رہائش گاہ سے ہی بول رہا ہوں۔ وہ لازماً وہیں گئے ہوں گے اگر یہ کار وہاں پہنچے تو ان دونوں کو فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ایسا ہی ہو گا"...... دوسری طرف سے

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem



بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر کار کہیں مل جائے یا ملٹری کی طرف سے کوئی اطلاع آئے تو تم نے مجھے واچ ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینی ہے۔ میں اسے آن کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے اپنی ریسٹ واچ اتاری اور اس میں موجود ٹرانسمیٹر پر اپنی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کیا اور پھر ریسٹ واچ اس نے دوبارہ باندھ لی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد اسے واچ ٹرانسمیٹر پر کال کا کاشن ملا تو اس نے جلدی سے اسے آن کر دیا۔

"چیف کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ علی عمران بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ملٹری کی طرف سے اطلاع مل چکی ہے کہ یہ کار کافی دیر پہلے وہاں پہنچ کر واپس جا چکی ہے۔ ان سے حلیوں کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی کیونکہ انہیں خصوصی طور پر چیک نہ کیا گیا تھا البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کار میں ایک مرد اور ایک عورت موجود تھے اور وہ دونوں ایکریمی تھے اور صدیقی کی طرف سے بھی اطلاع مل چکی ہے کہ اس نے یہ کار لیاقت روڈ کے تیسرے چوراہے کے قریب پارکنگ

www.paksociety.com

میں کھڑی چیک کر لی ہے لیکن کار خالی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ حد درجہ محتاط ثابت ہو رہے ہیں۔ وہ دوسری رہائش گاہ پر بھی نہیں پہنچے۔ بہرحال اب انہیں تلاش کرنا ہو گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا کیونکہ اب یہاں رکنا وقت ضائع کرنے کے مترادف تھا۔

لیاقت روڈ کے تیسرے چوراہے کے قریب ایک سرکاری مارکیٹ تھی جس کے دائیں کنارے پر باقاعدہ پارکنگ کے لئے جگہ بنی ہوئی تھی اور صدیقی نے اس پارکنگ میں وہ کار چیک کی تھی جس کے بارے میں چیف نے انہیں ہدایت دی تھی۔ اس نے کار کے بارے میں چیف کو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی تو چیف نے اسے وہیں رکنے کا حکم دیا۔ صدیقی نے سوچا کہ اسے کار کی تلاشی لینی چاہئے۔ کار چونکہ لاکڈ تھی اس لئے اس نے جیب سے مخصوص چابی نکالی اور پھر اس کی مدد سے اس نے کار کا دروازہ کھولا اور اندر سے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

"کون ہیں آپ اور یہ کیا کر رہے ہیں"...... اچانک اسے عقب سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو صدیقی تیزی سے مڑا تو اس نے ایک نوجوان کو کھڑے دیکھا۔ اس نوجوان کے چہرے پر حیرت

www.paksociety.com

Scanned and Uploaded By Nadeem

تھی۔

"آپ کون ہیں اور کیوں پوچھ رہے ہیں"...... صدیقی نے اسے سر سے پیر تک غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کار آپ کی تو نہیں ہے۔آپ کون ہیں۔ کیا آپ کار چور ہیں۔ ویسے تو آپ شریف آدمی دکھائی دیتے ہیں"...... اس نوجوان نے کہا۔

"اوہ۔آپ جانتے ہیں کہ یہ کار کس کی ہے"...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

"یہ ایک ایکریمی جوڑے کی کار ہے۔اس نے میرے سامنے کار یہاں روکی تھی۔مجھے اپنے بارے میں بتائیں"...... اس نوجوان نے سخت لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے۔یہ کار ایک سنگین جرم میں استعمال ہوئی ہے اس لئے اسے چیک کیا جا رہا تھا"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سپیشل پولیس کا شناختی کارڈ نکال کر اس نوجوان کے سامنے کر دیا۔

"اوہ۔اوہ۔سوری۔آئی ایم سوری"...... نوجوان نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ واقعی فرض شناس شہری ہیں کہ آپ نے مجھے باقاعدہ چیک کیا ہے۔آپ پلیز بتائیں کہ وہ غیر ملکی جوڑا کون تھا اور آپ نے اسے کیسے دیکھا ہے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کار پارکنگ میں موڑی تو اس وقت یہ جوڑا اس کار سے اتر رہا تھا۔ پھر انہوں نے میرے سامنے کار لاک کی اور پیدل آگے بڑھ گئے اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ مارکیٹ جانے کی بجائے دائیں طرف کو چلے گئے۔ بہرحال مجھے مارکیٹ میں کام تھا اس لئے میں نے زیادہ خیال نہ کیا"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس جوڑے کا حلیہ، قدوقامت اور لباس کی تفصیل بتا دیں"۔ صدیقی نے کہا۔

"آئی ایم سوری سر۔میں تو"...... نوجوان نے اور زیادہ گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید وہ سوچ رہا تھا کہ نجانے وہ کس چکر میں پھنس گیا ہے۔

"آپ اگر یہ تفصیل بتائیں گے تو یہ ملک و قوم کی بہت بڑی خدمت ہو گی۔ یہ دونوں غیر ملکی ایجنٹ تھے اور یہاں ایک میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ سپیشل پولیس کو ان کے حلیوں کے بارے میں معلوم نہیں ہے اس لئے یہ پکڑے نہیں جا رہے۔ آپ بے فکر رہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ ہو گی نہ آپ کا نام سامنے آئے گا"...... صدیقی نے کہا تو اس نوجوان نے حلیوں، لباس اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"بہت شکریہ۔اب آپ یہ سب کچھ بھول جائیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem

گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ کار پارکنگ سے نکال کر چلا گیا تو صدیقی نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ صدیقی کالنگ۔ اوور "....... صدیقی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور "....... دوسری طرف سے جواب ملا تو صدیقی نے نوجوان سے ہونے والی بات چیت، حلیوں، لباس اور قد و قامت کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" ٹھیک ہے تم ابھی وہیں رکو۔ عمران تمہارے پاس پہنچ رہا ہے اسے یہ تفصیل بتا دینا۔ اوور اینڈ آل "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور صدیقی نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور نعمانی کی کاریں وہاں آ کر رکیں تو صدیقی تیزی سے آگے بڑھا۔ عمران کار سے نیچے اترا اور اس کے ساتھ ہی نعمانی بھی کار سے نیچے آ گیا۔

" عمران صاحب۔ میں نے ان کے حلیوں اور دوسری تفصیل معلوم کر لی ہے "....... سلام دعا کے بعد صدیقی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ تو کیا وہ تفصیل لکھ کر کار میں رکھ گئے تھے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے نوجوان کی آمد سے لے کر اس کے جانے اور اس سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

" ویری گڈ۔ ایسے نوجوان واقعی ملک و قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے سب لوگ اس طرح فرض شناسی سے کام لیں تو واقعی جرائم کا خاتمہ ہو سکتا ہے "....... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن اب انہیں کیسے تلاش کیا جائے "....... صدیقی نے کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اب یہ یقیناً کسی کوٹھی میں ٹھہرنے کی بجائے کسی ہوٹل میں ٹھہریں گے اور خاص طور پر اس ہوٹل میں جہاں سیاح رہنا پسند کرتے ہیں "....... نعمانی نے کہا۔

" ٹھیک ہے پہلے ہوٹل چیک کر لیتے ہیں۔ تم سب اپنی اپنی کاروں میں جاؤ اور بڑے بڑے ہوٹلوں سے چیکنگ شروع کرو اور وہ لوگ جنہوں نے دو تین گھنٹے پہلے کمرے بک کرائے ہوں اور جوڑے کی شکل میں ہوں انہیں چیک کرو۔ میں بھی چیکنگ کرتا ہوں "۔ عمران نے کہا تو صدیقی اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلائے اور اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے جانے کے بعد عمران اپنی کار میں جا کر بیٹھا اور اس نے کار کی سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر باکس اور سیٹ بند کر کے اس نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور "....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور "....... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

دی۔

" ٹائیگر ایک ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت کے حلیے، قدوقامت اور لباس کی تفصیل نوٹ کرو۔ اوور"....... عمران نے کہا اور پھر اس نے صدیقی سے معلوم ہونے والی تفصیل دوہرا دی۔

" یس باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" یہ دونوں غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور انتہائی ذہین، تیز اور شاطر لوگ ہیں۔ یہ یقیناً کسی ہوٹل میں دو تین گھنٹے پہلے ٹھہرے ہوں گے۔ انہیں تلاش کرنا ہے اگر ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے تو مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ میں بھی انہیں تلاش کر رہا ہوں اور باقی سیکرٹ سروس بھی ان کی تلاش کے لئے کام کر رہی ہے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" باس یہ دونوں ہوٹل شیرٹن میں موجود ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

" تم نے انہیں کیسے اور کیوں چیک کیا ہے۔ اوور"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس میں ہوٹل شیرٹن میں ہی موجود ہوں۔ میں کھانا کھانے اکثر اس ہوٹل میں جاتا رہتا ہوں۔ آپ کی کال جب آئی تو میں وہیں موجود تھا اور جو حلیے اور تفصیل آپ نے بتائی ہے یہ دونوں میری میز کے قریبی میز پر موجود ہیں۔ میں نے انہیں اس لئے خصوصی طور پر دیکھا تھا کہ وہ ایکریمی ہونے کے باوجود ویٹر سے کہہ رہے تھے کہ انہیں یورپی کھانوں کا مینو دیا جائے حالانکہ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایکریمی لوگ پاکیشیائی کھانے تو پسند کرتے ہیں لیکن یورپی کھانے انہیں پسند نہیں آتے اس لئے میں نے انہیں غور سے دیکھا تھا لیکن ظاہر ہے مجھے تو یہ معلوم نہ تھا کہ یہی آپ کے مطلوبہ لوگ ہیں۔ اب آپ نے حلیے اور تفصیل بتائی ہے تو میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ تم وہیں رکو میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے سائیڈ سیٹ پر رکھا اور پھر تیزی سے کار سٹارٹ کر کے وہ آگے بڑھ گیا۔

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

"کیٹی ان حالات میں تمہیں محتاط رہنا چاہیے"...... چارلس نے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کرتے ہوئے کیٹی سے کہا۔ وہ دونوں ابھی ڈائننگ ہال سے کھانا کھا کر واپس اپنے کمرے میں پہنچے تھے۔

"کیا ہوا ہے"...... کیٹی نے چونک کر پوچھا۔

"تم ایکریمی میک اپ میں ہو لیکن تم نے ویٹر سے یورپی کھانوں کا مینو طلب کیا جس پر دوسری میز پر بیٹھا ہوا ایک مقامی آدمی چونک کر ہماری طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے"...... چارلس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ اس میں چونکنے اور دیکھنے کی کیا بات ہے"...... کیٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بھی کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔

"ایکریمی یورپی کھانے پسند نہیں کرتے اور یہ بات سب کو معلوم ہے"...... چارلس نے کہا۔



"یہ کوئی اصول تو نہیں ہے۔ پسند تو اپنی اپنی ہوتی ہے۔ بہرحال میں آئندہ خیال رکھوں گی"...... کیٹی نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں یہاں اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہنا ہوگا کیونکہ اس وقت یقیناً سیکرٹ سروس، ملٹری انٹیلی جنس اور نجانے کون کون ہماری تلاش میں پاگلوں کی طرح کام کر رہے ہوں گے"۔ چارلس نے کہا۔

"تم چیف کو تو رپورٹ دے دو۔ وہ انتظار میں ہوگا"...... کیٹی نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے رپورٹ دینا بے سود ہے"...... چارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر روم سروس والوں کو ایکریمیا کی مشہور شراب کمرے میں بھیجنے کا آرڈر دیا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد شراب انہیں سرو کر دی گئی تو چارلس اور کیٹی دونوں نے شراب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں لیکن ابھی انہوں نے تھوڑی سی ہی شراب پی تھی کہ چارلس کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن تیزی سے گھومنے لگ گیا ہو۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ میرا ذہن"...... چارلس نے جام واپس رکھ کر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ دروازے کے کی ہول سے سفید دھواں"...... کیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر بند ہو گئی۔ اسی لمحے چارلس کا ذہن بھی تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اندھیرے میں روشنی کی کرن نمودار

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ہوتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی نمودار ہوئی اور آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی چارلس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا سارا منظر گھوم گیا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ ہوٹل کے کمرے کی بجائے کسی بڑے سے ہال میں کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے ساتھ ہی کیٹی بھی اسی طرح کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ کیٹی میک اپ کی بجائے اصل حلیے میں تھی۔ اس نے تیزی سے سر گھمایا تو اس کی نظریں سائیڈ پر موجود دروازے کے قریب کھڑے ایک دیوہیکل حبشی پر جم گئیں جو ایکریمی نژاد تھا اور جسمانی لحاظ سے کسی طرح بھی کسی دیو سے کم نہ تھا۔ وہ دروازے کے قریب بڑے پرسکون انداز میں کھڑا تھا۔ اسی لمحے کیٹی کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور چارلس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔

"یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ یہ کیا ہے"...... کیٹی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اوہ چارلس تم اصل چہرے میں ہو۔ یہ راڈز۔ اوہ۔ یہ حبشی۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے"...... کیٹی کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... چارلس نے جواب دیا البتہ اس نے

Scanned and Uploaded By Nadeem



راڈز کو چیک کرنا شروع کر دیا تھا۔

"ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو"...... اچانک کیٹی نے اس دیو زاد حبشی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تم رانا ہاؤس میں ہو اور ماسٹر علی عمران کے قیدی ہو۔ میرا نام جوانا ہے"...... اس دیو زاد حبشی نے بڑے پرسکون لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو چارلس علی عمران کا نام سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا یہ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... چارلس نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ یہ پرائیویٹ عمارت ہے۔ اس کا نام رانا ہاؤس ہے"...... اس دیو زاد جوانا نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور چارلس اسے دیکھ کر ہی پہچان گیا کہ یہ علی عمران ہے۔ وہ اس سے ایک دو بار مل چکا تھا۔

"تمہاری اصل شکل دیکھ کر مجھے یاد آ گیا ہے تم سے ملاقات ہو چکی ہے اور تم بھی یقیناً مجھے پہچان گئے ہو گے۔ اس کے باوجود بھی بتا دوں کہ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے ان کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تم ہم تک کیسے پہنچ گئے تھے"...... چارلس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا کیونکہ اب ظاہر ہے غلط بات کرنا بے سود تھی۔

"اسے تم ہماری خوش قسمتی اور اپنی بد قسمتی کہہ سکتے ہو"۔

www.paksociety.com
Uploaded By Nadeem

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پارکنگ میں ملنے والے نوجوان سے حلیوں کی تفصیل معلوم ہونے اور پھر ٹائیگر کے ان کے یورپی مینو طلب کرنے پر چونکنے تک کی ساری بات بتا دی۔

"کاش کیٹی یہ غلطی نہ کرتی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ واقعی تم خوش قسمت ہو ورنہ"...... چارلس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ تم واقعی انتہائی ذہین آدمی ہو اور ایک لحاظ سے تم نے اپنی ذہانت سے مجھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شکست دے دی تھی۔ اگر تم سے چند معمولی غلطیاں نہ ہوتیں تو واقعی تم اپنا مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہو جاتے"...... عمران نے بڑے کھلے لہجے میں کہا۔

"ایسی ذہانت کا کیا فائدہ کہ آخر میں مشن ہی ناکام ہو جائے"۔ چارلس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسا اس لئے ہوا ہے چارلس کہ تم اپنے ملک کے لئے یہ مشن مکمل نہ کر رہے تھے بلکہ تم کرائے کے سپاہی تھے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو چارلس بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... چارلس نے چونک کر پوچھا۔

"تمہیں آٹھ گھنٹوں بعد ہوش میں لایا گیا ہے۔ اس دوران بلیک ایرو کے چیف ہارڈی کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کیا گیا اور پھر اس نے زبان کھول دی کہ یہ مشن اصل میں اسرائیل کا تھا۔ ڈان مارک کا نہ تھا اور اب اسرائیل کو اس کی قیمت چکانا پڑے گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف ہارڈی کو اغوا کیا گیا۔ کس نے کیا۔ کیا مطلب"۔ چارلس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ڈان مارک میں فارن ایجنٹ نے یہ کام کیا ہے اور ہارڈی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو چارلس کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں بم پھٹ رہے ہوں۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا ہونا تو ناممکن ہے"۔ چارلس نے رک رک کر کہا۔

"ایسا ہو چکا ہے۔ بہرحال اس پر مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم صرف یہ بتا دو کہ تم نے فلاکیرو بم کہاں نصب کیا ہے"...... عمران نے کہا تو چارلس بے اختیار چونک پڑا۔

"ایک صورت میں بتا سکتا ہوں ورنہ تم زندگی بھر اسے تلاش نہ کر سکو گے اور وہ بغیر ڈی چارجر کے کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے"...... چارلس نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کس صورت میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس صورت میں کہ تم وعدہ کرو کہ ہمیں زندہ چھوڑ دو گے البتہ یہ وعدہ میں کرتا ہوں کہ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن ہاتھ میں

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

نہیں لوں گا"...... چارلس نے جواب دیا۔

"مجھے تم سے زیادہ فلا کیرو بم کے بارے میں معلوم ہے اس لئے تم اپنی ذہانت اس پہلو پر استعمال نہیں کر سکتے۔ ویسے میرا وعدہ کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا"...... عمران نے کہا اور چارلس نے اسے بتا دیا کہ فلا کیرو بم کہاں نصب ہے۔

"گڈ۔ میں چیک کرا لوں کہ تم نے درست بتایا ہے یا نہیں۔ پھر آتا ہوں اور سنو یہ راڈز مختلف قسم کے ہیں اس لئے انہیں کھولنے کی کوشش تمہارے لئے بے سود ثابت ہو گی اور پھر یہ جوانا یہاں موجود ہے۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو نتیجہ تمہارے خلاف بھی نکل سکتا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا یہ عمران اپنا وعدہ پورا کرے گا"...... کیتھی نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرتا ہے"...... چارلس نے جواب دیا تو کیتھی کے چہرے پر بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران واپس آ گیا۔

"تم نے درست بتایا ہے اور فلا کیرو بم وہاں سے حاصل کر لیا گیا ہے"...... عمران نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم نے وعدہ کیا تھا اس لئے میں نے درست بتا دیا تھا اور مجھے معلوم ہے کہ تم اپنا وعدہ پورا کرتے ہو"...... چارلس نے کہا۔

"میں نے یہی وعدہ کیا تھا کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا اور بے فکر رہو میں اپنا وعدہ پورا کروں گا لیکن تم نے یہاں عارف خان اور اس کی بیوی کو ہلاک کیا ہے۔ زرعی فارم میں ایک مرد اور ایک عورت کو ہلاک کیا۔ اس کے علاوہ تم نے پاکیشیا کی اہم دفاعی لیبارٹری کو تباہ کرنے کی کوشش کی اس صورت میں تمہارے زندہ رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ گو مجھے افسوس ہے کہ تم جیسا ذہین آدمی ہلاک ہو جائے گا حالانکہ میں ذہانت کی بے حد قدر کرتا ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ تم نے اپنی ذہانت کو پاکیشیا کے خلاف استعمال کیا اور پاکیشیا کے مفادات مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم ہمیں قانون کے حوالے کر دو۔ پلیز"...... چارلس نے یکلخت گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جوانا ان دونوں کو گولی مار کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دینا"...... عمران نے اٹھ کر مڑتے ہوئے اس دیوہیکل جوانا سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میری بات سنو"...... چارلس نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور کیتھی کی بھیانک چیخ بھی سنائی دی۔ چارلس کی گردن ایک جھٹکے سے کیتھی کی طرف مڑی ہی تھی کہ ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بھی بے اختیار چیخ نکلی۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کے سینے میں یکے بعد دیگرے گرم گرم

www.paksociety.com
Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں اور پھر اس کا سانس جیسے حلق میں اٹک سا گیا۔ اس نے سانس نکالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن موت کی اتھاہ تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

www.paksociety.com

Scanned and Uploaded By Nadeem

Uploaded By Nadeem

"عمران صاحب اس چارلس نے اس بار واقعی ہمیں تگنی کا ناچ نچا دیا تھا"...... بلیک زیرو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بس یہ اس کی بدقسمتی تھی اور ہماری خوش قسمتی کہ وہ مشن مکمل نہ کر سکا ورنہ حقیقت ہے کہ اس نے اپنی ذہانت سے ہمیں مکمل شکست دے دی تھی۔ مجھے اس کی موت پر افسوس ضرور ہوا ہے لیکن چونکہ اس نے پاکیشیا کے خلاف سازش کی تھی اس لئے اس کا یہ انجام بہرحال ہونا ہی تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ اسرائیل دوسری بار بھی تو ٹرائی کر سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اسرائیل پر ایسا جوابی حملہ کیا

جائے کہ وہ اس لیبارٹری کو بھول جائے"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ نے کوئی پلان بنا لیا ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اسرائیل بھی ایرو میزائل تیار کر رہا ہے اسی لئے تو اس نے کوشش کی ہے کہ ہماری لیبارٹری تباہ ہو جائے اور اب جب تک اس کی لیبارٹری تباہ نہیں ہو گی تب تک وہ خاموش نہیں رہے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام میں کر دوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اکیلا آدمی وہاں کچھ نہیں کر سکتا بلیک زیرو اور ٹیم کے ساتھ تم جا نہیں سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ کسی ملک کا فارن ایجنٹ بنا کر ساتھ لے جائیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ تم کیسے فارن ایجنٹ بن سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب ہے کہ آپ رضامند نہیں۔ ٹھیک ہے اب مزید میں کیا کہہ سکتا ہوں ورنہ مجھے آپ کے ساتھ کام کر کے حقیقی خوشی ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں وہاں جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تو پھر کون جائے گا"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"اسرائیل کو بہرحال اطلاع مل جائے گی کہ اس کا مشن ناکام ہو گیا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ ہم جوابی کارروائی کریں گے اس لئے لامحالہ نہ صرف وہ اپنے ملک میں داخل ہونے سے ہمیں روکنے کے لئے انتہائی وسیع پیمانے پر انتظامات کرے گا بلکہ یہاں بھی اس کے ایجنٹ میری نقل و حرکت کی نگرانی کریں گے اور اس بار چونکہ ہمارا ٹارگٹ سامنے ہے اس لئے میں نے اس بار نیا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سا فیصلہ"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"اس بار مشن پر تین آدمی کام کریں گے۔ تنویر، ٹائیگر اور ٹروہین۔ تنویر انچارج ہو گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تنویر اور ٹائیگر کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ ٹروہین کیسے کام کرے گا اور کیوں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹروہین صرف رابطوں کا کام کرے گا۔ اصل کام تنویر اور ٹائیگر کریں گے۔ ٹروہین کا اسرائیل میں ایک خفیہ فلسطینی ایجنسی سے گہرا تعلق ہے۔ یہ ایجنسی دوسری ایجنسیوں سے بالکل الگ تھلگ

www.paksociety.com

ہے۔ ٹرومین اس ایجنسی سے تنویر اور ٹائیگر کے رابطے کرائے گا اور ان کی مدد کرے گا ورنہ تنویر اور ٹائیگر وہاں کام نہ کر سکیں گے اور ان دونوں کے بارے میں اسرائیل تفصیل نہیں جانتا۔ اس کا تو ٹارگٹ میں ہی ہوں گا اس لیے میں دوسری ٹیم لے کر اسرائیل کے ملحقہ ملک جاؤں گا اور میں وہاں ایسی کوششیں کروں گا جیسے ہم اس ملک کی سرحدوں سے اسرائیل میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس طرح اسرائیل کی تمام ایجنسیوں کی توجہ ہماری طرف مرکوز رہے گی اور تنویر اور ٹائیگر دونوں اپنا کام کر گزریں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہ اچھی پلاننگ ہے لیکن یہ سوچ لیں کہ یہ دونوں وہاں کسی مشکل میں نہ پھنس جائیں۔ تنویر تو بہرحال ڈائریکٹ ایکشن کرے گا ٹائیگر کی بات دوسری ہے لیکن تنویر کی عادت میں جانتا ہوں۔ وہ ٹائیگر کی بات ہی نہ مانے گا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور میں تم سے زیادہ تنویر کو جانتا ہوں۔ تم بے فکر رہو انشاء اللہ یہ دونوں مشن مکمل کر کے آئیں گے۔ ویسے میرا بھی رابطہ ٹائیگر سے رہے گا اس لئے اگر یہ کسی مشکل میں پھنسے تو پھر میں بھی اسرائیل میں داخل ہو جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"گڈ شو۔ چلو اس بلیک ایرو کی وجہ سے اسرائیل کی یہ لیبارٹری تو تباہ ہو جائے گی ورنہ ہم تو شاید کبھی حرکت میں ہی نہ آتے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں۔ قدرت کے فیصلے ایسے ہی ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

www.paksociety.com

عمران سیریز
جیوش چینل
65
مظہر کلیم ایم اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
------ یوسف قریشی
پرنٹر ------ محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/70 روپے

# چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ اسرائیل کے سلسلے کا نیا ناول " جیوش چینل " آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جیوش چینل اسرائیل کی ایک نئی تنظیم ہے جسے پہلی بار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل لایا گیا ہے۔ اس تنظیم کا چیف لارڈ بوفمین ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کچل کر رکھ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جیوش چینل میں کام کرنے والے افراد کی تربیت بھی خصوصی طور پر اسی انداز میں کی گئی ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر سکیں اور اس بار واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے جیوش چینل جس انداز میں ٹکراتی ہے اور جس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اسرائیل میں ہر طرف موت کے پھندوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس سے پہلے واقعی ایسا نہیں ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی اسرائیل پر لکھے جانے والے گذشتہ ناولوں کی طرح آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آرا سے ضرور مطلع کیجئے گا۔ البتہ حسب دستور پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔

ایبٹ آباد سے نویدہ ناز لکھتی ہیں۔ " طویل عرصے سے آپ کی کتب زیر مطالعہ ہیں۔ آپ کا مطالعہ واقعی بے انتہا وسیع ہے اور یہ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

بات بھی درست ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی صلاحیت عطا کی ہے کہ آپ دنیا کے ہر موضوع پر مکمل اور جامع انداز میں لکھ سکتے ہیں۔ آپ کا ناول "مکروہ چہرے" میرے اس یقین کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ آپ نے یہ ناول جس خوبصورت انداز میں لکھا ہے اور جس طرح آپ نے معاشرے کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ایسا ناول لکھنا اور پھر اس انداز میں لکھنا کہ اس سے فرد اور معاشرے کی اصلاح بھی ہو حقیقتاً آپ کے قلم کا ہی اعجاز ہے۔ میری طرف سے اس قدر خوبصورت اور بھرپور ناول لکھنے پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ البتہ آپ سے گزارش ہے کہ آپ ناول کی پشت پر اپنی تازہ ترین تصویر ضرور شائع کریں تاکہ ہمیں بھی اندازہ ہو سکے کہ گزرے ہوئے ماہ و سال نے آپ پر کیا اثرات مرتب کئے ہیں ورنہ اس تصویر سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عمران کی طرح آپ بھی سدابہار ہیں۔ امید ہے میری گزارش پر ضرور عمل کریں گے"۔

محترمہ نویدہ ناز صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے تازہ ترین تصویر ناول میں شائع کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اس میں لفظ "تازہ ترین" پر آپ خود غور کر لیں۔ پھر مجھے لکھیں کہ آپ کی یہ فرمائش کس طرح پوری ہو سکتی ہے کیونکہ ہر گزرتا ہوا لمحہ تازہ ترین کی فرمائش میں رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے۔ البتہ آپ نے اس فرمائش کا جو مقصد لکھا ہے کہ اس طرح آپ یہ اندازہ لگانا چاہتی ہیں کہ گزرے ہوئے ماہ و سال نے مجھ پر کیا اثرات مرتب کئے ہیں تو اس کا اندازہ آپ میری تازہ ترین تحریروں سے آسانی سے کر سکتی ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

چشتیاں سے اکرم خان لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ جس طرح عمران کے کردار سے انصاف کرتے ہیں وہ واقعی بے مثال ہے۔ آپ کا ناول "فیوگی ٹاسک" بہت اچھا اور معیاری ناول ہے۔ البتہ عمران سے کہیں کہ جہاں ملک کا مسئلہ ہو وہاں دوستوں پر احسان کرنا بند کر دے۔ امید ہے آپ ضرور میرا پیغام عمران تک پہنچا دیں گے"۔

محترم اکرم خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کے پیغام کا تعلق ہے تو پیغام تو بہرحال عمران تک پہنچ جائے گا لیکن یہ بات آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ عمران اپنے ملک کی بقا کے مقابل کسی رشتے کی پرواہ نہیں کرتا جبکہ "فیوگی ٹاسک" میں وہ باچان کے لئے کام کر رہا تھا اور ناول کے آخری صفحے پر یہی سوال بلیک زیرو نے عمران سے کیا بھی ہے اور عمران نے اس کی وضاحت بھی کر دی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سماہنی بنڈالہ (آزاد کشمیر) سے راجہ نوید احمد اور عابد حسین یزدانی لکھتے ہیں۔ "ہم آپ کے ناول بڑے شوق سے پڑھتے ہیں اور ہم آپ کی تحریر سے بے حد متاثر بھی ہیں کیونکہ آپ ہر بار نئے انداز اور نئے موضوع پر ناول تحریر کرتے ہیں۔ آپ کا ناول "ہنٹنگ ڈیتھ" بے حد پسند آیا ہے۔ البتہ اس میں ایک جگہ جب ٹائیگر اچانک ظاہر ہوتا

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint
www.paksociety.com

ہے اور پھر اچانک ہی غائب ہو جاتا ہے تو بے حد حیرت ہوتی ہے۔
امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم راجہ نوید احمد اور عابد حسین یزدانی صاحبان۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک ٹائیگر کے اچانک ظاہر ہونے اور اچانک غائب ہو جانے کی بات ہے تو محترم ٹائیگر ایسی ہی پھرتی اور تیزی کی بنا پر تو ٹائیگر کہلاتا ہے۔ بہرحال جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو واقعی یہ شکایت بجا ہے لیکن اس کی وجہ بھی ٹائیگر کے کردار کی بے پناہ پسندیدگی ہے۔ کمپیوٹر آپریٹر صاحب کو جہاں موقع ملا دوسرے کردار کے نام کی بجائے انہوں نے ٹائیگر کا نام ٹائپ کر دیا اور اس صفائی سے یہ کام ہوا کہ پروف ریڈر صاحبان بھی اسے مارک نہ کر سکے۔ بہرحال آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

علی پور چٹھہ گوجرانوالہ سے شہباز احمد لکھتے ہیں۔ "گذشتہ بارہ سالوں سے آپ کے ناول زیر مطالعہ ہیں۔ آپ کا ہر ناول دوسرے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ وادی مشکبار کے موضوع پر آپ کے ناول البتہ زیادہ پسند آتے ہیں۔ ٹائیگر میرا پسندیدہ کردار ہے۔ میری درخواست ہے کہ وادی مشکبار پر ایسا ناول لکھیں جس میں ٹائیگر کا کردار مین ہو۔ امید ہے آپ ضرور میری درخواست قبول کریں گے"۔

محترم شہباز احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی فرمائش پوری کی جا سکے لیکن یہ کب پوری ہو گی اس بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لاہور سے اشفاق احمد لکھتے ہیں۔ "میں آپ کی تصنیفات کا پرانا قاری ہوں۔ جاسوسی ادب میں آپ کا واقعی کوئی ثانی نہیں ہے۔ عمران کا کردار خاص طور پر مجھے بے حد پسند ہے۔ آپ نے روحانیت پر جو ناول لکھے ہیں انہوں نے واقعی نوجوان نسل کو بے حد متاثر کیا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ان موضوعات پر ناول لکھتے رہیں گے"۔

محترم اشفاق احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ انشاء اللہ آپ کی فرمائش پوری ہوتی رہے گی اور میں کوشش کروں گا کہ اس خصوصی موضوع پر آپ کو کتب پڑھنے کے لئے ملتی رہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ملتان سے نعیم اقبال نعیم لکھتے ہیں۔ "میں نے آپ کے لکھے ہوئے بے شمار ناولوں کا مطالعہ کیا ہے۔ آپ نے واقعی جاسوسی ادب کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ آپ اپنی تحریروں سے جس طرح حب الوطنی اور پاکیزہ کرداری کا جذبہ پیدا کر رہے ہیں۔ وہ واقعی بے مثال ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی اسی طرح نئی نسل کے کردار کی تعمیر کرتے رہیں گے"۔

محترم نعیم اقبال نعیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا دلی طور پر مشکور ہوں۔ جہاں تک نئی

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

نسل کی کردار سازی کا تعلق ہے تو نئی نسل ہمارا مستقبل ہے۔ جو کچھ آج ہم انہیں بنائیں گے وہ ہمارے پیارے ملک کا "کل" ہو گا اور یہ خواہش تو بہرحال ہر ایک کی ہوتی ہے کہ اس کا "کل" "آج" سے بہتر ثابت ہو۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ ہمارا بھی "کل" "آج" سے بہتر ثابت ہو گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں اس وقت جیوش چینل اور اسرائیل کی قومی سلامتی کے امور کے سربراہ لارڈ بوفمین، جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اور ریڈ اتھارٹی کا چیف کرنل پائیک کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب خاموش اور ایک دوسرے سے لاتعلق بیٹھے ہوئے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے کہ اچانک کمرے کا خصوصی دروازہ کھلا اور اسرائیل کے صدر اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ کرنل ڈیوڈ اور کرنل پائیک دونوں نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا جبکہ لارڈ بوفمین نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"....... صدر نے سب کے سلام کا اکٹھا جواب سر ہلا کر دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"آپ اس ہنگامی میٹنگ کی وجہ تسمیہ معلوم کرنے کے لئے بے چین ہوں گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ پہلے لارڈ بوفمین جو کہ جیوش چینل کے سربراہ ہیں پاکیشیا میں ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں اپنی رپورٹ مختصر طور پر آپ کے سامنے دے دیں تاکہ آپ کو بھی اس سلسلے میں معلوم ہو سکے"...... صدر نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا تو لارڈ بوفمین اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"میں اس معاملے کی جناب صدر صاحب کو پہلے تفصیلی تحریری رپورٹ دے چکا ہوں اور اس سلسلے میں ان سے تفصیلی گفتگو بھی ہو چکی ہے لیکن چونکہ ان کا حکم ہے کہ آپ صاحبان کو بھی اس بارے میں بتایا جائے تو میں مختصر طور پر بتاتا ہوں کہ انتہائی جدید ترین میزائل کا فارمولا ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر اعظم نے جو ایکریمیا کی ایک میزائل فیکٹری میں کام کرتا تھا تیار کیا ہے لیکن ایکریمیا نے اس میں دلچسپی نہ لی کیونکہ وہ اس سے ملتے جلتے میزائل پر پہلے ہی کام کر رہے تھے۔ پھر اس فارمولے کے بارے میں مجھے اطلاع ملی۔ میں نے اسے اسرائیلی سائنس دانوں کے سامنے پیش کیا تو اسرائیلی سائنس دانوں اور دفاعی ماہرین نے اسے اسرائیل کے لئے انتہائی اہم دفاعی ہتھیار قرار دے دیا۔ چنانچہ حکام نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ میزائل جسے ایرو میزائل کا نام دیا گیا تھا پر ریسرچ اسرائیل میں کرائی جائے اور ریسرچ مکمل ہونے کے بعد اسے یہاں تیار کیا جائے۔ چنانچہ جیوش چینل نے ڈاکٹر اعظم کو اس کے اصل فارمولے



سمیت اغوا کرا لیا اور پھر یہاں ایرو میزائل پر کام شروع ہو گیا لیکن ڈاکٹر اعظم ایک فلسطینی تنظیم کے آدمیوں کی مدد سے اسرائیل سے فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گیا اور پاکیشیا پہنچ گیا جہاں اس نے ایرو میزائل کا فارمولا پاکیشیائی سائنس دانوں اور حکام کے سامنے پیش کیا تو وہاں پر بھی اسے انتہائی اہم دفاعی ہتھیار قرار دے دیا گیا۔ چنانچہ شوگران کی مدد سے اس پر وہاں ریسرچ کرنے اور اسے تیار کرنے پر کام شروع ہو گیا۔ مجھے اطلاع مل گئی۔ میں نے اسرائیلی ایجنٹوں کی مدد سے اس لیبارٹری کا سراغ لگانے کی کوشش کی لیکن اسرائیلی ایجنٹ ناکام رہے جس پر میں نے ایک بظاہر جرائم پیشہ بین الاقوامی تنظیم کو ان معلومات کو حاصل کرنے میں استعمال کیا اور انہوں نے انتہائی کامیابی سے تمام معلومات مہیا کر دیں۔ اس کے بعد مسئلہ اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا تھا جو معلومات ملی تھیں ان کے مطابق اس لیبارٹری میں ایسے سائنسی حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے کہ سوائے خصوصی بم فلا کیرو کے اور کوئی ہتھیار وہاں استعمال نہ ہو سکتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ اس سلسلے میں اسرائیلی ایجنٹوں کو استعمال کیا جائے لیکن صدر صاحب نے میری رائے سے اختلاف کیا کیونکہ ان کے مطابق اگر اسرائیلی ایجنٹ وہاں پہچان لئے جاتے تو وہ یقیناً ناکام ہو جاتے۔ چنانچہ میں نے ایک قطعی غیر متعلق یورپی ملک ڈان مارک کی سرکاری ایجنسی بلیک ایرو کو استعمال کرنے کا پلان بنایا۔ ہمیں معلوم تھا کہ بلیک ایرو کا ایک سپر ایجنٹ چارلس انتہائی

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ذہین اور تیز ہے اور اس نے اپنے کارناموں سے پورے یورپ کے
ساتھ ساتھ ایکریمیا میں بھی دھوم مچائی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس مشن
کے لئے اسے استعمال کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی۔ مختصر یہ کہ
چارلس کو فلاکیرو بم دے کر پاکیشیا بھجوا دیا گیا۔ اس کی ساتھی
عورت کیٹی بھی اس کے ساتھ تھی۔ بعد میں جو معلومات ملی ہیں ان
کے مطابق چارلس کامیاب رہا۔ اس نے فلاکیرو بم میزائل لیبارٹری
میں نصب کر دیا اور پھر اس نے صرف ڈی چارجر کی مدد سے اسے ڈی
چارج کرنا تھا اور لیبارٹری تباہ ہو جاتی اور اس کے ساتھ ہی وہ
سائنس دان بھی ہلاک ہو جاتا لیکن پھر اچانک اطلاعات ملیں کہ ڈان
مارک میں بلیک ایرو کے چیف ہارڈی کو اغوا کر لیا گیا ہے اور پھر اس
کی لاش ایک سڑک کے کنارے پڑی ملی اور پھر یہ اطلاعات بھی مل
گئیں کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہوئی اور فلاکیرو بم بھی دستیاب کر لیا گیا
ہے اور چارلس اور اس کی ساتھی عورت کیٹی کو بھی ہلاک کر دیا گیا
ہے۔ اس طرح بلیک ایرو کا یہ مشن آخری لمحات میں ناکام ہو گیا۔
ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ اس سلسلے میں مزید کیا پلاننگ بنائی
جائے کہ صدر مملکت کو ایک خصوصی ذریعے سے پاکیشیا کے مشہور
ایجنٹ علی عمران کا پیغام ملا کہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ سازش
اسرائیل کی تھی اور اسرائیل بھی ایرو میزائل تیار کر رہا ہے اس لئے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے فیصلہ کیا ہے کہ جوابی رد عمل
کے طور پر اسرائیل میں ایرو میزائل کی لیبارٹری تباہ کر دی جائے اور



اس عمران نے یہ دعویٰ کیا کہ جلد ہی وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی
ٹیم کے ساتھ اسرائیل آ کر یہ مشن مکمل کرے گا۔ اس اطلاع کی بنیاد
پر صدر صاحب نے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی ہے"...... لارڈ بوفمین
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ کرنل
پائیک اور کرنل ڈیوڈ دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نظر آ
رہے تھے لیکن وہ خاموش رہے تھے۔

"اس سے پہلے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے لارڈ بوفمین کی
سربراہی میں چلنے والی ایک تنظیم ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر جو ایک
جزیرے میں تھا اپنا ایک ایجنٹ بھیج کر تباہ کرایا تھا اور یہ اطلاعات
بھی مل گئی تھیں کہ جیوش چینل لیبارٹری میں جن مصنوعی انسانوں
پر کام ہو رہا ہے وہ اسے تباہ کر دیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ شاید
اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ فارمولا آخری ریسرچ میں مکمل طور پر ناکام ہو
گیا اور ہمیں بے پناہ نقصان اٹھا کر اس لیبارٹری کو مکمل طور پر ختم
کرنا پڑا اور شاید اس کی اطلاع انہیں مل گئی تھی اس لئے وہ اس مشن
پر نہیں آئے لیکن اب اس عمران کی طرف سے دی گئی اطلاع کے بعد
یہ بات کنفرم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال ایرو میزائل
لیبارٹری کے خلاف مشن لے کر اسرائیل پہنچے گی۔ یہ لیبارٹری جیوش
چیسٹس کے تحت ہے اور لارڈ بوفمین کا خیال ہے کہ اگر یہ ٹیم آئی تو وہ
اس سے خود ہی نمٹ لیں گے لیکن میں نے یہ ہنگامی میٹنگ اس لئے
کال کی ہے کہ اس سے پہلے کرنل ڈیوڈ اور ان کی تنظیم جی پی فائیو اور

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کرنل پائیک کی تنظیم ریڈ اتھارٹی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف
کام کر چکی ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ کرنل ڈیوڈ بے شمار کیسز میں
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں ناکام رہے ہیں جبکہ کرنل
پائیک کا ایک مشن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلہ ہوا اور
اس میں کرنل پائیک ناکام رہے جبکہ لارڈ بوفمین کا آج تک
اسرائیل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلہ نہیں ہوا۔ ایرو
میزائل ہمارے دفاع کے لئے انتہائی اہم ہے اس لئے میں نہیں چاہتا
کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو
سکے بلکہ میری دلی خواہش ہے کہ اس بار اس ٹیم کو بچ کر نہیں جانا
چاہئے اس لئے آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں تاکہ ہم کسی درست نتیجے
پر پہنچ سکیں"۔ صدر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"سر۔ آپ اس بار عمران اور اس کی ٹیم کو آنے دیں۔ پچھلی بار وہ
زندہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن اس بار ایسا نہیں
ہو گا۔ میں انہیں ہر صورت میں ختم کر دوں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے"۔
کرنل پائیک نے کھڑے ہو کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ کر بات کریں۔ بار بار اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ
کیا کہتے ہیں کرنل ڈیوڈ"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ یہ درست ہے کہ آج تک میں اور میری تنظیم پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکی لیکن اب ایسا
نہیں ہو گا کیونکہ کرنل پائیک درست کہہ رہے ہیں۔ پچھلی بار وہ



محض اتفاق سے بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن جناب
میرا خیال ہے کہ شاید اس بار عمران سے ہمارا مقابلہ نہ ہو"۔ کرنل
ڈیوڈ نے کہا تو صدر کے ساتھ ساتھ کرنل پائیک اور لارڈ بوفمین
دونوں چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ کا مطلب ہے کہ
عمران یہاں نہیں آئے گا۔ کیوں۔ اس کی وجہ"...... صدر نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میرا ٹکراؤ عمران سے طویل عرصے سے ہو رہا ہے اور میں
اس کی نفسیات سے اچھی طرح واقف ہو چکا ہوں۔ اگر عمران نے
آپ تک یہ پیغام پہنچایا ہے کہ وہ ٹیم کے ساتھ یہاں آ رہا ہے تو اس کا
مطلب ہے کہ وہ نہیں آ رہا ورنہ وہ کبھی اس طرح باقاعدہ اطلاع نہ
دیتا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو صدر صاحب کے چہرے پر حیرت کے
تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ یہ مشن مکمل نہیں کرے گا۔ پھر اطلاع
دینے کا فائدہ"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ کرنل ڈیوڈ کا تجزیہ درست ہے۔ میں نے بھی جس حد
تک عمران کو سمجھا ہے وہ انوکھی چالیں چلنے کا عادی ہے۔ اس کے ہر
اقدام اور ہر کام کے پیچھے اس کی کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ کرنل ڈیوڈ
نے درست کہا ہے کہ اس کا خصوصی طور پر اطلاع دینے کا مطلب
ہے کہ وہ نہیں آئے گا"...... کرنل ڈیوڈ کے بولنے سے پہلے کرنل

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

پائیک نے کہا۔

" آپ دونوں الجھی ہوئی باتیں کر رہے ہیں۔ کھل کر بات کریں"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب۔ جو بات میرے ذہن میں آئی ہے وہ میں نے کہہ دی ہے۔ البتہ یہ بات اب سوچنے کی ہے کہ جب وہ یہاں نہیں آئے گا تو پھر کیا ہوگا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" میں بتاتا ہوں جناب۔ اب میں سمجھ گیا ہوں"...... کرنل پائیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ آپ بتائیں۔ یہ ایسی عجیب بات سامنے آئی ہے کہ مجھے سمجھ ہی نہیں آرہی"...... صدر صاحب نے اس بار قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

" سر۔ یہ انتہائی اہم بات کرنل ڈیوڈ نے بتائی ہے ورنہ شاید ہم اس کا ادراک نہ کر سکتے۔ میرا خیال ہے کہ عمران نے اس بار نیا منصوبہ بنایا ہے کہ وہ خود ٹیم کے چند ممبرز کے ساتھ آنے کی اداکاری کرتا رہے گا یا زیادہ سے زیادہ کسی ہمسایہ ملک میں جا کر رک جائے گا جبکہ اس کی ٹیم کے دوسرے ممبرز خاموشی سے یہاں پہنچ کر مشن مکمل کریں گے۔ اس طرح ہماری تمام تر توجہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف مبذول رہے گی اور وہ اپنا کام خاموشی سے کر گزریں گے"...... کرنل پائیک نے کہا تو صدر اور لارڈ بوفمین دونوں بے اختیار چونک پڑے جبکہ کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر



کرنل پائیک کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میرے ذہن میں یہ بات تھی لیکن میں اس کا شعور نہ کر پا رہا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

" جناب۔ بات تو واقعی سوچنے کی ہے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ عمران نے یہی سوچ کر اطلاع دی ہو کہ اس طرح ہم اس کی طرف متوجہ نہ ہوں گے اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو تلاش کرتے رہ جائیں گے"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

" کرنل ڈیوڈ اور کرنل پائیک کے ساتھ ساتھ لارڈ بوفمین سب کی باتیں درست ہیں لیکن اب ہمیں کیا پلاننگ کرنی چاہئے"۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ میرے خیال میں اس پوائنٹ کے سامنے آنے کے بعد ہمیں زیادہ آسانی ہو جائے گی۔ ایرو میزائل لیبارٹری جیوش چینل کی تحویل میں ہے اور وہ جو لوگ بھی بھیجیں گے وہ ظاہر ہے لیبارٹری کو ہی تباہ کرنے آئیں گے اس طرح ان کا ہر صورت میں ٹکراؤ جیوش چینل سے ہی ہو گا چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔ عمران خود ہو یا اس کے ساتھی ہوں جبکہ اگر کرنل پائیک کی بات درست ہو تو اس کے لئے جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی کام کرے اور ہم سب کا آپس میں رابطہ رہے۔ اس طرح ہم دونوں پہلوؤں کا دفاع آسانی سے کر لیں گے"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

" لیکن آپ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی کے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

بارے میں کوئی تجربہ نہیں ہے جبکہ کرنل پائیک اور کرنل ڈیوڈ
دونوں کو اس کا تجربہ ہے اور اگر کرنل پائیک کا آئیڈیا درست ثابت
ہوا تو پھر یہ دونوں تو صرف ان کا انتظار کرتے رہیں گے اور جیوش
چینل کا مقابلہ ہو جائے گا"...... صدر نے کہا۔

"یہ بات بھی ہمارے حق میں جاتی ہے جناب۔ عمران اور اس
کے ساتھیوں کو کرنل ڈیوڈ، ان کی تنظیم جی پی فائیو اور کرنل
پائیک اور ان کی تنظیم ریڈ اتھارٹی دونوں کے بارے میں اچھی طرح
علم ہے۔ وہ ان کی نفسیات کے مطابق پہلے سے ہی اپنا دفاع کر لیتے
ہیں جبکہ جیوش چینل اور اس کے آدمیوں سے ان کا ٹکراؤ نہیں ہوا
اس لئے وہ ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اس لئے ہماری کامیابی
کا تناسب بڑھ جائے گا"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے اور میں خود بھی اس نتیجے پر ہی پہنچا تھا
لیکن اگر عمران کے ایسے ساتھی یہاں آتے ہیں جو پہلے نہیں آئے تو پھر
تو کرنل ڈیوڈ اور کرنل پائیک کے لئے بھی وہ نئے ہوں گے"۔ صدر
نے کہا۔

"جناب۔ جیوش چینل کو ایک اور برتری حاصل ہے کہ اس
وقت اسرائیل میں جتنی بھی فلسطینی تنظیمیں ہیں چاہے وہ اسرائیل کی
ساتھی ہیں یا مخالف ان سب میں جیوش چینل کے آدمی موجود ہیں
اور جو لوگ بھی ایرو میزائل مشن پر آئیں گے وہ لامحالہ ان میں سے
کسی کا سہارا لیں گے اس طرح ہمیں فوراً اس بارے میں اطلاع مل



جائے گی اور ہم آسانی سے انہیں کور کر لیں گے جبکہ یہ سہولت جی پی
فائیو اور ریڈ اتھارٹی کو حاصل نہ ہے"...... لارڈ بوفمین بڑی شدت
سے اپنی تنظیم کے حق میں دلائل دے رہا تھا۔

"آپ کیا کہتے ہیں کرنل پائیک"...... صدر نے کرنل پائیک
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ آپ جو فیصلہ بھی کریں مجھے منظور ہے کیونکہ آپ،
لارڈ بوفمین، کرنل ڈیوڈ اور میں ہم سب عظیم اسرائیل کے حق میں
ہی سوچتے ہیں"...... کرنل پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے کرنل ڈیوڈ"...... صدر نے کرنل ڈیوڈ سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ لارڈ بوفمین صاحب اس لئے انتہائی جوش کا مظاہرہ کر
رہے ہیں کہ آج تک ان کا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں
ہوا۔ بہرحال اصل آدمی عمران ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور
ممبر کو اپنا میک اپ کرا کر اسرائیل سے باہر رکھے اور خود کسی اور
میک اپ میں پہنچ جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی اپنے
ساتھیوں کو یہاں بھیجے۔ بہرحال ہمیں دونوں طرح سے ہوشیار رہنا
چاہئے۔ عظیم اسرائیل کی سلامتی سب باتوں پر مقدم ہے"۔ کرنل
ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ہم سب کو عظیم اسرائیل کا مفاد اور سلامتی عزیز ہے اس
لئے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تینوں ایجنسیاں بیک وقت کام

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کریں لیکن اپنے اپنے انداز میں اور ایک دوسرے سے چاہیں تو رابطہ رکھیں چاہیں تو نہ رکھیں۔ البتہ ایرو میزائل لیبارٹری کا تحفظ پہلے کی طرح جیوش چینل کی ہی ذمہ داری رہے گا اور یہ بھی سن لیں کہ جو ایجنسی اس بار کامیاب رہے گی وہ آئندہ باقی ایجنسیوں پر سپر قرار دی جائے گی"...... صدر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میری ایک گذارش ہے کہ ایرو میزائل لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں مجھے اطلاع ملنی چاہئے ورنہ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو کور نہ کر سکیں گے کیونکہ بہرحال ان کا ٹارگٹ ایرو میزائل لیبارٹری ہی ہو گا۔ یہ اور بات ہے کہ ہم کسی طرح بھی جیوش چینل کے معاملات اور ایرو میزائل لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات میں مداخلت نہیں کریں گے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

"جناب۔ حفاظتی نقطہ نظر سے یہ بات اوپن نہیں ہونی چاہئے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس بارے میں علم نہ ہو گا اور جس طرح جیوش چینل کے آدمی فلسطینی تنظیموں میں موجود ہیں اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی میں بھی ان کے مخبر موجود ہوں اور اگر اس لیبارٹری کا محل وقوع اوپن ہو گیا تو اس طرح یہ محل وقوع پاکیشیا سیکرٹ سروس تک بھی پہنچ سکتا ہے جبکہ جیوش چینل کے کسی آدمی سے وہ لوگ واقف نہیں ہیں۔ اس لئے لامحالہ وہ یہاں آکر پہلے اس لیبارٹری کو تلاش کرنے کی کوشش کریں گے ورنہ وہ براہ راست اس پر حملہ کر دیں گے"...... لارڈ



بوفمین نے کہا۔

"آپ اس عمران کو نہیں جانتے۔ وہ شیطانی ذہن کا مالک ہے۔ وہ یہاں آنے سے پہلے لامحالہ اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ ریڈ واٹر کیس کے سلسلے میں جیوش چینل اور آپ کے بارے میں بھی معلومات اس تک پہنچ چکی ہوں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اس بار براہ راست آپ کو ہی ٹارگٹ بنائے۔ پھر کرنل ڈیوڈ اور کرنل پائیک دونوں انتہائی محب وطن ہیں اور ان کی بات درست ہے کہ انہیں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ٹارگٹ کا علم ہونا چاہئے اس لئے آپ انہیں تفصیل بتا دیں البتہ یہ میرا حکم ہے کہ یہ دونوں تنظیمیں اس لیبارٹری کے قریب بھی نہیں جائیں گی اور آخری بات یہ کہ تینوں ایجنسیاں براہ راست مجھے جوابدہ ہوں گی اور مجھے تینوں کی کارکردگی کی رپورٹس ساتھ ساتھ ملتی رہنی چاہئیں"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے اٹھتے ہی لارڈ بوفمین، کرنل پائیک اور کرنل ڈیوڈ تینوں کھڑے ہو گئے۔

"مجھے اس بار حتمی اور یقینی کامیابی چاہئے۔ اس بات کو نوٹ کر لیں"...... صدر نے اس بار سخت لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جدھر سے وہ ہال میں داخل ہوئے تھے اور وہ تینوں خاموش کھڑے انہیں واپس جاتے دیکھتے رہے۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان اپنی عادت کے مطابق شاپنگ کے لئے مارکیٹ جا چکا تھا اور عمران جانتا تھا کہ اب اس کی واپسی ایک دو گھنٹوں بعد ہی ہو سکے گی کیونکہ سلیمان کی عادت تھی کہ وہ شاپنگ بہت سوچ سمجھ کر اور بہت سی دکانیں گھوم کر کرتا تھا تاکہ تازہ، اصل اور مناسب قیمتوں پر خریداری کر سکے۔ عمران کو بھی آج چونکہ کوئی کام نہ تھا اس لئے وہ بھی اطمینان سے بیٹھا اخبار پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنی عادت کے مطابق باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ثرومین بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے



ثرومین کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"شکر ہے۔ صبح صبح کسی سچے آدمی کی آواز سننے کو ملی ہے۔ اچھا شگون ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے عمران صاحب کہ آپ میرے بارے میں ایسے جذبات رکھتے ہیں"...... دوسری طرف سے ثرومین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے اتنا بھی خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں بہرحال مرد ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو میں نے کب آپ کو عورت کہا ہے عمران صاحب"۔ دوسری طرف سے ثرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے جذبات کا لفظ استعمال کیا ہے اور پھر تمہاری آواز میں جس طرح کی مسرت تھی اس کو مدنظر رکھ کر کہہ رہا ہوں"۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ثرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ واقعی بات بنانے کا فن جانتے ہیں۔ بہرحال آپ کی ہدایت کے مطابق آپ کا پیغام اسرائیل کے صدر تک پہنچا دیا گیا ہے"۔ ثرومین نے کہا تو عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر کیا رد عمل ہوا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب نے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ایک خصوصی ہنگامی میٹنگ طلب کر لی۔ میں پہلے ہی اس بات کا انتظام کر چکا تھا کہ اس

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

میٹنگ میں ہونے والی تمام گفتگو ٹیپ کر لی جائے اور یہ ٹیپ اسرائیل سے مجھ تک پہنچ چکی ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

" ارے اتنی جلدی۔ تم تو ایکریمیا میں ہو اور اسرائیل تو وہاں سے کافی فاصلے پر ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں اس وقت قبرص سے بول رہا ہوں"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ اچھا۔ پھر وہ ٹیپ مجھ تک کب پہنچے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے خصوصی کوریئر سروس کے ذریعے اسے آپ کے پتے پر بھجوا دیا ہے لیکن وہ آپ کو کل مل سکے گی"...... ٹرومین نے کہا۔

" تو پھر مختصر طور پر بتا دو کیونکہ میرے اعصاب بے حد کمزور ہیں۔ کل تک انتظار کرنے کے قابل نہیں ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹرومین ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ صدر صاحب کے ساتھ میٹنگ میں جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ، ریڈ اتھارٹی کے کرنل پائیک اور جیوش چینل کے لارڈ بوفمین نے شرکت کی اور پھر وہاں آپ کی اس اطلاع پر بحث کی گئی"...... ٹرومین نے کہا۔

" اچھا۔ ویری گڈ۔ چلو اتنی اہمیت تو انہوں نے مجھ خاکسار کو دی"...... عمران نے کہا تو ٹرومین نے ہنستے ہوئے مختصر طور پر اسے اس بحث اور اس کے نتیجے کے بارے میں بتا دیا۔



" اس کا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوڈ اب آغا سلیمان پاشا کی طرح ناشتے میں مقوی دماغ حریرے کھانے لگ گیا ہے کہ وہ فوراً میرے منصوبے کی تہہ تک پہنچ گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اسے دعویٰ ہے کہ وہ اب آپ کی نفسیات سے واقف ہو چکا ہے۔ بہرحال کرنل پائیک اصل بات سامنے لے آیا۔ یہ شخص واقعی بے حد ذہین ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ بہرحال نتیجہ یہ نکلا کہ اب تینوں ایجنسیاں بیک وقت ہمارے خلاف کام کریں گی"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں"...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں انہوں نے بحث میں کیا بات چیت کی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اس کا علم نہیں ہو سکا کیونکہ صدر صاحب کے جانے کے بعد وہ لوگ بھی خاموشی سے چلے گئے۔ شاید کہیں اور جا کر انہوں نے اس بارے میں بات کی ہو گی"...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلو ٹھیک ہے۔ ہم خود تلاش کر لیں گے لیکن اب تم بتاؤ کہ لارڈ بوفمین کے اس دعویٰ کے بعد تمہارے رابطوں کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں یہ بات آپ سے خصوصی طور پر کرنا چاہتا تھا۔ میرے تمام رابطے ایک فلسطینی تنظیم ریڈ سٹار سے ہیں لیکن یہ تنظیم صرف مخبری

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کا کام کرتی ہے اور ایسی فلسطینی تنظیموں کے لئے کرتی ہے جو اسرائیل کے خلاف کام کرتی ہیں اس لئے ریڈ سٹار کے آدمی بھی بڑے بڑے آفسز، ہوٹلوں اور ریستورانوں کے آفسز تک ہی محدود ہوتے ہیں۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں بھی ان کی تعداد کافی ہے اس لئے تو صدر تک اطلاع پہنچانے اور پھر ٹیپ حاصل کرنے میں مجھے کامیابی ہوئی ہے لیکن ان کے پاس ایسے اڈے یا آدمی نہیں ہیں جیسے آپ کو چاہئیں اور ان کا تعلق دوسری تنظیموں کے صرف مخصوص لوگوں سے ہے اور وہ بھی انتہائی خفیہ جبکہ لارڈ بوفمین نے واقعی تقریباً ہر تنظیم میں اپنے آدمی شامل کر رکھے ہیں اس لئے میں یہ ذمہ داری ان حالات میں نہیں اٹھا سکتا۔ امید ہے آپ ناراض نہیں ہوں گے"...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی سچے آدمی ہو۔ مجھے تمہاری یہ بات سن کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ تم نے جو کچھ کہنا تھا واضح اور بروقت کہہ دیا ہے۔ تم نے یہ ٹیپ حاصل کر کے بھی میرے لئے ایک بڑا کام کیا ہے۔ میں اس کے لئے تمہارا مشکور ہوں۔ تم بے فکر رہو اب یہ کام میں خود کر لوں گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے خود جانا ہوگا۔ اکیلا تنویر وہاں ان حالات میں کام نہ کر سکے گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی



کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"آج خیریت ہے آپ اتنی صبح آئے ہیں۔ کیا سلیمان نے ناشتہ دینے سے انکار کر دیا ہے"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے تم اس وقت کو صبح کہہ رہے ہو اور پھر وہ بھی اتنی صبح۔ پتہ ہے کیا وقت ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ وقت تو آپ کے ناشتہ کرنے اور اخبار پڑھنے کا ہوتا ہے۔ اخبار بھی ناشتہ کا حصہ ہی ہوتے ہیں اس لئے میں نے ایسا کہا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سچے آدمی کا فون آگیا ہے اور اس نے سچی بات کر ڈالی اور تم جانتے ہو کہ سچ کڑوا ہوتا ہے اور سچ کی کڑواہٹ کو دانش کے شہد سے ہی دور کیا جا سکتا ہے اس لئے مجبوراً بھاگے بھاگے یہاں آنا پڑا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"سچے آدمی۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ آپ کا مطلب کہیں ٹرومین سے تو نہیں۔ آپ نے کل اسے کال کر کے اسرائیل والے مشن کے سلسلے میں بات کی تھی"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل دہرا دی۔

"اوہ۔ ایسی صورت میں تو تنویر اور ٹائیگر اکیلے وہاں کچھ نہ کر

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

سکیں گے"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہوں۔ ٹرومین کے سائیڈ پر ہونے کے بعد وہاں تینوں ایجنسیوں کے بیک وقت کام کرنے کی صورت میں وہاں انتہائی مشکل ترین سچوئیشن ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ ٹیم لے کر جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اس بارے مجھے اب نئی حکمت عملی سے کام لینا ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سی"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ٹارگٹ تنویر اور ٹائیگر ہی ہٹ کریں گے لیکن ہمارا کام ان ایجنسیوں کو الجھانا ہو گا اور بس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں تنویر اور ٹائیگر کو ٹارگٹ کا بخوبی علم ہونا چاہئے۔ انہیں علیحدہ وہاں رہنا چاہئے لیکن مسئلہ پھر وہی آجائے گا کہ وہاں جا کر وہ کس سے رابطہ کریں گے اور کس طرح آگے بڑھیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تنویر اپنے راستے خود بنانے جانتا ہے اور اب تو اسرائیل اور تل ابیب میں عام سیاحوں کی آمد و رفت ہو گئی ہے۔ اب وہ پہلے کی طرح بند شہر یا ملک نہیں رہا البتہ اب یہ کام مجھے کرنا ہو گا کہ میں اسے اس لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس کر کے پہلے بتا دوں"...... عمران نے کہا۔



"میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے کہ آپ ان حالات میں ٹائیگر کو تنویر کے ساتھ نہ بھیجیں کیونکہ تنویر نے ٹائیگر کی کوئی بات نہیں ماننی جبکہ ٹائیگر آپ کا شاگرد ہے اس لئے اس کا انداز تنویر سے یکسر علیحدہ ہے البتہ صفدر کو آپ تنویر کے ساتھ بھیج دیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"صفدر کے ساتھ ہونے کی صورت میں صفدر کو انچارج بنانا ہو گا اور اگر صفدر انچارج بن گیا تو پھر تنویر اپنے مخصوص انداز میں کام نہ کر سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا مطلب ہے کہ تنویر کے ساتھ کوئی ایسا ممبر بھیجیں جو اس پر کنٹرول رکھ سکے تاکہ اس کے جوش کو کنٹرول کیا جا سکے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسی صورت میں تو جولیا ہی ایک ایسی ممبر رہ جاتی ہے جو تنویر کو کنٹرول کر سکتی ہے لیکن پھر جولیا انچارج بن جائے گی اور تنویر صرف گردن ہلانے تک ہی رہ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر یا تو اسے اکیلا بھیج دیں یا پھر اسے ٹیم کے ساتھ ہی رہنے دیں"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایک ممبر ایسا ہے جو اس کا بھرپور انداز میں ساتھ دے سکتا ہے اور انچارج بھی تنویر رہے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"وہ کون ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"وہ ہے خاور۔ خاور بھی بنیادی طور پر تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کا ہی قائل ہے اور تنویر کا ہم مزاج بھی ہے اور اس سے اس کی گہری چھنتی بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو وہ دونوں ایک جیسے ہو جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ خاور بہرحال اسے کسی حد تک کنٹرول میں رکھے گا۔ وہ خاصا ذہین آدمی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسی صورت میں تنویر اور خاور کی جوڑی اچھی رہے گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"صفدر، کیپٹن شکیل اور نعمانی کو ہدایات دے دو کہ وہ تمہارے ساتھ عمران کی سرکردگی میں اسرائیل جا کر ایک مشن کے لئے تیار رہیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن تنویر کو آپ نے ٹیم میں شامل نہیں کیا۔ اس کی



کوئی خاص وجہ"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس بار اسرائیل میں تین ٹیمیں مقابلے پر آئیں گی اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہاں سے بھی تین ٹیمیں جائیں گی۔ اصل ٹارگٹ جو ٹیم ہٹ کرے گی اس میں تنویر اور خاور شریک ہوں گے۔ انہیں براہ راست ہدایات دے دی جائیں گی۔ دوسری ٹیم کی رہنمائی عمران کرے گا جس میں تمہارے ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل اور نعمانی شامل ہوں گے۔ تیسری ٹیم صدیقی کی سرکردگی میں جائے گی۔ اس میں چوہان اور صالحہ شامل ہوں گے۔ انہیں بھی علیحدہ ہدایات دے دی جائیں گی۔ تمہاری ٹیم کو عمران لیڈ کرے گا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"تنویر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... تنویر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"اسرائیل میں پاکیشیا کا ایک اہم مشن درپیش ہے جس کے لئے میں نے تمہاری صلاحیتوں پر انحصار کرتے ہوئے ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کے لئے تمہیں اور خاور کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ٹیم کو

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

تم لیڈ کرو گے اور تمام پلاننگ بھی تمہاری اپنی ہو گی البتہ اس مشن کے سلسلے میں بنیادی باتوں کے بارے میں تمہیں عمران بریف کر دے گا"...... عمران نے کہا۔

"تھینک یو سر۔ میں آپ کے انتخاب پر انشاء اللہ ہر صورت میں پورا اتروں گا"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ اس مشن میں یہ اعتماد ہی تمہارے کام آئے گا۔ اسرائیل کو ہمارے اس مشن کی اطلاع مل چکی ہے اور وہاں مقابلے میں تین ایجنسیاں میدان میں اتاری جا رہی ہیں۔ جیوش چینل، ریڈ اتھارٹی اور جی پی فائیو اس لئے یہاں سے بھی تین ٹیمیں بھیجی جا رہی ہیں۔ ایک ٹیم تمہاری اور خاور کی۔ دوسری ٹیم عمران کی سرکردگی میں صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا کی اور تیسری ٹیم صدیقی کی سربراہی میں چوہان اور صالحہ کی ہو گی۔ عمران اور صدیقی کی سربراہی میں جانے والی ٹیمیں ان ایجنسیوں کو سنبھالیں گی جبکہ تمہاری ٹیم نے مشن مکمل کرنا ہے۔ یہ سن لو کہ تینوں ٹیموں کا آپس میں کوئی رابطہ نہیں ہو گا۔ ہر ٹیم اپنا کام خود کرے گی اور اپنے لئے راستے خود پیدا کرے گی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... تنویر نے جواب دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ صدیقی کو ہدایات دی جا سکیں اور پھر صدیقی کو تفصیل بتا کر عمران نے رسیور رکھ دیا۔



"آپ خود ہی کہتے ہیں کہ علیحدہ علیحدہ ٹیمیں بنانے کی تجویز ناکام رہتی ہے۔ کیا اس بار بھی تو ایسا نہیں ہو گا۔ پتہ چلے کہ بعد میں تینوں ٹیمیں اکٹھی ہو گئی ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بار چونکہ ان کے درمیان رابطہ نہیں ہو گا اس لئے ایسا نہیں ہو گا اور ایسا کرنا ضروری ہے تاکہ اصل ٹیم کو کام کرنے کا سکوپ مل سکے ورنہ ہم سب ان ایجنسیوں کے چکر میں پھنس کر رہ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"[illegible] اور خاور [illegible] تو تین ہیں جبکہ ان کے خلاف آپ نے ٹیمیں [illegible] میں موجود تھے۔ وہ پاکیشیا سے پہلے یہاں آئے سے اور [illegible] میں کمرہ حاصل کئے ہوئے ابھی انہیں ایک گھنٹہ گزرا تھا۔ ان پی فائیں نے نہا دھو کر لباس تبدیل کیا اور پھر ڈائننگ روم میں جا کر جوار [illegible] نے اطمینان سے کھانا کھایا اور کافی پی کر وہ واپس کمرے میں پہنچ گئے تھے۔

"اس بار عجیب مشن ہے کہ ٹارگٹ کا کچھ پتہ ہی نہیں اور نہ ہی کوئی پلاننگ ہے۔ چیف نے کچھ نہ کچھ تو بتایا ہی ہو گا"...... خاور نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بتانے کے لئے کچھ ہو گا تو بتایا جائے گا۔ بس اتنا بتایا گیا ہے کہ اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب کے مضافات میں کہیں خفیہ ایرو میزائل لیبارٹری اور فیکٹری ہے۔ ہم نے اسے تباہ کرنا ہے۔ یہ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"آپ کا تو کم از کم باقی دو ٹیموں سے کسی نہ کسی انداز میں رابطہ ہونا چاہئے ورنہ سارا معاملہ الجھ بھی سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ میرے رابطے کے بعد ممبران کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور صرف مجھ پر تکیہ کر لیتے ہیں۔ ایرو میزائل لیبارٹری تباہ ہونے پر پورے اسرائیل میں کھلبلی مچ جائے گی۔ اس طرح باقی ٹیموں کو اطلاع مل جائے گی اور وہ خود بخود واپس ہو جائیں گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آپ کی اور صدیقی کی ٹیم کے سامنے کیا ٹارگٹ ہے"
...ن ٹیمیں بھیجی جا رہی ہیں۔ ایک ٹیم تمہاری اور خاور کی۔ دوسری ٹیم عمران کی سرکردگی میں صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا کی اور تیسری ٹیم صدیقی کی سربراہی میں چوہان اور صالحہ کی ہو گی۔ عمران اور صدیقی کی سربراہی میں جانے والی ٹیمیں ان ایجنسیوں کو سنبھالیں گی جبکہ تمہاری ٹیم نے مشن مکمل کرنا ہے۔ یہ سن لو کہ تینوں ٹیموں کا آپس میں کوئی رابطہ نہیں ہو گا۔ ہر ٹیم اپنا کام خود کرے گی اور اپنے لئے راستے خود پیدا کرے گی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... تنویر نے جواب دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ صدیقی کو ہدایات دی جا سکیں اور پھر صدیقی کو تفصیل بتا کر عمران نے رسیور رکھ دیا۔



تنویر اور خاور ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ وہ پاکیشیا سے پہلے یہاں آئے تھے اور اس ...ن میں کمرہ حاصل کئے ہوئے ابھی انہیں ایک گھنٹہ گزرا تھا۔ ان دونوں نے نہا دھو کر لباس تبدیل کیا اور پھر ڈائننگ روم میں جا کر انہوں نے اطمینان سے کھانا کھایا اور کافی پی کر وہ واپس کمرے میں پہنچ گئے تھے۔

"اس بار عجیب مشن ہے کہ ٹارگٹ کا کچھ پتہ ہی نہیں اور نہ ہی کوئی پلاننگ ہے۔ چیف نے کچھ نہ کچھ تو بتایا ہی ہو گا"...... خاور نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بتانے کے لئے کچھ ہو گا تو بتایا جائے گا۔ بس اتنا بتایا گیا ہے کہ اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب کے مضافات میں کہیں خفیہ ایرو میزائل لیبارٹری اور فیکٹری ہے۔ ہم نے اسے تباہ کرنا ہے۔ یہ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

لیبارٹری کہاں ہے اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں اور ہم نے اسے کیسے تباہ کرنا ہے یہ سب کچھ ہم نے خود سوچنا ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ تو صریحاً زیادتی ہے کہ اتنے اہم مشن کو اس طرح مکمل کرنے کا حکم دیا جائے"...... خاور نے کہا۔

" اس میں زیادتی کی کیا بات ہے۔ ہم سیکرٹ سروس کے ممبرز ہیں۔ ہمیں ایک ملک میں ایک ٹارگٹ دے دیا گیا ہے اور بس۔ اب کیا ضروری ہے کہ پکی پکائی کھیر ہمارے سامنے رکھی جائے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیکن کھیر پکانے کے لئے بھی تو بنیادی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان کا کیا ہو گا"...... خاور نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کے لئے ایک ٹپ دے دی گئی ہے۔ آؤ چلیں"...... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" کہاں"...... خاور نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" لیزانگ نامی کلب ہے۔ اس کی مالکہ میڈم روز ہے اور میڈم روز کے انتہائی گہرے رابطے اسرائیل میں ہیں کیونکہ میڈم روز بذات خود کٹڑ یہودی ہے اور وہ اسرائیل آتی جاتی رہتی ہے۔ اس سے بنیادی معلومات مل سکتی ہیں"...... تنویر نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" تو کیا وہ سب کچھ بتا دے گی"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے



میں کہا۔

" وہ کیوں بتائے گی۔ ہم پوچھیں گے"...... تنویر نے جواب دیا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آگیا۔ خاور بھی اس کے پیچھے باہر آگیا۔ وہ دونوں پاکیشیا سے ہی ایکریمی میک اپ کر کے طیارے میں سوار ہوئے تھے اور ان کی جیبوں میں موجود کاغذات کے مطابق وہ ایکریمیا کے ہی باشندے تھے۔ کاغذات کے مطابق تنویر کا نام مائیکل اور خاور کا نام جوزف تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی انہیں لیزانگ کلب کی طرف لئے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تنویر کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے وہ اپنے کسی دوست سے ملنے جا رہا ہو جبکہ خاور ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا اور اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھری ہوئی تھیں۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمارت پر لیزانگ کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن موجود تھا۔ وہ دونوں ٹیکسی سے اترے۔ تنویر نے کرایہ ادا کیا اور پھر کلب کے مین دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کلب میں آنے جانے والے افراد خوش پوش طبقے کے دکھائی دیتے تھے۔ وہ دونوں کلب میں داخل ہوئے تو انہیں ایک ہی نظر میں احساس ہو گیا کہ کلب واقعی اعلیٰ طبقے کے افراد کا کلب ہے کیونکہ اس میں موجود افراد بھی اعلیٰ طبقے کی ہی نمائندگی کر رہے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں جن میں ایک تو سروس کرنے میں

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

مصروف تھی جبکہ دوسری اپنے سامنے رجسٹر رکھے اس میں کچھ اندراجات کر رہی تھی۔ تنویر اور خاور کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر جیسے ہی رکے رجسٹر میں اندراجات کرنے والی لڑکی نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

"یس سر"...... لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میڈم روز سے ملنا ہے"...... تنویر نے سادہ اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کی ملاقات ان سے طے ہے"...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن پھر بھی یہ ملاقات ہونی ہے۔ اسے کہو کہ مائیکل اور جوزف ایک ایمرجنسی بزنس ٹاک کے لئے آئے ہیں"...... تنویر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا تو لڑکی نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں میڈم۔ دو صاحبان آئے ہیں مائیکل اور جوزف۔ آپ سے کسی ایمرجنسی بزنس ٹاک کے لئے ملنا چاہتے ہیں"...... کاؤنٹر گرل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تھری نمبر لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر تشریف لے جائیں



وہاں موجود لیڈی سپروائزر آپ کی رہنمائی میڈم کے آفس تک کر دے گی"...... لڑکی نے کہا اور تنویر بغیر کوئی جواب دیئے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر لفٹیں موجود تھیں۔

"شکریہ مس میگی۔ ویسے کیا آپ کی میڈم بھی آپ کی طرح خوبصورت ہے یا"...... خاور نے آہستہ سے اس لڑکی سے کہا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ میڈم ادھیڑ عمر ہیں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور خاور بھی ہنس پڑا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا تنویر کی طرف بڑھ گیا جو لفٹ نمبر تھری کے پاس پہنچ چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گئے وہاں واقعی ایک لیڈی سپروائزر موجود تھی جو انہیں راہداری کے آخر میں موجود دروازے تک لے گئی۔

"یہ میڈم کا آفس ہے۔ آپ کو دس منٹ کا وقت ملا ہے"۔ لیڈی سپروائزر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دروازہ دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ خاور بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کافی کشادہ کمرہ تھا جسے انتہائی خوبصورت اور جدید انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے ایک کونے میں ایک بڑی اور جدید انداز کی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک ادھیڑ عمر خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ اس کی جسمانی بناوٹ سے قدرے چھوٹا تھا البتہ آنکھوں میں تیز چمک تھی اور چہرے کے خدوخال کی

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

مخصوص بناوٹ بتا رہی تھی کہ اس کے اندر لومڑی کی سی عیاری اور مکاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جوزف"...... تنویر نے آگے بڑھ کر میز کے قریب پہنچ کر کہا۔

"تشریف رکھیں اور فرمائیں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔ میڈم روز کا لہجہ سرد اور سپاٹ تھا۔ وہ بڑی گہری نظروں سے تنویر اور خاور کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ کے رابطے اسرائیل میں کافی گہرے ہیں۔ ہمیں اسرائیل میں کوئی ایسی ٹپ چاہئے جو ایک مخصوص مشن کے سلسلے میں ہم سے ہر قسم کا تعاون کر سکے۔ آپ کا معاوضہ آپ کو مل جائے گا"۔ تنویر نے بھی سپاٹ لہجے میں کہا تو میڈم روز بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پہلے آپ بتائیں کہ آپ کا مشن کیا ہے اور آپ کس قسم کا تعاون چاہتے ہیں"...... میڈم روز نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق ایک پرائیویٹ تنظیم ریڈ آئی سے ہے اور ریڈ آئی کو ایکریمیا کی ایک پرائیویٹ لیبارٹری کی طرف سے ٹاسک ملا ہے۔ اس لیبارٹری میں ایک جدید ساخت کی گن تیار کی جا رہی تھی لیکن ایک سائنس دان جو اس گن پر کام کر رہا تھا اس کا فارمولا لے کر اسرائیل فرار ہو گیا اور وہاں کسی پرائیویٹ لیبارٹری والوں نے اسے



ہائر کر لیا۔ ہم نے اسے تلاش کر کے اس سے فارمولا واپس لانا ہے"۔ تنویر نے بڑے باوقار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور میڈم روز کا ستا ہوا چہرہ تنویر کی بات سن کر قدرے نارمل ہو گیا۔

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ وہاں کس لیبارٹری میں موجود ہے"۔ میڈم روز نے کہا۔

"نہیں۔ اگر یہ معلوم ہوتا تو پھر ہمیں تمہارے پاس آنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم نے اسے تلاش کرنا ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تمہیں میرے بارے میں کس نے بتایا ہے"...... میڈم روز نے کہا۔

"سارا ولنگٹن جانتا ہے کہ تمہارے اسرائیل میں گہرے رابطے ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور میڈم روز کا چہرہ یہ سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"تمہارا کام ہو جائے گا لیکن معاوضہ نقد اور ایڈوانس ہو گا"۔ میڈم روز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"معاوضے کی فکر مت کرو۔ ٹپ کام کی ہونی چاہئے ورنہ تمہارا یہ خوبصورت جسم لاش کی صورت میں کسی گٹر کے کیڑوں کی خوراک بن جائے گا"...... تنویر نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم اس سائنس دان کو ہلاک کرنے جا رہے ہو۔ تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم انتہائی سنگ دل قاتل ہو"۔ میڈم روز نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

" یہ ہمارا کام ہے کہ ہم کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں۔ بولو کتنا معاوضہ دوں "...... تنویر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

" دس لاکھ ڈالر "...... میڈم روز نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا تم ہمارے ساتھ چلو گی "...... تنویر نے بغیر کسی ردعمل کے کہا تو میڈم روز بے اختیار چونک پڑی۔

" میں ساتھ جاؤں گی۔ کیوں "...... میڈم روز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیونکہ دس لاکھ ڈالر بہت زیادہ ہیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ ڈالر دے سکتے ہیں اور وہ بھی نقد لیکن شرط وہی ہے کہ تم ایسی ہو جو ہمارا کام کر سکے۔ اسے ہم علیحدہ معاوضہ دیں گے "...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے بار بار حیرت ہو رہی ہے۔ کبھی تم انتہائی سنگدل قاتل کے روپ میں سامنے آتے ہو اور کبھی انتہائی کامیاب بزنس مین کے روپ میں حالانکہ یہ دونوں خصوصیات ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ایک لاکھ ڈالر نقد دو گے۔ ہاں یا ناں میں جواب دو ورنہ میری طرف سے انکار ہے "...... میڈم روز نے کہا۔

" اوکے "...... تنویر نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر سامنے رکھ لی۔ گڈی کو دیکھ کر میڈم روز کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔



" تل ابیب میں ایک ہوٹل ہے جس کا نام بھی تل ابیب ہوٹل ہے۔ شہر کا مشہور ہوٹل ہے۔ اس میں ایک سپروائزر کام کرتا ہے جس کا نام فورڈ ہے۔ فورڈ کافی بوڑھا ہو چکا ہے۔ پہلے یہ اسرائیل کی وزارت دفاع کے سپلائی سیکشن میں کام کرتا تھا اور اسرائیل کی تمام لیبارٹریوں کو ہر قسم کی سپلائی کا انچارج تھا اور غیر سرکاری طور پر وہ پرائیویٹ لیبارٹریوں کو بھی سپلائی کا کام کرتا تھا۔ پھر وہ ریٹائر ہو گیا تو اس نے ظاہراً اس ہوٹل میں سپروائزری کی نوکری کر لی لیکن اب بھی اس کا کام پرائیویٹ لیبارٹریوں کو سپلائی کرنا ہے۔ ہر قسم کی قانونی اور غیر قانونی سپلائی۔ وہ تمہاری یقیناً بھرپور انداز میں مدد کر سکے گا "...... میڈم روز نے کہا۔

" اسے فون کرو اور اسے بتاؤ کہ تم ہمیں بھیج رہی ہو "...... تنویر نے کہا۔

" لیکن اسے معاوضہ علیحدہ دینا ہو گا تمہیں "...... میڈم روز نے کہا۔

" ظاہر ہے وہ کام کرے گا تو معاوضہ بھی لے گا "...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو میڈم روز نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دو "...... تنویر نے کہا تو میڈم روز نے بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

" تل ابیب ہوٹل "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

سنائی دی۔

"ولنگٹن سے میڈم روز بول رہی ہوں۔ سپروائزر فورڈ سے بات کراؤ"...... میڈم روز نے کہا۔

"یس میڈم۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فورڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"فورڈ۔ دو ایکریمیوں مائیکل اور جوزف کو تمہارے پاس بھیج رہی ہوں۔ انہیں چند معلومات چاہئیں معقول معاوضہ دینے والی پارٹی ہے اور کام بھی تمہارے مطلب کا ہے"...... میڈم روز نے کہا۔

"کیا وہ قابل اعتماد لوگ ہیں میڈم کیونکہ آپ جانتی ہیں کہ یہاں کس قسم کے حالات ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ کام ایسا نہیں ہے کہ تم پریشان ہو"...... میڈم روز نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے بھجوا دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور میڈم روز نے بھی اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب تو تم مطمئن ہو۔ لاؤ رقم مجھے دو"...... میڈم روز نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بات سن لو میڈم روز کہ اگر یہ ٹپ ہمارے کام کی ثابت نہ ہوئی تو ہم رقم واپس لے لیں گے"...... تنویر نے گڈی اس کی طرف



بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اسے مطمئن کرنا تمہارا کام ہے کیونکہ وہاں ایسے حالات ہیں کہ وہ لوگ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہتے ہیں"...... میڈم روز نے گڈی اٹھا کر میز کی دراز میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ آؤ جوزف"...... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا اور خاور بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کلب سے باہر پہنچ گئے۔

"کیا میڈم روز بااعتماد ہے"...... خاور نے باہر نکلتے ہی کہا۔

"ہاں۔ عمران نے اس کی ٹپ دی تھی اور تم جانتے ہو کہ عمران کے پاس ہمیشہ بااعتماد ٹپس ہی ہوتی ہیں"...... تنویر نے کہا اور خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... خاور نے کہا۔

"ہوٹل واپس چلتے ہیں اور پہلی فلائٹ سے اسرائیل جائیں گے"...... تنویر نے سادہ سے لہجے میں کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

کرنل ڈیوڈ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے شاندار آفس میں موجود تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور اس کا نائب راسٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمایاں تھی۔

"آؤ راسٹر۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"جی ہاں تاکہ میں آپ کو سلام کر سکوں"...... راسٹر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کر دیا۔

"تو تم مذاق کر رہے ہو اور وہ بھی میرے ساتھ۔ کیوں۔ تمہاری یہ جرأت"...... کرنل ڈیوڈ بے اختیار بھڑک اٹھا۔

"اگر نائب کا اپنے افسر اعلیٰ کو سلام کرنا مذاق ہے تو پھر آپ میری جگہ آ جائیں اور میں آپ کی جگہ بیٹھ جاتا ہوں۔ آپ بے شک



ایک ہزار بار مذاق کریں میں برا نہیں مناؤں گا"...... راسٹر نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ایسی بات کر دیتے ہو کہ میرا غصہ ختم ہو جاتا ہے۔ بہرحال اب سنجیدگی سے میری بات سنو"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید اس کی انا کو راسٹر کی بات سے خاصی تسکین پہنچی تھی اس لئے اس کا موڈ بدل گیا تھا۔

"آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مجھے بتانا چاہتے ہیں"...... راسٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ ابھی تو میں نے اس بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کی"...... کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ریڈ اتھارٹی کے کرنل پائیک کے اقدامات سے معلوم ہوا ہے"...... راسٹر نے کہا۔

"کیسے اقدامات"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"انہوں نے اپنے مخصوص آدمیوں کو ایئرپورٹ، بحری راستے اور زمینی سرحدوں پر تعینات کیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام ہمسایہ ملکوں میں موجود اپنے ایجنٹوں کو بھی الرٹ کیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اگر کوئی اطلاع ہو تو انہیں فوراً دی جائے اس سے مجھے علم ہو گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک بار پھر اسرائیل آ رہی ہے"...... راسٹر نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

کہا۔

"ہونہہ۔اس کا مطلب ہے کہ کرنل پائیک مجھ پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کے باوجود وہ ناکام رہے گا"...... راسٹر نے بڑے پریقین لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"وہ کیسے۔تم اتنے حتمی انداز میں کیوں کہہ رہے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اس لئے کہ کامیابی کرنل ڈیوڈ اور جی پی فائیو کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے"...... راسٹر نے جواب دیا۔

"نہیں۔کرنل پائیک خاصا تیز اور ہوشیار آدمی ہے۔ہمیں اندرون ملک ان لوگوں کو ٹریس کرنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ انہیں ملک میں داخل ہونے سے روکنے کی ڈیوٹی ریڈ اتھارٹی کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کامیابی واقعی ہمیں ملنی چاہئے اس لئے میں نے بہت سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس بار انہیں خود اندر آنے کا راستہ دیں اور پھر جب وہ تل ابیب پہنچ جائیں تو پھر ہم انہیں ہلاک کر دیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"بہت اچھی اور کامیاب پلاننگ ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا ان سے رابطہ ہوتا کہ ہم انہیں کسی خفیہ راستے سے اندر لے آئیں"...... راسٹر نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔



"ہاں۔اور یہ کام تم نے کرنا ہے"...... کرنل ڈیوڈ شاید اس کے طنز کو سمجھ ہی نہ سکا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ہو جائے گا"...... راسٹر نے جواب دیا۔

"کیسے۔پہلے مجھے تفصیل سے بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"بڑی آسان سی بات ہے۔ریڈ اتھارٹی میں ہمارے آدمی موجود ہیں۔جیسے ہی ریڈ اتھارٹی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی اطلاع ملے گی یہ اطلاع ہم تک پہنچ جائے گی اور پھر ہم ان سے رابطہ کر کے انہیں خفیہ راستے سے اندر لے آئیں گے اور اندر لے آ کر انہیں ہلاک کر دیں گے اور پھر ان کی لاشیں صدر صاحب کے سامنے رکھ دیں گے"...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم انتہائی احمق آدمی ہو۔مکمل احمق۔تمہارا کیا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ تمہاری طرح احمق ہیں کہ وہ تمہارے کہنے پر منہ اٹھائے چلے آئیں گے۔نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔مجھے معلوم ہے کہ وہ میری طرح احمق نہیں ہیں بلکہ آپ کی طرح عقلمند ہیں اس کے باوجود وہ آ جائیں گے۔آپ بے فکر رہیں"...... راسٹر نے کہا۔

"تم بے کار آدمی ہو۔قطعاً بے کار۔تمہارے ذہن میں کوئی پلاننگ نہیں ہے۔نانسنس۔اٹھو دفع ہو جاؤ ورنہ میں تمہیں گولی بھی مار سکتا ہوں۔گیٹ آؤٹ"...... کرنل ڈیوڈ نے اور زیادہ غصیلے

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن میں نے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت جنوبی سرحدوں پر واقع ایک فلسطینی گاؤں آسلم پہنچ رہی ہے"...... راسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی کام کے آدمی ہو۔ بیٹھو۔ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔ بولو۔ کیوں نہیں بتایا تھا اور کیسے اطلاع ملی ہے تمہیں اور کیوں"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا تو راسٹر دوبارہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے جیسے ہی اطلاع ملی تھی جناب تو میں نے پاکیشیا میں اپنے ایجنٹوں سے رابطہ کیا۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے سرحدی ملک بارڈن روانہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں نے بارڈن میں اپنے آدمیوں سے رابطہ کیا۔ انہوں نے ان لوگوں کو ایئرپورٹ پر چیک کیا اور پھر انہوں نے اطلاع دی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت سرحدی گاؤں آسلم کی طرف روانہ ہوا ہے۔ آسلم کا سردار مغیث اس کا میزبان ہے۔ یہ اطلاع مجھے ابھی ابھی ملی ہے۔ میں آپ کے پاس آ رہا تھا کہ آپ کی طرف سے کال آ گئی کہ مجھے آکر سلام کرو۔ چنانچہ میں نے آکر سلام کر دیا"...... راسٹر نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ریڈ اتھارٹی کو اس بارے میں اطلاع ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے اس کی باتیں نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔



"ریڈ اتھارٹی کے آدمی وہاں موجود ہیں جناب اس لئے لامحالہ جیسے ہی یہ لوگ آسلم پہنچیں گے انہیں اطلاع مل جائے گی"۔ راسٹر نے جواب دیا۔

"پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ وہ لوگ تو انہیں وہیں ہلاک کر دیں گے اور کریڈٹ ریڈ اتھارٹی کو مل جائے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے جناب کہ ہم خود ان سے رابطہ کریں اور انہیں اسرائیل لے آئیں"...... راسٹر نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ احمق تو نہیں ہو گئے۔ اس طرح تو ہم سب کا کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"جناب میں نے یہ تو نہیں کہا کہ ہم انہیں جا کر کار میں بٹھا کر لے آئیں گے۔ آسلم کے سردار مغیث کا بیٹا عبدالرحمن یہ کام کر سکتا ہے۔ وہ دولت کا پرستار ہے اور اسرائیل میں کوئی بڑا عہدہ چاہتا ہے۔ وہ گاؤں میں نہیں رہنا چاہتا۔ چنانچہ میں اس سے رابطہ کروں گا اور پھر اسے اس کا منہ مانگا معاوضہ دوں گا اور عبدالرحمن انہیں ایسے راستے سے اسرائیل لے آئے گا کہ ریڈ اتھارٹی منہ دیکھتی رہ جائے گی اور جب وہ تل ابیب پہنچ جائیں گے تو ہم ان کا استقبال کرنے کے لئے موجود ہوں گے"...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا عبدالرحمن ایسا کرے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"ایسا ہو بھی چکا ہے جناب۔ آپ کو سلام کرنے کے لئے آنے سے پہلے میں نے اپنے خاص آدمیوں کے ذمے یہ کام لگا دیا ہے اور انہوں نے یقین دلایا ہے کہ ایسا ہی ہو گا"...... راسٹر نے کہا۔

"گڈ شو۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس شیطانی ذہن کے مالک ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ راسٹر کا تو آئیڈیل ہی شیطان ہے"...... راسٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ جب ایسا ہو تو مجھے فوراً اطلاع دینا۔ میں خود اپنے ہاتھوں سے اس عمران کو ہلاک کروں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل جناب اور یہ اس عمران کے لئے اعزاز ہو گا کہ اس کی موت آپ کے ہاتھوں آئے"...... راسٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"گڈ شو۔ جاؤ اور اس پلاننگ کو کامیاب بنانے میں سر دھڑ کی بازی لگا دو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو راسٹر اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ موجود تھی۔



کرنل پائیک اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل پائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل پائیک نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے آرتھر"...... کرنل پائیک نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی بارڈن پہنچ چکے ہیں جناب اور ان کا رخ سرحدی گاؤں آسلم کی طرف ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ اطلاع حتمی ہے"...... کرنل پائیک نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"یس سر۔ ہمارے آدمی انہیں مسلسل چیک کر رہے ہیں"۔ آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ اپنے اصل حلیوں میں ہیں"...... کرنل پائیک نے پوچھا۔

"یس سر۔ عمران اپنے اصل حلیے میں ہے۔ اس کے ساتھ ایک سوئس نژاد لڑکی اور دو پاکیشیائی آدمی ہیں"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"آسلم میں تمہارے آدمی موجود ہیں"...... کرنل پائیک نے کہا۔

"یس سر۔ آسلم کے سردار مغیث کا بیٹا عبدالرحمن ہمارا خاص آدمی ہے اور سردار مغیث تو اب خاصا بوڑھا ہو چکا ہے جبکہ سرداری کا اصل کام عبدالرحمن ہی کرتا ہے"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"عبدالرحمن کے علاوہ بھی اور کوئی آدمی ہے وہاں"...... کرنل پائیک نے پوچھا۔

"یس سر۔ نائب سردار توصیف بھی ہمارا آدمی ہے"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"تو پھر اس عمران کا اصل حلیے میں آنے کا مطلب ہے کہ وہ ہمیں ڈاج دینا چاہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آسلم میں آکر ٹھہر جائے اور آگے نہ بڑھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کوئی اور ٹیم اندر داخل ہو جائے اس لئے تم نے عمران کو آسلم سے اغوا کرانا ہے تاکہ اس سے



پوچھ گچھ کی جا سکے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

"کیا اس اکیلے کو اغوا کرانا ہے یا اس کی پوری ٹیم کو"...... آرتھر نے کہا۔

"صرف عمران کو کیونکہ عمران کی عادت ہے کہ وہ اپنے منصوبوں کی ہوا کسی کو نہیں لگنے دیتا۔ حتیٰ کہ اس کے ساتھی بھی اس سے بے خبر رہتے ہیں"...... کرنل پائیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ ہو جائے گا"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ہماری سرحد کے اندر کسی گاؤں میں لے آؤ پھر مجھے اطلاع دینا۔ میں خود اس سے پوچھ گچھ کروں گا لیکن تم نے خیال رکھنا ہے کہ وہ الٹا اس اغوا کو اپنے مقصد کے لئے استعمال نہ کر لے"۔ کرنل پائیک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ ایسا نہیں ہو گا۔ میں ہر طرح سے محتاط رہوں گا"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل پائیک نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل پائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... کرنل پائیک نے نرم اور سادہ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

سے لہجے میں کہا۔

" باس۔ تل ابیب ہوٹل کے سپروائزر فورڈ کو ولنگٹن سے کسی میڈم روز نے کال کر کے کہا ہے کہ وہ دو ایکریمی بھیج رہی ہے جو اس فورڈ سے معلومات خریدنا چاہتے ہیں"...... رچرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" پھر اس میں خاص بات کیا ہے"...... کرنل پائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب یہ سپروائزر پرائیویٹ طور پر لیبارٹریوں کو سامان سپلائی کرتا ہے۔ پورے اسرائیل میں جتنی بھی سائنسی یا دفاعی لیبارٹریاں ہیں ان کے بارے میں اسے معلومات حاصل ہیں"...... رچرڈ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو کرنل پائیک اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ یہ دونوں ایکریمی اس سے ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آ رہے ہیں"...... کرنل پائیک نے کہا۔

" یس سر۔ میرا خیال یہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں واقعی ایکریمی ہوں اور انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس نے خصوصی طور پر ہائر کیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہی لوگ ہوں البتہ میرا خدشہ غلط بھی ثابت ہو سکتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ موجودہ حالات میں ہمیں کسی پوائنٹ کو نظرانداز نہیں



کرنا چاہئے"...... رچرڈ نے کہا۔

" گڈ رچرڈ۔ مجھے تمہاری بات سن کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ تم نے واقعی درست سوچا ہے۔ ہمیں ہر طرف سے محتاط رہنا چاہئے۔ تم اس فورڈ کی نگرانی کراؤ اور پھر یہ دونوں ایکریمی جیسے ہی فورڈ کے پاس پہنچیں تم نے انہیں اغوا کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچانا ہے تاکہ ان کی چیکنگ کی جا سکے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

" پہلے یہ بات معلوم نہ کر لی جائے باس کہ وہ فورڈ سے کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ اگر وہ غیر متعلقہ لوگ ہوں تو انہیں نظرانداز کر دیا جائے اور اگر متعلقہ لوگ ہوں تو انہیں اغوا کر لیا جائے"...... رچرڈ نے کہا۔

" اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں تو پھر یہ اتنی سادگی سے سب کام نہیں کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہر قسم کے شبہات کو دور کرنے کے لئے فورڈ سے عام سی بات کریں اور بعد میں اچانک اس کے پاس جا کر اصل بات معلوم کر لیں جبکہ ہم انہیں غیر متعلقہ سمجھ کر نظرانداز کر چکے ہوں گے اس لئے ضروری ہے کہ انہیں ہم خود چیک کریں۔ اگر یہ ہمارے مطلب کے لوگ نہ ہوئے تو ہم انہیں رہا کر دیں گے"...... کرنل پائیک نے جواب دیا۔

" یس سر۔ آپ درست کہہ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" انتہائی احتیاط سے کام کرنا۔ اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

ممبرز ہوئے تو یہ انتہائی محتاط ہوں گے"...... کرنل پائیک نے کہا۔
"آپ بے فکر رہیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
کرنل پائیک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔



بڑی سی جیپ خاصی تیز رفتاری سے صحرا کے درمیان بنی ہوئی
ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس سڑک کے
دونوں اطراف میں باقاعدہ اونچی دیواریں بنائی گئی تھیں تاکہ سڑک
پر ریت نہ آسکے۔ یہ سڑک ملک شام کے سرحدی شہر کیساموسے
اسرائیل کے سرحدی شہر بالوت کے درمیان ایک معاہدے کے
تحت بنائی گئی تھی۔ دونوں ملکوں کی سرحد پر دونوں اطراف میں
باقاعدہ فوجی چیک پوسٹس تھیں اور سڑک کے راستے اسرائیل سے
شام اور شام سے اسرائیل آنے جانے والوں کی انتہائی سختی سے
چیکنگ کی جاتی تھی۔ یہ سڑک سیاحوں کی سہولت کے لئے اقوام
متحدہ کے دباؤ کے تحت بنائی گئی تھی اور اس سڑک کے اخراجات بھی
اقوام متحدہ نے ہی ادا کئے تھے اس لئے اس سڑک کو عام طور پر ورلڈ
روڈ کہا جاتا تھا۔ سڑک بے حد فراخ اور ہموار تھی۔ جیپ خاصی تیز

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

رفتاری سے اسرائیل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر صدیقی بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صالحہ اور عقبی سیٹ پر چوہان تھا۔ صدیقی، چوہان اور صالحہ تینوں پاکیشیا سے پہلے تارکی پہنچے تھے اور تارکی سے وہ ایکریمی میک اپ میں شام آئے تھے۔ ان کے پاس جو کاغذات تھے وہ بھی اصل تھے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے پاس بین الاقوامی ادارہ سیاحت کی طرف سے جاری کردہ کارڈ بھی تھے اور چونکہ ان کارڈز کو انتہائی چھان پھٹک کے بعد جاری کیا جاتا تھا اس لئے ان کارڈز کے حامل سیاحوں کی کسی بھی جگہ خصوصی چیکنگ نہ کی جاتی تھی اس لئے صدیقی کو یقین تھا کہ وہ اطمینان سے اسرائیل میں داخل ہو جائیں گے۔ ان تینوں نے سپیشل میک اپ کئے ہوئے تھے۔ ایسے میک اپ جو کسی جدید سے جدید میک اپ واشر سے بھی صاف نہ ہو سکتے تھے۔ کاغذات کی رو سے صدیقی کا نام رابرٹ تھا جبکہ صالحہ کا نام جیکولین اور چوہان کا نام ولسن تھا۔

"ہم لوگ اسرائیل پہنچ کر اس لیبارٹری کو کیسے ٹریس کریں گے"۔ صالحہ نے کہا۔

"یہ لیبارٹری خفیہ ضرور ہے مس صالحہ لیکن ظاہر ہے کسی ماچس کی ڈبیہ میں تو نہیں چھپائی جا سکتی۔ یہ کافی بڑی ہو گی اور پھر اس کو سپلائی بھی جاتی ہو گی۔ یہاں لوگ بھی کام کرتے ہوں گے۔ اس کے علاوہ وزارت دفاع میں اس کے لئے خصوصی سیکشن ہو گا۔ کہیں نہ



کہیں سے تو معلومات مل ہی جائیں گی۔ اصل مسئلہ اسرائیل میں داخلے کا ہے۔ باقی کام کی مجھے فکر نہیں ہے"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارا ٹارگٹ لیبارٹری تو نہیں ہے۔ یہ تو تنویر اور خاور کا ٹارگٹ ہے۔ ہمارا ٹارگٹ تو ایجنسیوں کو الجھانا ہے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے چوہان نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن ان ایجنسیوں سے الجھنے کے لئے لائن آف ایکشن تو یہی لیبارٹری ہی ہو سکتی ہے"...... صدیقی نے جواب دیا اور چوہان نے اس بار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں ابھی تک یہ بات نہیں سمجھ سکی صدیقی کہ الجھانے کا کیا مطلب ہو گا"...... صالحہ نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"جس طرح عمران صاحب نے تمہیں صفدر سے الجھا دیا ہے اسی طرح ہم بھی ایجنسیوں سے الجھ جائیں گے۔ میرا مطلب ہے جبراً"۔ صدیقی نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"عمران صاحب نے مس صالحہ کو صفدر سے الجھایا نہیں بلکہ سلجھایا ہے"...... چوہان نے کہا اور صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس

"عمران صاحب نے واقعی ہم دونوں کے بارے میں مسلسل بات کر کر کے ہم دونوں کو ہی ایک دوسرے کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

"آپ نے صفدر کے بارے میں کیا سوچنا شروع کر دیا ہے"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو صفدر میرے بارے میں سوچ رہا ہو گا"...... صالحہ نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار چوہان کے ساتھ ساتھ صدیقی بھی ہنس پڑا۔

"شکر ہے عمران صاحب نے میرے نام کو استعمال نہیں کیا ورنہ میرے نام کا پہلا حرف بھی آپ کے نام سے ملتا ہے"۔ صدیقی نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں اتنی بری ہوں کہ تم اس بات پر شکر ادا کر رہے ہو"...... صالحہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے شاید صدیقی کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تھی۔

"آپ ناراض ہو گئی ہیں جبکہ میں تو اس لئے شکر ادا کر رہا تھا کہ میں الجھنے سے بچ گیا ہوں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

"اس بار چیف نے عجیب ٹیمیں بنائی ہیں"...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے چوہان نے کہا تو صدیقی اور صالحہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"عجیب سے کیا مطلب ہے تمہارا"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



"تنویر کو علیحدہ کر دیا ہے اور جولیا کو عمران کی ٹیم میں شامل کر دیا ہے جبکہ صفدر بھی عمران کے ساتھ ہے۔ جولیا کی جگہ مس صالحہ کو اس ٹیم میں شامل کیا جا سکتا تھا"...... چوہان نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ چیف نے مخصوص تکونیں درست نہیں بنائیں"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چیف جذبات سے عاری آدمی ہے۔ اس نے غیر جذباتی انداز میں سوچا ہو گا"...... صالحہ نے کہا اور صدیقی اور چوہان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ صالحہ کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔

"ویسے ایک بات پر مجھے بھی حیرت ہے کہ اس بار اصل ٹارگٹ تنویر کے ذمے کیوں ڈالا گیا ہے حالانکہ اگر تیزی سے کام مقصد تھا تو یہ کام عمران بھی کر سکتا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران شیطان سے بھی زیادہ مشہور ہے اور اسرائیل کی ایجنسیوں کا اصل ٹارگٹ بھی وہی ہے اور وہ لازماً اسے پہچانتے بھی ہیں اس لئے اگر اصل ٹارگٹ عمران نے ہٹ کرنا ہوتا تو پھر کوئی اور ٹیم بنانے کی ضرورت ہی نہ رہتی"...... صدیقی نے جواب دیا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ایک موڑ کاٹ کر جیسے ہی جیپ سیدھی ہوئی وہ تینوں چونک پڑے کیونکہ دور سے انہیں ملک شام کی چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی تھی۔ اس پر ملک شام کا جھنڈا لہرا رہا تھا لیکن انہیں ملک شام کی چیک پوسٹ سے کوئی غرض نہ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

تھی کیونکہ وہ ملک شام سے اسرائیل جا رہے تھے۔ اسرائیل سے شام نہ آ رہے تھے۔ اصل چیکنگ اسرائیل کی چیک پوسٹ پر ہونی تھی۔ وہ چونکہ اس لئے تھے کہ اس چیک پوسٹ سے کچھ فاصلے پر لازماً اسرائیل کی چیک پوسٹ ہو گی اور ان کا اصل امتحان وہاں ہونا تھا۔

"ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے۔ اگر وہاں کوئی مسئلہ پیدا ہو گیا تو"...... صالحہ نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو گا۔ اگر انہیں کوئی شک بھی ہوا تو وہ زیادہ سے زیادہ ہماری نگرانی کرائیں گے اور اس کے باوجود اگر ضرورت پڑی تو پھر اسلحہ وہیں سے ہی حاصل کرنا ہو گا"...... صدیقی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور صالحہ اور چوہان نے منہ سے کچھ کہنے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ایک بات سن لو کہ ہم نے وہاں اپنے اعصاب کو مضبوط رکھنا ہے اور جب تک میں حرکت میں نہ آؤں تم میں سے کسی نے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی جس سے معاملہ خراب ہو جائے۔ ہم نے نارمل انداز میں آگے بڑھنا ہے"...... صدیقی نے جیپ ملک شام کی چیک پوسٹ کے سامنے روکتے ہوئے کہا۔ ایک فوجی ان کی طرف بڑھا تو صدیقی نے جیپ کے ڈیش بورڈ سے کاغذات کا لفافہ اٹھا کر اس فوجی کو دے دیا۔ فوجی کاغذات لئے سائیڈ پر موجود کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے لفافہ واپس صدیقی کو دے دیا۔



"آپ جا سکتے ہیں"...... فوجی نے کہا۔

"شکریہ"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لفافے میں سے کاغذات نکالے۔ انہیں چیک کیا۔ ملک شام کی طرف سے انہیں جانے کی باقاعدہ اجازت دی گئی تھی اور اس سلسلے میں ان تینوں کے کاغذات پر خصوصی مہریں موجود تھیں۔ صدیقی نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور کاغذات واپس لفافے میں رکھ کر اس نے لفافہ واپس ڈیش بورڈ پر رکھ دیا اور پھر جیپ آگے بڑھا دی۔ سڑک پر موجود راڈ ہٹا دیا گیا تھا۔ جیپ تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ سامنے ہی کچھ فاصلے پر اسرائیل کی چیک پوسٹ موجود تھی۔ اس کی دونوں سائیڈوں پر کمرے بنے ہوئے تھے اور وہاں فوجیوں کی تعداد بھی زیادہ تھی۔ اس کے علاوہ دونوں کمروں کی چھتوں پر باقاعدہ بھاری مشین گنیں نصب تھیں اور فوجی کمروں کی چھتوں پر بھی موجود تھے۔ جیپ جب اس چیک پوسٹ کے قریب پہنچی تو ایک مسلح فوجی نے جیپ کو دائیں طرف کر کے روکنے کا اشارہ کیا تو صدیقی نے اس کے اشارے کے مطابق جیپ دائیں سائیڈ پر کر کے روک دی اور اس کے ساتھ ہی کئی مسلح فوجیوں نے جیپ کو اس طرح گھیرے میں لے لیا جیسے یہ کسی دشمن کی جیپ ہو۔

"کیا بات ہے۔ ہم ٹورسٹ ہیں۔ یہ آپ نے کس طرح ہمیں گھیر لیا ہے"...... صدیقی نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں اس فوجی آفیسر سے کہا جو تیزی سے بڑھتا ہوا جیپ کے قریب آ گیا تھا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"آپ سب کاغذات سمیت نیچے آجائیں۔ جیپ کی تلاشی لی جائے گی"...... اس فوجی آفیسر نے کرخت لہجے میں کہا تو صدیقی نے ڈیش بورڈ سے کاغذات کا لفافہ اٹھایا اور پھر جیپ سے نیچے آگیا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ اور چوہان بھی نیچے اتر آئے۔

"جیپ کی تلاشی لو"...... اس فوجی آفیسر نے اپنے فوجیوں سے کہا اور پھر وہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کی طرف آگیا۔

"یہ کاغذات مجھے دیں اور آپ میرے ساتھ آئیں"...... فوجی آفیسر نے کہا تو صدیقی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا لفافہ اس کی طرف بڑھا دیا اور پھر وہ تینوں خاموشی سے اس فوجی افسر کے پیچھے چلتے ہوئے ایک کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے جو سڑک کی دوسری طرف تھا۔ کمرے میں داخل ہو کر وہ چونک پڑے کیونکہ اس کمرے میں باقاعدہ میک اپ واشر بھی موجود تھا جبکہ ایک سائیڈ پر کاؤنٹر تھا جس پر کاغذات چیک کرنے کی مشین موجود تھی۔

"آپ کی چیکنگ ہو گی۔ برائے کرم تعاون کریں"...... اس فوجی آفیسر نے کہا جو انہیں ساتھ لایا تھا۔

"یہ سب کیا ہے۔ کیا اسرائیل میں ٹورسٹوں کے ساتھ ایسا سلوک ہوتا ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم معذرت خواہ ہیں لیکن ایسا ہمیں حکم ہے کیونکہ چند دشمن ایجنٹ ملک میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور ہم نے انہیں چیک کرنا ہے"...... اس فوجی آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



"آپ ہمارے بین الاقوامی ادارے کے کارڈ چیک کر لیں۔ یہ سب مشینیں کیا ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ آپ ہم سے تعاون کریں ورنہ"۔ اس فوجی آفیسر نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"الجھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جو کچھ یہ چیک کرنا چاہتے ہیں کر لیں۔ اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ ان کی کوئی مجبوری ہو گی"...... صالحہ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے کرو چیکنگ"...... صدیقی نے بھی کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر ان تینوں کا پہلے باری باری میک اپ چیک کیا گیا۔ اس کے بعد ایک جدید ترین چیکنگ مشین کے ذریعے ان کے پورے جسم کو اس انداز میں چیک کیا گیا جیسے انہوں نے کھال کے اندر کوئی آلہ چھپایا ہوا ہو اور وہ اسے چیک کرنا چاہتے ہوں۔ اس کے بعد انہیں باری باری لاشعور چیک کرنے والی مشین سے چیک کیا گیا لیکن چونکہ وہ اس معاملے میں تربیت یافتہ تھے اس لئے فوجیوں کو ان سے کچھ حاصل نہ ہو سکا۔

"اوکے۔ اب آپ ادھر تشریف رکھیں"...... اس فوجی آفیسر نے اس بار نرم لہجے میں کہا جو انہیں ساتھ لے آیا تھا۔ جس طرف اس نے اشارہ کیا تھا اس طرف کرسیاں موجود تھیں۔ وہ تینوں خاموشی سے ان کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک فوجی ان کے کاغذات اٹھائے اس فوجی آفیسر کی طرف بڑھا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"کاغذات او کے ہیں جناب"...... اس فوجی نے کہا۔

"کیا ایکریمیا سے چیکنگ کرا لی گئی ہے"...... اس فوجی آفیسر نے کہا۔

"یس سر۔ وہاں سے بھی او کے کی رپورٹ آئی ہے"...... فوجی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... فوجی آفیسر نے کاغذات دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاغذات صدیقی کی طرف بڑھا دیئے۔

"اس تکلیف کے لئے معذرت خواہ ہیں۔ آپ لوگ جا سکتے ہیں"...... اس فوجی آفیسر نے کہا اور صدیقی نے اس کے ہاتھ سے کاغذات لئے اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں واپس آ کر جیپ میں بیٹھ گئے۔ راڈ ہٹا دیا گیا تھا اس لئے صدیقی نے جیپ آگے بڑھا دی۔

"عجیب ملک ہے اسرائیل کہ یہاں ٹورسٹ کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے"...... صدیقی نے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ کو بولنے کے لئے منہ کھولتے دیکھ کر جلدی سے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا تو صالحہ کا کھلتا ہوا منہ تیزی سے بند ہو گیا۔

"ایسا ہوتا رہتا ہے رابرٹ۔ ہر ملک میں ہر حکومت کے اپنے اپنے مسائل ہوتے ہیں۔ بہر حال انہوں نے ہمارے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کیا"...... چوہان نے بھی خالصتاً ایکریمی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔



"ویسے اس قدر سخت چیکنگ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی"۔ صالحہ نے اس بار ایکریمی لہجے میں کہا اور پھر وہ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ ایک چھوٹے سے شہر میں داخل ہو گئی اور صدیقی نے ایک جگہ رک کر ایک آدمی سے گرینڈ ہوٹل کا پتہ پوچھا اور پھر اس آدمی کے بتائے ہوئے راستے پر اس نے جیپ کو بڑھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے لیکن جدید انداز کے بنے ہوئے ہوٹل کے سامنے پہنچ گئے۔ صدیقی نے جیپ ایک سائیڈ پر روکی۔ کاغذات کا لفافہ پہلے ہی اس کی جیب میں تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں نیچے اتر آئے۔ ہوٹل کا ہال کافی بڑا تھا۔ وہاں چند ٹورسٹ اور چند مقامی افراد موجود تھے۔ باقی ہال خالی تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان موجود تھے۔ صدیقی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہمیں شام میں بتایا گیا تھا کہ ہم جیپ کو آپ کے ہوٹل میں چھوڑ کر خود طیارے سے تل ابیب جا سکتے ہیں اور اس سلسلے میں ہمیں اس ہوٹل کے مالک جناب الیگزینڈر سے ملنے کے لئے کہا گیا تھا"...... صدیقی نے کاؤنٹر پر رک کر کہا۔

"ادھر راہداری میں چلے جائیں۔ وہاں آخر میں باس کا آفس ہے وہ آفس میں موجود ہیں"...... نوجوان نے کہا تو صدیقی نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر مڑ کر اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے آخر میں واقعی ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ اس کے باہر ایک باوردی

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

نوجوان موجود تھا۔ اس نے ان تینوں کے قریب پہنچنے پر انہیں انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ صدیقی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے صالحہ اور چوہان بھی اندر داخل ہوئے تو بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

" آئیے تشریف لائیے۔ میرا نام الیگزینڈر ہے"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" میرا نام رابرٹ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں مس جیکولین اور مسٹر ولسن"...... صدیقی نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا جبکہ چوہان اور صالحہ بغیر مصافحہ کئے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"جی فرمایئے"...... الیگزینڈر نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" یہ کارڈ ہے شارٹی انٹرنیشنل ٹورسٹ کارپوریشن کا۔ انہوں نے کہا تھا کہ جیپ آپ کو دے دی جائے۔ ان تک واپس پہنچ جائے گی"...... صدیقی نے جیب سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر الیگزینڈر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یس سر۔ کہاں ہے جیپ"...... الیگزینڈر نے کارڈ لیتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل کے باہر موجود ہے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

" اس کی چابیاں"...... الیگزینڈر نے کہا تو صدیقی نے جیب سے چابیاں نکال کر اسے دے دیں تو الیگزینڈر نے ہاتھ بڑھا کر سامنے



پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور کسی جیگر کو کال کر کے اس نے رسیور رکھ دیا۔

" آپ کیا فوری آگے جانا چاہتے ہیں"...... الیگزینڈر نے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ظاہر ہے اس گاؤں میں ہمارے لئے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اگر ہے تو بتائیں ہم رک جائیں گے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کہاں جانا چاہتے ہیں"...... الیگزینڈر نے پوچھا۔

" تل ابیب"...... صدیقی نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کو پھر آج رات رکنا ہو گا کیونکہ یہاں سے صرف ایک فلائٹ تل ابیب جاتی ہے اور وہ کل صبح جائے گی البتہ یہاں سے قریب آثار قدیمہ کا ایک پوائنٹ موجود ہے وہ اگر آپ چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں یا پھر گاؤں کی مخصوص زندگی بھی آپ کو دکھائی جا سکتی ہے"۔ الیگزینڈر نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

" یہ چابیاں لو اور باہر موجود جیپ کو چیک کرو اور پھر گیراج میں پارک کر دو"...... الیگزینڈر نے چابیاں اس آنے والے نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" ہمارے بیگ جیپ میں موجود ہیں۔ وہ ساتھ پارک نہ کر دینا"...... صدیقی نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"بیگ یہاں لے آؤ"...... الیگزینڈر نے کہا تو نوجوان سر ہلاتا ہوا چابیاں لے کر واپس چلا گیا۔

"آپ تل ابیب میں کہاں ٹھہریں گے"...... الیگزینڈر نے کہا۔

"ظاہر ہے کسی ہوٹل میں۔ ویسے ہم پہلی بار تل ابیب جا رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"اگر آپ چاہیں تو آپ کے لئے تل ابیب کے سب سے بڑے اور اچھے ہوٹل رین بو میں کمرے یہیں سے بک کرائے جا سکتے ہیں"...... الیگزینڈر نے کاروباری انداز میں کہا۔

"ہم وہاں جا کر ہوٹل دیکھ کر فیصلہ کریں گے۔ ویسے آپ یہاں ہمارے لئے تین کمرے بک کرا دیں اور صبح کے طیارے میں تل ابیب کے لئے بھی بکنگ کرا دیں"...... صدیقی نے کہا تو الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہو جائیں گی۔ آپ بے فکر رہیں"...... الیگزینڈر نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں دو بیگ تھے۔

"میں نے جیپ گیراج میں پارک کر دی ہے"...... نوجوان نے چابیاں واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... الیگزینڈر نے کہا تو وہ نوجوان واپس چلا گیا۔ بیگ وہ وہیں چھوڑ گیا تھا۔

"آپ ہمیں جیپ کی وصولی کی رسید دے دیں"...... صدیقی نے



کہا۔

"یس سر"...... الیگزینڈر نے کہا اور اسی کارڈ کی پشت پر اس نے ہوٹل کی مہر لگائی اور پھر نیچے دستخط کر کے اور تاریخ اور وقت ڈال کر اس نے کارڈ صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔

"کمرے کیسے بک ہوں گے"...... صدیقی نے کارڈ کو واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ ہال میں تشریف لے جائیں۔ میں فون کر دیتا ہوں۔ یہ بیگ بے شک یہاں چھوڑ جائیں۔ پورٹر انہیں کمروں میں پہنچا دے گا"...... الیگزینڈر نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر بغیر بیگ اٹھائے وہ آفس سے باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے واپس ہال میں پہنچ گئے۔ وہاں کاؤنٹر پر موجود نوجوان نے ان کے کاغذات دیکھ کر رجسٹر میں اندراجات کئے اور پھر کاغذات واپس کر دیئے۔ صدیقی نے اسے پیمنٹ کی اور پھر ایک سپروائزر انہیں اس طرف کو لے گیا جہاں رہائشی کمرے تھے۔ تینوں کمرے ساتھ ساتھ تھے اور درمیانے درجے کے تھے۔ صالحہ اور چوہان، صدیقی کے نام پر بک کمرے میں ہی رک گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان کے دونوں بیگ بھی کمرے میں پہنچا دیئے گئے اور صدیقی نے ویٹر کو ٹپ دینے کے ساتھ ساتھ ہاٹ کافی بھجوانے کا بھی کہہ دیا۔ ویٹر سلام کر کے واپس چلا گیا تو صدیقی کے اشارے پر چوہان نے اٹھ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا تو صدیقی نے اپنے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی اتاری اور پھر اس نے گھڑی کے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

چین کے ایک مخصوص حصے کو انگوٹھے سے تین بار مخصوص انداز میں دبایا تو گھڑی کے ڈائل پر سرخ رنگ کا ایک نکتہ تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔ صدیقی گھڑی اٹھائے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے باتھ روم کا دروازہ بند کیا اور پھر اس نے گھڑی کے اس حصے کو دوبارہ دبا دیا۔ پھر واپس مڑا اور گھڑی کو کلائی پر باندھ لیا۔

"کلیئر ہے"...... صدیقی نے اس بار اصل لہجے میں کہا تو چوہان نے دروازے کی چٹخنی کھولی اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا اس جیب میں ڈکٹافون واقعی لگایا گیا تھا یا تم نے احتیاط کی تھی"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"احتیاط بے حد ضروری ہے مس صالحہ۔ ہم اس وقت جلتے ہوئے انگاروں پر چل رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہاٹ کافی سرو کر دی گئی اور وہ تینوں ہاٹ کافی پینے میں مصروف ہو گئے لیکن ابھی انہوں نے ہاٹ کافی ختم ہی کی تھی کہ یکلخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی چار مشین گنوں سے مسلح فوجی کمانڈوز انداز میں اندر داخل ہوئے۔

"خبردار۔ اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لو"...... ان میں سے ایک نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاتھ سر پر رکھو ورنہ ابھی فائر کھول دیں گے"...... اسی فوجی نے



چیختے ہوئے کہا تو صدیقی نے دونوں ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھ لئے۔ اس کی پیروی صالحہ اور چوہان نے بھی کی۔

"اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ یہاں ٹورسٹوں سے یہ سلوک ہوتا ہے تو ہم ادھر کبھی نہ آتے"...... صدیقی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اٹھ کر دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھ اپنی پشت پر کر لو۔ جب تک تم احکامات کی تعمیل کرتے رہو گے تو زندہ رہو گے ورنہ ہم ایک لمحے میں فائر کھول دیں گے"...... اسی فوجی نے ایک بار پھر چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو صدیقی اٹھا اور اس نے دیوار کی طرف منہ کر کے اپنے دونوں ہاتھ عقب میں کر لئے۔ صالحہ اور چوہان نے بھی اس بار اس کی پیروی کی اور پھر ان تینوں کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں۔

"انہیں لے آؤ اور ان کا سامان بھی لے آؤ"...... اس فوجی کی آواز سنائی دی جو شروع سے اب تک بول رہا تھا اور پھر انہیں بازوؤں سے پکڑ کر کمرے سے باہر لایا گیا لیکن ہال کی طرف لے جانے کی بجائے انہیں ایک اور راستے سے ہوٹل کے عقب میں لے آیا گیا۔ یہاں ایک فوجی ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں تم لوگ کہاں لے جا رہے ہو"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ جاؤ۔ تمہیں قریبی بڑے شہر گرونا لے جایا جا رہا ہے۔ وہاں تمہاری مزید چیکنگ ہو گی کیونکہ تمہارے

www.paksociety.com
Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

کمرے سے ریڈ کاشن ملا ہے" ...... اس فوجی نے کہا۔

"ریڈ کاشن۔ وہ کیا ہوتا ہے" ...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو ایجنٹوں کے پاس ہو سکتی ہے۔ سیاحوں کے پاس نہیں" ...... اس فوجی نے کہا تو صدیقی نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈکٹا فون چیک کرنے کے لئے گھڑی کے اندر موجود مخصوص گائیگر کی وجہ سے ریڈ کاشن انہیں ملا ہو گا۔ بہر حال وہ تینوں ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ ان کے پیچھے دو مسلح فوجی بیٹھ گئے تھے۔

"ہمارا سامان کہاں ہے" ...... صدیقی نے کہا۔

"وہ بھی پہنچ جائے گا۔ فکر مت کرو" ...... عقب میں بیٹھے فوجی نے کہا اور صدیقی نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور انہیں آئی کوڈ کے ذریعے فی الحال مطمئن رہنے کا کہا اور پھر وہ خود بھی اطمینان سے بیٹھ گیا۔ چوہان اور صالحہ دونوں ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے اور ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ بہر حال انہیں اتنا اطمینان ضرور تھا کہ وہ اسرائیل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور فی الحال یہ بات ان کے نقطہ نظر سے ان کی کامیابی تھی۔



لارڈ بو فمین جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ میز پر رکھے ہوئے کئی رنگوں کے فون سیٹوں میں سے سفید رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ بو فمین نے ھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... لارڈ بو فمین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کلیبر بول رہا ہوں سر" ...... دوسری طرف سے جیوش چینل کے سیکورٹی آفیسر اور اس کے نمبر ٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔ ایکریمیا کا ٹاپ ایجنٹ تھا اور لارڈ بو فمین اسے خصوصی طور پر ئیل لائے تھے تاکہ جیوش چینل میں کام کر سکے۔

"یس" ...... لارڈ بو فمین نے ایک بار پھر کہا۔

"سر تین مختلف رپورٹیں ہیں۔ میں باری باری سناتا ہوں۔ کے ایک سرحدی گاؤں آسلم میں پاکیشیا سیکرٹ سروس پہنچ

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

رہی ہے۔ اس میں عمران کے ساتھ ایک سوئس نژاد لڑکی ہے اور دو پاکیشیائی ہیں۔ عمران اپنے اصل چہرے میں ہے اور ان کی آمد کی اطلاع جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی دونوں کو مل چکی ہے اور دونوں ایجنسیاں اپنے اپنے انداز میں انہیں گھیرنے کا پلان بنا رہی ہیں"...... دوسری طرف سے کلیسر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے صرف نگرانی کرانی ہے۔ مداخلت نہیں کرنی"...... لارڈ بوفمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کلیسر نے جواب دیا۔

"دوسری رپورٹ بتاؤ"...... لارڈ بوفمین نے پوچھا۔

"جناب۔ ریڈ اتھارٹی کو رپورٹ ملی ہے کہ دو ایکریمی تل ابیب پہنچ رہے ہیں۔ انہوں نے تل ابیب ہوٹل کے سپروائزر فورڈ سے ملا ہے اور یہ فورڈ سائنسی لیبارٹریوں کو سپلائی کا کام کرتا ہے۔ اس ریڈ اتھارٹی نے ان کے اغوا کا حکم دے دیا ہے"...... کلیسر نے کہا۔

"کیا یہ فورڈ ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں بھی جا ہے"...... لارڈ بوفمین نے چونک کر پوچھا۔

"معلوم نہیں جناب۔ ویسے اس نے کبھی کوئی چیز وہاں سپلا نہیں کی"...... کلیسر نے جواب دیا۔

"اس سے معلوم کرو اور اگر اسے معلوم ہے تو اسے گولی سے ا دو"...... لارڈ بوفمین نے جواب دیا۔

"یس سر۔ ان آنے والے ایکریمیوں کے بارے میں کیا



ہے"...... کلیسر نے کہا۔

"اگر انہیں ریڈ اتھارٹی کلیئر بھی کر دے تو بھی ان کی نگرانی کراؤ۔ بہرحال جب تک اے ایم لیبارٹری کو یقینی خطرہ لاحق نہ ہو جائے تب تک تم نے کسی سلسلے میں مداخلت نہیں کرنی"۔ لارڈ بوفمین نے کہا۔

"یس سر"...... کلیسر نے پہلے کی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور تیسری رپورٹ"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"شام کی سرحد کی طرف سے ریڈ اتھارٹی نے خصوصی چیکنگ مراکز اور نظام قائم کیا ہوا ہے۔ ایک جیپ وہاں سے اسرائیل میں داخل ہوئی ہے۔ اس میں ایک عورت اور دو ایکریمی ٹورسٹ موجود تھے۔ چیک پوسٹ پر ہر طرح سے ان کی چیکنگ کی گئی لیکن وہ اوکے تھے اس لئے انہیں کلیئر کر دیا گیا لیکن وہ گاؤں کے ہوٹل میں ٹھہرے جہاں ایک خصوصی نظام نصب کیا گیا تھا کہ اگر کسی کمرے میں موجود افراد کے پاس کوئی ایسا آلہ ہو جو سیکرٹ سروس کے ممبرز استعمال کر سکتے ہیں تو اس کے آن ہوتے ہی ریڈ کاشن مل جائے۔ وہاں ایک کمرے میں ریڈ کاشن ملا اور یہ تینوں ٹورسٹ اس کمرے میں موجود تھے۔ چنانچہ انہیں مزید چیکنگ کے لئے بڑے شہر گرونالے لایا جا رہا ہے جہاں ان کی مزید تفصیل سے چیکنگ کی جائے گی"...... کلیسر نے جواب دیا۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اگر یہ بھی کلیئر ہو جائیں تب بھی ان کی نگرانی کراتے رہنا"...... لارڈ بوفمین نے جواب دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ بوفمین نے رسیور رکھ دیا لیکن چند لمحوں بعد ہی سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ بوفمین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"واگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... لارڈ بوفمین نے اپنی عادت کے مطابق اس بار بھی صرف یس کہنے پر اکتفا کیا۔

"جناب ایک مشکوک کال چیک کی گئی ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا۔ تفصیل بتاؤ"...... لارڈ بوفمین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ناڈرن کے دارالحکومت سے یہاں تل ابیب میں ریڈ ڈائٹرز نامی ایک فلسطینی تنظیم سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی جس کا نام یوسف ہے، کو کال کی گئی ہے۔ یوسف کپڑے کا تاجر ہے اور گو یہ کال بزنس کے سلسلے میں ہے لیکن اس میں دو الفاظ ایسے استعمال ہوئے ہیں جس نے اس کال کو مشکوک کر دیا ہے۔ ایک لفظ ایرو اور دوسرا لفظ لارڈ ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ کال اے ایم لیبارٹری اور جیوش چینل کی چیکنگ کے سلسلے میں کی گئی ہے"۔



واگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایرو کا لفظ کس انداز میں استعمال کیا گیا ہے"...... لارڈ بوفمین نے پوچھا۔

"جناب۔ دونوں الفاظ کپڑوں کے نام کے طور پر استعمال کئے گئے ہیں۔ ہم نے مارکیٹ سے اس سلسلے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ان دونوں ناموں کا کوئی کپڑا مارکیٹ میں موجود نہیں ہے"...... واگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس یوسف کی نگرانی کرو اور اگر یہ کوئی کال کرے یا کوئی پارٹی اس سے رابطہ کرے تو اس کا ماہرانہ انداز میں تجزیہ کراؤ"۔ لارڈ بوفمین نے کہا۔

"اسے گرفتار کر کے اس سے پوچھ گچھ نہ کی جائے باس"۔ واگر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح اطلاع اصل پارٹی تک پہنچ جائے گی اور وہ دوبارہ اس سے رابطہ نہیں کرے گی۔ ہم نے صرف اپنے مقصد کو سامنے رکھ کر کام کرنا ہے۔ اگر یوسف مشکوک ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ کال پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کی ہو اور یا اس کا کوئی ممبر اس سے ملاقات کرے تو ہم نے اسے پکڑنا ہے"...... لارڈ بوفمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

"یہ لوگ کم از کم جیوش چینل سے نہیں بچ سکتے "...... لارڈ بوفمین نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود فائل اٹھا کر سامنے رکھی اور اسے کھول کر اس پر جھک گیا۔



آسلم گاؤں ناڈرن اور اسرائیل کی سرحدی پٹی پر واقع تھا اور اسرائیل کی سرحد گاؤں سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا اور اس گاؤں میں رہنے والے اونٹ پالنے اور فروخت کرنے میں دور دور تک مشہور تھے۔ گاؤں کے درمیان ایک بڑا سا مکان تھا جس کے باہر خاصا وسیع احاطہ تھا۔ یہ مکان گاؤں کے سردار مغیث کا ڈیرا تھا جہاں گاؤں کے مکینوں کے درمیان ہونے والے تنازعات کا فیصلہ کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ گاؤں میں رہنے والوں کا اگر کوئی مہمان آتا تو اسے بھی ڈیرے پر ہی رکھا جاتا تھا اور سردار کی طرف سے اس کی خاطر مدارت ہوتی تھی کیونکہ یہاں کی خصوصی ثقافت کے تحت کسی ایک کا مہمان سب کا مہمان سمجھا جاتا تھا۔ سردار مغیث اب خاصا بوڑھا ہو چکا تھا اس لئے وہ صرف نگرانی کا کام کرتا تھا جبکہ عملی طور پر گاؤں کی سرداری کا سارا کام اس کے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

بڑے بیٹے عبدالرحمن کے ذمے تھا۔ عبدالرحمن خاصا تعلیم یافتہ نوجوان تھا اور اس نے اپنی تمام تعلیم اسرائیل سے ہی حاصل کی تھی۔ عبدالرحمن کا ارادہ تو شہر جا کر ملازمت کرنے کا تھا لیکن سردار مغیث نے اسے گاؤں میں رہنے کا حکم دیا تھا اس لئے اس نے یہ ارادہ ترک کر دیا تھا اور ملازمت کی بجائے جدید انداز میں اونٹ پالنے کا ایک بڑا فارم اس نے گاؤں کے قریب ہی قائم کر لیا تھا۔ چونکہ عبدالرحمن خاصا تعلیم یافتہ تھا اس لئے اس نے اونٹ پالنے اور انہیں فروخت کرنے میں جدید انداز استعمال کئے تھے جس کی وجہ سے اس کا یہ کاروبار بے حد پھل پھول گیا تھا اور کہا جاتا تھا کہ عبدالرحمن نے اونٹوں کے اس کاروبار سے اتنی دولت پیدا کر لی تھی کہ اس کی ٹکر کے رئیس گاؤں میں کم ہی رہ گئے تھے لیکن اس دولت مندی کے باوجود عبدالرحمن بے حد بااخلاق اور انتہائی نرم خو نوجوان تھا اور وہ گاؤں کے ہر آدمی کی عزت کرتا تھا اور اکثر گاؤں کے بیمار اور کمزور آدمیوں کو اس انداز کی مالی امداد کرتا تھا کہ انہیں اپنے دکھ اور بیماریاں بھول جاتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ پورے گاؤں میں عبدالرحمن کی بے پناہ عزت کی جاتی تھی اور اس کا احترام سردار مغیث سے بھی زیادہ کیا جاتا تھا۔ ڈیرے کے ایک بڑے سے کمرے میں اس وقت فرش پر بچھی ہوئی دری پر عمران، جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے جبکہ ان کے ساتھ سردار مغیث بھی ایک گاؤ تکیے کے سہارے بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک



جیپ کے ذریعے تھوڑی دیر پہلے یہاں پہنچا تھا اور چونکہ یہاں آنے سے پہلے اس نے ایک مخصوص ہرکارے کے ذریعے سردار مغیث کو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی آمد کی اطلاع دے دی تھی اس لئے سردار مغیث پہلے سے ان کے استقبال کے لئے تیار تھا۔ چنانچہ سردار مغیث نے گاؤں کے آدمیوں کے ساتھ گاؤں سے باہر آ کر ان کا استقبال کیا اور پھر وہ سب اکٹھے ہی اس ڈیرے پر آ گئے۔ گاؤں کے لوگ تو استقبال کے بعد واپس چلے گئے لیکن سردار مغیث وہیں رہ گیا۔ سردار مغیث کا بیٹا عبدالرحمن کسی ضروری سلسلے میں کسی ہمسایہ گاؤں گیا ہوا تھا لیکن اسے اطلاع بھجوا دی گئی تھی اس لئے وہ کسی بھی وقت واپس آ سکتا تھا۔

"سردار عمران۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ سے ملاقات ہو رہی ہے۔ آپ جب پہلی بار یہاں آئے تھے تو آپ انتہائی اچھی اور خوشگوار یادیں چھوڑ گئے تھے"...... سردار مغیث نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات درست بھی تھی۔ عمران اسرائیل میں ایک مشن کے دوران اس گاؤں میں پہلے بھی آ چکا تھا اور تب سے ہی اس کی دوستی سردار مغیث سے ہو گئی تھی۔

"سردار مغیث آپ نے جس بے لوث انداز میں ہماری مدد کی تھی وہ مجھے یاد ہے اور اسی لئے ہم دوبارہ بھی حاضر ہوئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ حکم کریں سردار عمران۔ آسلم گاؤں کے مکین اور ہم سب

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

آپ کے قدر دان ہیں"...... سردار مغیث نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے بیٹے عبدالرحمن نے اسرائیل میں تعلیم حاصل کی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں سردار۔ اس علاقے کے اکثر نوجوان وہیں جا کر تعلیم حاصل کرتے ہیں"...... سردار مغیث نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تو سردار عبدالرحمن کے اسرائیلی حکام سے خاصے گہرے رابطے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اس کا حکام سے کیا تعلق۔ البتہ اس کے اسرائیلی دوست اکثر اس سے ملنے آتے جاتے رہتے ہیں یا پھر اونٹوں کے بیوپاری آتے ہیں کیونکہ عبدالرحمن نے اونٹ پالنے کا کاروبار کیا ہوا ہے"۔ سردار مغیث نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان جس کے چہرے پر چھوٹی سی سیاہ داڑھی تھی اندر داخل ہوا اور اس نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا۔

" یہ میرا بیٹا عبدالرحمن ہے اور عبدالرحمن یہ پاکیشیا کے سردار علی عمران ہیں اور یہ ان کے ساتھی"...... سردار مغیث نے تعارف کراتے ہوئے کہا تو عمران اس سے ملنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

" ارے ارے آپ کیوں مجھے شرمندہ کر رہے ہیں"۔ عبدالرحمن نے کہا اور پھر اس نے انتہائی گرمجوشانہ انداز میں عمران، صفدر اور



کیپٹن شکیل سے مصافحہ کیا جبکہ جولیا کے سامنے اس نے صرف سر جھکایا اور اس کے بعد وہ اپنے باپ کے قریب ہی دری پر بیٹھ گیا۔

" سردار عبدالرحمن۔ سردار مغیث نے بتایا ہے کہ تم نے اسرائیل میں تعلیم حاصل کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ میں نے گریجوایشن تل ابیب یونیورسٹی سے کیا ہے"...... عبدالرحمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تو تمہارے رابطے اسرائیلی حکام سے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔ میں نے وہاں تعلیم تو حاصل کی ہے لیکن سیاست میں حصہ نہیں لیا۔ میرے اسرائیل میں چند دوست تو ہیں لیکن حکام سے میرا کوئی رابطہ نہیں ہے"...... عبدالرحمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سردار مغیث ہم نے تل ابیب اس انداز میں پہنچنا ہے کہ اسرائیل کے سرحدی حکام ہمیں چیک نہ کر سکیں۔ کیا ایسا ممکن ہے"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں بتاتا ہوں۔ ایک ایسا راستہ موجود ہے جو قطعاً محفوظ ہے۔ اس پر چیکنگ نہیں ہوتی اور آپ اطمینان سے اسرائیل میں داخل ہو سکتے ہیں اور آسانی سے قریبی شہر مارکوم پہنچ کر وہاں سے طیارے کے ذریعے یا ٹرین کے ذریعے تل ابیب پہنچ سکتے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ہیں۔ ایک بار آپ اسرائیل میں داخل ہو جائیں تو پھر آپ کو وہاں
کوئی چیک نہ کرے گا کیونکہ آج کل اسرائیل میں تقریباً ہر قومیت
کے سیاح آسانی سے آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان سب کی چیکنگ صرف
سرحدوں پر ہی ہوتی ہے"...... سردار مغیث کے بولنے سے پہلے
عبدالرحمن بول پڑا اور عمران نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر اس
کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

" وہ راستہ کہاں ہے۔ مجھے تفصیل بتائیں کیونکہ اسرائیل کی
ایجنسیاں جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی دونوں سرحدوں کی انتہائی کڑی
نگرانی کر رہی ہیں اور انہیں ہمارے بارے میں اطلاع بھی مل چکی
ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ جسے تم خفیہ راستہ کہہ رہے ہو وہ اب
خفیہ نہ رہا ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک پوائنٹ ایسا
ہے کہ جہاں کھجوروں کا کافی بڑا باغ ہے۔ یہ باغ اسرائیلی سرحد سے
بالکل قریب ہے اور اس باغ کی دوسری جانب کچھ فاصلے پر اسرائیلی
سرحد شروع ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف بھی کھجوروں کا باغ ہے۔
درمیان میں اسرائیلی سڑک ہے۔ دوسری طرف باغ کا ٹھیکہ بھی
میرے پاس ہے۔ میں ایسے ٹھیکے لیتا رہتا ہوں۔ آپ ادھر باغ میں
داخل ہوں گے اور درمیانی سڑک کراس کر کے دوسرے باغ میں
داخل ہو جائیں گے۔ پھر اس باغ کو کراس کر کے آپ چار کلو میٹر
پیدل چلیں گے تو آپ مارکوم شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ وہاں سے



اب جہاں چاہیں جا سکتے ہیں"...... عبدالرحمن نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ اس باغ کی خفیہ نگرانی کی جا رہی ہو"۔ عمران
نے کہا۔

" جناب آپ بے شک پہلے میرے ساتھ اکیلے جا کر چیکنگ کر لیں
اگر آپ مطمئن ہو جائیں تو پھر آپ کے ساتھی بھی جا سکتے ہیں"۔
عبدالرحمن نے کہا۔

" ٹھیک ہے پہلے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ میرے ساتھی
یہاں رہیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ ابھی کھانا تیار ہو رہا ہے
کھا کر چلے جانا"...... سردار مغیث نے کہا۔

" میں نے صرف چیکنگ کرنی ہے۔ میں چیکنگ کر کے واپس آ رہا
ہوں پھر کھانا کھا کر کوئی پروگرام بنائیں گے"...... عمران نے کہا
اور سردار مغیث نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو
وہیں رکنے کا اشارہ کر کے وہ عبدالرحمن کے ساتھ کمرے سے باہر
احاطے میں آ گیا۔ وہاں عبدالرحمن کی جیپ موجود تھی۔

" آئیے جناب"...... عبدالرحمن نے کہا اور جیپ کی ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھ گیا اور جیسے ہی عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھا عبدالرحمن
نے جیپ سٹارٹ کی اور اسے گھما کر وہ احاطے سے باہر لایا اور پھر چند
لمحوں بعد اس کی جیپ دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

" کیا آپ پاکیشیا کی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہیں"۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

عبدالرحمن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ جی پی فائیو اور کسی دوسری سرکاری ایجنسی کی بات کر رہے تھے اس لئے پوچھ رہا ہوں"...... عبدالرحمن نے کہا۔

"دوسری ایجنسی ریڈ اتھارٹی ہے۔ کیا تم نے یہ نام کبھی سنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ البتہ جی پی فائیو کو میں جانتا ہوں۔ جب میں تل ابیب میں زیر تعلیم تھا تو یہ نام وہاں دہشت کی علامت سمجھا جاتا تھا"...... عبدالرحمن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد جیپ کھجوروں کے ایک گھنے باغ کے سامنے جا کر رک گئی۔ باغ کے گرد باقاعدہ اونچی چاردیواری بنائی گئی تھی۔ عبدالرحمن نے جیپ اس چاردیواری میں بنے ہوئے ایک چوڑے دروازے کے سامنے روک دی۔ پھر اس نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو گیٹ کھلا اور ایک مقامی آدمی باہر آ گیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عبدالرحمن کو سلام کیا۔

"گیٹ کھولو قاسم"...... عبدالرحمن نے گیٹ سے باہر آنے والے مقامی آدمی سے کہا اور وہ آدمی تیزی سے واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد گیٹ کھل گیا اور عبدالرحمن نے جیپ سٹارٹ کی اور پھر جیپ باغ میں داخل ہو گئی۔ سائیڈ پر ایک باقاعدہ کچی سڑک تھی جو بل کھاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور عبدالرحمن جیپ دوڑاتا



ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ باغ کافی وسیع و عریض تھا۔ بہرحال اس کی آخری حد آ گئی۔ یہاں دیوار تھی لیکن اس دیوار میں باقاعدہ دروازہ موجود تھا۔ عبدالرحمن نے جیپ وہیں روک دی۔

"آئیے"...... عبدالرحمن نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا جیپ سے نیچے اتر آیا۔ عبدالرحمن نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور پھر پہلے سر باہر نکال کر اس نے دونوں اطراف میں دیکھا اور پھر عمران کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ دروازے سے باہر چلا گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے گیا تو کچھ فاصلے پر ایک چوڑی سڑک تھی۔ عبدالرحمن اس سڑک کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر سڑک پر آ کر کچھ آگے بڑھے ہی تھے کہ انہیں کھجوروں کے ایک اور باغ کی اونچی دیوار نظر آنے لگ گئی لیکن اس کا کوئی دروازہ سڑک کی طرف نہیں تھا۔ عبدالرحمن اس دیوار کے قریب پہنچ کر دائیں طرف کو چل پڑا اور پھر ایک جگہ وہ رک گیا۔ وہاں دیوار میں ایک چھوٹا سا خلا تھا۔

"آئیے"...... عبدالرحمن نے کہا اور اس خلا میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے عمران بھی اندر داخل ہوا۔

"کیا اس کا باقاعدہ راستہ ادھر نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ اس کا گیٹ دوسری طرف ہے۔ ہم ادھر سے آتے جاتے ہیں"...... عبدالرحمن نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر وہ جیسے ہی آگے بڑھے ایک طرف سے ایک مقامی آدمی

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

آتا دکھائی دیا۔ اس نے عبدالرحمن کو سلام کیا۔

" ہاشم۔ ادھر کوئی گشتی ٹیم تو نہیں آئی "....... عبدالرحمن نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں سردار "....... ہاشم نے جواب دیا اور عبدالرحمن نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

" تم جاؤ اور اپنا کام کرو "....... عبدالرحمن نے ہاشم سے کہا اور وہ سلام کر کے ایک سائیڈ پر چلا گیا۔ عمران اور عبدالرحمن دونوں پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہ باغ پہلے باغ کی نسبت کافی چھوٹا تھا اس لئے جلد ہی اس کی دوسری سمت آ گئی اور یہاں واقعی لکڑی کا ایک بڑا گیٹ تھا۔ گیٹ اندر سے بند تھا۔ عبدالرحمن نے گیٹ کھولا اور پھر وہ عمران سمیت تیزی سے باہر آ گیا۔ دوسری طرف ایک کچی سڑک اور اس کے بعد قدرے ناہموار سا میدان تھا اور دور آبادی کے آثار نظر آ رہے تھے۔

" یہ مارکوم شہر ہے عمران صاحب۔ یہاں ایئرپورٹ بھی ہے اور ٹرین ٹریک بھی۔ یہاں سے آپ آسانی سے تل ابیب پہنچ سکتے ہیں "....... عبدالرحمن نے اس طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا جدھر آبادی کے آثار نظر آ رہے تھے۔

" مجھے حیرت ہے کہ اس پوائنٹ کو چیکنگ کرنے والی پارٹیوں نے کیوں نظرانداز کر رکھا ہے "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



" اس لئے کہ آج تک ادھر سے انہیں کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ دونوں طرف رہنے والے لوگ تو بغیر چیکنگ کے آسانی سے ادھر ادھر آتے جاتے رہتے ہیں جبکہ غیر ملکی کبھی ادھر آیا ہی نہیں "۔ عبدالرحمن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ ویسے ایسا راستہ میرے خیال میں بھی نہ تھا۔ یہ راستہ واقعی انتہائی محفوظ راستہ ہے لیکن تم نے اپنے ملازم ہاشم سے گشتی ٹیم کے بارے میں پوچھا تھا اس کی کوئی خاص وجہ ہے "۔ عمران نے کہا۔

" گشتی ٹیمیں اکثر یہاں آتی جاتی رہتی ہیں لیکن وہ بھی یہاں صرف کھجوروں کا رس پینے کے لئے رک جاتی ہیں۔ ہاشم کو ہدایت ہے کہ وہ ان کی اچھی طرح خاطر مدارت کیا کرے میں نے اس لئے پوچھا تھا کہ کہیں کوئی گشتی ٹیم ادھر گیٹ کے آس پاس موجود نہ ہو "۔ عبدالرحمن نے کہا۔

" اوکے۔ آؤ چلیں "....... عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی یہ راستہ بے حد پسند آیا تھا اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کھانا کھا کر اپنے ساتھیوں سمیت اس راستے سے مارکوم پہنچ جائے گا اور پھر عبدالرحمن اور وہ دونوں گیٹ میں داخل ہوئے لیکن ابھی وہ کچھ دور ہی گئے تھے کہ اچانک چٹک کی آواز سنائی دی اور کوئی چیز عمران کی ناک سے ٹکرائی۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اس کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریک پڑتا چلا گیا جیسے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام حواس
اس تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔



تنویر اور خاور دونوں ایکریمی میک اپ میں ٹورسٹوں کے
کاغذات کی بنا پر آسانی سے تل ابیب کے بین الاقوامی ایئرپورٹ کے
تمام کاؤنٹروں سے کلیئر ہو کر باہر پبلک لاؤنج میں پہنچ گئے۔ گو ان
کے کاغذات کی اچھی طرح سکریننگ کی گئی تھی لیکن چونکہ کاغذات
اصل تھے اس لئے انہیں جلد ہی کلیئر کر دیا گیا۔ وہ دونوں تیز تیز قدم
اٹھاتے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔
"میرا خیال ہے کہ پہلے فورڈ کو فون کر لیں"...... خاور نے کہا۔
"کیوں۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے"...... تنویر نے چونک کر
پوچھا۔
"تاکہ اس کی موجودگی کنفرم ہو جائے۔ اب یہ ضروری تو نہیں
کہ سپروائزر چوبیس گھنٹے ہوٹل میں موجود رہتا ہو گا"...... خاور نے
کہا۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

" اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اگر وہ ہوٹل میں نہ ہو گا تو اس کی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کر لیں گے "...... تنویر نے کہا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں چونکہ لوکل کال فری تھی اس لئے اسے یہاں کسی قسم کے سکے یا کارڈ وغیرہ استعمال کرنے کی ضرورت نہ تھی البتہ فارن کال کرنے کے لئے اس کی ضرورت پڑتی تھی۔ تنویر نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ہوٹل تل ابیب کے نمبر اسے معلوم تھے۔

" تل ابیب ہوٹل "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مائیکل بول رہا ہوں۔ سپروائزر فورڈ سے بات کرائیں "۔ تنویر نے کہا۔

" آپ کہاں سے بول رہے ہیں "...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" تل ابیب سے ہی بول رہا ہوں "...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ فورڈ بول رہا ہوں "...... تھوڑی دیر بعد فورڈ کی آواز سنائی دی۔

" مائیکل بول رہا ہوں فورڈ۔ ونگٹن کی میڈم روز نے آپ سے ہمارے بارے میں بات کی تھی "...... تنویر نے کہا۔



" اوہ ہاں۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں "...... فورڈ نے چونک کر جواب دیا۔

" تل ابیب کے ایئرپورٹ سے "...... تنویر نے کہا۔

" آ جائیں میں ہوٹل میں ہی موجود ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے "...... تنویر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ خاور اس کے انتظار میں موجود تھا۔

" کیا رہا "...... خاور نے پوچھا۔

" وہ ہوٹل میں موجود ہے۔ آؤ "...... تنویر نے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں سوار ہوٹل تل ابیب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تل ابیب ہوٹل خاصا وسیع و عریض اور چھ منزلہ تھا۔ ٹیکسی اس کے سامنے جا کر رکی تو تنویر اور خاور نیچے اترے اور ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دے کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ ہوٹل میں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا اور ان کی اکثریت ایکریمی سیاحوں کی ہی تھی اس لئے وہ دونوں اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ہال میں داخل ہو کر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

" میرا نام مائیکل ہے اور مجھے سپروائزر فورڈ سے ملنا ہے "۔ تنویر نے کاؤنٹر پر پہنچ کر کاؤنٹر گرل سے کہا۔

" اوہ اچھا۔ میں اسے کال کرتی ہوں "...... کاؤنٹر گرل نے کہا اور

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

"یس مس"...... اس نوجوان نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سپروائزر فورڈ کو اطلاع دے دو کہ اس سے دو صاحبان ملنے آئے ہیں"...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

"یس مس"...... اس نوجوان نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے سینے پر سپروائزر کا بیج موجود تھا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کے پیچھے وہی نوجوان تھا جو اسے بلانے گیا تھا اس لئے خاور اور تنویر سمجھ گئے کہ یہی فورڈ ہے۔

"یہ صاحبان تم سے ملنے آئے ہیں فورڈ"...... کاؤنٹر گرل نے فورڈ کے قریب پہنچنے پر تنویر اور خاور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جوزف"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آئیے میرے ساتھ"...... فورڈ نے کہا اور تیزی سے سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر اور خاور اس کے پیچھے تھے اور اس سائیڈ پر وہ ایک راہداری سے ہوتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ کمرہ خالی تھا البتہ اس میں ایک بڑی سی میز اور اس کے گرد چند کرسیاں



موجود تھیں۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔

"تشریف رکھیں میں کمرے کو محفوظ کر لوں"...... فورڈ نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دروازہ بند کیا اور سوئچ پینل کے نیچے موجود ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ تنویر اور خاور کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔ فورڈ آ کر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں جناب"...... فورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں چند معلومات چاہئیں اور یہ معلومات ایک سرکاری لیبارٹری کے بارے میں ہیں"...... تنویر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو فورڈ چونک پڑا۔

"سرکاری لیبارٹری لیکن میرا تو سرکاری لیبارٹریوں سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں صرف اس کا محل وقوع معلوم کرنا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ کام البتہ ہو سکتا ہے۔ کون سی لیبارٹری ہے"۔ فورڈ نے کہا۔

"ایرو میزائل لیبارٹری"...... تنویر نے کہا تو فورڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ نہیں۔ سوری میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ آپ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

جا سکتے ہیں"...... فورڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" معاوضہ کی فکر مت کرو فورڈ اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے اس لیبارٹری کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ اس لیبارٹری میں ایک ایکریمی سائنس دان کام کر رہا ہے اس سائنس دان کا نام جیمز ولسن ہے۔ وہ ایکریمیا کے ایک سنڈیکیٹ کا بہت بڑا مقروض ہے۔ ہم نے اس سائنس دان سے فائنل بات کرنی ہے کیونکہ یہ خفیہ لیبارٹری ہے اس لئے وہ سمجھ رہا ہے کہ سنڈیکیٹ اسے تلاش نہ کر سکے گا اس لئے وہ مطمئن ہے"...... تنویر نے کہا۔

" لیکن آپ کا اس سے رابطہ ہو ہی نہ سکے گا۔ پھر آپ کا معلومات حاصل کرنے کا فائدہ"...... فورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ کام سنڈیکیٹ کا ہے کہ وہ اس سے کس انداز میں رابطہ کرتا ہے۔ ہمارا نہیں ہے ہمیں صرف اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا ہے۔ باقی کام سنڈیکیٹ کے دوسرے لوگ خود ہی کر لیں گے"۔ تنویر نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں لیکن اس کا معاوضہ ایک لاکھ ڈالر ہو گا"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد فورڈ نے کہا۔

" رقم مل جائے گی اس کی فکر مت کرو لیکن تم اپنی بات کو کنفرم کیسے کرو گے"...... تنویر نے کہا تو فورڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

" کنفرم۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... فورڈ



نے کہا۔

" ہم بچے نہیں ہیں۔ ہمارا تعلق سنڈیکیٹ سے ہے اگر تم ہمیں ایک فرضی محل وقوع بتا کر ایک لاکھ ڈالر وصول کر لو تو بتاؤ کہ ہم اسے کیسے تلاش کریں گے اس لئے ہمیں کنفرمیشن چاہئے کہ واقعی وہاں ایرو میزائل لیبارٹری موجود ہے"...... تنویر نے کہا۔

" سوری۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ خود بتائیں کہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کے بارے میں کنفرمیشن کیسے کرائی جا سکتی ہے"۔ فورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس لیبارٹری میں سپلائی تو بہرحال جاتی ہو گی۔ اگر تم نہیں کرتے تو تمہیں معلوم ہو گا کہ سپلائی کون کرتا ہے۔ تم اس کا پتہ ہمیں دے دو ہم اس سے کنفرمیشن کر لیں گے"...... تنویر نے کہا۔

" سرکاری ادارے سپلائی کرتے ہیں اور یہ سپلائی بھی خفیہ ہوتی ہے"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس سرکاری ادارے کے بارے میں تفصیل بتا دو"...... تنویر نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن بہرحال یہ کام تمہیں خود کرنا ہو گا"...... فورڈ نے کہا۔

" ہم کر لیں گے"...... تنویر نے جواب دیا۔

" رقم مجھے دو۔ میں بتاتا ہوں"...... فورڈ نے کہا تو تنویر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اسے سامنے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

میز پر رکھ دیا۔

" دو مجھے "...... فورڈ نے کہا تو تنویر نے گڈی آگے بڑھا دی۔ فورڈ نے گڈی اٹھا کر اسے باقاعدہ چیک کیا اور پھر گڈی اس نے اپنی جیب میں ڈال لی۔

" اب غور سے سنو۔ تل ابیب سے شمال مشرق کی طرف تقریباً بیس کلو میٹر کے فاصلے پر پہاڑیوں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ انہیں گوام پہاڑیاں کہا جاتا ہے۔ یہاں پہاڑیوں کے دامن میں ایک خاصا بڑا شہر ہے جسے گوام کہا جاتا ہے لیکن یہ تمام پہاڑیاں اسرائیلی فوج کے قبضے میں ہیں۔ یہاں ہر جگہ فوج کے اڈے اور چھاؤنیاں وغیرہ موجود ہیں۔ عام آدمی کسی طرح بھی ان پہاڑیوں میں داخل نہیں ہو سکتا اور ایرو میزائل لیبارٹری ان پہاڑیوں کے اندر ایک وادی میں ہے جس کا نام لاگیر ہے۔ ایرو میزائل لیبارٹری اس لاگیر وادی میں ہے۔ لاگیر وادی میں جانے کا ایک ہی راستہ ہے۔ اس پر چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے جس پر جیوش چینل کی سرکاری ایجنسی کا کنٹرول ہے۔ وہاں سے فوجی بھی بغیر چیکنگ کے آگے نہیں جا سکتا۔ عام آدمی کے تو وہاں پہنچنے کا تصور تک نہیں ہے "...... فورڈ نے کہا۔

" کیا یہ لیبارٹری زیر زمین ہے "...... تنویر نے پوچھا۔

" نہیں۔ وادی کے اندر ہے اور زمین کے اوپر ہے لیکن چاروں طرف پہاڑیوں پر باقاعدہ چیکنگ اڈے بنے ہوئے ہیں اور ان پہاڑیوں پر ہر قسم کے طیارے اور ہیلی کاپٹرز کی پرواز سختی سے ممنوع



ہے۔ اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو اسے بغیر نوٹس دیئے میزائل سے مار گرایا جاتا ہے "...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں اس بارے میں کیسے معلومات ملی ہیں۔ کیا تم وہاں گئے ہوئے ہو "...... تنویر نے پوچھا۔

" ہاں۔ ایک بار میں اس چیک پوسٹ تک گیا تھا۔ یہ تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے۔ اس چیک پوسٹ پر تعینات سیکورٹی آفیسر میرا دوست تھا۔ وہ مجھے فوجی یونیفارم پہنا کر اپنے ساتھ لے گیا تھا لیکن اس چیک پوسٹ سے آگے ہم نہیں گئے تھے "...... فورڈ نے کہا۔

" تم وہاں کیوں گئے تھے "...... تنویر نے مشکوک لہجے میں پوچھا۔

" چند چیزیں ایسی ہیں جو سرکاری ادارے سپلائی نہیں کیا کرتے جبکہ میں انہیں سپلائی کر سکتا ہوں۔ اس سلسلے میں مجھے وہاں لے جایا گیا تھا اور اس لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر سے میری ملاقات چیک پوسٹ پر کرائی گئی تھی لیکن اس نے ایسی سخت شرائط عائد کر دیں کہ میری اس سے بات نہ بن سکی۔ اس کے بعد میں وہاں نہیں گیا "...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اب کنفرمیشن کے لئے کوئی ٹپ دے دو "...... تنویر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

" سرکاری لیبارٹریوں کو سپلائی وزارت دفاع کا ایک سیکشن کرتا

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ہے جسے سپلائی سیکشن کہتے ہیں۔ یہ سیکشن بھی وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ میں ہی ہے۔ وہاں کا ایک سپرنٹنڈنٹ ہے جس کا نام آسکر ہے وہ تم سے معاوضہ لے کر تمہیں کنفرم کر سکتا ہے"۔ فورڈ نے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے۔ شکریہ"....... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا تو خاور بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ فورڈ بھی اٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے بٹن آف کر کے دروازہ کھولا اور باہر آگیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور خاور بھی کمرے سے باہر آگئے۔

" آپ کچھ پینا یا کھانا چاہیں تو ہال میں تشریف لے جائیں۔ یہ میری طرف سے ہو گا"....... فورڈ نے کہا۔

" نہیں شکریہ"....... تنویر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

" کیوں نہ ہم یہیں کوئی کمرہ لے لیں۔یہاں ایکریمی سیاح خاصی تعداد میں موجود ہیں"....... خاور نے کہا۔

" نہیں۔یہاں فورڈ سے آمنا سامنا رہے گا اور فورڈ کی کوئی بھی مشکوک حرکت ہمیں بھی مشکوک کر سکتی ہے"....... تنویر نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ہوٹل سے باہر آگئے۔ اسی لمحے ایک خالی ٹیکسی ان کے سامنے آکر رکی تو وہ دونوں عقبی نشست پر بیٹھ گئے۔

" رین بو ہوٹل لے چلو"....... تنویر نے کہا۔

" یس سر"....... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور ٹیکسی تیزی سے آگے



بڑھتی چلی گئی۔ اچانک سرر کی آواز کے ساتھ ہی دونوں سیٹوں کے درمیان سیاہ شیشے کی چادر سی تن گئی اور وہ دونوں چونکے ہی تھے کہ نامانوس سی بو ان کی ناک سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہن سیاہ وادی میں ڈوبتے چلے گئے۔ ان دونوں نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوششیں کیں لیکن ان کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو سکی تھی۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ہیلی کاپٹر ایک بڑے شہر کے دائیں کنارے پر بنے ہوئے ایک وسیع و عریض احاطے کے اندر بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اترا تو صدیقی، چوہان اور صالحہ کو ہیلی کاپٹر سے نیچے اترنے کا کہا گیا اور وہ تینوں خاموشی سے نیچے اتر آئے۔ باہر مسلح افراد موجود تھے۔ ایک طرف ایک عمارت تھی جس کے باہر برآمدہ تھا۔ انہیں اس عمارت میں لے جایا گیا اور پھر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوئے۔ یہاں بھی خاصی تعداد میں مسلح افراد تھے جبکہ ایک طرف ایک بڑی سی میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر لیکن انتہائی سخت چہرے کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی اور کاندھے پر موجود سٹارز کے لحاظ سے وہ کرنل تھا۔

" ہونہہ۔ تو ریڈ کاشن دینے والے یہی لوگ ہیں "...... اس کرنل نے صدیقی، صالحہ اور چوہان کو غور سے دیکھتے ہوئے سخت لہجے



میں کہا۔

" یہ سب کیا ہے کرنل "...... صدیقی نے کہا۔

" میرا نام کرنل بارتھے ہے اور یہ بتا دوں کہ مجھے پورے اسرائیل میں کرنل بچر کہا جاتا ہے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم خود ہی سب کچھ بتا دو کہ تم کون ہو۔ کس ملک کے ایجنٹ ہو اور کیوں اسرائیل میں داخل ہوئے ہو ورنہ یہاں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ آرے سے کاٹا جا سکتا ہے "...... کرنل بارتھے نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" ہم ٹورسٹ ہیں۔ اسرائیل میں داخلے کے وقت چیک پوسٹ پر ہماری بھرپور اور مکمل انداز میں چیکنگ کی گئی ہے تم چاہو تو چیکنگ کر لو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم سے غلطی تو ہو گئی ہے کہ ہم اسرائیل سیاحت کرنے آ گئے ہیں اس لئے اب اس غلطی کا خمیازہ تو بہرحال بھگتنا ہی پڑے گا "...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ وہاں چیکنگ ہوتی ہے اور تمہیں کلیئر کیا گیا ہے لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ گرینڈ ہوٹل کیا اس پورے قصبے پر ہم نے خصوصی اور نظر نہ آنے والی ریز کا جال فضا میں پھیلایا ہوا ہے اس لئے اس قصبے میں اگر کوئی سائنسی آلہ آن ہوتا ہے تو ہمیں ریڈ کاشن مل جاتا ہے اور اس جگہ کی نشاندہی بھی ہو جاتی ہے اور ہمیں ریڈ کاشن ملا اور تمہارے کمرے کی نشاندہی مشینری نے کر

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

دی۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے پاس کوئی ایسا سائنسی آلہ ہے جو ریز خارج کرتا ہے۔ اب تم خود بتا دو کہ وہ آلہ کیا ہے اور تم نے اسے اس کمرے میں آن کیوں کیا۔ بتاؤ ورنہ ہم خود اسے تلاش کر لیں گے اور تمہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے"...... کرنل بارتھے نے کہا اور صدیقی سمجھ گیا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ اس نے گھڑی میں موجود جدید انداز کے ٹائیکر کو کمرہ چیک کرنے کے لئے آن کیا تو ریز سگنل انہیں مل گیا۔ ویسے اسے یہ معلوم تھا کہ جب تک اسے مخصوص انداز میں آن نہ کیا جائے یہ کتنی بھی چیکنگ کر لیں یہ گھڑی میں موجود ٹائیکر کو تلاش نہیں کر سکتے۔

" ایسی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ہمارے پاس کوئی آلہ ہے۔ ہم تو ٹورسٹ ہیں۔ تم جس طرح چاہو ہماری چیکنگ کر سکتے ہو"۔ صدیقی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" اوکے ۔ تمہاری مرضی۔ ہم نے بہرحال اسے تلاش کر لینا ہے"۔ کرنل بارتھے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" انہیں ایکسن آئی مشین سے چیک کرو"...... کرنل بارتھے نے کہا تو ان تینوں کو شیشے کے ایک بڑے سے کیبن میں لے جایا گیا۔ یہ کیبن اس ہال کے ایک کونے میں بنا ہوا تھا۔ کیبن میں لکڑی کی بنی ہوئی کرسیاں رکھ دی گئیں اور ان تینوں کو ان کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ پھر کیبن کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ کافی دیر تک وہ وہاں



خاموش بیٹھے رہے پھر دروازہ کھلا اور چار فوجی اندر داخل ہوئے۔

" لباس کے علاوہ ان کے پاس جو کچھ بھی ہو اسے علیحدہ کر دو۔ ان کے جوتوں سمیت"...... ایک فوجی نے کہا تو ان کی گھڑیاں بھی اتار لی گئیں۔ ان کی جیبوں کی تلاشی لے کر اس میں موجود عام سامان بھی نکال لیا گیا اور ان کے جوتے بھی اتار لئے گئے اور پھر وہ سب سامان لئے اس کیبن سے باہر چلے گئے۔

" یہ سب ناقابل برداشت ہے رابرٹ"...... صالحہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کوئی بات نہیں مس جیکولین۔ انہیں چیک کرنے دو۔ اب جب یہاں آ ہی گئے ہیں تو پھر ان حالات کو فیس کرنا ہی پڑے گا"۔ صدیقی نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو محسوس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ ہمیں دشمن ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ لوگ اپنی تسلی کر لیں تو انہیں اطمینان ہو جائے گا"...... صدیقی نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کرنل بارتھے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی گھڑی تھی جو صدیقی کی کلائی سے اتاری گئی تھی۔

" اس گھڑی میں انتہائی جدید ٹائیکر ٹریس کر لیا گیا ہے اور اس

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

گائیکر کی وجہ سے ہمیں ریڈ کاشن ملا ہے اور یہ بات تو بہرحال طے ہے کہ کوئی سیاح ایسا گائیکر نہیں رکھتا"...... کرنل بارتھے نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو تم اس گائیکر کی وجہ سے پریشان تھے۔ تم مجھے بتاتے میں تمہیں پہلے ہی بتا دیتا کہ میری گھڑی میں گائیکر موجود ہے۔ اسرائیل آنے سے پہلے مجھے بتایا گیا تھا کہ یہاں بعض ہوٹلوں کے کمروں میں ہوٹلوں کے مالکان نے ایسے خفیہ آلات نصب کئے ہوئے ہیں کہ سیاح جب وہاں رہتے ہیں تو ہوٹل مالکان ان آلات کے ذریعے بلیک میلنگ سٹف تیار کر لیتے ہیں اور پھر انہیں بلیک میل کر کے ان سے بھاری رقومات حاصل کرتے ہیں اس لئے میں نے یہ گھڑی خریدی تھی کہ ہم پہلے چیک کر لیا کریں۔ اگر ہمارے ذہنوں میں کوئی غلط بات ہوتی تو ہم یہ گھڑی اس طرح کھلے عام کلائی پر نہ باندھے پھرتے"...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی انتہائی ہوشیار اور تیز آدمی ہو۔ تم نے واقعی بڑی ہوشیاری سے ایک قابل قبول کہانی سنائی ہے لیکن اب بہرحال تمہاری انتہائی سخت چیکنگ ضروری ہو گئی ہے اور اس کے لئے تمہیں ایک سرکاری ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر بھجوایا جا رہا ہے۔ اگر تم نے انہیں مطمئن کر دیا تو تم آزاد ہو جاؤ گے ورنہ تمہاری لاشیں بھی غائب کر دی جائیں گی"...... کرنل بارتھے نے کہا۔

"کس ایجنسی کی بات کر رہے ہو۔ کیا انٹیلی جنس بیورو کی بات



کر رہے ہو"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ ریڈ اتھارٹی"...... کرنل بارتھے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر اس شیشے والے کیبن سے باہر نکل گیا اور پھر دروازہ بند ہوتے ہی صدیقی نے چوہان اور صالحہ کی طرف دیکھا اور آئی کوڈ میں انہیں بتانا شروع کر دیا کہ وہ خاموش رہیں اس طرح وہ خودبخود ریڈ اتھارٹی کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے۔ ان کا مشن بھی یہی تھا لیکن ابھی اس کا پیغام جاری تھا کہ کیبن کی چھت سے تیز روشنی نکلی اور اس کے ساتھ ہی صدیقی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے گرد سیاہ دھواں پھیلتا چلا جا رہا ہو اور پھر پلک جھپکنے میں اس کے تمام احساسات اس سیاہ چادر میں جیسے ڈوبتے چلے گئے۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

جولیا کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں کے سامنے دھند کا دبیز سیاہ پردہ سا چھایا رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ یہ دھند صاف ہو گئی اور اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ اس کا پورا جسم مفلوج ہو چکا تھا۔ صرف اس کا سر ادھر ادھر گھوم سکتا تھا جبکہ وہ خود راڈز میں جکڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے بائیں طرف صفدر، کیپٹن شکیل اور نعمانی بھی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ وہ اپنی آنکھیں اس طرح جھپک رہے تھے جیسے آنکھوں کے سامنے آنے والی دھند کو جھٹک رہے ہوں۔ جولیا کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اسے اس حالت میں پہنچنے سے پہلے کا وقت یاد آ گیا تھا۔ عمران سردار مغیث کے لڑکے



عبدالرحمن کے ساتھ چلا گیا تھا جبکہ جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ سردار مغیث کے ڈیرے پر ہی رہ گئے تھے۔ پھر کچھ دیر بعد عبدالرحمن واپس آیا تو اس نے عمران کا پیغام دیا کہ وہ فوری اس کے پاس پہنچ جائیں کیونکہ عمران کے مطابق اس سے بہتر وقت سرحد کراس کرنے کا اور نہیں مل سکتا تھا حالانکہ سردار مغیث نے انہیں کھانا کھانے کے لئے روکنا چاہا لیکن عمران کی وجہ سے وہ تینوں عبدالرحمن کی جیپ میں بیٹھ کر چل پڑے۔ عبدالرحمن انہیں انگوروں کے باغ میں لے آیا اور پھر ایک جگہ جیپ روک کر وہ جلدی آنے کا کہہ کر جیپ سے اترا اور پھر آگے بڑھنے کی بجائے وہ تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھومتا ہوا جولیا کو دکھائی دیا۔ اس کے ساتھ ہی چٹ کی آواز سنائی دی تھی اور پھر جولیا کا ذہن یکلخت اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا اور اس کے بعد اب اسے یہاں اس حالت میں ہوش آیا تھا۔

"اوہ۔ یہ کون سی جگہ ہے"...... اسی لمحے صفدر کی آواز سنائی دی جولیا نے تیزی سے گردن گھمائی تو اس نے صفدر، کیپٹن شکیل اور نعمانی تینوں کو ہوش میں دیکھا لیکن ان کے جسم بھی بے حس و حرکت نظر آ رہے تھے۔

"ظاہر ہے اسرائیل کی کسی ایجنسی کی قید میں ہوں گے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن عمران ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"۔

www.paksociety.com
Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید اسے ہم سے علیحدہ رکھا گیا ہو گا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عبدالرحمن نے دھوکہ دیا ہے۔ وہ اسرائیل کا ایجنٹ تھا"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب بھی اس بات میں کوئی شک رہ گیا ہے"...... جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ سب کچھ عمران صاحب کے پلان کے عین مطابق ہوا ہے"۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا، نعمانی اور صفدر تینوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا اس کا یہی پلان تھا کہ ہم اس طرح بے بسی کے عالم میں اسرائیل کی قید میں چلے جائیں"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری بات کا یہ مطلب نہیں تھا۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ عمران صاحب اس بار اسرائیل میں کسی ٹارگٹ کو ہٹ کرنے نہیں آئے بلکہ ان کا مقصد اسرائیلی ایجنسیوں کو الجھانا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پاکیشیا سے وہ کھلے عام روانہ ہوئے۔ میک اپ بھی نہ کئے اور آس گاڈن پہنچ گئے۔ ناڈرن کے ایئرپورٹ پر جب میں نے انہیں بتایا کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ یہی چاہتے ہیں کہ ہماری طرف متوجہ رہیں اور شاید انہوں نے جان بوجھ کر اس



عبدالرحمن سے اس کی تعلیم کے بارے میں پوچھا تھا۔ یقیناً انہیں معلوم ہو گا کہ عبدالرحمن کے تعلقات اسرائیلی ایجنسیوں سے ہیں۔ جہاں تک بے بسی کا تعلق ہے تو ظاہر ہے ہم اسرائیلی ایجنسی کے مہمان تو نہیں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو انتہائی غلط پلاننگ ہے۔ اس طرح تو وہ ہمیں ہلاک کر دیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے انہوں نے ایسا ہی کرنا ہے لیکن ہمیں خود کیا کرنا ہے۔ یہ بات تو ہم نے سوچنی ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس ہال نما کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح آدمی تھے۔

"ارے ان میں عمران تو نہیں ہے۔ وہ کہاں ہے۔ کیا اسے علیحدہ رکھا گیا ہے"...... آنے والے نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہی مڑ کر پیچھے آنے والوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ چاروں ہی یہاں لائے گئے ہیں۔ پانچواں تو کوئی آدمی نہیں تھا"...... ایک مسلح آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات خراب ہیں۔ تم یہیں رکو میں معلوم کرتا ہوں"...... اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"ہم کس ایجنسی کی تحویل میں ہیں"...... جولیا نے ان مسلح آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی پی فائیو"...... ایک مسلح آدمی نے جواب دیا تو جولیا اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"لیکن یہ کرنل ڈیوڈ تو نہیں ہے۔ یہ کون ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ راسٹر ہے۔ کرنل ڈیوڈ کا نمبر ٹو"...... اسی مسلح آدمی نے جواب دیا۔

"ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم۔ ایک مقامی آدمی تمہیں یہاں پہنچا گیا ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا ہم اس طرح مفلوج تھے یا ہماری یہ حالت تم نے کی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہم نے کچھ نہیں کیا۔ تم پہلے سے ہی ایسے تھے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی راسٹر اندر داخل ہوا اور پھر ان کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عبدالرحمن نے کیا تمہارے ساتھ عمران کو بھی بے ہوش کیا تھا"...... راسٹر نے جولیا اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ عمران تو عبدالرحمن کے ساتھ پہلے ہی چلا گیا تھا"۔ جولیا



نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عبدالرحمن نے کوئی چکر چلایا ہے۔ بہرحال جلد ہی معلوم ہو جائے گا"...... راسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر راسٹر کیا ہم تل ابیب میں ہیں"...... اس بار صفدر نے کہا تو راسٹر بے اختیار چونک پڑا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"ہاں۔ چونکہ تم تل ابیب آنا چاہتے تھے اس لئے میں نے سرکاری خرچ پر تمہیں یہاں پہنچا دیا۔ آخر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہو۔ اتنا تو تمہارا حق ہے کہ تمہیں اخراجات سے بچایا جائے"۔ راسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا جی پی فائیو کو ہمارے بارے میں پہلے سے اطلاع مل چکی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ نہ صرف جی پی فائیو بلکہ ریڈ اتھارٹی کو بھی اطلاع مل چکی تھی اور مجھے ایک اور شک پڑ رہا ہے کہ عمران کو ریڈ اتھارٹی والے نہ لے اڑے ہوں۔ بہرحال ابھی معلوم ہو جائے گا"...... راسٹر نے کہا۔

"کیا کرنل ڈیوڈ ملک سے باہر ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو راسٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ خیال تمہیں کیسے آیا ہے"...... راسٹر نے حیرت بھرے لہجے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

میں پوچھا۔

" اس لئے کہ اب تک وہ یہاں پہنچ چکا ہوتا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو راسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ابھی میں نے انہیں اطلاع نہیں دی کیونکہ انہیں بھی اصل دلچسپی عمران سے ہے۔ جب عمران مل جائے گا تو پھر انہیں اطلاع دوں گا"...... راسٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔

" جیگر کی کال ہے جناب"...... اس آدمی نے کہا اور فون پیس راسٹر کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو۔ راسٹر بول رہا ہوں"...... راسٹر نے فون آن کر کے اسے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ چیف تو مجھے کچا چبا جائے گا"...... راسٹر نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ کیا ہونا چاہئے"...... راسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر کے واپس اس آدمی کو دے دیا جو فون پیس لے آیا تھا۔

" تم جاؤ اور تم دونوں بھی"...... راسٹر نے فون لانے والے کے علاوہ پہلے سے موجود دونوں افراد سے کہا اور وہ تینوں خاموشی سے باہر چلے گئے۔



" عبدالرحمن نے چکر دیا ہے۔ اس نے ریڈ اتھارٹی سے عمران کا سودا کر لیا ہے اور تمہارا میرے ساتھ اور ہم دونوں سے بھاری رقومات وصول کر لی ہیں۔ اس نے عمران کو ریڈ اتھارٹی کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا ہے جبکہ تمہیں ہمارے حوالے کر دیا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا ہونا چاہئے۔ مجھے معلوم ہے کہ میں نے جیسے ہی کرنل ڈیوڈ کو اس بارے میں بتایا تو وہ سب سے پہلے تو تم چاروں کو گولیوں سے اڑانے کا حکم دے دے گا اور پھر مجھے"...... راسٹر نے کہا۔

" تم خود بتاؤ۔ تم کیا چاہتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

" میں عمران کو ریڈ اتھارٹی کی قید سے نکال لاؤں گا لیکن جب تک وہ آئے گا تم یہاں سے فرار ہو جاؤ گے اس لئے کیوں نہ پہلے تمہارا خاتمہ کر دیا جائے پھر عمران کو لایا جائے"...... راسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم اس وقت مکمل طور پر بے بس ہیں اس لئے تمہارا جو جی چاہے کر سکتے ہو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم چاروں بھی عمران سے کسی طرح کم نہیں اس لئے جو میں نے سوچا ہے وہی بہتر ہے۔ کم از کم تمہاری طرف سے تو اطمینان رہے گا"...... راسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"تو تم ہم سے اس قدر خوفزدہ ہو۔ حیرت ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہے۔ میں واقعی تم سے خوفزدہ ہوں کیونکہ تم لوگ مافوق الفطرت انداز میں کام کرتے ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے میں تمہیں ایک موقع دے رہا ہوں اگر تم عمران کے یہاں پہنچنے سے پہلے فرار ہو سکتے ہو تو ہو جاؤ اور اگر تم میرے آدمیوں کے ہاتھوں مارے گئے تو کم از کم مجھے یہ تسلی ہو گی کہ تمہیں بے بسی کے عالم میں ہلاک نہیں کیا گیا"...... راسٹر نے ریوالور واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ شخص کرنل ڈیوڈ کا نمبر ٹو ہے لیکن اس سے قطعی مختلف ہے۔ بہرحال اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے۔ اس بارے میں ہمیں سوچنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"ہمارے جسم مکمل طور پر مفلوج ہو چکے ہیں اس لئے اب ہم صرف سوچ ہی سکتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ مفلوجیت ختم ہو سکتی ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو نعمانی، صفدر اور جولیا تینوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیسے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



"راسٹر کو بھی معلوم ہے کہ یہ مفلوجیت ختم ہو سکتی ہے اس لئے تو اس نے مفلوجیت کے باوجود ہمیں راڈز میں جکڑ رکھا ہے ورنہ اس کی کیا ضرورت تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات واقعی درست ہے لیکن کس طرح"...... جولیا نے کہا۔

"یہ بات تو بہرحال سوچنی پڑے گی"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو اس بار صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اچھی بات کی ہے تم نے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور جولیا بھی مسکرا دی۔ اچانک جولیا کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح لپکا تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے ذہن میں خیال آیا تھا کہ ایک بار عمران کے ساتھ اسے ایک مشن کے دوران اسی طرح مفلوج کر دیا گیا تھا تو عمران نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اس مفلوجیت سے نجات حاصل کر لی تھی۔ بعد میں پوچھنے پر عمران نے بتایا تھا کہ اس کے لئے اس نے مخصوص ذہنی مشقیں کی ہوئی ہیں اور وہ ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کر کے اعصاب پر دباؤ ڈال کر انہیں حرکت میں لے آیا تھا۔

"کیا تم تینوں میں سے کوئی اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کر کے اعصاب پر دباؤ ڈال کر انہیں حرکت میں لا سکتا ہے"...... جولیا نے نعمانی، صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ شاید عمران کا نسخہ استعمال کرنا چاہتی ہیں لیکن میرا خیال

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ہے کہ یہ کام عمران ہی کر سکتا ہے۔ وہ نجانے کس قسم کی مشقیں کرتا رہتا ہے کہ اسے اپنے ذہن پر مکمل کنٹرول حاصل ہو چکا ہے جبکہ میں نے کئی بار کوشش کی ہے لیکن ہر بار ناکامی ہوئی ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کا ذہن ویسے بھی تو قدرتی طور پر انتہائی طاقتور ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اس کا ایک اور حل بھی ہے"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

"وہ کیا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"آپ اور صفدر کی کرسیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ آپ کا سر اور گردن حرکت کر سکتی ہیں اگر صفدر کی گردن تک آپ کے دانت پہنچ سکتے ہیں تو آپ صفدر کی گردن کو دانتوں سے کاٹ دیں۔ خون نکل آیا تو صفدر کی مفلوجیت فوراً ختم ہو جائے گی"۔ نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اول تو کرسیاں اس قدر قریب نہیں ہیں اور اگر ہوتی بھی سہی تو کم از کم میں یہ کام نہیں کر سکتی"...... جولیا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر فی الحال اور کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ترکیب انتہائی آسان ہو گی اس لئے ہمیں راڈز میں جکڑا گیا ہے ورنہ یہ لوگ اس قدر گہرائی میں نہیں سوچ سکتے"۔



صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پانی منگوایا جائے۔ اگر ہم پانی پی لیں تو مجھے یقین ہے کہ معاملات ٹھیک ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی میرا بھی خیال ہے کہ پانی اندر جانے سے شاید مفلوجیت ختم ہو جائے"...... صفدر نے کہا۔ پھر جولیا نے زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک مسلح آدمی اندر آ گیا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں آوازیں دے رہی ہو"...... آنے والے نے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے شدت سے پیاس لگی ہے۔ مجھے پانی پلاؤ"...... جولیا نے

"سوری۔ مجھے خاص طور پر کہا گیا ہے کہ تمہیں پانی نہ پلایا جائے ورنہ تمہارے جسم فوری حرکت میں آ جائیں گے"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا ہو جائے گا۔ ویسے بھی تو ہم راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اس دوا کے اثرات صرف دو گھنٹوں کے لئے ہوتے ہیں اور ایک گھنٹہ گزر چکا ہے۔ دو گھنٹوں بعد تمہیں دوبارہ انجکشن لگانے پڑیں گے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

"یہ اچھی خبر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دوا کی طاقت آدھی رہ گئی ہے اور بہرحال میں نے ذہنی مشقیں کی ہوئی ہیں کہ کچھ نہ کچھ کام چلا سکوں۔ میں کوشش کرتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے اپنا سر پیچھے کرسی پر ٹکا دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں ہلکی سی حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو صفدر اور جولیا کے چہرے اس طرح کھل اٹھے جیسے اس حرکت کے ساتھ ہی ان کے سارے مسائل حل ہو گئے ہوں۔ کچھ دیر بعد حرکت کے آثار مزید بڑھ گئے اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں کا رنگ گہرا سرخ ہو رہا تھا۔

"تم کامیاب ہو گئے ہو کیپٹن شکیل"...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ وہ خود دیکھ رہا تھا کہ اس کے جسم میں حرکت کے آثار اب تیزی سے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس نے اپنے دونوں بازوؤں اور ٹانگوں کو آسانی سے حرکت دینا شروع کر دی۔

"اب ان راڈز پر کوشش کرتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ سب چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ راسٹر اندر داخل ہوا اور پھر کیپٹن شکیل پر نظر پڑتے ہی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تم ٹھیک ہو گئے۔ کیسے۔ کیا کیا ہے تم نے"...... راسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



"کہاں ٹھیک ہوا ہوں۔ کیا تمہاری آنکھیں خراب ہو گئی ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔ میں نے تمہارے جسم میں حرکت کے آثار دیکھ لئے ہیں۔ بہرحال اب تمہارے ٹھیک ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ عمران کو ریڈ اتھارٹی والوں نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب چیف نے تمہاری موت کے احکامات دے دیئے ہیں اور میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ تم تینوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دوں"۔ راسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور اس سے پہلے کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں میں سے کوئی جواب دیتا اس نے ٹریگر دبا دیا اور پھر یکے بعد دیگرے کئی دھماکوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل پائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیـ
اٹھالیا۔

"یس پائیک بول رہا ہوں"...... کرنل پائیک نے اپـ
مخصوص نرم لہجے میں کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کے نمبرـ
آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارـ
میں"...... کرنل پائیک نے پوچھا۔

"باس۔ عمران سپیشل پوائنٹ پر پہنچ چکا ہے لیکن اس کے ساتھـ
کہیں غائب ہو گئے ہیں جبکہ تین ایکریمیوں کی ٹیم ناڈرن ـ
سرحدی شہر سے اسرائیل میں داخل ہوئی ہے۔ ان میں ایک عورـ
اور دو مرد شامل ہیں۔ چیک پوسٹ پر ان کی سخت چیکنگ کی گئی تھـ



وہ کلیئر ہو گئے۔ پھر وہ قریبی قصبے کے ہوٹل میں ٹھہرے تو ان کے کمرے سے ریڈ کاشن ملا جس پر انہیں گرفتار کر کے مارکوم شہر میں کرنل بارتھے کے پاس پہنچا دیا گیا۔ کرنل بارتھے نے چیک کر لیا ہے۔ ان میں سے ایک ایکریمی کی گھڑی میں انتہائی جدید ترین گائیگر موجود ہے اور اس گائیگر کو انہوں نے ہوٹل کے کمرے میں آن کیا تھا جس کی وجہ سے ریڈ کاشن ملا تھا۔ کرنل بارتھے نے ان تینوں کو بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر بھجوا دیا ہے۔ اس کے علاوہ ایکریمیا سے تل ابیب ہوٹل کے سپروائزر فورڈ سے ملنے والے دونوں ایکریمیوں کو بھی بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا ہے۔ انہوں نے فورڈ سے ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کی کوشش کی تھی۔ گو فورڈ نے یہ بات چیت خصوصی میٹنگ روم میں کی تھی جسے ساؤنڈ پروف کر دیا گیا تھا لیکن چونکہ ہم پہلے سے ہوشیار تھے اس لئے اس میٹنگ روم میں خصوصی آلات نصب کر دیئے گئے تھے اور جناب یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فورڈ کو جیوش چینل کے آدمیوں نے ہلاک کر دیا ہے کیونکہ وہ ایرو میزائل لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں جانتا تھا"...... آرتھر نے تیز لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اب سپیشل پوائنٹ پر تین مختلف ٹیمیں پہنچ چکی ہیں۔ ایک تو عمران ہے۔ دوسری تین ایکریمیوں کی ٹیم ہے جسے کرنل بارتھے نے بھجوایا ہے اور تیسرا دو ایکریمیوں کا گروپ جسے تم نے تل ابیب

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ہوٹل سے اغوا کرایا ہے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

"یس سر"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اور یہ لوگ کس پوزیشن میں ہیں"...... کرنل پائیک نے پوچھا۔

"انہیں مفلوج کر کے راڈز میں جکڑ دیا گیا ہے اور یہ سب بے ہوش ہیں"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران کے باقی ساتھی کہاں ہیں"...... کرنل پائیک نے پوچھا۔

"ہمارے ایجنٹ عبدالرحمن کا تو یہی کہنا ہے کہ وہ پراسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں لیکن میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق عمران کے ساتھیوں کو اس ایجنٹ عبدالرحمن نے جی پی فائیو کے حوالے کر دیا ہے۔ اس طرح اس نے دونوں اطراف سے معاوضہ وصول کر لیا ہے"...... آرتھر نے کہا تو کرنل پائیک بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ ایسا ہو گا۔ بہرحال ہمیں عمران سے دلچسپی ہے اس سے اس کے باقی ساتھیوں کے بارے میں بھی معلوم ہو جائے گا۔ میں آ رہا ہوں لیکن میرے آنے تک کسی کو بھی خاص طور پر عمران کو ہوش میں نہ لایا جائے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے آرتھر نے کہا اور کرنل پائیک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس



کی کار ریڈ اتھارٹی کے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ایک رہائشی کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس کے نیچے تہہ خانوں میں سپیشل پوائنٹ بنایا گیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سپیشل پوائنٹ پر پہنچ گیا۔ آرتھر وہاں موجود تھا۔

"انہیں ہوش تو نہیں آیا"...... کرنل پائیک نے پوچھا۔

"نو سر۔ وہ بدستور بے ہوش اور مفلوج ہیں"...... آرتھر نے جواب دیا اور کرنل پائیک نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ آرتھر اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیڑھیاں اتر کر ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچا تو وہاں راڈز میں جکڑے ہوئے چھ افراد موجود تھے جن میں ایک عورت بھی شامل تھی۔ عمران اپنی اصل شکل میں تھا جبکہ باقی سب ایکریمی تھے۔

"ان کا میک اپ چیک کیا ہے"...... کرنل پائیک نے ان کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے آرتھر سے پوچھا۔

"یس سر۔ ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں ہے"۔ آرتھر نے جواب دیا۔

"فورڈ سے ملنے والے دو ایکریمی کون سے ہیں"...... کرنل پائیک نے پوچھا تو آرتھر نے دو ایکریمیوں کی طرف اشارہ کر دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے ان سب کو ہوش میں لے آؤ عمران سمیت"...... کرنل پائیک نے کہا تو آرتھر نے کمرے میں موجود ایک اور آدمی کو اشارہ کیا تو وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

نے الماری میں سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور بے ہوش افراد کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سب سے پہلے عمران کے قریب جا کر بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ عمران کی ناک سے لگا دیا۔ پھر اس نے بوتل ہٹائی اور دوسرے آدمی کی ناک سے لگا دی۔

"دو آدمیوں کو ان کے عقب میں کھڑا کر دو"...... کرنل پائیک نے آرتھر سے کہا۔

"یہ ہوش میں آنے کے باوجود مفلوج رہیں گے جناب۔ صرف بول سکیں گے لیکن حرکت نہیں کر سکیں گے"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود دو آدمیوں کو ان کے پیچھے کھڑا کر دو۔ یہ لوگ واقعی حیران کن کارکردگی کے حامل ہیں اس لئے احتیاط ضروری ہے"...... کرنل پائیک نے کہا تو آرتھر نے وہاں موجود چار مسلح افراد میں سے دو آدمیوں کو ان کے عقب میں جا کر کھڑے ہونے کا حکم دے دیا۔ اس دوران بوتل ناک سے لگانے والا اپنی کارروائی مکمل کر کے واپس الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل واپس الماری میں رکھی اور پھر آ کر کرنل پائیک کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ کرنل پائیک کی نظریں عمران اور ایکریمیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد عمران کے پپوٹوں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا نیچے کی طرف جھکا ہوا سر ایک جھٹکے سے



سیدھا ہو گیا۔ کرنل پائیک خاموش بیٹھا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"اوہ۔ تم کرنل پائیک۔ ویری گڈ۔ تو عبدالرحمن نے وہ کام کر دکھایا جس کا اس نے دعویٰ کیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن گھمائی اور سائیڈ پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر اس نے گردن دوبارہ گھمائی اور ایک بار پھر کرنل پائیک کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم نے تو ایکریمیوں کا اچھا خاصا بازار لگا رکھا ہے یہاں" عمران نے اس بار بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھی جی پی فائیو کے پاس پہنچ چکے ہیں اور تم جانتے ہو کہ کرنل ڈیوڈ کس قدر مشتعل مزاج آدمی ہے"...... کرنل پائیک نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کرنل پائیک۔ نہ تمہارے ہاتھ میں ہے اور نہ کرنل ڈیوڈ کے ہاتھ میں اس لئے مجھے ان کے بارے میں کوئی فکر نہیں ہے۔ تم اپنی سناؤ۔ لارڈ بوفمین کی جیوش چینل وجود میں آنے کے بعد ریڈ اتھارٹی کی کیا پوزیشن رہ گئی ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل پائیک بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ اپنا کام کر رہے ہیں اور ہم اپنا۔ ہمیں تمہارے خاتمے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور دیکھ لو کہ تم بھی یہاں موجود ہو اور یہ تمہارے ساتھی بھی"...... کرنل پائیک نے پھر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ چیک کر چکا تھا کہ عمران کے جسم میں حرکت موجود

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

نہیں تھی اور پھر عقب میں دو مسلح افراد بھی موجود تھے اس لئے وہ ہر طرف سے پوری طرح مطمئن تھا۔

" میرے ساتھی۔ لیکن تم نے ابھی خود کہا ہے کہ میرے ساتھی جی پی فائیو کی قید میں ہیں"...... عمران نے کہا۔

" یہ ٹھیک ہے کہ ہم ان کا میک اپ واش نہیں کر سکے لیکن ہمیں معلوم ہے کہ یہ سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ اس بار شاید تم نے نئی پلاننگ کی ہے کہ خود اصل شکل میں اپنے چار ساتھیوں سمیت کھلے عام یہاں آئے تاکہ ہم تمہاری طرف متوجہ رہیں اور تمہارے ساتھی خاموشی سے اپنا کام کر گزریں لیکن تمہاری بدقسمتی کہ تمہاری یہ پلاننگ قطعی ناکام ہو چکی ہے۔ یہ دونوں یہاں تل ابیب میں ایک ہوٹل کے سپروائزر سے ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر رہے تھے اور یہ تین ایکریمی شام کی سرحد عبور کر کے کامیابی سے اندر آ گئے لیکن انہوں نے ایک ہوٹل کے کمرے میں گائیکر استعمال کر لیا اس طرح یہ بھی ٹریس ہو گئے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

" اچھا۔ پھر تو واقعی میرے لئے یہ نئی خبر ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اس قدر اناڑی واقع ہوئے ہیں کہ اتنی آسانی سے تمہارے ہاتھ لگ گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ بات ہے تو پھر میں تمہارے سامنے ہی انہیں ہلاک کرنے کا کہہ دیتا ہوں۔ ظاہر ہے تمہیں اس پر تو کوئی اعتراض نہ ہو



گا"...... کرنل پائیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ہم تو سیاح ہیں۔ ہمارے پاس کاغذات بھی ہیں اور انٹرنیشنل ٹورسٹ کارڈ بھی"...... اچانک ایک ایکریمی نے کہا۔

" ہوں گے۔ ظاہر ہے تم ویسے تو منہ اٹھائے یہاں نہیں آ سکتے تھے"...... کرنل پائیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں تم نے خواہ مخواہ ان ٹورسٹوں کو پکڑ رکھا ہے۔ تم مجھ سے بات کرو۔ میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ عبدالرحمن نے میری پلاننگ پر عمل کیا ہے اور دیکھ لو کہ میں یہاں پہنچ گیا ہوں اور میرے ساتھی جی پی فائیو کے پاس اور جب یہ دونوں ایجنسیاں اپنے انجام کو پہنچ جائیں گی تو پھر اکیلی جیوش چینل رہ جائے گی۔ یہ تو ظاہر ہے فاؤل پلے ہے کہ ایک سروس کے مقابلے میں تین تین ایجنسیاں لائی جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل پائیک اٹھ کھڑا ہوا۔

" آرتھر"...... اس نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر"...... آرتھر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میں صدر صاحب سے بات کرنے جا رہا ہوں۔ تم نے ہر طرح سے محتاط رہنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں زندہ صدر صاحب کے سامنے پیش کیا جائے اور پھر انہیں ہلاک کیا جائے"...... کرنل پائیک نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

جانے لگا لیکن ابھی وہ درمیانی سیڑھیوں میں پہنچا تھا کہ اچانک اس کا ذہن کسی پنکھے کی طرح گھومنے لگا اور اس کے ساتھ ہی وہ تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی لارڈ بوفمین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ بوفمین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کلیسر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کلیسر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... لارڈ بوفمین نے چونک کر پوچھا۔

"سر۔ عمران اس وقت ریڈ اتھارٹی کے قبضے میں ہے جبکہ اس کے ساتھی جی پی فائیو کے قبضے میں ہیں۔ آسلم گاؤں کے سردار کے بیٹے نے دونوں ایجنسیوں سے معاوضہ وصول ک[illegible]ہے لیکن جناب ریڈ اتھارٹی نے صرف عمران کی ڈیمانڈ ہی کی تھی اس لئے اس نے عمران کو بے ہوش کر کے ریڈ اتھارٹی کے آرتھر کے حوالے کر دیا جو اسے بے ہوش کر کے خصوصی ہیلی کاپٹر میں یہاں تل ابیب لے آیا

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ہے اور ایک رہائشی کالونی میں ان کے بنے ہوئے خصوصی پوائنٹ پر موجود ہے۔ ریڈ اتھارٹی کا چیف کرنل پائیک بھی ابھی وہاں پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ فورڈ سے ملنے والے دونوں ایکریمیوں کو بھی ریڈ اتھارٹی نے اغوا کرایا ہے اور یہ دونوں بھی اسی پوائنٹ پر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ شام کی سرحد سے ایک اور تین رکنی ایکریمیوں کی ٹیم کو بھی چیک کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک کی گھڑی سے جدید ترین ٹائیگر دریافت ہوا ہے جسے اس نے قصبے کے ہوٹل کے کمرے میں استعمال کیا تھا۔ ان تینوں کو بھی جن میں ایک عورت ہے ریڈ اتھارٹی کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچایا گیا ہے"...... کلیسر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو اس بار ان کی پلاننگ یہ تھی کہ عمران اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کھلے عام آئے گا جبکہ باقی خاموشی سے کام کریں گے۔ بہرحال اب تو یہ مشن ختم ہو گیا۔ اب ظاہر ہے یہ لوگ عمران سمیت زندہ نہیں بچ سکتے"...... لارڈ بوفمین نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوں گے اور اسی لئے میں نے آپ کو کال کی ہے"...... کلیسر نے کہا تو لارڈ بوفمین بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسے ہلاک نہیں ہوں گے۔ جب وہ لوگ ان کے



قبضے میں ہیں تو ان کے ہلاک ہونے میں اب کون سی رکاوٹ رہ گئی ہے"...... لارڈ بوفمین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ سروس دنیا کی سب سے خطرناک سروس ہے۔ یہ چشم زدن میں سچوئیشن کو تبدیل کر لینے کی صلاحیت رکھتی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ انہیں جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی سنبھال نہ سکے گی اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان لوگوں کو اپنی تحویل میں لے لوں اور پھر ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس طرح نہ صرف ان کی موت یقینی ہو جائے گی بلکہ ان کا کریڈٹ بھی جیوش چینل کو مل جائے گا اور سر یہ اتنا بڑا کریڈٹ ہو گا کہ پوری دنیا حیران رہ جائے گی"...... کلیسر نے کہا۔

"لیکن اب جبکہ وہ ان کے قبضے میں ہیں تو تم کیا کرو گے۔ اس طرح تو صدر صاحب تک رپورٹ پہنچ جائے گی اور وہ سخت ناراض ہوں گے"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"سر آپ صرف اجازت دیں۔ باقی کام میں کر لوں گا اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی"...... کلیسر نے کہا۔

"لیکن جب ہم ان کی لاشیں سامنے لے آئیں گے تو پھر تو یہ بات سامنے آ جائے گی"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے انہیں خود ٹریس کیا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہماری پلاننگ بے داغ ہو گی"...... کلیسر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اگر تم اسے مناسب سمجھتے ہو تو میری طرف سے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

اجازت ہے۔ بس اس بات کا خیال رکھنا کہ ہم کسی الزام کی زد میں نہ آجائیں"...... لارڈ بوفمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر۔ میں جلد ہی آپ کو رپورٹ دوں گا"...... کلیسر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... لارڈ بوفمین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو لارڈ بوفمین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ بوفمین نے اپنے مخصوص تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب کی کال ہے۔ بات کریں"...... دوسری طرف سے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں لارڈ بوفمین بول رہا ہوں"...... لارڈ بوفمین نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ بوفمین پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ابھی تک نہ آپ نے کوئی رپورٹ دی ہے اور نہ ہی کسی اور طرف سے کوئی رپورٹ آئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... صدر نے سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ان پر کام ہو رہا ہے۔ رپورٹ تو اس وقت دی جا سکتی ہے جب کچھ فائنل ہو جائے۔ اس بار جو اطلاعات مل رہی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس نئی پلاننگ کے تحت اسرائیل آ رہی



ہے۔ عمران اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ناڈرن کی طرف سے اسرائیلی سرحد کے قریب ایک گاؤں میں پہنچا ہے اور شاید یہ لوگ یہاں سے اسرائیل میں داخل ہونے کی پلاننگ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دو ایکریمیوں نے یہاں اسرائیل میں ایک ہوٹل کے سپروائزر سے ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور تین افراد پر مشتمل ایکریمیوں کی ایک ٹیم شام کی سرحد کی طرف سے اسرائیل میں داخل ہوئی ہے۔ اس کے پاس جاسوسی میں استعمال ہونے والا ایک آلہ ٹریس ہوا ہے۔ ان سب کی نگرانی کی جا رہی ہے اور ہماری جی ایجنسی چوکنا ہے۔ ویسے چونکہ آپ نے ہماری جی ایجنسی کو براہ راست مداخلت سے منع کر دیا ہے اس لئے ہم صرف نگرانی کر رہے ہیں۔ ویسے جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی بھی ان لوگوں پر کام کر رہی ہیں"...... لارڈ بوفمین نے معاملے کو اس انداز میں بیان کیا کہ کل کو وہ اسے اپنے حق میں لے جا سکے۔

"اوہ۔ پھر تو آپ کو زیادہ چوکنا رہنا چاہئے کیونکہ ان کا بہرحال ٹارگٹ تو لیبارٹری ہے اور لیبارٹری کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے"...... صدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"سر آپ بے فکر رہیں۔ ہم پوری طرح ہوشیار اور چوکنا ہیں اور اگر ضرورت پڑی تو ان خطرناک لوگوں کے خاتمے کے لئے ہم مداخلت بھی کر سکتے ہیں کیونکہ اسرائیل کے مفادات کا تحفظ تو ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے"...... لارڈ بوفمین نے جواب دیتے

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم ایسا کر سکتے ہو۔ مجھے بہرحال ان لوگوں کے خاتمے کی حتمی خبر ملنی چاہئے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... لارڈ بوفمین نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور لارڈ بوفمین نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اب کلیسر کی کارروائی کا جواز پیدا کیا جا سکتا تھا اور اسے یقین تھا کہ کلیسر ان لوگوں کے حتمی خاتمے میں بہرحال کامیاب رہے گا۔



ارے کمال ہے۔ تم چاروں کے چہروں پر خوف کے تاثرات ہی ں ابھرے۔ کیا مطلب۔ کیا تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ میں تم پر تہیں کر رہا"...... راسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں خاموش ہوئے نعمانی، صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا کی طرف دیکھتے ئے کہا۔ اس نے گو ریوالور نکال کر گولیاں چلائی تھیں لیکن یہ یاں جولیا، نعمانی، صفدر اور کیپٹن شکیل کے سروں سے اوپر گزر عقبی دیوار سے جا ٹکرائی تھیں لیکن نہ ہی یہ چاروں خوفزدہ ہوئے اور نہ ان کے حلق سے چیخیں نکلی تھیں۔ وہ خاموش اور مطمئن ے رہ گئے تھے۔

"تمہارے ریوالور کا انداز بتا رہا تھا کہ تم صرف کھیل تماشہ کر ہے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو راسٹر نے ایک طویل نس لیتے ہوئے ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

www.paksociety.com
Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

"سنو۔ گو کرنل ڈیوڈ نے تم چاروں کو ہلاک کرنے کے احکامات
دے دیئے ہیں لیکن میں بے بس اور بندھے ہوئے افراد کو ہلاک کرنا
بزدلی سمجھتا ہوں۔ البتہ چیف کے حکم کی وجہ سے میں نے تم پر فائر
بہرحال کھول دیا تھا تاکہ میں چیف کے سامنے جھوٹ نہ بولوں البتہ
یہ بات سن لو کہ میں تمہیں ان راڈز سے آزاد نہیں کراؤں گا کیونکہ
میرے خیال میں یہ اسرائیل سے غداری ہو گی البتہ اگر تم خود آزاد
ہو سکو تو بے شک آزاد ہو جاؤ۔ اگر تم آزاد ہو گئے تو پھر میں تمہارا
بھرپور انداز میں شکار کروں گا لیکن پھر تمہیں پکڑنے کی بجائے صرف
ہلاک کر دیا جائے گا اور اگر تم آزاد نہ ہو سکے تو ظاہر ہے ایڑیاں رگڑ
رگڑ کر مرجاؤ گے کیونکہ یہاں اب طویل عرصے تک کوئی نہیں آئے
گا۔ ایسی صورت میں مجھ پر تمہاری موت کا بوجھ نہیں رہے گا"
راسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور
تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"عجیب ردعمل ظاہر کیا ہے اس نے"...... جولیا نے حیران ہو کر
کہا۔

"دلیر اور بہادر آدمی ہے اس لئے بے بس افراد پر اس نے ہاتھ
نہیں اٹھایا"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب بہرحال ہم نے یہاں سے نکلنا تو ہے"...... جولیا نے
کہا۔

"کیپٹن شکیل راڈز کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔ دیکھو"۔ صفدر



نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ کیپٹن
شکیل اپنی ٹانگوں کو موڑ کر پیر عقبی طرف لے جانے کی کوشش میں
مصروف ہے لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو رہا تھا۔ کرسی کے
نیچے خلا کو فولادی چادر سے بند کر دیا گیا تھا۔ یہ بات بہرحال یقینی
تھی کہ راڈز بند کرنے اور کھولنے کا بٹن کرسی کے عقبی پائے میں
ہے۔ چونکہ جولیا، صفدر اور نعمانی تینوں کے جسم ابھی تک مفلوج
تھے اس لئے وہ بس دیکھ ہی سکتے تھے خود کوشش نہ کر سکتے تھے اور
پھر تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اچانک باہر سے تیز قدموں کی آواز
سنائی دی اور وہ چاروں چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔
دوسرے لمحے چار مسلح افراد تیزی سے اندر داخل ہوئے اور پھر اس
سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ان میں سے ایک نے اپنا ہاتھ جھٹکا
اور اس کے ہاتھ سے نکل کر کوئی چیز جولیا اور اس کے ساتھیوں کے
سامنے فرش پر گری۔ چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ان
چاروں کے سر ڈھلکتے چلے گئے۔ وہ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں
دوبارہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

لارڈ بوفمین اپنے آفس میں موجود تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"کلیسر بول رہا ہوں سر"....... دوسری طرف سے کلیسر کی مسکراتی ہوئی پرجوش سی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا رپورٹ ہے"....... لارڈ بوفمین نے چونک کر کہا۔

"کامیابی سر۔ اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تینوں گروپ ہماری تحویل میں ہیں"....... دوسری طرف سے کلیسر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زندہ یا مردہ"....... لارڈ بوفمین نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"فی الحال تو وہ زندہ ہیں لیکن میں نے انہیں طویل عرصے کے لئے بے ہوش کرا دیا ہے"....... کلیسر نے جواب دیا۔



"کیوں۔ انہیں فوراً ہلاک کر دو۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"....... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"اب یہ خطرناک نہیں ہیں جناب۔ کینچوؤں سے بھی بدتر حالت میں ہیں۔ میں نے ان کو بے ہوش کرنے کا انجکشن لگانے کے ساتھ ساتھ ایسے انجکشن بھی لگوائے ہیں کہ اب ان کے لئے حرکت کرنا بھی مشکل ہو جائے گا"....... کلیسر نے جواب دیا۔

"لیکن تم انہیں زندہ رکھنے پر کیوں مصر ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ تم انہیں ہلاک کر دو تاکہ میں صدر صاحب کو کامیابی کی رپورٹ دے سکوں"....... لارڈ بوفمین نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ ابھی صدر صاحب کو اطلاع نہ دیں۔ میں انہیں جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی کی تحویل سے نکال لایا ہوں اس لئے ہم ابھی ایک دو روز تک ان کے بارے میں لاعلمی کا اظہار ہی کرتے رہیں گے ورنہ جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی کے چیف صاحبان صدر صاحب کو بتا دیں گے کہ ہم نے ان کے شکار ان سے چھینے ہیں۔ جب وہ انہیں تلاش کر کے تھک جائیں گے تو پھر ہم اچانک انہیں سامنے لائیں گے کہ ہم نے انہیں از خود ٹریس کر کے پکڑا ہے اس طرح مکمل کریڈٹ آپ کو اور جیوش چینل کو ملے گا"....... کلیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں ہلاک تو کر دو۔ ایک دو روز تک انہیں زندہ رکھنا حماقت ہے"....... لارڈ بوفمین نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

"سر اگر انہیں فوری ہلاک کر دیا گیا اور پھر دو روز بعد ان کی لاشیں سامنے لائی گئیں تو فوراً سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انہیں دو روز پہلے ہلاک کیا گیا ہے اس طرح سارے معاملات مشکوک ہو جائیں گے"...... کلیسر نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تمہارا ذہن ان معاملات میں خوب کام کرتا ہے۔ میرا تو اس پہلو پر خیال ہی نہیں گیا تھا لیکن تم نے یہ کام کیا کیسے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... لارڈ بو فمین نے کہا۔

"جناب مجھے معلوم تھا کہ جی پی فائیو نے عمران کے چار ساتھیوں کو کہاں رکھا ہوا ہے۔ کرنل ڈیوڈ کا نمبر ٹو راسٹر وہاں موجود تھا۔ مجھے اطلاع ملی کہ راسٹر عمران کو ریڈ اتھارٹی سے حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ کریڈٹ لے سکے لیکن باوجود کوشش کے اسے یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ ریڈ اتھارٹی نے عمران کو کہاں رکھا ہوا ہے۔ میں نے اپنے آدمی وہاں ریڈ کرنے اور ان تینوں کو وہاں سے نکالنے کے لئے بھیج دیئے۔ ادھر چونکہ مجھے ریڈ اتھارٹی کے اس سپیشل پوائنٹ کا بھی علم تھا اور گو کرنل پائیک بھی وہاں موجود تھا لیکن میں نے اپنے آدمیوں کو حکم دے دیا کہ وہ وہاں پہلے انتہائی زود اثر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کریں اور پھر وہاں موجود قیدیوں کو لے آئیں۔ باقی کسی آدمی کو کچھ نہ کہا جائے۔ پھر مجھے جو رپورٹ ملی اس کے مطابق جی پی فائیو والا پوائنٹ خالی تھا۔ راسٹر اور اس کے آدمی وہاں موجود نہ تھے البتہ وہ چاروں وہاں موجود تھے۔ ہمارے آدمیوں نے



انہیں بے ہوش کیا اور آسانی سے انہیں وہاں سے نکال لائے۔ ادھر میرے آدمیوں نے ریڈ اتھارٹی کے سپیشل پوائنٹ پر کام کیا اور وہاں موجود کرنل پائیک سمیت سب کو بے ہوش کر کے وہ وہاں سے عمران کے ساتھ ساتھ پانچ ایکریمیوں کو بھی نکال لائے۔ میں اس پوائنٹ پر پہلے سے موجود تھا جہاں انہیں لے آنے کا میں نے حکم دیا تھا اس لئے میں نے اپنے ہاتھ سے انہیں بے ہوش کر دینے والے اور بے حس کرنے والے انجکشن لگائے اور انہیں ایک مخصوص تہہ خانے میں بند کر کے وہاں سے واپس ہیڈ کوارٹر آ گیا اور اب آپ کو کال کر رہا ہوں"...... کلیسر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کہیں کرنل پائیک اور کرنل ڈیوڈ کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ کارروائی ہم نے کی ہے"...... لارڈ بو فمین نے کہا۔

"نہیں جناب۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھی انہیں چھڑوا کر لے گئے ہیں کیونکہ ہم تو خاموش رہیں گے اور جس پوائنٹ پر یہ لوگ موجود ہیں اس کے بارے میں سوائے میرے اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"۔ کلیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں تم نے حفاظت کا انتظام بھی کیا ہے یا نہیں"...... لارڈ بو فمین نے چونک کر پوچھا۔

"یس سر۔ میرے خصوصی بااعتماد چار آدمی وہاں موجود ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ اول تو انہیں دو روز تک ہوش ہی نہیں آئے گا

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

اور اگر ہوش آ بھی گیا تب بھی وہ حرکت ہی نہ کر سکیں گے۔ اس لئے ان کی طرف سے مجھے قطعاً کوئی فکر نہیں ہے"۔۔۔ کلیسر نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"۔۔۔ لارڈ بوفمین نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے یقین آ گیا تھا کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا کریڈٹ جیوش چینل کو ہی ملے گا۔



کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا اور اس کی بے چینی کی وجہ اس کا نمبر ٹو راسٹر تھا جس نے کچھ دیر پہلے اسے فون کر کے کہا تھا کہ وہ خود آ کر انہیں انتہائی شاندار خوشخبری سنائے گا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل ڈیوڈ مزید کچھ معلوم کرتا لائن منقطع ہو گئی تھی اور چونکہ کرنل ڈیوڈ کو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ راسٹر کہاں سے بول رہا تھا اس لئے وہ اس سے دوبارہ خود رابطہ نہ کر سکتا تھا اس لئے اب وہ اس کی آمد کے انتظار میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ راسٹر نے شاندار خوشخبری کے الفاظ استعمال کئے تھے اس لئے کرنل ڈیوڈ کو یقین تھا کہ راسٹر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور ظاہر ہے یہ واقعی اس کے لئے انتہائی شاندار خوشخبری تھی۔ ٹہلتے ٹہلتے جب وہ تھک گیا تو آرام کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"نانسنس۔ کہاں رہ گیا۔ احمق آدمی۔ نجانے پیدل چل کر آ رہا ہے۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے دروازہ کھلا اور راسٹر اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اتنی دیر۔ کیا پیدل آ رہے تھے۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ سلام کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس پر چڑھ دوڑا تھا۔

"وہ شاندار کامیابی کے پیچھے بھاگتا رہا ہوں سر"...... راسٹر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ہوا ہے۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں اور کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں جناب کہ وہ کہاں ہوں گے۔ بہرحال میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا"...... راسٹر نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑنے لگ گیا۔

"اور تم نے وہ شاندار کامیابی کی بات کی تھی۔ بولو کیوں کی تھی"...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"جناب میں نے درست کہا تھا مگر وہ شاندار ہی ہاتھ نہ لگ سکا الٹا وہ کامیابی بھی ہاتھ سے پھسل کر غائب ہو گئی"...... راسٹر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ اس طرح اسے دیکھنے لگا



جیسے زندگی میں پہلی بار کسی انسان کو دیکھ رہا ہو۔

"تم۔ تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھ سے مذاق کرو۔ مجھ سے۔ کرنل ڈیوڈ سے"...... کرنل ڈیوڈ کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دراز کھولی اور پھر دراز میں موجود ریوالور اٹھا کر اس نے اسے جیسے ہی سیدھا کیا وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ راسٹر غائب ہو چکا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کہاں غائب ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی بھوت تھا۔ کیا مطلب"...... کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"جناب میں میز کی اوٹ میں ہوں۔ جان کی امان پاؤں تو اٹھ کر کھڑا ہو جاؤں"...... اچانک میز کی دوسری طرف سے راسٹر کی منمناتی ہوئی سی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اٹھو"...... کرنل ڈیوڈ نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سچ۔ سچ۔ جان کی امان مل چکی ہے جناب یا نہیں اور اگر نہیں ملی تو پھر میں میز کے نیچے بھی گھس سکتا ہوں"...... راسٹر کی آواز سنائی دی۔

"میں کہہ رہا ہوں اٹھو نانسنس۔ یہ کیا مذاق ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو راسٹر اٹھ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"جناب۔ جان بچانا مذاق نہیں ہوتا۔ آپ بااختیار افسر ہیں آپ گولی چلا سکتے ہیں لیکن میری تو جان چلی جاتی"...... راسٹر نے کہا۔

"یہ سب بکواس چھوڑو اور مجھے بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا"...... کرنل ڈیوڈ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آسلم گاؤں کے سردار کے بیٹے عبدالرحمن نے دوہری چال کھیلی ہے۔ اس نے عمران کو تو ریڈ اتھارٹی کے حوالے کر کے اس سے بھاری معاوضہ حاصل کر لیا اور مجھے اس کے چار ساتھی دے کر ہم سے بھی بھاری معاوضہ حاصل کر لیا"...... راسٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا عمران ریڈ اتھارٹی کے قبضے میں چلا گیا ہے۔ اوہ ویری بیڈ۔ اصل آدمی تو عمران تھا۔ اس کے ساتھیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جناب میں عمران کے ساتھیوں کو اپنے خصوصی پوائنٹ پر بے بس کر کے خود ریڈ اتھارٹی کے سپیشل پوائنٹ پر گیا تا کہ وہاں سے کسی طرح عمران کو نکال کر لے آسکوں تا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری کا کریڈٹ آپ کو مل سکے جبکہ ہم نے اس کا انتظام بھی کر لیا تھا اس لئے میں نے آپ کو فون کر کے شاندار کامیابی کی خوشخبری بھی سنائی تھی لیکن جب میں اپنے آدمیوں کے ساتھ اس پوائنٹ پر پہنچا جہاں ریڈ اتھارٹی نے عمران کو رکھا ہوا تھا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس پوائنٹ پر کرنل پائیک سمیت



اس کا نمبر ٹو آرتھر اور باقی آدمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ عمران غائب ہو چکا تھا جس پر میں فوراً واپس اپنے پوائنٹ پر پہنچا تو وہ پوائنٹ بھی خالی تھا۔ عمران کے ساتھی بھی غائب ہو چکے تھے۔ اس طرح شاندار بھی ہاتھ سے نکل گیا اور کامیابی بھی"...... راسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے کہ بیک وقت دو جگہوں سے آدمی غائب ہو جائیں۔ کیا تمہارے پوائنٹ پر بھی تمہارے آدمی بے ہوش پڑے ملے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ چار آدمی تھے جناب اور میں ان چاروں کو ساتھ لے کر ریڈ اتھارٹی کے پوائنٹ پر گیا تھا کیونکہ ہمارا پوائنٹ انتہائی خفیہ تھا اور پھر عمران کے ساتھی نہ صرف بے ہوش تھے بلکہ میں نے ان کے جسموں کو بھی مفلوج کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں راڈز والی کرسیوں پر بھی جکڑ دیا تھا اس لئے میں ان کی طرف سے قطعاً بے فکر تھا لیکن جب میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس وہاں گیا تو راڈز کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھی بھی غائب ہو چکے تھے جس پر میں نے اپنے آدمیوں کو انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا اور خود میں یہاں آگیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ یہاں ریوالور ہاتھ میں لئے بے چینی سے میرا انتظار کر رہے ہوں گے"...... راسٹر نے جواب دیا۔

"تم نے عمران کے ساتھیوں کو زندہ کیوں چھوڑ دیا تھا۔ انہیں

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ہلاک کیوں نہیں کیا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے ان پر فائر کیا تھا لیکن انہیں گولیاں ہی نہ لگی تھیں اس لئے وہ زندہ رہ گئے تھے"...... راسٹر نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا مطلب۔ کیوں نہیں لگی تھیں۔ کیا کہہ رہے ہو تم"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب پہلے تو میں بھی نہ سمجھ سکا تھا بلکہ میں خوفزدہ بھی ہو گیا کہ یہ لوگ انسان بھی ہیں یا نہیں لیکن پھر بعد میں جب میں نے اپنے ریوالور کو چیک کیا تو پتہ چلا کہ اس کی نال ٹیڑھی تھی اور اوپر کو اٹھی ہوئی تھی اس لئے میں نے جب ان کے سروں کا نشانہ لیا تو گولیاں اوپر کو اٹھ کر ان کے سروں کے اوپر سے گزر گئی تھیں۔ میں سمجھ گیا کہ ابھی ان کی موت کا وقت نہیں آیا اس لئے میں عمران کو لینے چلا گیا تا کہ کچھ دیر گزر جائے شاید موت کا وقت آ جائے لیکن ان کے تو غائب ہونے کا وقت قریب تھا اس لئے وہ غائب ہو گئے"۔ راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ عمران کے ساتھی یہاں پہنچ بھی گئے اور انہیں دونوں کے خفیہ پوائنٹس کا بھی علم تھا اور وہ انہیں نکال کر بھی لے گئے۔ نہیں یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ کوئی اور کھیل کھیلا گیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ میں نے بھی اس پہلو پر سوچا تھا اور کافی دیر تک سوچنے



کے بعد آخر کار میں نتیجے پر پہنچ گیا"...... راسٹر نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کس نتیجے پر پہنچے تھے۔ بولو"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ کارروائی عمران کے ساتھیوں کی نہیں ہو سکتی۔ جیسے آپ نے سوچا ہے بلکہ یہ کارروائی جیوش چینل نے کی ہے تا کہ کریڈٹ وہ لے سکے"...... راسٹر نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیسے نتیجہ نکالا ہے تم نے۔ بولو۔ کیسے نکالا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے سامنے نکال کر آپ کو دکھاؤں"...... راسٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا نکال کر دکھاؤ گے"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نتیجہ جناب"...... راسٹر نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ یکلخت ایک بار پھر غصے کی شدت سے بگڑنے لگا لیکن دوسرے لمحے جب راسٹر نے جیب سے ایک چھوٹا سا بیج نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا تو کرنل ڈیوڈ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ تو شاید جیوش چینل کا بیج ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com
Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

"جی ہاں اور یہ بیج میرے والے پوائنٹ پر پڑا ہوا ملا ہے۔ شاید کسی کی جیب سے گر گیا ہوگا"...... راسٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہاری بات درست ہے۔ یہ کارروائی جیوش چینل نے ہی کی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور یہ دوسرا نتیجہ"...... راسٹر نے جیب سے ایک سرخ رنگ کا کیپسول نکال کر کرنل ڈیوڈ کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کیپسول اٹھا کر اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس پر جیوش چینل کا مخصوص مارکہ موجود ہے سر۔ آپ دیکھ لیں۔ یہ کیپسول انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس کا … اور یہ مجھے ریڈ اتھارٹی والے پوائنٹ پر سے ملا ہے۔ یہ شاید پھ… نہیں سکا تھا"...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بات اب یقینی ہو چکی ہے کہ یہ کارروائی واقعی جیوش چینل نے کی ہے۔ ویری بیڈ۔ میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"جناب ایک منٹ"...... راسٹر نے ہاتھ بڑھا کر فون پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے …



…میں کہا۔

"جناب۔ صدر صاحب ان ثبوتوں سے مطمئن نہیں ہوں گے۔ …ڈبو فمین نے بڑے اطمینان سے کہہ دینا ہے کہ یہ بیج اور کیپسول …کے کسی آدمی سے حاصل کئے گئے ہیں"...... راسٹر نے کہا تو …رنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ پھر"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ میرے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہے ہیں۔ ہم پہلے ان پر قبضہ کر لیں پھر بات ہوگی"...... راسٹر نے …

"لیکن انہوں نے تو فوراً انہیں ہلاک کر کے صدر کو اطلاع دے …ہے اور تم تلاش کرتے رہ جاؤ گے"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی …لے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ مجھے یقین ہے کہ وہ دو تین روز تک انہیں سامنے …یں لائیں گے"...... راسٹر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیوں"...... کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کرنل پائیک چونکہ وہاں پوائنٹ پر خود موجود تھے اور …بے ہوش کر دیئے گئے تھے اس لئے لامحالہ وہ صدر صاحب سے …ت کریں گے۔ گو انہیں شاید یہ تو معلوم نہ ہو سکے کہ ان کے … کیا واردات ہوئی ہے اور کس نے کی ہے لیکن بہرحال وہ اس اطلاع ضرور دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ صدر صاحب کو یہ

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

بتائیں کہ عمران کے ساتھیوں نے یہ کام کیا ہے۔ ایسی صورت میں اگر جیوش چینل فوری طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو سامنے لے آئی تو پھر لامحالہ یہ بات کھل جائے گی"...... راسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تمہاری ذہانت کا جواب نہیں۔ بعض اوقات تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تم کہیں عمران تو نہیں ہو۔ وہ بھی ایسی ذہانت کا مظاہرہ کرتا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میری ذہانت تو آپ کی وجہ سے ہے"...... راسٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو کیونکہ تم میرے ماتحت ہو لیکن اب تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو کہاں تلاش کرو گے۔ کیا تمہارا کوئی آدمی جیوش چینل میں موجود نہیں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہیں اور میں نے ان کے ذمے یہ کام لگا دیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ شاید ہی وہ کامیاب ہو سکیں"...... راسٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیوں کامیاب نہیں ہو سکیں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب کا نمبر ٹو کلیسر بے حد تیز طرار آدمی ہے اور مجھے یقین



ہے کہ یہ ساری کارروائی کلیسر کی ہے۔ اس کے آدمی جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی دونوں میں ہیں اور اس نے لامحالہ اس بات کا خیال رکھا ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایسی جگہ چھپایا جائے جس کا علم جیوش چینل کے آدمیوں کو نہ ہو کیونکہ یہ بات وہ بھی جانتا ہو گا کہ جس طرح اس کے آدمی ہماری ایجنسی میں ہیں اسی طرح ہمارے آدمی بھی اس کی ایجنسی میں ہو سکتے ہیں"...... راسٹر نے کہا۔

"تو پھر اس کلیسر کو اغوا کراؤ۔ میں اس کی ہڈیوں سے بھی وہ جگہ اگلوا لوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑے جوشیلے انداز میں میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ اس کی ضرورت ہی پیش نہ آئے گی۔ کلیسر اگر یہ سمجھتا ہے کہ وہ ایکریمیا کا بہت بڑا ایجنٹ ہے تو مجھے بھی آپ کا ماتحت ہونے پر فخر ہے۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح اس کے قبضے سے نکال لاؤں گا کہ وہ اپنا منہ بھی دیکھنے کے قابل نہ رہے گا"...... راسٹر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ مجھے تم پر فخر ہے۔ ویری گڈ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن ایک شرط ہے جناب"...... راسٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"شرط۔ کیسی شرط"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ آپ مجھے مستقل جان کی امان دے دیں ورنہ کسی بھی وقت اگر میں فوراً میز کی اوٹ میں نہ چھپ سکا تو میں بے موت مارا

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

جاؤں گا"...... راسٹر نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ
جیسا آدمی بھی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یو نانسنس۔ تم مجھے غصہ نہ دلایا کرو ورنہ میں واقعی کسی روز
تمہیں گولی مار دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ میرے لئے اعزاز ہو گا جناب"...... راسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا
اور پھر سلام کر کے وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا اور
کرنل ڈیوڈ اپنے مزاج کے خلاف کافی دیر تک بیٹھا مسکراتا رہا۔



عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو کافی دیر تک اس کی آنکھوں کے
منے دھند سی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ یہ دھند صاف ہوتی چلی گئی
عمران کا شعور بیدار ہونا شروع ہو گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر
جسم کو سمیٹنا چاہا تو اس کے ذہن کو جھٹکا سا لگا کیونکہ اس کے
م کے سمٹنے کی رفتار بے حد سست تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا
جیسے اس کا جسم کسی دلدل میں پھنسا ہوا ہو اور اب پورا زور
نے کے باوجود وہ باہر نہ نکل پا رہا ہو لیکن اس جھٹکے کی وجہ سے
کے ذہن پر چھایا ہوا باقی ماندہ غبار بھی صاف ہو گیا اور اس کے
تھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ مناظر کسی فلم کی طرح گھوم گئے۔
ب کرنل پائیک صدر سے بات کرنے کے لئے تہہ خانے سے باہر
گیا تھا اور اس کا نائب آرتھر اپنے مسلح آدمیوں کے ساتھ وہاں
جود تھا جہاں عمران راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا کہ اچانک عمران

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کو اپنا ذہن تیزی سے گھومتا ہوا محسوس ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آرتھر اور اس کے ساتھیوں کو بھی لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا تھا اور پھر اس کا ذہن جیسے تاریکی میں ڈوب گیا تھا اور اب اسے دوبارہ ہوش آیا تھا۔ اس نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ کمرے میں ہلکی پاور کا بلب جل رہا تھا جس کی وجہ سے وہاں کمزور سی روشنی ہو رہی تھی۔ اس نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں حرکت بے حد سست ہے لیکن اس نے اپنی کوشش جاری رکھی اور پھر آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں آخر کار کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اٹھ کر بیٹھتے ہی اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ایکریمیوں کے ساتھ ساتھ جولیا، صفدر، نعمانی اور کیپٹن شکیل کو بھی دیکھ لیا تھا۔ گو جہاں پہلے اسے ہوش آیا تھا وہاں اس نے ایک ایکریمی عورت اور چار ایکریمی مردوں کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ وہ اس کے ساتھی ہیں اور وہی لوگ یہاں بھی موجود تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس وقت وہ سیکرٹ سروس جو تین مختلف ٹیموں میں تقسیم ہو کر اسرائیل پہنچی تھی وہ تینوں گروپ یہاں اکٹھے کر دیئے گئے تھے حالانکہ پہلے جہاں عمران کو ہوش آیا تھا اور جہاں کرنل پائیک نے اس سے باتیں کی تھیں وہاں اس کی ٹیم کے ساتھ جولیا، صفدر، نعمانی اور کیپٹن شکیل موجود نہ تھے اور اسے بتایا گیا تھا



کہ اس کے ساتھیوں کو آسلم گاؤں کے سردار کے بیٹے عبدالرحمن نے جی پی فائیو کے حوالے کر دیا ہے لیکن اب اس کے ساتھیوں کی یہاں موجودگی اور پھر بے ہوش ہونے سے پہلے آرتھر اور اس کے ساتھیوں کو لڑکھڑاتے دیکھ کر وہ فوراً اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ یا تو وہ باقی ساتھیوں سمیت جی پی فائیو کی تحویل میں پہنچ گیا ہے یا پھر ریڈ اتھارٹی اور جی پی فائیو سے ہٹ کر وہ جیوش چینل یا کسی تیسری پارٹی کی تحویل میں ہے لیکن اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ انہیں ہلاک کرنے کی بجائے اس طرح انہیں اکٹھا کرنا، بے ہوش کرنا اور جسم کو سست کر دینے سے ایسا کرنے والوں کے اصل مقاصد کیا تھے۔
اس کے ساتھی جس طرح بے ہوش ہوئے پڑے تھے اس سے یہ بات بھی اسے سمجھ آ گئی تھی کہ اس کے مخصوص ذہنی ردعمل نے بے ہوش کر دینے والی دوا کے خلاف کام کیا تھا جس کی وجہ سے اسے اپنے ساتھیوں سے پہلے ہوش آ گیا ہے۔ اس نے اب اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش شروع کر دی۔ پہلے پہل تو اس کے جسم نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا لیکن اس نے کوشش جاری رکھی اور پھر آہستہ آہستہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ کھڑے ہو کر پہلے تو وہ لڑکھڑایا لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو کنٹرول میں کر لیا۔ پھر اس نے ایک قدم اٹھایا اور اس بار وہ واقعی گرتے گرتے بچا لیکن پھر اس نے انتہائی کوشش کر کے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور پھر آہستہ آہستہ وہ چلنے کے قابل ہو گیا تو اس نے اپنے جسم سے سستی دور کرنے کے

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

لئے مخصوص ورزشیں شروع کر دیں اور پھر اس کی یہ کوششیں
بہرحال رنگ لائیں اور اب وہ نہ صرف اس کیفیت سے نجات
حاصل کر چکا تھا بلکہ اب وہ پہلے کی طرح چست بھی ہو چکا تھا۔ اس
نے سب سے پہلے اپنے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کی
جیبیں خالی تھیں۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کے لباسوں کی تلاشی
لینی شروع کر دی اور پھر تنویر کے کوٹ کی خفیہ جیب سے وہ ایک
باریک لیکن تیز دھار خنجر برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے
خنجر ہاتھ میں لے کر باری باری اپنے ساتھیوں کی گردنوں کے عقبی
حصے میں مخصوص انداز میں کٹ لگا کر خون نکلنے اور ان کی بے
ہوشی اور اعصاب کی سستی دور کرنا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد
اس کی یہ کارروائی اس کی توقع کے عین مطابق کامیاب ثابت ہوئی
اور آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں
آتے چلے گئے۔ ہوش میں آنے کے بعد عمران نے انہیں اٹھ کر کھڑا
ہونے میں مدد دی اور پھر ان سے چند لمحے مخصوص ورزشیں کرائیں۔
چونکہ مخصوص کٹ سے خون نکلنے کی وجہ سے ان کے اعصاب میں
موجود جمود خود بخود ختم ہو گیا تھا اور اعصاب کو قدرتی طور پر تحریک
مل گئی تھی اس لئے عمران کی نسبت اس کے ساتھی جلد ہی فٹ ہو
گئے۔

" اس بار بھی گروپ بنا کر کارروائی کرنے کا تجربہ ناکام رہا
ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔



" اس بار تو واقعی کمال ہو گیا ہے کہ ہمارا آپس میں رابطہ ہی
نہیں تھا اس کے باوجود یہاں ہم سب اکٹھے ہو گئے ہیں"...... خاور
نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ بزرگوں کا یہ قول ہم سب پر سو فیصد صادق
آتا ہے کہ گروہوں میں نہ بٹ جاؤ اس طرح تم تقسیم ہو کر کمزور ہو
جاؤ گے۔ بہرحال اب چونکہ سب اکٹھے ہو گئے ہیں اس لئے اب آئندہ
ہماری جدوجہد بھی مشترکہ ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس چھوٹے سے کمرے کے دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی تو دروازہ
کھلتا چلا گیا۔ عمران نے مڑ کر اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر سب کو
بولنے سے منع کر دیا اور پھر آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر راہداری
میں آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی احتیاط سے چلتے ہوئے باہر آ گئے۔
راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی
بجنے کی آواز دروازے کی دوسری طرف سے سنائی دی تو وہ سب
ٹھٹھک کر رک گئے۔

" سٹاچو بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" باس دیکھنا کیا ہے۔ وہ سب بے ہوش اور بے حس و حرکت
پڑے ہوئے ہیں"...... چند لمحوں بعد سٹاچو کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" یس باس"...... دوسری طرف کی بات سن کر اس سٹاچو نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور کریڈل پر رکھے جانے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کی بجائے علیحدہ رکھے جانے کی مخصوص آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کرسی کھسکنے کی آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی آوازیں اس دروازے کی طرف آتی سنائی دیں جس کے پیچھے عمران سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم موجود تھی۔ عمران نے تیزی سے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو ہاتھ سے مخصوص اشارہ کیا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران کے ساتھ کھڑا ہوا چوہان کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ عمران نے مخصوص اشارے سے اپنے ساتھیوں کو بتا دیا تھا کہ اس آدمی کو آواز نکالنے کا موقع نہیں ملنا چاہئے کیونکہ ساتھ ہی کمرے میں فون ہولڈ ہوا پڑا تھا اور آواز دوسری طرف جا سکتی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اسے ہلاک بھی نہ کیا جائے اس لئے چوہان نے اچانک اس پر جھپٹتے ہوئے ایک ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کو گھسیٹ کر ایک طرف کر دیا تھا جبکہ عمران تیزی سے لیکن محتاط قدموں سے چلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھی بھی محتاط انداز میں اس کے پیچھے تھے۔
عمران نے آگے بڑھ کر فون پیس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تاکہ اس کے ساتھیوں کے قدموں کی آوازیں بھی دوسری طرف سنائی نہ دیں۔
اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو باہر جا کر چیکنگ کرنے کا اشارہ کر دیا تھا۔ چند لمحوں بعد چوہان بھی کمرے میں داخل ہوا تو اس نے اشارہ کر کے بتا دیا کہ سٹاچو کو بے ہوش کر کے وہ راہداری



میں ہی لٹا آیا ہے۔ عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور سے ہاتھ ہٹا کر اس نے رسیور کان سے لگا لیا۔

"ہیلو باس"...... عمران کے منہ سے سٹاچو کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی تھی۔

"وہ بدستور بے ہوش پڑے ہیں باس"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پوری طرح محتاط رہنا۔ جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی ان کی تلاش میں ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"تو کلیسر اب اسرائیل پہنچ چکا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر اور جولیا اندر داخل ہوئے۔

"یہ تو چھوٹا سا مکان ہے جس کے گرد دور دور تک کوئی آبادی نہیں ہے اور اس آدمی کے علاوہ یہاں اور کوئی آدمی بھی نہیں ہے البتہ ایک کمرے میں جدید اسلحہ موجود ہے"...... جولیا نے اندر داخل ہو کر کہا۔

"اس سٹاچو کو اٹھا لاؤ۔ اب اس سے پوچھ گچھ کرنا پڑے گی تاکہ تازہ ترین حالات کا علم ہو سکے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ہم جیوش

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

چینل کی تحویل میں ہیں اور دوسری طرف سے بولنے والا کلیسر تھا۔ میں اس کی مخصوص آواز اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ انتہائی تیز طرار اور ذہین ایکریمی ایجنٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ کلیسر کو تو میں بھی جانتا ہوں۔ ایک بار میرا اس سے ٹکراؤ ہو چکا ہے"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد راہداری میں بے ہوش پڑے ہوئے سٹاچو کو اٹھا کر اس کمرے میں لایا گیا۔ اب باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ چکے تھے البتہ اب ان کے ہاتھوں میں اسلحہ موجود تھا۔ صفدر نے سٹاچو کو کرسی پر بٹھا دیا۔

" اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت کے مطابق سٹاچو کا کوٹ اس کے عقب میں کافی نیچے کر دیا۔

" اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا۔ وہ خود دوسری کرسی پر بیٹھ چکا تھا جبکہ باقی ساتھی کھڑے تھے کیونکہ اس کمرے میں میز کے ساتھ صرف دو کرسیاں موجود تھیں۔ صفدر نے سٹاچو کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے اور چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سٹاچو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کوٹ پشت پر کافی نیچے



ہونے کی وجہ سے وہ اٹھتے ہی اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور دوبارہ کرسی پر گر گیا۔

" اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ دو نعمانی"...... عمران نے اس کے قریب کھڑے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا تو نعمانی نے آگے بڑھ کر اس کی پشت پر آ کر اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔

" تم۔ تم ہوش میں آ گئے اور یہاں بھی پہنچ گئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا ہونا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... سٹاچو نے مر جانے کی حد تک انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ آنکھیں پھاڑے اس طرح اپنے سامنے اور سائیڈوں پر کھڑے ہوئے عمران کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" ہم زندگی میں اتنی بار بے ہوش ہو چکے ہیں کہ اب ہمارے ذہن بے ہوش پروف ہو چکے ہیں۔ تم یہ بتاؤ سٹاچو کہ کلیسر کی جیوش چینل میں کیا حیثیت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ۔ وہ باس ہے"...... سٹاچو نے جواب دیا۔

" اور لارڈ بوفمین کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ میں تو اس پوائنٹ کا انچارج ہوں۔ میں کبھی ہیڈ کوارٹر نہیں گیا"...... سٹاچو نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

" یہاں ہمیں کب لایا گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" آج دوسرا روز ہے"...... سٹاچو نے جواب دیا تو عمران بے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

اختیار چونک پڑا۔

"دوسرا روز۔ اوہ۔ اتنے طویل عرصے تک ہم بے ہوش رہے۔ کیا ہمیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے گئے تھے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ باس نے مخصوص انجکشن لگوائے تھے لیکن تم خود بخود کیسے ہوش میں آگئے اور پھر تم حرکت کیسے کر رہے ہو جبکہ باس نے ساتھ ہی ایسے انجکشن لگوائے تھے کہ اگر تم کسی طرح ہوش میں آ بھی جاؤ تو تم حرکت نہ کر سکو"...... سٹاچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں میک اپ باکس اور لباس تو موجود ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں صرف اسلحہ ہوتا ہے اور کبھی کبھار یہاں کسی ایسے آدمی کو لایا جاتا ہے جسے باس نے سب کی نظروں سے چھپانا ہو"...... سٹاچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم رپورٹ کلیسر کو فون پر دیتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میرا باس سے رابطہ صرف فون پر ہی ہے"...... سٹاچو نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے جس پر تم رپورٹ دیتے ہو"...... عمران نے پوچھا تو سٹاچو نے نمبر بتا دیا۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو"...... عمران نے نعمانی سے کہا تو



نعمانی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دبا دیا۔ عمران نے فون کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو سٹاچو نے بتائے تھے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن بہرحال یہ کلیسر کی آواز نہ تھی۔

"میں سٹاچو بول رہا ہوں۔ باس سے بات کراؤ"...... عمران نے سٹاچو کے لہجے اور آواز میں کہا تو سٹاچو کے چہرے پر ایک بار پھر انتہائی حیرت کے تاثرات نظر آنے لگ گئے لیکن منہ بند ہونے کی وجہ سے وہ اس کا اظہار زبان سے نہ کر سکتا تھا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کلیسر بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے سٹاچو"...... چند لمحوں بعد کلیسر کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ ان میں سے ایک آدمی انتہائی حیرت انگیز طور پر ہوش میں آ گیا تھا۔ اس کے کراہنے کی آواز سن کر میں دوڑا دوڑا گیا تو وہ حرکت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کون تھا وہ۔ ایکریمی یا پاکیشیائی"...... کلیسر نے چونکے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"وہ پاکیشیائی تھا باس"...... عمران نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے تم محتاط رہو میں خود آ رہا ہوں"...... دوسری

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

طرف سے کہا گیا۔

"یس باس"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رسیو
رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"یہ کلیسر اکیلا نہیں آئے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے یہاں اپنے
آدمی بھیجے اور پھر ان سے رپورٹ لے کر آئے کیونکہ وہ فطری طور
بے حد محتاط آدمی ہے اس لئے اسلحہ لے کر ہمیں باہر جا کر چھپنا
گا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"...... نعمانی نے پوچھا۔

"اسے آف کر دو"...... عمران نے کہا تو نعمانی نے بجلی کی
تیزی سے اپنا ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور پھر مخصوص انداز
میں دونوں ہاتھ گھما دیئے۔ کھٹاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی
کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔
عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کمرے سے باہر آگیا۔ یہ واقعی ایک
چھوٹا سا مکان تھا جس کا بیرونی صحن بھی چھوٹا سا تھا اور گیٹ بند تھا۔
وہ سب گیٹ کھول کر باہر آگئے۔ باہر واقعی دور دور تک میدان تھا
جس میں اکا دکا درخت تھے البتہ جھاڑیوں کی کثرت تھی۔ مکان بھی
خاصا پرانا تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے اسے کسی خاص
مقصد کے لئے یہاں تعمیر کیا گیا تھا اور وہ مقصد پورا ہو جانے کے
بعد اسے خالی چھوڑ دیا گیا ہو کیونکہ اس کی بیرونی حالت بتا رہی تھی
کہ یہ آباد بہت کم رہا ہے۔ مکان کے سامنے ایک نیم پختہ سڑک



جاتی دکھائی دے رہی تھی جو آگے جا کر گھوم گئی تھی۔

"یہ لوگ یقیناً کار میں آئیں گے۔ تم نے جھاڑیوں کی اوٹ لینی
ہے۔ میں یہاں اندر موجود رہوں گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کلیسر یہاں
آنے سے پہلے فون کرے۔ ہم نے بہرحال اس کلیسر کو زندہ پکڑنا ہے
اگر اس کے ساتھی ساتھ ہوں تو انہیں ہلاک کر دینا"۔ عمران نے
ساتھیوں سے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ کار اندر لے آئیں گے اس لئے ہم میں سے
تین کو اندر ہی رہنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صفدر، تنویر اور نعمانی اندر رہیں گے۔ باقی ساتھی
کی نگرانی کریں گے اور دور سے کار آتی دیکھ کر مخصوص سیٹی کی
کاشن دیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر
ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر، تنویر اور نعمانی بیرونی صحن میں ہی
ادھر ادھر اوٹ لے کر کھڑے ہو گئے جبکہ باقی ساتھی باہر چلے گئے
عمران اندر جانے کے لئے مڑ گیا۔

"پھاٹک تو کھولنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"پھاٹک کھول کر اس کی اوٹ میں ہو جانا"...... عمران نے کہا
آگے بڑھ گیا اور پھر کمرے کے قریب جا کر رک گیا جس میں فون
سٹلچو کی لاش پڑی ہوئی تھی لیکن کافی دیر تک فون نہ آیا البتہ باہر
مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا
پھر وہ ایک کونے میں موجود بڑے سے ستون کی اوٹ لے کر کھڑا

www.paksociety.com
Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

ہو گیا جبکہ صفدر پہلے سے ہی پھاٹک کے قریب موجود تھا۔ تھوڑی
بعد پھاٹک کے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ
مخصوص انداز میں ہارن بجایا گیا۔ ہارن کی آواز سننے کے کچھ دیر
صفدر نے پھاٹک کھول دیا اور خود تیزی سے ایک پھاٹک کے بڑ
سے پٹ کے پیچھے ہو گیا۔ سفید رنگ کی کار پھاٹک کے کھلتے ہی تیز
سے اندر داخل ہوئی۔ اس میں تین افراد سوار تھے جن میں سے ایک
ڈرائیور تھا جبکہ سائیڈ سیٹ خالی تھی اور عقبی سیٹ پر دو آدمی بیٹھے
ہوئے تھے جن میں سے ایک نے ڈاکٹروں والا اوور آل بھی پہن ر
تھا جبکہ دوسرا آدمی سوٹ میں ملبوس تھا۔ لیکن عمران چونکہ کلیسر
ذاتی طور پر واقف تھا اس لئے وہ کار میں موجود افراد کو دیکھتے ہی
گیا تھا کہ ان تینوں میں کلیسر شامل نہیں ہے۔ ویسے بھی اسے
سے توقع تھی کہ کلیسر اس طرح ایک کال پر دوڑا نہیں آئے گا۔
رکتے ہی ڈرائیور سمیت تینوں آدمی نیچے اترے اور تیزی سے برآمد
کی طرف بڑھنے لگے۔ انہوں نے پھاٹک کی طرف مڑ کر دیکھنے
زحمت بھی نہ کی تھی۔ شاید ان کے تصور میں ہی نہ تھا کہ یہا
حالات پلٹ بھی سکتے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی بدستور ستون
کے پیچھے تھے جبکہ صفدر بھی پھاٹک کے پٹ کی آڑ میں تھا۔ جب
تینوں برآمدے میں پہنچے تو سوٹ والے نے اچانک مڑ کر دیکھا
پھر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔
"کیا مطلب۔ یہ سٹاچو کہاں گیا۔ اس نے پھاٹک کیوں بند نہیں



کیا"...... اس سوٹ والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس لئے کہ سٹاچو ہلاک ہو چکا ہے اور مرا ہوا آدمی حرکت نہیں کر سکتا"...... عمران نے چوڑے ستون کی اوٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر سمیت تینوں بے اختیار اچھل پڑے۔ اسی لمحے صفدر، تنویر اور نعمانی بھی اپنی اپنی جگہوں سے باہر آ گئے۔
"خبردار اگر کسی نے حرکت کی"...... تنویر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اس سوٹ والے اور ڈرائیور دونوں کے ہاتھ تیزی سے اپنی جیبوں کی طرف گئے ہی تھے کہ اچانک سٹک کی آواز کے ساتھ ہی ڈرائیور چیخ مار کر پشت کے بل نیچے جا گرا جبکہ عمران نے اسی لمحے اس سوٹ والے پر جمپ لگایا اور دوسرے لمحے سوٹ والا چیختا ہوا اچھل کر برآمدے سے نیچے صحن میں جا گرا جبکہ ڈاکٹر حیرت سے بت بنا اپنی جگہ پر کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔
"اسے زندہ رکھو"...... عمران نے ڈاکٹر کی طرف مڑتے ہوئے سوٹ والے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا جو اب اس کے قریب پہنچ چکے تھے۔
"مم۔ مم۔ میں تو ڈاکٹر ہوں"...... ڈاکٹر نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
"اس لئے زندہ بھی ہو۔ چلو اندر"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ڈاکٹر تیزی سے مڑ گیا۔ جیسے ہی وہ مڑا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ڈاکٹر چیخ مار کر فرش پر جا گرا۔ نیچے گر کر اس نے

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران نے اس کی کنپٹی پر بوٹ مار دیا اور وہ ایک بار پھر چیخ کر نیچے جا گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔

"اس سوٹ والے کو اٹھا کر اندر لے آؤ۔ اس سے ضروری پوچھ گچھ کرنی ہے"...... عمران نے صفدر سے کہا جو اس سوٹ والے کو بے ہوشی کے عالم میں کاندھے پر اٹھانے میں مصروف تھا۔

"تنویر۔ تم باقی ساتھیوں سے کہو کہ وہ ابھی باہر ہی رہیں اور تم اور نعمانی بھی یہاں صحن میں ہی رکو گے"...... عمران نے تنویر سے کہا اور پھر وہ اندرونی کمرے کی طرف مڑ گیا۔ صفدر بے ہوش آدمی کو اٹھائے اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا۔ عمران نے کرسی پر پڑی ہوئی سٹاچو کی لاش اٹھا کر نیچے پھینکی اور صفدر کو بے ہوش آدمی کو اس کرسی پر بٹھانے کا اشارہ کیا۔ صفدر نے اس کی ہدایت کے مطابق اس بے ہوش آدمی کو کرسی پر بٹھا دیا۔

"کوئی رسی وغیرہ ڈھونڈ لاؤ۔ یہ خاصے مضبوط اعصاب کا آدمی لگ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے سٹاچو کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کلیسر بول رہا ہوں۔ بیکر ڈاکٹر کو لے کر پہنچ گیا ہے یا نہیں"۔ دوسری طرف سے کلیسر کی آواز سنائی دی۔

"ابھی تک تو نہیں پہنچے باس"...... عمران نے جواب دیا۔



"وہ پہنچنے والے ہوں گے۔ ڈاکٹر ان سب کو نہ صرف دوبارہ چیک کرے گا بلکہ ضرورت پڑنے پر مزید انجکشن بھی لگا دے گا"۔ کلیسر نے کہا۔

"یس باس"...... عمران نے کہا۔

"بیکر جیسے ہی پہنچے اسے کہنا کہ مجھے فون کرے"...... دوسری طرف سے کلیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ عمران نے اس کے ساتھ مل کر اس سوٹ والے کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ عمران کو اندازہ تھا کہ یہی بیکر ہو سکتا تھا لیکن بہرحال وہ پہلے اسے کنفرم کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بندھ جانے کے بعد عمران کے پیچھے ہٹنے پر صفدر نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا جبکہ عمران سامنے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام بیکر ہے۔ تمہارا جیوش چینل میں کیا عہدہ ہے"۔

www.paksociety.com
Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا آدمی چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے گردن گھما کر صفدر کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

" تم۔ تم سب تو بے ہوش تھے اور بے حس ہو چکے تھے پھر تم سب کیسے ہوش میں آگئے اور حرکت بھی کر رہے ہو"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تمہارا نام بیکر ہے لیکن تمہارا عہدہ کیا ہے"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

" تم۔ تمہیں میرا نام کیسے معلوم ہو گیا ہے"...... بیکر نے زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" تمہارے باس کلیسر کا فون آیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ بیکر ڈاکٹر کو لے کر آ رہا ہے"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" بب۔ باس کا فون۔ کس نے اٹنڈ کیا تھا"...... بیکر نے زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" میں نے۔ بہرحال چونکہ تمہارا تعلق ایک سرکاری ایجنسی سے ہے اس لئے میں تمہارے ساتھ رعایت کر رہا ہوں لیکن اگر تم نے اسی طرح سوال جواب شروع کر دیئے تو پھر یہ نرمی سختی میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے"...... عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

" میں سٹار سیکشن میں اسسٹنٹ ہوں"...... بیکر نے جواب



دیتے ہوئے کہا۔

" سٹار سیکشن۔ تو کیا جیوش چینل میں باقاعدہ سیکشن بنائے گئے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ہمارا سیکشن فلسطینی تنظیموں میں موجود جیوش چینل کے آدمیوں کی نگرانی بھی کرتا ہے اور ان سے رابطہ بھی رکھتا ہے"۔ بیکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ ڈاکٹر کیا تمہارے سیکشن سے تعلق رکھتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں"...... بیکر نے جواب دیا۔

" کلیسر کہاں بیٹھتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ہیڈ کوارٹر میں۔ لیکن اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سوائے چیف باس کے اور کوئی نہیں جانتا"...... بیکر نے خود ہی تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

" ڈاکٹر کا نام کیا ہے"...... عمران نے گھنٹی کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر چارلس"...... بیکر نے جواب دیا۔

" اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" سٹاچو بول رہا ہوں باس"...... عمران نے سٹاچو کی آواز اور لہجے

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

میں کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے بیکر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا بیکر اور ڈاکٹر ابھی تک نہیں پہنچے"...... دوسری طرف سے کلیسر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پہنچ گئے ہیں باس اور وہ بے ہوش افراد کے کمرے میں ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ بیکر کو کہنا کہ وہ مجھے کال کرے"۔ کلیسر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا تھا باس۔ انہوں نے کہا کہ وہ چیکنگ کر کے تفصیل سے رپورٹ دے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اسے بلاؤ"...... کلیسر نے کہا۔

"یس باس"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"بیکر بول رہا ہوں باس"...... اس بار عمران کے منہ سے بیکر کی آواز نکلی تو بیکر کی آنکھیں حیرت کی شدت سے واقعی پھٹ سی گئیں۔

"کیا پوزیشن ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی"...... دوسری طرف سے کلیسر نے کہا۔

"ایک آدمی نیم بے ہوشی کے عالم میں تھا باس۔ باقی بدستور بے ہوش تھے۔ ڈاکٹر نے اسے مزید دو انجکشن لگا دیئے ہیں"...... عمران



نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے ہوش میں آ گیا تھا"...... کلیسر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ڈاکٹر سے پوچھا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس آدمی کے جسم میں بے پناہ قوت مدافعت ہے"...... عمران نے بیکر کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے بلاؤ۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں"...... کلیسر نے کہا۔

"یس باس"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور پر ہاتھ رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہاتھ ہٹا دیا۔

"ڈاکٹر چارلس بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار ڈاکٹر چارلس کی آواز اور لہجے میں کہا کیونکہ وہ برآمدے میں اس کی آواز اور لہجہ سن چکا تھا۔

"ڈاکٹر چارلس۔ اچھا۔ ایک منٹ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے بیکر کی طرف غور سے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کے مائیک پر ہاتھ رکھ دیا۔

"تم نے ڈاکٹر کا نام غلط بتایا تھا۔ کیوں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور صفدر نے بیکر کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"اس کا نام چارلس ولسن ہی ہے"...... بیکر نے قدرے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" اس کا منہ بند کر دو صفدر"...... عمران نے کہا تو صفدر نے دوبارہ اس کا منہ بند کر دیا۔

" ہیلو ہیلو"...... اسی لمحے رسیور سے کلیسر کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ ڈاکٹر چارلس ولسن بول رہا ہوں"...... عمران نے مائیک سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ کون ہو تم ۔ بولو ۔ کون ہو تم ۔ تم ڈاکٹر ولسن نہیں ہو ۔ بولو"...... کلیسر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس ۔ میں ڈاکٹر چارلس ولسن بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ تم ڈاکٹر چارلس ولسن نہیں ہو ۔ وائس چیکر نے تمہاری آواز کو اوکے نہیں کیا ۔ کون ہو تم"...... دوسری طرف سے کلیسر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" آپ کو میری بات پر یقین کیوں نہیں آ رہا ۔ وائس چیکر میں کوئی خرابی ہو گی ورنہ میں تو ڈاکٹر چارلس ولسن ہی بول رہا ہوں ۔ آپ بے شک بیکر اور سٹاچو سے پوچھ سکتے ہیں"...... عمران نے اسی لہجے میں دوبارہ کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔ وہ ڈیوڈ کہاں ہے ۔ اس سے میری بات کراؤ"...... دوسری طرف سے کلیسر نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ ڈیوڈ اس ڈرائیور کا نام ہو گا جو ہلاک ہو چکا ہے اور ظاہر ہے



چونکہ اس کی آواز عمران نے سنی نہ تھی اس لئے وہ اس کے لہجے میں بات نہ کر سکتا تھا۔

" وہ تو چلا گیا ہے باس"...... عمران نے ڈاکٹر چارلس ولسن کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلا گیا ہے ۔ کہاں چلا گیا ہے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ میں سمجھ گیا ۔ تو تم عمران بول رہے ہو ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ"...... دوسری طرف سے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" اب تم بتاؤ گے بیکر کہ ایرو میزائل لیبارٹری کہاں ہے اور جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے اٹھ کر بیکر کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی جارحانہ لہجے میں کہا۔ صفدر عمران کے رسیور رکھتے ہی بیکر کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر ایک طرف ہٹ گیا تھا۔

" مم ۔ میں درست کہہ رہا ہوں ۔ مجھے نہیں معلوم"...... بیکر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ لارڈ بوفمین کہاں رہتا ہے"...... عمران نے اس کے لہجے میں موجود سچائی کو بھانپتے ہوئے کہا۔

" لارڈ ہاؤس میں ۔ کیہان روڈ پر اس کا بہت بڑا محل ہے ۔ لارڈ ہاؤس ۔ وہ وہاں رہتا ہے"...... بیکر نے جواب دیا۔

" اس کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ مجھے واقعی نہیں معلوم"...... بیکر نے پہلے کی

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

طرح پریشان سے لہجے میں کہا تو اس بار بھی عمران سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"صفدر اسے ختم کر دو اور چارلس کو بھی"...... عمران نے بیرونی دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر ابھی عمران دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ اسے اپنے عقب میں سائیلنسر لگے ریوالور کی ٹھک کی مخصوص آواز اور بیکر کی ہلکی سی چیخ سنائی دی لیکن وہ قدم بڑھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ باہر تنویر اور نعمانی موجود تھے۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے کہا۔

"باقی ساتھیوں کو بلاؤ۔ جلدی کرو۔ یہاں ریڈ ہونے والا ہے اور ہم نے اپنا بچاؤ بھی کرنا ہے اور آگے کی منصوبہ بندی بھی کرنی ہے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اسے ہدایات دیں تو تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر صحن سے ہوتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے صفدر بھی کمرے سے باہر آ گیا۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"کلیسر یہاں لازماً اپنے آدمی ہمارے خلاف بھجوائے گا اور ہم نے انہیں ختم کر کے ان سے کاریں وغیرہ حاصل کرنی ہیں۔ اس کے بعد آگے کی بات سوچیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور نعمانی دونوں نے سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے جولیا اور دوسرے ساتھی جو باہر تھے اندر آ گئے۔ تنویر ان کے ساتھ تھا۔



"تنویر بتا رہا ہے کہ یہاں ریڈ ہونے والا ہے۔ کیوں"...... جولیا نے قریب آ کر کہا تو عمران نے انہیں مختصر طور پر سب کچھ بتا دیا۔

"لیکن عمران صاحب باہر تو دور دور تک کھلا میدان ہے۔ اکا دکا درخت ہیں اور جھاڑیاں ہیں۔ یہاں تو وہ لوگ ہمیں آسانی سے شکار کر لیں گے"...... چوہان نے کہا۔

"یہاں کس قسم کا اسلحہ موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہر قسم کا اسلحہ حتیٰ کہ میزائل گنیں بھی موجود ہیں"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ مشین گنیں اور میزائل گنیں لے لو۔ ہم میں سے چار افراد اس عمارت کی چھت پر مورچہ لگائیں گے جبکہ باقی افراد اس مکان کے چاروں طرف فاصلے پر جھاڑیوں کی اوٹ لے کر مورچہ بندی کریں گے۔ ہمارا مقصد کاریں حاصل کرنا ہے۔ ایک کار تو یہاں موجود ہے جبکہ دو مزید کاریں ہم نے حاصل کرنی ہیں اور جتنے بھی لوگ آئیں ان سب کا خاتمہ کر دینا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے ورنہ وہ پورے اسرائیل کو یہاں لے آئیں گے اور ہر طرف سے ناکہ بندی کر دی جائے گی"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن کار ایک ہے اور یہاں کار میں اگر چار آدمیوں سے زیادہ سوار ہوں تو پولیس فوراً انہیں روک لیتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں اور خاور کار میں چلے جاتے ہیں۔ ہم نے بہرحال اس

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

لیبارٹری کو تلاش کرنا ہے۔ تم ان سے مزید کاریں چھین لینا"۔ تنویر نے کہا۔

"تو کیا اب بھی وہی ٹیمیں برقرار رہیں گی"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ٹیمیں اس لئے بنائی گئی تھیں کہ عمران اور اس کے ساتھی سامنے رہیں جبکہ باقی خفیہ طور پر کام کریں لیکن یہ منصوبہ ناکام رہا ہے اور ہم سب ان کی نظروں میں آ گئے ہیں اور اگر عمران صاحب کو ہوش نہ آ جاتا تو پوری ٹیم کا ہی خاتمہ ہو جاتا اس لئے ہمیں اب اکٹھے رہنا چاہئے"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔ تنویر درست کہہ رہا ہے۔ اب تینوں ایجنسیوں کو ہمارے بارے میں علم ہو چکا ہے اس لئے اب انہوں نے صرف ہم پر ہی توجہ دینی ہے اور اکٹھے رہنے کی وجہ سے ہم کھل کر کام نہ کر سکیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسئلہ تو یہ ہے کہ نہ ہمارے پاس کوئی اڈا ہے اور نہ میک اپ کا سامان اور تینوں ایجنسیاں ہماری تلاش میں ہوں گی۔ ایسی صورت میں ہم کام کیسے کریں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی ٹارگٹ بھی نہیں حتیٰ کہ اس لیبارٹری کا محل وقوع بھی ہمیں معلوم نہیں ہے"...... خاور نے کہا۔

"یہ سب کام تنویر کرے گا۔ یہ جب کام کرنے پر آ جائے تو راستے



خود بخود بنا لیا کرتا ہے البتہ میں یہ بتا دوں کہ لیبارٹری پر جیوش چینل کا کنٹرول ہے اور جیوش چینل کا سربراہ لارڈ بوفمین ہے اور لارڈ بوفمین کا محل لارڈ ہاؤس کے نام سے کیہان روڈ پر واقع موجود ہے۔ اب یہ کام تنویر کا ہے کہ وہ لارڈ بوفمین کو کور کر کے اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور پھر اپنا ٹارگٹ ہٹ کرے"...... عمران نے کہا۔

"ویری گڈ۔ بے حد شکریہ عمران۔ تم نے واقعی ہمارا مسئلہ کافی حد تک حل کر دیا ہے۔ آؤ خاور"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر برآمدے سے نیچے اترا اور کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے موڑ کاٹ کر اس مکان کے دروازے سے باہر نکلی اور پھر تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی اڑنے والی دھول میں غائب ہو گئی۔

"تنویر نے احمقانہ انداز میں جا کر اس لارڈ محل پر ریڈ کر دینا ہے جبکہ وہاں لازماً انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تنویر اتنا بھی احمق نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھتی ہو۔ بس فرق صرف اتنا ہے کہ وہ ڈائریکٹ اور انتہائی تیز رفتار ایکشن کا قائل ہے۔ بہرحال اب ہمیں اسلحہ لے کر یہاں آنے والوں کے استقبال کی تیاری کر لینی چاہئے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

کلیسر نے رسیور کریڈل پر پٹخ کر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر
پکڑ لیا۔ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ یہ بات
اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ سٹاچو، بیکر اور ڈیوڈ سب عمران کے
ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں کیونکہ عمران کے بارے میں اسے معلوم تھا
کہ وہ دوسروں کی آواز اور لہجے کی ایسی نقل کر لیتا ہے کہ کوئی پہچان
بھی نہیں سکتا۔ اگر عمران ڈاکٹر چارلس کا نام نہ لیتا تو کلیسر کو بھی
شاید اس پر شک نہ ہوتا۔ یہ بات درست تھی کہ ڈاکٹر کا پورا نام
چارلس ولسن ہی تھا لیکن وہ کبھی ڈاکٹر چارلس نہیں کہا کرتا تھا بلکہ
ڈاکٹر ولسن کے نام سے ہی بات کرتا تھا اس لئے وہ چونکا تھا اور پھر
اس نے فون کا لنک اس کمپیوٹر سے کر دیا جس میں جیوش چینل کے
لئے کام کرنے والے ہر آدمی کی آواز فیڈ تھی اور کمپیوٹر نے بتا دیا کہ
دوسری طرف بولنے والا ڈاکٹر ولسن نہیں ہے۔ گو دوسری طرف سے



مسلسل یہی اصرار کیا جا رہا تھا کہ وہ ڈاکٹر ولسن ہے لیکن کلیسر ظاہر
ہے اب اس بات پر یقین نہ کر سکتا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ
چوئیشن پلٹ گئی ہے۔ کس طرح پلٹی ہے اس کی اسے فکر نہ تھی
ے دراصل اس بات کی فکر تھی کہ ریڈ اتھارٹی اور جی پی فائیو تک
لاع نہ پہنچ جائے کہ جیوش چینل نے عمران اور اس کے ساتھیوں
و ان کی تحویل سے نکالا تھا۔ اس طرح اس کا کورٹ مارشل ہونا
ینی ہو جاتا۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا تھا کہ وہ اپنے ایکشن
روپ کو وہاں بھیجے لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ پوائنٹ شہر سے اتنا دور
ہے کہ جب تک ایکشن گروپ وہاں پہنچے گا وہ لوگ اس سے پہلے
ں سے نکل کر شہر پہنچ چکے ہوں گے اور بیکر کی کار وہاں موجود
ں۔ وہ اب مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ اسے کیا اقدام کرنا چاہئے کہ
انک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور اس نے چونک کر ہاتھ
ھایا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
یئے۔

"لارڈ ہاؤس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
ی۔

"کلیسر بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کراؤ"....... کلیسر نے
لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے اس بار
ؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

"ہیلو۔ لارڈ بوفمین بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد لارڈ بوفمین کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی تو کلیسر نے انہیں اب تک ہونے والی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ تمہیں انہیں ہلاک کر دینا چاہیئے تھا"....... لارڈ بوفمین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن پھر ہمیں ان کی لاشیں فوری طور پر صدر صاحب کے سامنے لے جانی پڑتیں اور اس طرح ریڈ اتھارٹی اور جی پی فائیو کو ہم پر الزام لگانے کا موقع مل جاتا اور اگر ہم پرانی لاشیں سامنے لے آتے تب بھی انہیں یہ معلوم ہو جانا تھا کہ انہیں پہلے ہلاک کر دیا گیا ہے"....... کلیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ ہمیں تو ان سے الجھنے کا حکم ہی نہیں دیا گیا تھا"....... لارڈ بوفمین نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی دونوں کو اطلاع دے دیتا ہوں کہ میرے آدمیوں نے انہیں اس لیبارٹری کے قریب چیک کیا ہے۔ اس کے بعد وہ جانیں اور ان کا کام۔ البتہ میں نے آپ کو اس لئے کال کی ہے کہ سٹار سیکشن کا بیکر ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو کچھ نہیں جانتا اور نہ ہی لیبارٹری کے محل وقوع کا اسے علم ہے البتہ وہ آپ کے لارڈ ہاؤس کے بارے میں جانتا ہے اور لامحالہ عمران نے اس سے پوچھ گچھ کی ہو گی اور انہیں لازماً لارڈ ہاؤس اور آپ کے بارے میں علم ہو گیا ہو گا۔ یہ بات بھی انہیں معلوم ہے کہ آپ جیوش



چینل کے چیف ہیں اور لیبارٹری بھی جیوش چینل کے تحت ہے اس لئے اب ان کا پہلا ٹارگٹ آپ کا محل ہو گا"....... کلیسر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو یہ ہمارے حق میں اچھا ہو گا کیونکہ اس طرح ہمیں ان کے ہلاک کرنے کا کریڈٹ مل جائے گا"....... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے میں اپنا ایکشن گروپ آپ کے محل کے گرد تعینات کر دیتا ہوں تاکہ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں ان کا باہر شکار کر لیا جائے"....... کلیسر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا ہی کرو۔ اگر اس کے باوجود وہ محل تک پہنچ گئے تو پھر بھی ان کی موت یقینی ہے"....... لارڈ بوفمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... کلیسر نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ کہہ کر رسیور رکھ دیا گیا تو کلیسر نے بھی کریڈل پر ہاتھ رکھ کر فون آف کیا اور پھر ہاتھ اٹھانے پر جب دوبارہ ٹون سنائی دی تو اس نے ایکشن گروپ کے انچارج جیکب کو کال کرنے کے لئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے جیکب کو سارے حالات بتا کر اسے لارڈ ہاؤس کے گرد پہرہ دینے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا ٹارگٹ دے کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب عمران

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

اور اس کے ساتھیوں کا ٹارگٹ لارڈ ہاؤس ہی ہو گا اور وہ لوگ وہاں
آسانی سے مارے جائیں گے۔ اس طرح ریڈ اتھارٹی اور جی پی فائیو
بھی ان پر کوئی الزام نہ لگا سکیں گی اور کریڈٹ بھی انہیں مل جائے
گا۔



کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں موجود تھا۔ عمران اور اس کے
ساتھیوں کے بارے میں ابھی تک کہیں سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی
اور یہ بات کرنل ڈیوڈ کو انتہائی بے چین کئے ہوئے تھی۔ اسے رہ رہ
کر راسٹر پر غصہ آرہا تھا جس کی حماقت کی وجہ سے عمران کے ساتھی
ان کے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن پھر وہ اس
لئے خاموش ہو جاتا تھا کہ اسے بھی معلوم تھا کہ اصل اہمیت عمران
کی ہے اور عمران کو اگر کرنل پائیک ہلاک کر دیتا تو ظاہر ہے اسے
ہی اہمیت مل جاتی۔ اس لحاظ سے تو اس کے نقطہ نظر سے یہ اچھا ہی
ہوا تھا کہ عمران ریڈ اتھارٹی کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔ کئی بار اس
کا دل چاہا کہ وہ صدر صاحب سے بات کرے اور انہیں بتا دے کہ
کس طرح جیوش چینل نے یہ حرکت کی ہے لیکن پھر وہ اس لئے
خاموش ہو جاتا کہ جیوش چینل نے لامحالہ ہر بات سے انکار کر دینا

www.paksociety.com
Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

ہے اور اس کے پاس ٹھوس ثبوت موجود نہ تھے۔ صرف جیوش چینل کا بچ تو ٹھوس ثبوت نہ بن سکتا تھا لیکن ان ساری باتوں کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی اس لئے وہ پریشان ہو رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں "...... اس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" راسٹر بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

" تو پھر بولتے ہی رہو نانسنس۔ کیا کیا ہے اب تک تم نے۔ تم انتہائی نکمے اور بیکار آدمی ہو۔ بتاؤ۔ کیا کیا ہے تم نے۔ کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی۔ بولو "...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ جیوش چینل کے ہاتھوں سے بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں باس "...... دوسری طرف سے راسٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی "...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ کلیسر نے انہیں شہر سے دور اپنے کسی خصوصی پوائنٹ پر رکھا ہوا تھا جس کے بارے میں صرف اسے ہی علم تھا یا



اس کے خاص آدمیوں کو۔ اس نے انہیں بے ہوش اور بے حس و حرکت کر رکھا تھا تاکہ کچھ روز بعد انہیں ہلاک کر کے حکومت کے سامنے ان کی لاشیں پیش کی جا سکیں اور اعلیٰ حکام کو بتایا جاتا کہ جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی دونوں ناکام رہی ہیں جبکہ جیوش چینل نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے لیکن وہ لوگ ہوش میں آگئے اور انہوں نے سچوئیشن ہی بدل ڈالی "...... راسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں کیسے یہ اطلاع ملی ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار نارمل لہجے میں کہا۔

" میرا ایک آدمی لارڈ ہاؤس میں موجود ہے۔ اس نے اطلاع دی ہے کہ کلیسر نے لارڈ صاحب کو فون پر ساری تفصیل بتائی ہے "۔ راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو اب یہ لوگ کہاں ہیں۔ ان کی ہلاکت ہمارے ہی ہاتھوں ہونی چاہئے "...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہمارے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ جلد ہی ان کا کلیو مل جائے گا۔ ویسے کلیسر نے لارڈ صاحب کو کہا ہے کہ اس کے آدمی کے ذریعے عمران کو لارڈ ہاؤس کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے اور یہ لوگ اب یقیناً لارڈ ہاؤس پر حملہ کریں گے تاکہ لارڈ صاحب کو کور کر کے ان سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر سکیں اور کلیسر نے اپنے ایکشن گروپ کو لارڈ ہاؤس کے باہر تعینات کر دیا ہے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی وہاں پہنچیں وہ ان کا شکار کر سکیں

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

اور میرا خیال ہے کہ کلیسر کا یہ اقدام درست ہے۔ اب عمران اور اس کے ساتھی لازماً لارڈ ہاؤس پر حملہ کریں گے"...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو جیوش چینل ہی انہیں ہلاک کر دے گی۔ نانسنس۔ یہ کام جی پی فائیو کو کرنا چاہئے"...... کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرے آدمی کام کر رہے ہیں ہم ان کے لارڈ ہاؤس پہنچنے سے پہلے ہی انہیں ٹریس کر لیں گے"...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے ٹریس کرو گے۔ بولو۔ کیسے کرو گے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس مجھے جیوش چینل کے ایکشن گروپ کے بارے میں ساری معلومات ہیں۔ اس گروپ کا انچارج جیکب ہے اور اس گروپ میں آٹھ افراد شامل ہیں اور جیکب سمیت یہ آٹھوں لارڈ ہاؤس کے باہر موجود ہیں"...... راسٹر نے کہا۔

"تو پھر"...... کرنل ڈیوڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم انہیں آف کر کے سائیڈ پر کر دیتے ہیں اور ان کی جگہ ہمارے آدمی لے لیں گے۔ پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہاں سے جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گی"...... راسٹر نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے



انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ کی اجازت کی ضرورت ہے ورنہ یہ کام میرے لئے مشکل نہیں ہے"...... راسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میری طرف سے تمہیں ہر بات کی اجازت ہے۔ مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں چاہئیں ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ایسے ہی ہو گا باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اول تو ہم انہیں پہلے ہی ٹریس کر کے ہلاک کر دیں گے اور اگر وہ ٹریس نہ ہو سکے تو پھر لامحالہ لارڈ ہاؤس کے باہر انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ مجھے فوری رپورٹ دینا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اب ان لوگوں کا جی پی فائیو کے ہاتھوں ہلاک ہونے کا سکوپ پیدا ہو گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ راسٹر اب پوری قوت سے حرکت میں آ جائے گا اور راسٹر کی صلاحیتوں پر اسے مکمل یقین تھا کہ وہ جی پی فائیو کو کریڈٹ دلانے میں لازماً کامیاب ہو گا اس لئے وہ مطمئن ہو گیا تھا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل پائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ کرنل پائیک بول رہا ہوں"...... کرنل پائیک نے اپنے مخصوص نرم لہجے میں کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل پائیک نے پوچھا۔

"میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے باس"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ کہاں ہیں وہ۔ زندہ ہیں یا مردہ"۔ کرنل پائیک نے کہا۔

"وہ زندہ ہیں اور اس وقت رائزنگ کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔



"کیا وہ جیوش چینل کی تحویل میں ہیں"...... کرنل پائیک نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ اب جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق جیوش چینل کے کلیسر نے انہیں شہر سے دور کسی پوائنٹ پر بے ہوش رکھا ہوا تھا لیکن وہ ہوش میں آگئے اور انہوں نے سچوئیشن بدل دی اور وہ وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر مجھے اطلاع ملی تو میں نے پورے شہر کی ناکہ بندی کرادی۔ پھر اطلاع ملی کہ رائزنگ کالونی جو شہر کے مضافات میں ہے اس کے قریب ایک بس میں تین پاکیشیائی مردوں کو بھی اترتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اس پر مزید چیکنگ کی گئی تو معلوم ہوا کہ ان تینوں پاکیشیائیوں کو رائزنگ کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ میں جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے اور ان کے ساتھ ایک سوئس نژاد عورت اور ایک ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت بھی اس کوٹھی میں گئے ہیں۔ میں نے فوراً حکم دے دیا کہ اس کی وائیڈ سکرین چیکنگ کی جائے تو ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ ان میں عمران بھی شامل ہے اور اس کے ساتھ وہی ایک ایکریمی مرد اور ایکریمی عورت ہے جو ہماری تحویل سے غائب ہو گئے تھے البتہ ہماری تحویل سے غائب ہونے والے تین ایکریمی غائب ہیں"۔ آرتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان ایکریمیوں کو چھوڑو۔ عمران وہاں موجود ہے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"یس سر"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیر لو۔ میں خود آ رہا ہوں اس دوران اگر کوئی باہر نکلے تو اس کا خاتمہ کر دیا جائے"۔ کرنل پائیک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم خود بھی وہاں پہنچ جاؤ۔ جلدی"...... کرنل پائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر تیزی سے آفس کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے شہر کے مضافات میں موجود رائزنگ کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ رائزنگ کالونی میں داخل ہوا تو اس نے کار ایک پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اترا ہی تھا کہ ایک طرف سے آرتھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا۔

"کیا ہوا۔ کیا وہ لوگ اندر موجود ہیں"۔ کرنل پائیک نے کہا۔

"یس سر۔ کوئی بھی باہر نہیں نکلا"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کراؤ اور پھر کوٹھی میں داخل ہو جاؤ"...... کرنل پائیک نے کہا۔

"یس باس"...... آرتھر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور کرنل پائیک وہیں پارکنگ کے قریب ہی رک گیا تھا۔ آدھے گھنٹے



بعد آرتھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"کیا رہا"...... کرنل پائیک نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"باس۔ کوٹھی تو خالی پڑی ہے۔ وہاں تو کوئی آدمی بھی نہیں ہے"...... آرتھر کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ وہ سب اندر موجود ہیں۔ پھر"...... کرنل پائیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ان میں سے کوئی بھی باہر نہیں نکلا۔ اس کے باوجود وہ وہاں موجود نہیں ہیں"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"کیا تم نے وائیڈ سکرین آف کر دی تھی"...... کرنل پائیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اسے زیادہ دیر تک آن نہیں رکھا جا سکتا"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں نگرانی کا علم ہو گیا اور وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں چیک کرتا ہوں۔ شاید کوئی کلیو مل جائے"...... کرنل پائیک نے کہا اور آرتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کرنل پائیک آرتھر کی رہنمائی میں کچھ فاصلے پر موجود ایک کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا تو گیٹ کھلا ہوا تھا اور ریڈ اتھارٹی کا ایک آدمی باہر موجود تھا۔ اس نے کرنل پائیک کو سلام کیا۔ کرنل پائیک نے سر کے اشارے سے اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھی واقعی خالی تھی۔ کرنل پائیک

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

نے کوئی خفیہ راستہ یا کوئی تہہ خانہ تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔

"آخر یہ لوگ کیسے اور کہاں گئے ہوں گے"...... کرنل پائیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اسی بات پر تو میں خود بھی حیران ہوں باس۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ سب کیسے ہوا"...... آرتھر نے کہا۔

"گٹر لائن چیک کی ہے"...... اچانک کرنل پائیک نے چونک کر کہا تو آرتھر بے اختیار اچھل پڑا۔

"گٹر لائن۔ اوہ۔ اوہ۔ میں چیک کراتا ہوں"...... آرتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ کرنل پائیک اسی کمرے میں موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد آرتھر اندر داخل ہوا۔

"آپ کی بات درست ہے باس۔ یہ لوگ گٹر لائن سے باہر گئے ہیں اور یہ لائن یہاں سے دو کوٹھیوں دور ایک عقبی گلی میں جا کھلتی ہے۔ وہاں سے وہ لوگ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ گٹر لائن میں ان کے جانے اور پھر باہر نکلنے کے واضح آثار موجود ہیں"۔ آرتھر نے کہا تو کرنل پائیک ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کالونی میں انہیں تلاش کرو۔ لازماً وہ قریب ہی کہیں چھپے ہوں گے کیونکہ وہ اتنی جلدی میں ہیں اور انہیں شاید میک اپ



تبدیل کرنے کا موقع نہیں مل رہا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو ایکریمی غائب ہیں وہ میک اپ کا سامان وغیرہ لینے گئے ہوں"...... کرنل پائیک نے کہا۔

"یس سر"...... آرتھر نے کہا۔

"اس کوٹھی کے سامنے بھی دو آدمی نگرانی پر لگا دو۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں بھی کوئی بعد میں پہنچے۔ اگر ایسا ہو تو انہیں فوری گرفتار کر لیا جائے۔ ان سے ہمیں ان کے ساتھیوں کے بارے میں علم ہو جائے گا"...... کرنل پائیک نے کہا اور پھر وہ برآمدے سے اتر کر بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب وہ ہماری نظروں سے نہ بچ سکیں گے"...... آرتھر نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

"مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... کرنل پائیک نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کی کار موجود تھی اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار دوبارہ اپنے آفس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اسے واقعی اس بات پر افسوس ہو رہا تھا کہ یہ لوگ دو بار ہاتھ آنے کے باوجود ان کے ہاتھوں سے پھسل گئے تھے لیکن ظاہر ہے جب تک یہ ہلاک نہ ہو جاتے اس وقت تک کچھ بھی نہ ہو سکتا تھا کیونکہ بہرحال یہ عام ایجنٹ نہیں تھے بلکہ دنیا کے انتہائی معروف اور تیز طرار لوگ تھے۔

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی شہر کی طرف بڑھی چلی جا
رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر خاور بیٹھا
ہوا تھا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے تنویر۔ کیا ہم سیدھے، اس لارڈ ہاؤس
جائیں گے"...... خاور نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو ہونٹ بھینچے
خاموش بیٹھا بس مسلسل کار ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔

"نہیں۔ یہ کار شہر کے قریب چھوڑنا ہو گی۔ ہمیں میک اپ
لباس تبدیل کرنے ہوں گے اس کے بعد ہی کوئی کارروائی ہو سکے
گی"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ لارڈ ہاؤس تک اطلاع پہنچ چکی ہو
اور وہاں ہمارا استقبال کرنے کے وسیع پیمانے پر انتظامات کئے جا
رہے ہوں۔ اگر ہمیں دیر ہو گئی تو پھر یہ انتظامات زیادہ سخت بھی ہو



ہیں"...... خاور نے کہا۔

"لازماً انتظامات ہوں گے کیونکہ جو کچھ عمران نے بتایا ہے اس
کے مطابق کلیسر کو اطلاع مل چکی ہے اور کلیسر بہرحال جانتا ہو گا کہ
ں کا آدمی لارڈ ہاؤس کے بارے میں جانتا ہو گا۔ کیہان روڈ شہر کی
ہری طرف ہے اور یہ کام جیوش چینل کا ہے اور ہمارے حلیے بھی
یں معلوم ہیں اس لئے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں راستے میں ہی
ر کر دیا جائے۔ وہ صرف لارڈ ہاؤس کی حفاظت کے انتظامات کر
تو نہ بیٹھ گئے ہوں گے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم اس بات پر اصرار کرو گے کہ ہم
اسلحہ اٹھائے سیدھے لارڈ ہاؤس پر چڑھ دوڑیں"...... خاور نے
راتے ہوئے کہا۔

"اب میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں جتنا تم لوگ مجھے سمجھتے ہو"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ تم بہرحال تھوڑے بہت احمق ہو"...... خاور
ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تمہارا خیال ہے"...... تنویر نے کہا اور پھر انہیں دور سے
کے آثار نظر آنے لگ گئے۔

"میک اپ کا سامان تو یہاں کسی بڑی مارکیٹ سے ہی مل سکے
...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ کار ہم شہر کے آغاز میں ہی چھوڑ دیں گے"۔ تنویر

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

نے کہا۔

" بجائے کوئی اور کار اڑانے کے کیوں نہ ہم بس کے ذریعے مین
مارکیٹ چلے جائیں۔ یہاں ٹریفک پولیس کا نظام بہت سخت ہے۔ کار
کی چوری کی فوری اطلاع ہو جائے گی اور ہم آسانی سے پکڑے جائیں
گے"...... خاور نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی اچھی تجویز ہے"...... تنویر نے
اور پھر واقعی شہر کے آغاز میں ہی انہوں نے کار چھوڑ دی اور پھر تھوڑی
دیر بعد وہ ایک بس میں بیٹھے مین مارکیٹ کی طرف بڑھے چلے جار
تھے۔ چونکہ اسرائیل میں بسوں کا نظام انتہائی فعال اور جدید تھا
لئے اکثر لوگ بسوں میں ہی سفر کرتے تھے اور سیاح تو ویسے
بسوں میں زیادہ سفر کرنے کے عادی تھے کیونکہ اس طرح انہیں
کی رونق دیکھنے اور قابل دید عمارات کو دیکھنے کا زیادہ موقع ملتا تھ
مین مارکیٹ کے قریب وہ بس سے اترے اور پھر تھوڑی دیر بعد
انہوں نے نہ صرف میک اپ باکس خرید لیا بلکہ اپنے ناپ کے
لباس بھی خرید لئے۔ تنویر کی جیب میں کرنسی موجود تھی جسے
گیا تھا اس لئے انہیں اس سلسلے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی تھی
ایک ہوٹل کے باتھ روم میں انہوں نے سادہ پانی سے پہلے والا میک
اپ واش کر کے ماسک میک کر لیا اور پھر لباس بھی تبدیل کر
جب وہ ہوٹل سے باہر آئے تو وہ یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔ اس
انہوں نے یورپی میک اپ کئے ہوئے تھے کیونکہ پہلے وہ ایکر



میک اپ میں تھے اور ان کے خیال کے مطابق انہیں تلاش کرنے
والے ایکریمیوں کو ہی زیادہ چیک کر سکتے تھے۔

" اب ہم نے ایک رہائش گاہ اور ایک کار حاصل کرنی ہے اور
کرنسی بھی ختم ہو چکی ہے اس لئے ہمیں کسی گیم کلب کا رخ کرنا ہو
گا"...... تنویر نے کہا۔

" یہاں سے قریب ہی ایک گیم کلب ہے۔ میں نے اس کا بورڈ
دیکھا تھا۔ آؤ"...... خاور نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے گیم کلب میں داخل ہوئے
جہاں مشینوں کے ذریعے بھاری جوا کھیلا جاتا تھا۔ خاور چونکہ اس
مشینری کا ماہر تھا اس لئے اس نے تنویر کو ہال میں بیٹھنے کا کہا اور خود
وہ مشینوں کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر نے ہال میں بیٹھ کر ہاٹ کافی
منگوا لی اور پھر اس نے ابھی کافی کی پیالی ختم ہی کی تھی کہ خاور
واپس آ گیا۔

" ارے اتنی جلدی۔ کیا ہوا"...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

" زیادہ جیت مشکوک کر دیتی ہے اس لئے فی الحال اتنا ہی کافی
ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تنویر کے پوچھنے پر
جب اس نے جیت جانے والی کرنسی کی مقدار بتائی تو تنویر نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کافی ہے"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر
کو دو کپ کافی اور لانے کا کہہ دیا۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"اب بتاؤ کہ تمہارا کیا پروگرام ہے"....... خاور نے ویٹر کے جانے کے بعد کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ بتایا تو تھا تمہیں"....... تنویر نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر تنویر نام کی کوئی مشین ہوتی تو میرا دعویٰ ہوتا کہ اس مشین کو مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لارڈ ہاؤس پر حملہ نہیں کرو گے"....... خاور نے کہا تو تنویر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا"....... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ یہ تمہاری فطرت کے خلاف ہے کہ تم پہلے لارڈ ہاؤس پر حملہ کرو پھر لارڈ کو پکڑو پھر اس سے ٹارگٹ کے بارے میں پوچھ گچھ کرو اور پھر اس ٹارگٹ کو ہٹ کرو۔ تمہاری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ تم براہ راست ٹارگٹ تک پہنچ جاؤ"....... خاور نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی بہت گہرائی تک جانتے ہو"....... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ میری بات درست ہے"....... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لارڈ ہاؤس میں جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ مجھے



معلوم ہے کہ ایسے لوگ کس قسم کے سخت انتظامات کرتے ہیں اس لئے ہم وہاں بری طرح الجھ جائیں گے"....... تنویر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ ٹارگٹ کا علم کیسے ہو گا"۔ خاور نے کہا۔

"پہلے ہم چل کر کوئی رہائش گاہ اور کار حاصل کرتے ہیں پھر وہاں بیٹھ کر کچھ سوچتے ہیں"....... تنویر نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے انہوں نے ماسٹر کالونی میں ایک چھوٹی سی کوٹھی حاصل کر لی جس میں کار بھی موجود تھی۔

"تم پہلے اس کار کو اچھی طرح چیک کر لو تاکہ یہ عین موقع پر دھوکہ نہ دے جائے۔ میں اس دوران فون کے ذریعے کوشش کرتا ہوں اور پھر تنویر نے کمرے میں آکر فون کا رسیور اٹھایا ہی تھا کہ اس کی نظریں فون ٹیبل کے نچلے خانے میں پڑی ہوئی فون ڈائریکٹری پر پڑیں تو اس نے رسیور واپس رکھ کر نچلے خانے سے ڈائریکٹری اٹھائی اور اس کو کھول کر اس نے اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے وہ صفحہ نکالا جس میں کلیسر سے شروع ہونے والے ناموں کا اندراج تھا۔ اس کے ذہن میں خیال آیا تھا کہ کلیسر نے لازماً اپنی رہائش گاہ پر اپنے ذاتی نام سے ہی فون لگوایا ہوا ہو گا۔ ڈائریکٹری میں کلیسر نام کے آٹھ افراد درج تھے جن کے پتے مختلف تھے۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کیسے چیک کیا جائے کہ ان میں اس کا مطلوبہ کلیسر

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کون ہے۔ کافی دیر تک وہ سوچتا رہا لیکن ابھی وہ کسی نتیجے پر نہ پہنچا تھا کہ خاور اندر داخل ہوا۔

" کیا دیکھ رہے ہو۔ فون ڈائریکٹری کہاں سے ملی"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تنویر نے اسے ساری بات بتا دی۔

" تم نے مجھ سے پوچھ لینا تھا اس کا فون نمبر"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

" تمہیں معلوم ہے۔ وہ کیسے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران کلیسر سے فون پر بات کرتا رہا ہے۔ اس نے بتایا تو تھا۔ تم نے شاید خیال نہیں کیا"...... خاور نے کہا۔

" اوہ۔ لیکن وہ تو ظاہر ہے اس کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر ہو گا اور اسے یقیناً خفیہ رکھا گیا ہو گا۔ میں تو اس کی رہائش گاہ کا پتہ لگانا چاہتا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

" رہائش گاہ کا۔ وہ کیوں"...... خاور نے چونک کر پوچھا۔

" میں اسے یا اس کے گھر والوں کو گھیرنا چاہتا ہوں۔ وہاں سے ہمیں ٹارگٹ کے بارے میں معلومات مل جائیں گی"...... تنویر نے کہا۔

" ایسا ہونا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ البتہ ایک اور خیال میرے ذہن میں آیا ہے۔ شاید اس طرح ٹارگٹ کا اتہ پتہ معلوم ہو جائے"...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور



اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" وزارت دفاع سیکرٹریٹ میں سپلائی سیکشن کا فون نمبر دے دیں"...... خاور نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک نمبر بتا دیا گیا اور خاور نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔

" کیا وہ لوگ بتا دیں گے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ اس قدر خفیہ راز وہ کیسے فون پر اوپن کر سکتے ہیں"۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

" سپرنٹنڈنٹ سپلائی سیکشن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" آپ مسٹر ریمنڈ بول رہے ہیں کیا"...... خاور نے یورپی لہجے میں کہا۔

" مسٹر ریمنڈ۔ نہیں میں تو آسکر بول رہا ہوں سپرنٹنڈنٹ۔ آپ کون ہیں۔ یہاں اس سیکشن میں تو کیا پوری وزارت میں کوئی مسٹر ریمنڈ نہیں ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

گیا۔

" میرا نام جوزف ہے اور میں گریٹ لینڈ سے آیا ہوں۔ میرا تعلق گریٹ لینڈ کی مشہور گرانڈ لاٹری سے ہے۔ مسٹر ریمنڈ کے نام دس لاکھ ڈالر کا انعام نکلا ہے اور جو ٹکٹ خریدا گیا تھا اس پر نام ریمنڈ اور پیشہ سپرنٹنڈنٹ سپلائی سیکشن وزارت دفاع درج ہے۔ میں انہیں دس لاکھ ڈالر دے کر فوری واپس جانا چاہتا تھا لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ اس نام کا کوئی آدمی پورے سیکرٹریٹ میں نہیں ہے۔ اب کیا کیا جائے"...... خاور نے لہجے میں پریشانی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" میرا مطلب تھا کہ ہمارے سیکشن میں اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے۔ سیکرٹریٹ تو بہت بڑا ہے ہو سکتا ہے کہ سیکرٹریٹ میں اس نام کا کوئی آدمی موجود ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میری مجبوری یہ ہے کہ میں نے فوری واپس جانا ہے۔ کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ آپ مسٹر ریمنڈ کی طرف سے مجھے رسید دے دیں اور دس لاکھ ڈالر لے لیں۔ پھر آپ خود ہی انہیں تلاش کر کے رقم ان تک پہنچا دیں"...... خاور نے کہا۔

" لیکن اگر وہ نہ ملا تب"...... آسکر نے کہا۔

" پھر اس کی قسمت۔ ہم نے تو بہرحال ادائیگی کر دی ہو گی"۔ خاور نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں تو میں یہ خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں"...... آسکر نے جواب دیا اور تنویر بے اختیار



مسکرا دیا۔

" آپ آفس سے کس وقت واپس آتے ہیں کیونکہ یہ کام آفس میں نہیں ہو سکتا۔ ہم آپ کی رہائش گاہ پر آپ سے مل لیتے ہیں"۔ خاور نے کہا۔

" میں باقی وقت کی چھٹی لے لیتا ہوں تاکہ آپ کو میری وجہ سے نہ رکنا پڑے۔ میں سارتھ پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو ایک میں رہتا ہوں۔ میری فیملی تو گاؤں میں رہتی ہے۔ میں یہاں اکیلا رہتا ہوں۔ آپ وہاں آ جائیں میں بھی باقی وقت کی چھٹی لے کر وہاں پہنچ جاتا ہوں"...... آسکر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" یہ سارتھ پلازہ کہاں ہے۔ ذرا تفصیل سے پتہ بتا دیں"۔ خاور نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل سے پتہ بتا دیا گیا۔

" اوکے آپ پہنچ جائیں ہم بھی آ رہے ہیں تاکہ رقم آپ کو دے کر ہم فوری واپس جا سکیں"...... خاور نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور خاور نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" کیا اسے معلوم ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

" مجھے یقین ہے کہ اسے معلوم ہو گا۔ یہ سپرنٹنڈنٹ ٹائپ کے لوگ ہر معاملات سے بہرحال باخبر رہتے ہیں"...... خاور نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار سارتھ پلازہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ایک چار منزلہ رہائشی پلازہ پر پہنچ گئے جس پر سارتھ پلازہ کا جہازی سائز کا بورڈ موجود تھا۔ انہوں نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ پلازہ میں عورتیں اور مرد آ جا رہے تھے اور ان کے لباس اور رکھ رکھاؤ سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ پلازہ میں اونچے درجے کے لوگوں کی رہائش ہے۔ شاید اس سپرنٹنڈنٹ کو سرکاری طور پر یہ رہائش گاہ ملی ہوئی تھی۔ بہرحال کمرہ نمبر ایک سو ایک کے سامنے پہنچ کر وہ رک گئے۔ باہر آسکر کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔

" یہ فلیٹ تو ساؤنڈ پروف ہیں "....... تنویر نے پلازہ کی ساخت دیکھتے ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے پر دستک دی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔

" میرا نام جوزف ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں مائیکل "....... خاور نے کہا۔

" اوہ آئیے۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا۔ میرا نام آسکر ہے۔ آئیے تشریف لائیے "....... اس ادھیڑ عمر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا تو تنویر اور خاور اندر داخل ہوئے۔ آسکر نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا اور پھر وہ انہیں ڈرائنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں لے آیا۔

" آپ کیا پینا پسند کریں گے "....... آسکر نے پوچھا لیکن اسی لمحے



تنویر کا ہاتھ گھوما اور ادھیڑ عمر آدمی چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن خاور نے اس کی کنپٹی پر بوٹ جما دیا اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔

" میں رسی تلاش کرتا ہوں۔ تم اسے کرسی پر بٹھاؤ "....... خاور نے کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑے ہوئے آسکر کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ اس نے تنویر کی مدد سے آسکر کو رسی سے اچھی طرح کرسی سے باندھ دیا۔ پھر تنویر نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو تنویر نے ہاتھ ہٹا دیئے۔

" کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے اس لئے ہم نے جو کچھ پوچھنا ہے فوری پوچھنا ہے "....... تنویر نے کہا۔

" تم فکر مت کرو یہ ابھی سب کچھ بتا دے گا "....... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم اس سے پوچھ گچھ کرو گے یا مجھے کرنے دو "....... تنویر نے کہا۔

" نہیں۔ تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ ورنہ یہ تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گا اور پھر دوسرا آدمی تلاش کرنا پڑے گا "....... خاور نے کہا تو تنویر مسکراتا ہوا سامنے کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ خاور اس کی سائیڈ پر

www.paksociety.com
Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد آسکر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو"...... آسکر نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"دیکھو آسکر۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم نے صرف تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں اگر بتا دو گے تو زندہ بچ جاؤ گے ورنہ تمہاری لاش یہاں پڑی سڑتی رہے گی"...... خاور نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر اس کی نال آسکر کی کنپٹی سے لگا دی۔ یہ اسلحہ انہوں نے کوٹھی حاصل کرنے کے بعد مارکیٹ سے خرید لیا تھا۔

"تم۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ مم۔ میں جو بھی جانتا ہوں وہ بتا دوں گا۔ مجھے مت مارو"...... آسکر نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ محض ایک دفتری آدمی تھا اس لئے اس کا چہرہ اور پھٹی ہوئی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ انتہائی خوفزدہ ہو چکا ہے۔

"میں صرف پانچ تک گنوں گا اس کے بعد ٹریگر دبا دوں گا اور تمہاری کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گی"...... خاور نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا تو آسکر کا جسم بے اختیار کانپنا شروع ہو گیا۔



"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو"...... آسکر نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع بتاؤ۔ ایک"...... خاور نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ"...... آسکر نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"بولتے جاؤ لیکن یہ سن لو کہ ہمیں یہ سب کچھ پہلے سے معلوم ہے۔ ہم نے صرف تمہیں چیک کرنے کے لئے یہ پوچھا ہے۔ اصل بات بعد میں پوچھیں گے اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ بولو ورنہ میں پھر گنتی شروع کر رہا ہوں"۔ خاور نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ یہ لیبارٹری گوام پہاڑی کے نیچے بنائی گئی ہے۔ اوپر ایئر فورس کا آپریشنل سپاٹ ہے اور نیچے لیبارٹری ہے"...... آسکر نے فوراً ہی جواب دیا۔

"اس کا راستہ کہاں سے جاتا ہے اور اس کے حفاظتی اقدامات کیا ہیں"...... خاور نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ تم یقین کرو مجھے نہیں معلوم۔ یہ بات بھی مجھے اس لئے معلوم ہے کہ جب اس لیبارٹری کے لئے سروے کیا گیا تو اس سروے کی فائل مجھ تک غلطی سے پہنچ گئی تھی اس میں فائنل سپاٹ بھی درج تھا"...... آسکر نے جواب دیا۔

www.pakistanipoint.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"اچھا۔ اب اصل بات بتا دو کہ جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے جہاں کلیسر بیٹھتا ہے"...... خاور نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ جیوش چینل کا سارا سیٹ اپ پریذیڈنٹ ہاؤس سے متعلق ہے۔ وزارت دفاع کے ساتھ نہیں ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"کیا اس لیبارٹری کو سپلائی تمہارا سیکشن نہیں کرتا"...... خاور نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کی سپلائی ہمارے سیکشن کے پاس نہیں ہے۔ شروع سے ہی اسے علیحدہ رکھا گیا ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"کیا تم کبھی خود اس لیبارٹری یا اس ایئر فورس کے اڈے تک گئے ہو"...... خاور نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں وہاں کبھی نہیں گیا"...... آسکر نے جواب دیا۔

"کلیسر کو تو تم ذاتی طور پر جانتے ہو گے"...... خاور نے پوچھا۔

"صرف ایک بار اسے دیکھا تھا۔ وہ سیکرٹری صاحب سے ملنے آیا تھا اور بس"...... آسکر نے جواب دیا۔

"میں گنتی دوبارہ شروع کر رہا ہوں کیونکہ تم نے غلط بیانی شروع کر دی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کلیسر سے ذاتی طور پر واقف ہو اور اس سے تمہارے گھریلو تعلقات ہیں"...... خاور نے کہا۔

"وہ۔ وہ پہلے تھے مگر جب یہ لیبارٹری بنی ہے پھر تعلقات نہیں رہے کیونکہ وہ کسی سے ملنا پسند ہی نہیں کرتا"...... آسکر نے آخرکار



کہہ ڈالا۔

"وہ تو ایکریمیا میں رہتا تھا اور اسے جیوش چینل کے لئے یہاں خصوصی طور پر اس لئے شامل کیا گیا ہے کہ وہ اس لیبارٹری کی حفاظت کرے اس لئے تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ پہلے تمہارے تعلقات تھے پھر نہیں رہے"...... خاور نے کہا۔ تنویر کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"وہ جیوش چینل میں شامل تھا اس وقت جیوش چینل روبوٹس کے پراجیکٹ پر کام کر رہا تھا۔ اس وقت کلیسر کو اس لئے شامل نہیں کیا گیا تھا لیکن پھر پراجیکٹ پر کام ختم ہو گیا۔ اس کے بعد لیبارٹری کا منصوبہ بنا اور پھر یہ لیبارٹری جیوش چینل کی تحویل میں دے دی گئی۔ اس کے بعد کلیسر نے ملنا چھوڑ دیا"...... آسکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا حلیہ بتاؤ تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ تم سچ بول رہے ہو"...... خاور نے کہا تو آسکر نے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"اس کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"گلیکسی کالونی میں رہتا ہے وہ۔ گلیکسی کالونی میں کوٹھی نمبر ایک سو سولہ لیکن وہ وہاں کسی سے نہیں ملتا"...... آسکر نے جواب دیا۔

"تمہیں اس کا فون نمبر تو معلوم ہو گا"...... خاور نے پوچھا تو آسکر نے فون نمبر بتا دیا۔

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

"کیا وہ تمہارا رشتہ دار ہے" ...... اس بار تنویر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کے والد نے ہی مجھے وزارت دفاع میں نوکری دلائی تھی۔ میں اس کا رشتہ دار ہوں۔ اس کا والد وزارت دفاع میں اعلیٰ عہدے پر کام کرتا رہا ہے۔ وہ میری والدہ کا چچازاد بھائی تھا"۔ آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم آخری بار اس سے کب ملے ہو" ...... خاور نے پوچھا۔

"دو سال پہلے ملاقات ہوئی تھی اور وہ بھی آفس میں۔ جب وہ سیکرٹری صاحب سے ملنے آیا تھا تو اس نے بڑے سرد مہرانہ انداز میں مجھے صرف ہیلو کہا تھا اور بس" ...... آسکر نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ تمہارے اس تعاون کا شکریہ لیکن اب تمہیں زندہ چھوڑنا چونکہ ہمارے لئے نقصان دہ ہو گا اس لئے تم چھٹی کرو"۔ خاور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ آسکر کچھ کہتا خاور نے ٹریگر دبا دیا۔ سٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا رسیوں سے بندھا ہوا جسم چند لمحوں تک تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"اس کی رسیاں کھول دیتے ہیں تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اسے باندھ کر اس سے پوچھ گچھ کی گئی ہے" ...... تنویر نے ا ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر انہوں نے رسیاں کھولیں اور رسی کا بنڈل اٹھا کر اسے سٹور میں لے جا کر ایک خالی کے پیچھے چھپا دیا۔



"تمہارا کیا خیال ہے کہ آسکر نے لیبارٹری کے بارے میں درست بتایا ہو گا" ...... تنویر نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہرحال اسے کنفرم کرنا ہو گا" ...... خاور نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ کنفرمیشن کلیسر سے کی جا سکتی ہے"۔ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹاپ ایجنٹ ہے اس طرح کا دفتری آدمی تو نہیں ہے"۔ خاور نے کہا۔

"ٹاپ ایجنٹ ہے تو کیا ہوا۔ ویسے بھی ہمیں اس لیبارٹری کی تازہ ترین معلومات اس سے مل سکتی ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں نہ رہتا ہو" ...... تنویر نے کہا۔

"فون کر کے معلوم کر لیتے ہیں" ...... خاور نے کہا۔

"نہیں۔ فون کرنے سے اگر وہ موجود ہوا تو الرٹ ہو جائے گا۔ ہمیں اچانک وہاں پہنچنا چاہئے اگر وہ نہ بھی ہوا تب بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی رہائش گاہ سے کوئی خاص کلیو مل جائے" ...... تنویر نے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رائزنگ کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ تنویر اور خاور کے کار لے جانے کے بعد انہوں نے وہاں کافی دیر تک کلیسر کے آدمیوں کے آنے کا انتظار کیا لیکن جب کوئی نہ آیا تو عمران واپس اس مکان میں آگیا اور پھر اس نے کسی کو فون کر کے اس کوٹھی کا خصوصی طور پر بندوبست کرایا اور اس کے بعد وہاں سے پیدل چلتے ہوئے سڑک پر پہنچے جہاں سے انہیں شہر کی طرف جاتی ہوئی ایک بس مل گئی۔ بس سے وہ رائزنگ کالونی کے سٹاپ پر اترے اور پھر اس کوٹھی میں پہنچ گئے۔ انہیں یہاں آئے ہوئے تقریباً آدھ گھنٹہ گزر گیا تھا اور وہ وہاں بیٹھے آئندہ کا پروگرام بنا رہے تھے جبکہ صدیقی اور چوہان دونوں کو عمران نے باہر نگرانی کے لئے کہا کیا ہوا تھا۔ ابھی وہ باتوں میں معروف تھے کہ چوہان تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔



"کیا ہوا"...... سب نے اس کے چہرے کو دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

"ہماری سکریننگ کی جا رہی ہے۔ میں چھت پر بیٹھا ہوا نگرانی کر رہا تھا کہ میں نے ایک کار کو کوٹھی سے کچھ فاصلے پر رکتے ہوئے دیکھا اور پھر اس کار سے دو آدمی باہر نکلے۔ انہوں نے ہماری کوٹھی کو کافی دیر تک چیک کیا اور پھر ان میں سے ایک نے کار میں سے وائیڈ سکریننگ مشین نکالی اور اس نے کوٹھی کو چیک کرنا شروع کر دیا"...... چوہان نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہاں ہماری موجودگی کی اطلاع مل چکی ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"انہیں اندر لے آتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا۔ یہ لوگ اب انتہائی تیز رفتاری سے کام کریں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہم عقبی طرف سے نکل جاتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ان دونوں آدمیوں میں سے ایک آدمی عقبی طرف پہنچ چکا ہے"۔ چوہان نے کہا۔

"آؤ گٹر لائن استعمال کرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن اس طرح ہم آخر کہاں جائیں گے۔ کیا ہم یہاں اس طرح

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

ان سے بھاگنے اور چھپنے کے لئے آئے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"جب تک ہم میک اپ اور لباس تبدیل نہ کر لیں ہمارا سامنے آنا ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہو گا۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ گٹر لائن کے ذریعے عقبی دو کوٹھیاں کراس کر کے ان کوٹھیوں کے پیچھے عقبی گلی میں پہنچ گئے۔ گٹر لائن کے ڈھکن انہوں نے دوبارہ ایڈجسٹ کر دیئے تھے اور پھر وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ ایک کوٹھی پر انہیں برائے فروخت کا بورڈ نظر آگیا تو عمران نے اس کوٹھی میں جانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر چوہان نے عقبی طرف سے اندر کود کر سامنے کا پھاٹک کھول دیا اور وہ سب ایک ایک کر کے اندر داخل ہو گئے۔ کوٹھی فرنشڈ تھی لیکن ظاہر ہے وہ خالی پڑی ہوئی تھی۔

"صدیقی تم میک اپ میں ہو۔ تم جا کر مارکیٹ سے میک اپ باکس وغیرہ لے آؤ۔ اب ہم یہاں محفوظ ہیں"...... عمران نے صدیقی سے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صدیقی نے کہا اور پھر وہ پھاٹک سے باہر نکل گیا جبکہ اس کے عقب میں صفدر نے پھاٹک بند کر دیا اور وہ سب کمرے میں آ کر بیٹھ گئے جبکہ یہاں بھی عمرن نے چوہان کو حفظ ماتقدم کے طور پر نگرانی پر مامور کر دیا تھا۔

"ہمیں بہرحال کوئی پروگرام بنانا ہو گا عمران صاحب"۔ صفدر نے کہا۔



"ظاہر ہے پروگرام تو بنائیں گے لیکن کیا یہاں نکاح پڑھانے والے مل جائیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"نکاح پڑھانے والے۔ کیا مطلب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آخر میں اور جولیا کب تک انتظار کریں گے کہ تم خطبہ نکاح یاد کر سکو اور اب جبکہ تنویر بھی موجود نہیں ہے تو اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ کیوں جولیا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کہ ایسی سچوئیشن میں تمہیں یہ گھٹیا مذاق سوجھ رہا ہے"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تنویر کے سکرین سے ہٹتے ہی تم نے تنویر کا رول ادا کرنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ ہمیں سب سے پہلے ان میں سے کسی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہئے۔ اس طرح ہم انہیں خاصا الجھا سکتے ہیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"نہیں۔ ہیڈ کوارٹر پر حملے سے وہ کیسے الجھ سکتے ہیں۔ ہمیں اس کی بجائے کوئی ایسا ٹارگٹ سامنے رکھنا چاہئے جس کی تباہی سے انہیں

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

شدید پریشانی لاحق ہو سکتی ہو اور عمران یہ ٹارگٹ باقاعدہ اسرائیل کے صدر کو فون کر کے بتا دے"...... صفدر نے کہا۔

"ایسا کوئی ٹارگٹ ہو سکتا ہے کہ ہم پریذیڈنٹ ہاؤس پر حملہ کر دیں"...... جولیا نے کہا۔

"کیپٹن شکیل بھی عین موقع پر بول پڑتا ہے۔ اب دیکھو اس نے بات کر کے میرا سارا موڈ چوپٹ کر دیا ہے ورنہ میں کہیں نہ کہیں سے بہرحال کوئی فلسطینی نکاح خواں پکڑ ہی لاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے پھر وہی بکواس شروع کر دی۔ سنو۔ اگر اب تم نے اس بارے میں کوئی لفظ منہ سے نکالا تو میں تمہیں گولی مار دوں گی"۔ جولیا نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی لفظ نہیں۔ صرف قبول ہے۔ قبول ہے۔ قبول ہے کہنا پڑتا ہے۔ کمال ہے تمہیں ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا"۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران صاحب کے ذہن میں اس وقت کوئی پلان نہیں ہے کیونکہ ایسی باتیں یہ کرتے ہی اس وقت ہیں جب ان کا ذہن الجھ جائے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اگر ہم تل ابیب کے مرکزی ایٹمی بجلی گھر کو تباہ کر دیں تو میرا خیال ہے کہ یہ اسرائیل کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے شاید ایک بار پھر موضوع



بدلنے کے لئے کہا۔

"نہیں۔ ایٹمی بجلی گھر کی تباہی سے خوفناک تابکاری پھیلے گی اور اس سے ہزاروں بے گناہ انسان مارے جائیں گے"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے"...... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔

"ماشاء اللہ۔ تو اب صفدر ذہن میں پہنچ چکا ہے"...... عمران نے بے ساختہ کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی حتی کہ صالحہ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اگر آپ دل کی بات کرتے تو آپ کی بات پر سوچا جا سکتا تھا۔ آپ کے ساتھ شاید یہی مسئلہ ہے کہ آپ جولیا کے بارے میں دل سے نہیں بلکہ دماغ سے سوچتے ہیں"...... صالحہ نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو سب ساتھی ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اب کیا کروں۔ دل میں جگہ ہی خالی نہیں رہی"...... عمران نے جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ دماغ خالی ہے آپ کا"...... صالحہ نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یہ ہوئی ناں بات۔ آج پتہ چلا ہے کہ عمران صاحب کو بھی جواب دیا جا سکتا ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جس طرح مجھے کیپٹن شکیل کی ذہانت سے ڈر لگتا ہے اس طرح

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

صالحہ کی زبان سے بھی خوف آتا ہے۔ بہرحال صالحہ نے اس طرح صفدر کی تعریف کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس کا ذہن بھرا ہوا ہے خالی نہیں ہے اور یہ اچھی اور مثبت علامت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم وہ آئیڈیا بتاؤ۔ اس کی زبان تو سو سال تک نہ رکے گی"۔ جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اگر ہم جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کریں تو اس طرح ہم تنویر اور خاور کی مدد بھی کر سکیں گے اور جیوش چینل کا جو رعب و دبدبہ بنایا گیا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن یہ کام تو تنویر اور خاور کر رہے ہوں گے۔ ان کا ٹارگٹ بھی یہی ہو گا تاکہ وہ وہاں سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں تنویر کی عادت جانتا ہوں۔ وہ ایسے لمبے بکھیڑوں میں پڑنے والا نہیں ہے۔ وہ ڈائریکٹ ٹارگٹ ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا۔ ویسے صالحہ کی تجویز واقعی انتہائی اچھی ہے۔ حکومت کی نظروں میں ریڈ اتھارٹی اور جی پی فائیو دونوں ہم سے شکست کھا چکے ہیں اس لئے اس بار وہ مکمل انحصار جیوش چینل پر کر رہی ہے۔ پھر جیوش چینل نے ریڈ واٹر جیسی تنظیمیں بنا کر پوری دنیا کو پریشان کر رکھا ہے۔ اگر ہم اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے



تو اس سے واقعی نہ صرف اصل مشن کو فائدہ پہنچے گا بلکہ اس سے دنیا بھر میں جیوش چینل کے تحت کام کرنے والی تنظیمیں مستقل طور پر نہ سہی بہرحال کسی نہ کسی حد تک دب جائیں گی"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مس صالحہ کی تجویز واقعی انتہائی کارآمد ہے۔ لیبارٹری جیوش چینل کی حفاظت میں ہے۔ اگر اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا گیا تو اس کے اثرات لازماً لیبارٹری کی حفاظت کرنے والوں پر بھی پڑیں گے اور وہ بھی افراتفری کا شکار ہو جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے بھی صالحہ کی تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اس میں تین باتیں محل نظر ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمیں جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہاں ایکریمیا کا ٹاپ ایجنٹ کلیسر موجود ہے اور تیسری بات یہ کہ اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے باوجود لارڈ بوفمین بہرحال بچ جائے گا اور جیوش چینل کا اصل کرتا دھرتا لارڈ بوفمین ہی ہے جس کی رہائش گاہ کا ہمیں علم ہے اس لئے کیوں نہ ہم لارڈ بوفمین کے محل پر ریڈ کر کے اس کا خاتمہ کر دیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا نمبر دوسرا ہو سکتا ہے۔ پہلا نہیں کیونکہ لارڈ بوفمین ہیڈ کوارٹر کے بغیر بے کار ہے جبکہ لارڈ بوفمین کے بغیر کلیسر ہیڈ کوارٹر کی مدد سے انتہائی موثر ثابت ہو گا۔ دوسری بات یہ کہ کلیسر کو یہ علم ہو گا کہ بیگر جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کے بارے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

میں تو کچھ نہیں جانتا البتہ وہ لارڈ ہاؤس کے بارے میں جانتا ہے اس لئے لامحالہ وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ ہم لارڈ ہاؤس پر حملہ کریں گے اس لئے اس نے وہاں ہر قسم کے انتظامات کر رکھے ہوں گے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے لیکن جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کو کیسے ٹریس کیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

" اس کا فون نمبر مجھے معلوم ہے لیکن یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ اسے خفیہ رکھنے کے لئے کلیبر اور لارڈ بوفمین نے لازماً انتہائی سخت ترین انتظامات کر رکھے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

" بات تو وہیں آ گئی کہ جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر کیسے ٹریس ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" ریڈ لائن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" سردار ہاشم سے کہو کہ اس کا پرانا دوست عبدالقادر ابن عبدالرحمن ان سے بات کرنا چاہتا ہے"...... عمران نے مقامی زبان اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔



" ہولڈ آن کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ سردار ہاشم بول رہا ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ سردار ہاشم۔ میں عبدالقادر ابن عبدالرحمن بول رہا ہوں۔ تمہارا پرانا دوست"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا۔ اوہ۔ تمہارے اس مکمل سلام سے میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ کہاں سے بات کر رہے ہو"...... دوسری طرف سے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سردار ہاشم نے چونک کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" فون کے رسیور میں لگے ہوئے مائیک سے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سردار ہاشم کافی دیر تک ہنستا رہا۔

" اچھا ٹھیک ہے میرے لئے حکم"...... سردار ہاشم نے ہنسنے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

" حکم نہیں ایک درخواست ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اچھا درخواست ہی سہی۔ بتاؤ"...... سردار ہاشم نے کہا۔

" میرا ایک گہرا دوست تل ابیب کسی کاروباری سلسلے میں آ رہا ہے۔ اس کا نام قاسم ہے اور تم اس کی مدد کر سکتے ہو۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم اس کی جس حد

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

تک ہو سکے مدد کرو"....... عمران نے کہا۔

" بالکل کروں گا۔ تم بے فکر رہو"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" اوکے ۔ بے حد شکریہ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کیا آپ کو خطرہ تھا کہ فون کال سنی جا رہی ہو گی"....... صفدر نے کہا۔

" ہمیں بہرحال محتاط رہنا چاہئے ۔ اب صدیقی آ جائے تو ہم میک اپ کر کے کلب پہنچ جائیں گے ۔ سردار ہاشم ایک خفیہ فلسطینی گروپ سے منسلک ہے اور اس کا کام اس گروپ کے لئے مخبری کرنا ہے اس لئے وہ لامحالہ جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہو گا۔ پھر اس کی مدد سے ہم نئی رہائش گاہ، کاریں اور مطلوبہ اسلحہ بھی آسانی سے حاصل کر سکیں گے"....... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔



گلیکسی کالونی تل ابیب کی جدید کالونیوں میں سے ایک تھی اور یہاں انتہائی شاندار انداز کی کوٹھیاں تعمیر کی گئی تھیں۔ اس کالونی کے گرد اونچی چاردیواری بنائی گئی تھی اور گیٹس پر باقاعدہ مسلح چوکیدار ہر وقت موجود رہتے تھے جو شناخت اور تسلی کے بغیر کسی کو کالونی کے اندر نہ جانے دیتے تھے۔ تنویر اور خاور دونوں کار میں سوار سارتھ پلازہ سے نکل کر گلیکسی کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر تقریباً پچیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ کالونی کے ایک گیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ گیٹ بند تھا اس لئے تنویر نے کار گیٹ کے سامنے روک دی۔

" یس سر۔ آپ کو کس سے ملنا ہے"....... مسلح گارڈ نے کار میں جھانک کر ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہمارا تعلق جیوش چینل سے ہے اور ہمیں کلیسر نے ایک خفیہ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

منصوبہ بندی کے لئے بلایا ہے اور یہ بتا دوں کہ یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ سرکاری کام ہے"...... تنویر نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مگر آپ تو یورپی ہیں"...... مسلح محافظ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ جب میں نے بتا دیا ہے کہ ہمارا تعلق جیوش چینل سے ہے تو پھر اس سوال کی وجہ"...... تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں سمجھ گیا۔ جناب کلیسر بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے کوٹھی پر گئے ہیں۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ تشریف لے جائیں"...... مسلح محافظ نے کہا۔

"ہم ادھر پہلی بار آئے ہیں۔ کلیسر نے کہا تھا کہ محافظ سے معلومات مل جائیں گی"...... تنویر نے کہا۔

"اس روڈ کے آخر سے پہلے دائیں طرف ایک سڑک گھوم رہی ہے اس کے آخر میں کلیسر صاحب کی رہائش گاہ ہے۔ ایک سو سولہ نمبر۔ سرخ رنگ کا پھاٹک ہے"...... محافظ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ کوٹھی پر ہمیں پہنچا کر تم واپس آجانا۔ بیٹھ جاؤ پیچھے"...... تنویر نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... محافظ نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پھاٹک



کھولا۔

"اسے ساتھ لے جانے کا فائدہ"...... خاور نے تنویر سے پوچھا۔

"ورنہ یہ کلیسر کو لامحالہ اطلاع دے دیتا۔ اب اسے اتنا وقت نہیں ملے گا"...... تنویر نے جواب دیا اور کار پھاٹک کی دوسری سائیڈ پر کھڑی کر دی۔ محافظ نے پھاٹک بند کیا اور پھر وہ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار کوٹھی نمبر ایک سو سولہ کے سامنے پہنچ گئی۔

"بس ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... تنویر نے کار روکتے ہوئے کہا تو محافظ نیچے اترا۔ اس نے سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"نیچے اتر کر کال بیل بجاؤ اور جو باہر آئے اسے اٹھا کر اندر لے جاؤ اور خاتمہ کر دو۔ پھر پھاٹک کھول دینا میں کار اندر لے آؤں گا۔ کوشش کرنا کہ کلیسر کو صورت حال کا پوری طرح علم ہونے سے پہلے ہم اس کے سر تک پہنچ جائیں"...... تنویر نے کہا تو خاور سر ہلاتا ہوا نیچے اترا اور ستون کی طرف بڑھ گیا جس پر کال بیل کا بٹن موجود تھا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا اور پھر وہ چھوٹے پھاٹک کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آیا ہی تھا کہ خاور نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور بجلی کی سی تیزی سے اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ نوجوان سنبھلتا اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

تھا۔ خاور نے تیزی سے اسے ایک طرف ڈالا اور پھر مڑ کر اس نے پھاٹک کھول دیا۔ دوسرے لمحے تنویر کار اندر لے آیا۔ پورچ میں سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ تنویر نے اپنی کار اس سیاہ کار کے پیچھے لے جا کر روکی جبکہ خاور نے اس دوران پہلے بڑا اور پھر چھوٹا پھاٹک بند کیا اور پھر محتاط انداز میں دوڑتا ہوا پورچ تک پہنچ گیا۔ ابھی تک کوٹھی میں کوئی آدمی نمودار نہ ہوا تھا۔ تنویر کار سے اترا اور پھر وہ دونوں محتاط انداز میں چلتے ہوئے برآمدے سے گزر کر ایک چھوٹی راہداری میں داخل ہو گئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک کمرے میں روشنی ہو رہی تھی اور اس کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ تنویر نے اندر جھانکا تو کمرہ خالی تھا البتہ باتھ روم کے دروازے کی نچلی درز سے روشنی باہر آ رہی تھی اور اندر سے پانی بہنے کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

" تم باقی کوٹھی چیک کرو میں اندر جاتا ہوں "...... تنویر نے خاور سے سرگوشی میں کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ تنویر محتاط قدموں سے اندر داخل ہوا۔

" کون آیا ہے جیکب "...... باتھ روم سے اونچی آواز سنائی دی لیکن تنویر نے کوئی جواب نہ دیا اور دروازے کی آف سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پانی بہنا بند ہو گیا اور پھر دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی تیزی سے باہر نکلا۔ اس کے جسم پر تولیے کا بنا ہوا گاؤن تھا۔ وہ شاید غسل کرنے میں مصروف تھا۔ پھر جیسے ہی وہ باہر آیا تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور



آدمی کنپٹی پر مخصوص انداز میں بھرپور ضرب کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ تنویر کی لات حرکت میں آ گئی۔ گو اس آدمی نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن تنویر تو واقعی مشین بنا ہوا تھا۔ اس نے اس آدمی کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا اور پھر ایک بھرپور ضرب کھا کر وہ آدمی فرش پر ہی ساکت ہو گیا تو تنویر پیچھے ہٹا اور چند لمحے کھڑا سانس ہموار کرتا رہا۔ البتہ اس کی نظریں اس آدمی پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ آدمی خاصا جاندار ہے اس لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ واقعی بے ہوش ہو چکا ہو۔ اسی لمحے خاور کمرے میں داخل ہوا اور پھر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے اس آدمی کو دیکھ کر چونک پڑا۔

" کوٹھی تو خالی ہے "...... خاور نے کہا۔

"یہی کلیسر ہے۔ یہ بس اتفاقاً ہی مار کھا گیا ہے ورنہ خاصا جاندار آدمی ہے "...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ آسکر نے اس کا جو حلیہ بتایا تھا اس کے مطابق یہ کلیسر ہی ہے "...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب یہ خود ہی سب کچھ بتا دے گا۔ تم کوئی رسی وغیرہ ڈھونڈ لاؤ۔ میں اسے اٹھا کر کرسی پر ڈالتا ہوں "...... تنویر نے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ تنویر نے پہلے جھک کر کلیسر کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اسے پکڑ کر ایک جھٹکے سے قریب موجود کرسی پر ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور واپس آیا تو اس کے ہاتھ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔

" اسے اس انداز میں باندھنا ہو گا کہ یہ رسی نہ کھول سکے "۔ تنویر نے کہا۔

" تو پھر ایجنٹوں والا انداز اختیار نہ کرو۔ یہ ان معاملات میں تربیت یافتہ ہو گا"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

" اسے جنگلی قبائل کے انداز میں باندھنا ہو گا۔ پھر یہ رسی نہ کھول سکے گا۔ تم میری مدد کرو۔ مجھے یہ طریقہ آتا ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کلیسر رسی سے بندھ چکا تھا۔ خاور نے واقعی اسے اس انداز میں باندھا تھا کہ اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کسی صورت بھی رسی کی گانٹھ تک نہ پہنچ سکیں۔ جنگلی قبائل اس انداز میں انتہائی طاقتور ہاتھیوں کو بھی بے بس کر دیا کرتے تھے۔

" اب اسے ہوش میں لانا ہو گا"...... تنویر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کلیسر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔

" تم باہر جا کر رکو خاور۔ اچانک کوئی آ بھی سکتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

" خیال رکھنا اسے ہلاک نہ کر دینا یہ انتہائی اہم آدمی ہے"۔ خاور



نے کہا۔

" تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں احمق نہیں ہوں"...... تنویر نے کہا تو خاور مسکراتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کلیسر نے آنکھیں کھول دیں جبکہ تنویر اس دوران سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم کون ہو"...... کلیسر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

" میرا نام تنویر ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔ تنویر نے بڑے سرد لہجے میں کہا تو کلیسر کو بے اختیار ایک جھٹکا سا لگا۔

" تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کس نے بتایا ہے تمہیں یہاں کا پتہ"۔ کلیسر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے سنا تھا کہ تم ایکریمیا کے ٹاپ ایجنٹ رہے ہو لیکن تم جو کچھ پوچھ رہے ہو اس سے زیادہ احمقانہ بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ ایسی باتیں معلوم کرنا سیکرٹ ایجنٹوں کے لئے کون سی مشکل ہوتی ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کلیسر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ہونہہ۔ تو تم کیا چاہتے ہو"...... کلیسر نے کہا۔

" پہلے تو یہ سن لو کہ یہ رسی تم سے نہ کھل سکے گی اور نہ ٹوٹ سکے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

گی کیونکہ اسے ایجنٹوں کے مخصوص انداز میں نہیں باندھا گیا۔ دوسری بات یہ کہ تم نے ہمیں ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتانی ہے۔ اس کا محل وقوع، وہاں کے حفاظتی انتظامات اور سب کچھ "...... تنویر نے کہا تو کلیسر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پہلے تم نے مجھے احمق کہا تھا اب تم خود احمقانہ باتیں کرنے لگے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں یہ سب کچھ بتا دوں گا"...... کلیسر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے اکڑ رہے ہو۔ لیکن میں تمہیں یہ بتا دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تربیت مختلف انداز میں ہوتی ہے۔ تم جیسے ایجنٹوں سے بات اگلوانا ہمیں آتا ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا تو کلیسر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"تم اس کھلونے کی بنا پر یہ سب کچھ کہہ رہے تھے"...... کلیسر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن تنویر نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے پسٹل کا مخصوص چیمبر کھولا اور اس میں سے دو گولیاں نکال کر چیمبر بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔

"اب تیار ہو جاؤ سب کچھ بتانے کے لئے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلیسر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ تنویر نے دو گولیاں اٹھائیں اور کرسی سے اٹھ کر اس نے



کیپسول نما ان گولیوں میں سے ایک گولی کو کلیسر کے ایک نتھنے میں ٹھونس دیا جبکہ دوسری گولی اس نے اس کے دوسرے نتھنے میں ٹھونس دی۔ گولیاں اس کے نتھنوں میں پھنس کر رہ گئیں اور تنویر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ابھی تمہیں اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ کلیسر کا چہرہ بگڑتا چلا گیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ناک میں گولیوں سے پیدا ہونے والی سرسراہٹ کی وجہ سے چھینکنا چاہتا ہے لیکن گولیاں اس انداز میں نتھنوں میں پھنس گئی تھیں کہ چھینک باہر نہ نکل رہی تھی اور نہ گولیاں باہر نکل رہی تھیں۔ اس کا سر تیزی سے جھٹکے کھا رہا تھا پھر اس کے جسم نے بھی جھٹکے کھانے شروع کر دیئے اور چہرہ تو انتہائی حد تک بگڑتا چلا جا رہا تھا۔ کلیسر کی حالت واقعی لمحہ بہ لمحہ بد سے بدتر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے اب پانی بہنے لگ گیا تھا۔ منہ کھل گیا تھا اور وہ واقعی ایسے سانپ کی طرح سر کو ادھر ادھر اوپر نیچے پٹخ رہا تھا جس کی جان نکل رہی ہو۔ پھر اچانک زوردار چھینک سے کمرہ گونج اٹھا اور دونوں گولیاں اس کے نتھنوں سے نکل کر نیچے گر پڑیں لیکن تنویر خاموش بیٹھا رہا تھا۔ پھر تو جیسے کمرہ مسلسل چھینکوں سے گونج اٹھا لیکن اب کلیسر کی بدتر حالت تیزی سے نارمل ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد اس کی چھینکیں رک گئیں اور اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

" یہ تو ابتدا تھی کلیسر۔ میں نے جان بوجھ کر ان گولیوں کو تمہارے نتھنوں میں مزید آگے نہ دھکیلا تھا ورنہ یہ کسی صورت بھی باہر نہ آتیں اور نہ ہی تم چھینک سکتے۔ البتہ تمہیں اب احساس ہو گیا ہو گا کہ ایسا کرنے سے کیا حالت ہوتی ہے اور میرے پاس خشک گولیوں کا خاصا بڑا ذخیرہ موجود ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کلیسر کی اس حالت سے لطف اندوز ہو رہا ہو۔

" تم جو جی چاہے کر لو میں نہیں بتاؤں گا"...... کلیسر نے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے تمہاری مرضی"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس میں سے مزید دو گولیاں نکال لیں۔

" سنو۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہمارے ساتھ صلح کر لو"...... کلیسر نے کہا۔

" صلح۔ کیا مطلب"...... تنویر نے چیمبر بند کر کے مشین پسٹل کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" تم لیبارٹری کا مشن چھوڑ دو جبکہ میں اسرائیل کے صدر اور لارڈ بوفمین سے تمہیں گارنٹی دلوا دوں کہ اسرائیل یا اس کی ایجنسیاں آئندہ کبھی پاکیشیا کے خلاف حرکت میں نہ آئیں گی"...... کلیسر نے جواب دیا۔

" سوری۔ مجھے تم یہودیوں پر قطعاً اعتبار نہیں ہے"...... تنویر



نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نئی گولیاں اٹھائے کلیسر کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک کلیسر کے سر کی بھرپور ٹکر اس کے پیٹ پر لگی اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹا تو کرسی سے ٹکرا کر کرسی سمیت پیچھے فرش پر الٹ گیا۔ اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ تنویر تڑپ کر اٹھا لیکن دوسرے لمحے اس کی کنپٹی پر ایک زوردار ضرب لگی اور وہ اچھل کر واپس نیچے جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر سائیڈ پر جا گرا اور پھر الٹی قلابازی کھا کر وہ اٹھا ہی تھا کہ کلیسر جس نے اس کے اٹھنے پر اسے لات مارنی چاہی تھی گھوم کر سیدھا ہو چکا تھا اور اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔

" تمہارا خیال تھا کہ میں رسیاں نہ کھول سکوں گا اور نہ توڑ سکوں گا لیکن دیکھ لو میں نے انہیں کھول بھی لیا ہے اور توڑ بھی دیا کیونکہ تم سے انتہائی حماقت ہوئی ہے کہ تم نے گاؤن پر رسیاں باندھی تھیں اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تمہاری جیب میں مشین پسٹل بھی موجود ہے لیکن اس کے باوجود یقین کرو میں پلک جھپکنے سے بھی پہلے تمہیں ہلاک کر سکتا ہوں"...... کلیسر نے انتہائی ٹھنڈے سے لہجے میں کہا۔

" اوکے پھر اطمینان سے پلک جھپکا لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ کلیسر نے یکلخت اس پر چھلانگ لگا دی۔ تنویر

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

نے دائیں طرف جھکائی دینے کی کوشش کی لیکن کلیسر ہوا میں ہی دائیں طرف کو پلٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی تنویر اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا لیکن اس کے ساتھ ہی کلیسر ہوا میں ہی اڑتا ہوا ایک دھماکے سے کمرے کی عقبی دیوار سے جا ٹکرایا جبکہ تنویر کی ٹانگیں اسے اچھالنے کے بعد واپس نہ مڑیں بلکہ وہ اسی انداز میں اس کے سر کی طرف اٹھتی چلی گئیں اور کلیسر ابھی دیوار سے ٹکرا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ تنویر کی دونوں جڑی ہوئی لاتیں پوری قوت سے کلیسر کے سینے پر پڑیں اور کلیسر کے حلق سے بے اختیار ایک طویل چیخ نکل گئی جبکہ تنویر ضرب لگا کر تیزی سے سائیڈ پر پلٹا اور دوسرے لمحے وہ کسی چابی بھرے کھلونے کی طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کلیسر ضرب کھا کر دوبارہ دیوار سے ٹکرایا اور پھر ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح نیچے گرتا چلا گیا اور تنویر اسے اس انداز میں گرتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے رکا ہی تھا کہ کلیسر کا جسم کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے تنویر پیٹ پر اس کے سر کی زوردار ضرب کھا کر کسی گیند کی طرح اچھل کر کولہوں کے بل سامنے والی دیوار کی جڑ میں جا بیٹھا اور اس کا سر خوفناک جھٹکے سے دیوار سے ٹکرایا اور تنویر کو پہلی بار محسوس ہوا کہ اس کے ذہن پر سیاہ دھواں سا چھا رہا ہے۔ اس نے سر کو جھٹکا لیکن اسی لمحے اس کی پسلیوں پر زوردار ضرب لگی اور وہ کسی گیند کی طرح اچھل کر پہلو کے بل سائیڈ پر جا گرا لیکن اس ضرب نے اس کے ذہن پر چھانے والے دھوئیں کو



خود بخود غائب کر دیا تھا۔ کلیسر کی ٹانگ ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے اس کے ہاتھ میں آئی اور دوسرے لمحے کلیسر کسی نیزے کی طرح اڑتا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ دیوار سے سر کے بل جا ٹکرایا۔ اسے ہاتھ آگے بڑھانے کی بھی مہلت نہ ملی تھی کیونکہ تنویر کا یہ داؤ اس کی سمجھ میں نہ آیا تھا۔ چونکہ اس نے ضرب لگانے کے لئے اپنی ٹانگ کے ساتھ ساتھ اپنے جسم کو اکڑائے ہوئے تھا اس لئے تنویر کو یہ داؤ لگانے کا موقع مل گیا تھا۔ کلیسر کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو تنویر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ویل ڈن تنویر۔ تم نے واقعی انتہائی شاندار داؤ لگایا ہے۔ ویل ڈن"...... دروازے پر کھڑے خاور نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"خاصا تیز آدمی ثابت ہوا ہے"...... تنویر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ رسیوں سے کیسے آزاد ہو گیا تھا"...... خاور نے کلیسر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہم نے واقعی حماقت کی تھی کہ تولیے کے موٹے گاؤن پر رسیاں باندھ دی تھیں جس کی وجہ سے اس نے جھٹکا دے کر رسیاں توڑ لیں اور موٹے گاؤن کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف نہ ہوئی"...... تنویر نے جواب دیا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"لیکن یہ تو نائیلون کی باریک رسی ہے۔ یہ آسانی سے تو نہیں ٹوٹتی"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر جب اس نے کرسی پر اور نیچے پڑی ہوئی رسی کو اٹھا کر دیکھا تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ رسی ایک جگہ سے واقعی ٹوٹی ہوئی تھی۔

"اس کے جسم میں تو واقعی بھینسے جیسی طاقت ہے"...... خاور نے کہا۔

"اب مسئلہ یہ ہے کہ اس سے اگلوایا کیسے جائے۔ میں نے کوشش تو کی ہے لیکن یہ خاصا سخت جان ثابت ہو رہا ہے"۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب تم باہر جا کر نگرانی کرو اور مجھے کوشش کرنے دو"۔ خاور نے کہا۔

"تم کیسے معلوم کر لو گے"...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے سٹور میں ایک اور چیز دیکھی ہے جس کی مدد سے یہ یقیناً بول پڑے گا"...... خاور نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہے وہاں۔ مجھے بتاؤ"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"تم اسے اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور اسے رسی سے باندھو۔ میں نے آتا ہوں۔ ویسے تمہیں سمجھ نہ آئے گی"...... خاور نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تنویر نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے کلیسر کو اٹھا کر دوبارہ کرسی پر ڈالا اور ایک بار پھر اسے رسی سے باندھنا شروع کر دیا



لیکن اس بار اس نے رسی کے دو بل اس کی گردن کے گرد دے کر گردن کے پیچھے گانٹھ لگا دی تاکہ اگر پہلے کی طرح کلیسر رسی توڑے یا کھولنے کے لئے زور لگائے تو گردن میں باریک رسی کے گھس جانے کی وجہ سے ناکام رہے۔ تھوڑی دیر بعد خاور واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی جس کے درمیان میں لوہے کا ایک لٹو سا تھا جس کے درمیانی سوراخ میں سے رسی گزاری گئی تھی اور ایسے ہی دو لٹو رسی کے دونوں سروں پر موجود تھے۔

"یہ کیا ہے"...... تنویر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ شعور کو ماؤف کر کے لاشعور کو آگے لے جانے کا مقامی حربہ ہے۔ ایک بار میں نے عمران کو اس سے کام لیتے ہوئے دیکھا تھا اور یہ کلیسر کے پاس موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کلیسر بھی اسے استعمال کرتا رہتا ہے"...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اس رسی کو کلیسر کے سر کے گرد مخصوص انداز میں باندھنا شروع کر دیا۔ درمیانی لٹو اس نے اس کی دائیں کنپٹی پر رکھ کر دونوں لٹوؤں کو گھما کر رسی کے درمیان اکٹھا کر دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ اور پھر تماشہ دیکھو"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے ایک بار پھر کلیسر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ کچھ دیر بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹا لئے اور کلیسر سے کچھ فاصلے پر ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

" پوچھ گچھ تم کرو گے"...... خاور نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ چند لمحوں بعد کلبیسر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" تم اچھے لڑاکے ہو کلبیسر۔ لیکن ابھی تمہیں مزید ٹریننگ کی ضرورت ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ۔ یہ تم نے میرے سر پر کیا باندھ رکھا ہے"...... کلبیسر نے سر اوپر کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

" یہ تمہارا ہی لٹوؤں والا حربہ ہے اور چونکہ تم اسے خود استعمال کرتے رہتے ہو اس لئے تمہیں معلوم ہو گا کہ یہ کیسا کام کرتا ہے"۔ خاور نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا تمہیں۔ تم ایسا مت کرو۔ سنو۔ ہم سے صلح کر لو"۔ اس بار کلبیسر نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ تمہارے اور ہمارے درمیان صلح نہیں ہو سکتی"۔ تنویر نے پہلے کی طرح صاف جواب دیا جبکہ خاور نے لٹوؤں کو ایک دوسرے کے ساتھ تیزی سے گھمانا شروع کر دیا اور رسی ایک دوسرے کے ساتھ گھومنے کی وجہ سے سخت ہوتی چلی جا رہی تھی اور کنپٹی پر موجود لٹو کا دباؤ تیزی سے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد کلبیسر کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنا شروع ہو گئیں۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... کلبیسر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن خاور نے اپنا کام جاری رکھا اور پھر کلبیسر کی آنکھیں یکلخت بند ہو گئیں۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔



" یہ تو بے ہوش ہو گیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

" ابھی خود ہی ہوش میں آ جائے گا لیکن اب اس کا شعور ختم ہو جائے گا"...... خاور نے لٹوؤں کو آہستہ سے گھماتے ہوئے کہا اور پھر واقعی ایک جھٹکے سے کلبیسر کی آنکھیں کھلیں اور تنویر نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں سے شعور کی چمک غائب ہو چکی تھی۔ اس کا منہ بار بار کھل اور بند ہو رہا تھا۔

" اب پوچھو۔ اب اس کا لاشعور سامنے آ گیا ہے"...... خاور نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لٹوؤں کو مزید گھمانا بند کر دیا۔

" ایرو میزائل لیبارٹری کہاں ہے"...... تنویر نے اونچی آواز میں پوچھا۔

" گگ۔ گگ۔ گوام کی پہاڑی کے نیچے"...... کلبیسر کے منہ سے نکلا اور پھر تنویر نے اس سے وہاں کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں پوچھنا شروع کیا ہی تھا کہ اچانک کلبیسر کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ اس کے منہ سے نیلے رنگ کے بلبلے چند لمحوں کے لئے نکلے اور پھر ختم ہو گئے۔

" اوہ۔ یہ تو ختم ہو گیا ہے۔ اس کے دانتوں میں زہریلا کیپسول تھا"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو خاور ایک طویل سانس لیتے ہوئے لٹوؤں کو چھوڑ کر ایک طرف ہٹ گیا۔

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

"ہاں۔ہمیں اس کا خیال ہی نہ آیا تھا"...... خاور نے کہا۔

"لیکن اس کا شعور تو سو چکا تھا۔ پھر اس نے کیسے خودکشی کر لی
ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید اس کے لاشعور میں یہ بات موجود تھی کہ زیادہ دباؤ پڑنے
پر وہ خودکشی کر لے گا۔ بہرحال اب یہ بات تو کنفرم ہو گئی ہے کہ
آسکر نے جو کچھ بتایا تھا وہ درست تھا۔ باقی کام وہاں جا کر ہو جائے
گا"...... خاور نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کوٹھی کی تلاشی لے لیں۔شاید یہاں سے کوئی مزید کلیو مل
جائے"...... خاور نے کہا۔

"نہیں۔یہاں سے کیا ملنا ہے۔ایسے ایجنٹ ایسی چیزیں تب
رکھا کرتے۔یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ غسل کرنے اور آرام
کرنے کی غرض سے یہاں آیا تھا ورنہ ہمیں یہاں سے ناکام واپس لوٹنا
پڑتا"...... تنویر نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی
برآمدے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔



ریڈ لائن کلب متوسط درجے کا کلب تھا البتہ اس میں آنے جانے
وں کی زیادہ تعداد فلسطینیوں کی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی
ی میک اپ میں اس برائے فروخت والی کوٹھی سے ایک ایک
کے نکلے اور پھر وہ علیحدہ علیحدہ بسوں میں سوار ہو کر ریڈ لائن کلب
تھے۔ سب سے آخر میں عمران پہنچا تھا کیونکہ وہ سب سے آخر میں
کوٹھی سے نکلا تھا۔ اس کے ساتھی اس دوران اندر ہال میں دو دو
صورت میں مختلف میزوں پر بیٹھے قہوہ پینے میں مصروف رہے تھے۔
ان ہال میں داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر ہال پر ڈالی اور پھر وہ
ھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک فلسطینی نوجوان موجود تھا۔

"میرا نام قاسم ہے اور مجھے سردار ہاشم سے ملنا ہے۔ میرے
ست عبدالقادر نے ان سے فون پر میرے لئے ملاقات کا وقت لیا
......" عمران نے اس فلسطینی نوجوان سے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"جی اچھا۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... اس نوجوان نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"باس۔ کاؤنٹر پر ایک صاحب آئے ہیں جو اپنا نام قاسم بتا رہے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ ان کے لئے آپ کے دوست عبدالقادر نے ملاقات کا وقت لیا ہوا ہے"...... کاؤنٹر مین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بائیں ہاتھ پر آخر میں راہداری ہے اس کے آخر میں باس کا آفس ہے آپ وہاں چلے جائیں۔ باس آپ کے منتظر ہیں"...... کاؤنٹر مین نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ ایسے کلبوں میں اسرائیلی مخبر ہر وقت موجود رہتے ہیں اس لئے وہ کوئی مزاحیہ بات یا حرکت نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ سنجیدگی سے چلتا ہوا اس راہداری میں گیا۔ راہداری کے آخر میں واقعی ایک دروازہ موجود تھا جس کے باہر ایک فلسطینی نوجوان کھڑا تھا۔

"میرا نام قاسم ہے"...... عمران نے فلسطینی سے کہا۔

"اندر چلے جائیں"...... اس فلسطینی نے دروازے پر دباؤ ڈال کر اسے کھولتے ہوئے کہا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا



آفس تھا جس کی جدید انداز کی آفس ٹیبل کے پیچھے ادھیڑ عمر سردار ہاشم بیٹھا ہوا تھا۔

"میرا نام قاسم ہے"...... عمران نے اندر داخل ہو کر مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آئیے۔ جناب۔ آئیے۔ خوش آمدید"...... ادھیڑ عمر سردار ہاشم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ آفس محفوظ ہے۔ میں پورا سلام کر سکتا ہوں"...... عمران نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اس نے بات بدلے ہوئے لہجے میں ہی کی تھی۔

"پورا سلام۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ۔ اچھا۔ اچھا۔ ہاں آؤ اندر چلتے ہیں"...... سردار ہاشم نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر کسی سے کہا کہ وہ مہمان سے ضروری بات چیت میں مصروف ہے اس لئے اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے جناب قاسم صاحب"...... سردار ہاشم نے اس بار مسکراتے ہوئے اور قاسم کے نام پر معنی خیز انداز میں زور دیتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا کیونکہ سردار ہاشم کے اس انداز سے وہ سمجھ گیا تھا کہ سردار ہاشم نے اسے پہچان لیا ہے۔ ایک چھوٹی سی راہداری سے گزر کر وہ ایک اور کمرے میں آئے تو سردار ہاشم نے کمرے کا دروازہ بند کر کے دیوار پر موجود سوئچ پینل کے چند بٹن

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

پریس کر دیئے۔

"تو آپ علی عمران ہیں"...... سردار ہاشم نے مڑتے ہی انتہائی
پر خلوص لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سردار ہاشم تیزی سے
آگے بڑھا اور اس طرح عمران سے لپٹ گیا جیسے بچھڑا ہوا بچہ اپنی ماں
کو دیکھ کر اس سے لپٹتا ہے۔

"ارے ارے یہ ڈگریاں تو رعب ڈالنے کے لئے ہیں۔ میری
جیب میں نہیں ہیں"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا
سردار ہاشم بے اختیار ہنس کر پیچھے ہٹ گیا۔

"آج طویل عرصے بعد میری آپ سے ملاقات کی خواہش پوری
ہوئی ہے ورنہ پہلے تو ہمیشہ فون پر ہی گفتگو ہوتی تھی"...... سردار
ہاشم نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں کہا تو عمران اس کے اس خلوص پر
بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس گرمجوش استقبال کا شکریہ۔ میرے ساتھی ہال میں موجود
ہیں اور ہمیں اسرائیل کی تین سیکرٹ ایجنسیاں تلاش کر رہی ہیں
اس لئے آپ چند لمحے میری بات سن لیں ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت
ہے"...... عمران نے کہا تو سردار ہاشم بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ جناب آپ حکم تو کریں۔ میں کیا میری پوری تنظیم آپ
کے لئے اپنی جانیں دینے کے لئے تیار ہے۔ آپ اور آپ کے ساتھی



فلسطینیوں کے سب سے بڑے محسن ہیں"...... سردار ہاشم نے پہلے
جیسی گرمجوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"سب سے پہلے تو ہمیں جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کے بارے
میں معلومات چاہئیں"...... عمران نے کہا۔ وہ دونوں اب کرسیوں
پر بیٹھ چکے تھے اور جیوش چینل کا نام سن کر سردار ہاشم کے چہرے پر
انتہائی گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

"اور"...... سردار ہاشم نے کہا۔

"مخصوص نوعیت کا اسلحہ، دو گاڑیاں اور ایک ایسی رہائش گاہ
جس کا علم آپ کے علاوہ آپ کی تنظیم کے کسی ممبر کو نہ ہو"۔ عمران
نے کہا۔

"یہ شرط آپ نے کیوں لگائی ہے کہ میری تنظیم کے کسی ممبر کو
اس کا علم نہ ہو۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... سردار ہاشم نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ جیوش چینل نے باقاعدہ ایک سیکشن
تیار رکھا ہے جس کا نام سٹار سیکشن ہے اور اس کا کام ہی فلسطینی
گروپوں اور تنظیموں میں اپنے آدمی شامل کرانا ہے یا خریدنا ہے اور
جیوش چینل کے مخبر ہر چھوٹی بڑی تنظیم میں شامل ہو چکے ہیں اس
لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہارے کسی ممبر کو ان باتوں کا علم ہو
سکے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہو گی۔ رہائش گاہ، اسلحہ اور گاڑیاں تینوں

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

چیزیں تو میں آپ کو فوری مہیا کر سکتا ہوں مگر"...... سردار ہاشم نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ جیوش چینل ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی نہیں کر سکتے یا کرنا نہیں چاہتے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ میرا مقصد یہ تھا کہ جیوش چینل کا انچارج کلیسر یہ بات جانتا ہے کہ پورے تل ابیب میں موجود فلسطینیوں میں سے صرف میری ذات اس کے بارے میں جانتی ہے ورنہ باقی فلسطینی تنظیمیں آج تک سر پٹک کر رہ گئی ہیں لیکن وہ ہیڈ کوارٹر کو تلاش نہیں کر سکیں اور میں نے چونکہ حلف اٹھایا ہوا ہے کہ اس کی نشاندہی نہیں کروں گا اور میں آج تک اس حلف پر قائم ہوں لیکن آپ کے لئے میں یہ حلف بھی توڑ سکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس ہیڈ کوارٹر کو ختم کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکے تو کلیسر لامحالہ سمجھ جائے گا کہ آپ کو نشاندہی میں ہی کر سکتا ہوں۔ پھر میں کیا میری پوری فیملی عبرتناک موت کا شکار ہو جائے گی"...... سردار ہاشم نے کہا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ کیا کلیسر آپ کا دوست ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آپ اسے میرا دوست بھی کہہ سکتے ہیں۔ دراصل ایک بار ایکریمیا میں میری وجہ سے کلیسر ایک سچوئیشن میں موت کے منہ سے



بچ نکلا تھا۔ تب سے وہ میری بڑی عزت کرتا ہے۔ پھر جب وہ مستقل طور پر تل ابیب آگیا تو اس نے مجھ سے مسلسل رابطہ رکھا اور پھر میرے اصرار پر اس نے مجھے ہیڈ کوارٹر کی سیر بھی کرائی لیکن پہلے اس نے مجھ سے حلف لے لیا۔ اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر کے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ اس پر ریڈ کرنا تقریباً ناممکن ہے"...... سردار ہاشم نے کہا۔

"سردار ہاشم میں سمجھتا ہوں کہ آپ کیوں بتانے سے گریز کر رہے ہیں لیکن آپ جانتے ہیں کہ جیوش چینل نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف کیسے کیسے بھیانک منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ اس کے باوجود آپ اپنی جان کو زیادہ عزیز قرار دے رہے ہیں۔ کیا آپ یہ نہیں چاہتے کہ جیوش چینل کا خاتمہ کر کے تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس کے شر سے بچایا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"میں تو یہی چاہتا ہوں سردار عمران لیکن میں تو اس لئے ہچکچا رہا تھا کہ آپ ایسا نہ کر سکیں گے۔ بہرحال ٹھیک ہے آپ کی بات نے واقعی مجھے قائل کر دیا ہے۔ میری جان کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور ویسے بھی مسلمانوں کو یقین ہوتا ہے کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں۔ جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر سینا روڈ پر سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی بڑی سی عمارت میں ہے۔ یہ عمارت خاصی وسیع و عریض ہے اور بظاہر اس میں سینا کلب بنا ہوا ہے لیکن یہ کلب صرف دکھاوا ہے۔ اس کے نیچے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

تہہ خانے اور عقبی کمروں میں جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر ہے اور اوپر اور نیچے ہر طرف انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اور ان کی مرضی کے بغیر ہیڈ کوارٹر میں کوئی مکھی بھی زندہ داخل نہیں ہو سکتی"۔ سردار ہاشم نے کہا۔

"آپ اس کے اندر گئے تھے۔ کیا آپ تفصیل بتا سکتے ہیں"۔ عمران نے پوچھا تو سردار ہاشم نے تفصیل بتانا شروع کر دی اور عمران یہ تفصیل سن کر واقعی بے حد حیران ہو گیا۔ اس قدر سخت انتظامات تو اس نے بڑی بڑی لیبارٹریوں میں بھی نہ دیکھے تھے۔

"ایسے ہیڈ کوارٹر کے کئی راستے ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو اس کے کسی خفیہ راستے کا علم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے"...... سردار ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سینا کلب کا مینجر یا ہیڈ کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کلیسر کا خصوصی نائب جیکارڈ ہے۔ وہ بھی کلیسر کے ساتھ ہی ایکریمیا سے آیا ہے اور انتہائی شاطر آدمی ہے۔ جب تک کلیسر ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہے تو جیکارڈ صرف کلب کا مینجر بنا رہتا ہے لیکن کلیسر کی عدم موجودگی میں وہ پورے ہیڈ کوارٹر کا انچارج بن جاتا ہے"...... سردار ہاشم نے جواب دیا۔

"کلیسر کے آنے سے پہلے اس عمارت میں کیا ہوتا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔



"پہلے بھی یہ کلب تھا۔ اس وقت بھی اس کا نام سینا کلب تھا لیکن اس وقت پوری عمارت میں کلب قائم تھا۔ اس عمارت کا مالک لارڈ بوفمین ہے اور سینا کلب کا مالک بھی وہی ہے۔ پھر اسے جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر بنا دیا گیا اور سینا کلب کو چند کمروں تک محدود کر دیا گیا"...... سردار ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ عمارت کب تعمیر ہوئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ تقریباً دس بارہ سال پہلے تعمیر ہوئی تھی۔ کیوں"...... سردار ہاشم نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس کا نقشہ لازماً یہاں کے کسی ماہر نے ہی بنایا ہو گا۔ کیا آپ اس کے بارے میں جانتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سردار ہاشم بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا کہ آپ کس لائن پر سوچ رہے ہیں۔ ویری گڈ۔ واقعی آپ کا ذہن بہت گہرائی میں سوچتا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ ماہر وفات پا چکا ہے۔ اس کا نام ڈی سلوا تھا اور وہ تل ابیب کا مشہور ماہر تعمیرات تھا۔ اسے ایک سال ہوا ہے فوت ہوئے"...... سردار ہاشم نے کہا۔

"اس کا سامان اور اس نے جو نقشے بنائے ہوں گے ان کی نقلیں وغیرہ اب کس کے قبضے میں ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"اس کے بیٹے کے قبضے میں لیکن ڈی سلوا کی وفات کے بعد اس کا بیٹا یہاں اپنی تمام جائیداد فروخت کر کے ایکریمیا شفٹ ہو چکا ہے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہو گا کیونکہ میرا اس سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا"...... سردار ہاشم نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اب آپ باقی کام کب کریں گے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سردار ہاشم اٹھا اور ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے ایک خفیہ خانے سے اس نے ایک چابی نکالی جس کے ساتھ باقاعدہ ٹوکن موجود تھا۔

"ریگل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر پندرہ۔ اس کوٹھی میں دو کاریں بھی موجود ہیں اور خصوصی ساخت کا اسلحہ بھی۔ یہ میرا خصوصی پوائنٹ ہے جس کے بارے میں سوائے میری ذات کے اور کوئی نہیں جانتا"...... سردار ہاشم نے چابی عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کا اسلحہ ہے وہاں"...... عمران نے پوچھا تو سردار ہاشم نے اسلحے کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ کام چل جائے گا۔ اوکے اب مجھے اجازت"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے آپ نے نہ کچھ پیا نہ کچھ کھایا"...... سردار ہاشم نے چونک کر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ پہلے ہی کافی وقت ہمیں اندر بات کرنے میں لگا ہے۔ میں کسی کو مشکوک نہیں ہونے دینا چاہتا۔ پھر ملاقات ہوئی تو کھا پی لیں گے"...... عمران نے کہا اور سردار ہاشم نے اثبات میں سر ہلا



دیا اور پھر وہ واپس آفس پہنچ گئے۔ عمران آفس سے نکل کر ہال میں آیا اور اس نے سر پر ہاتھ رکھ کر مخصوص اشارہ کیا اور پھر کلب سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے اور عمران نے انہیں کوٹھی کے بارے میں بتا کر وہاں پہنچنے کی ہدایت کی اور وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ سب سے آخر میں عمران قریب ہی موجود ایک بس سٹاپ کی طرف بڑھ گیا تا کہ وہ خود بھی اس کوٹھی تک پہنچ سکے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن سے کام لیتے ہوئے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرے گا کیونکہ اب واقعی اس کے پاس وقت نہیں تھا اور وہ جانتا تھا کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ان کے ٹریس ہونے کا اندیشہ بڑھتا جائے گا۔

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

کار خاصی تیز رفتاری سے اس سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں سے گوام پہاڑی کی طرف جانے والی ذیلی سڑک نکلتی تھی۔ یہ مین روڈ تھا اس لئے اس سڑک پر بسوں، کاروں ویگنوں اور بڑے بڑے ٹرکوں کی خاصی تعداد رواں دواں تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر خاور موجود تھا۔

"آخر تم نے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا کوئی پلان تو بنایا ہو گا جبکہ تم نے مجھے کچھ نہیں بتایا"...... خاور نے کہا۔

"پلان بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جتنے پلان بنائیں گے اتنا ہی نہ صرف وقت ضائع ہو گا بلکہ ہم پھنس جائیں گے"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"تو کیا ہم دونوں اس طرح کار دوڑاتے لیبارٹری پہنچ جائیں گے اور اسے تباہ کر کے واپس آ جائیں گے"...... خاور نے منہ بناتے



ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تم بھی لیڈر بنتے ہی عمران کی طرح سب کچھ چھپانے لگ گئے ہو"...... خاور نے کہا تو تنویر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمارے پاس مشین پسٹل موجود ہیں اور میک اپ کا سامان بھی۔ لیبارٹری کے اوپر پہاڑی پر ایئر فورس کا آپریشنل سپاٹ ہے۔ ظاہر ہے وہاں لوگ ہوں گے۔ چیک پوسٹ بھی ہو گی اور وہاں لوگ آتے جاتے رہتے ہوں گے اور اس ذیلی سڑک پر وہی لوگ آتے جاتے ہوں گے جو لیبارٹری یا ایئر فورس کے آپریشنل سپاٹ پر کام کرتے ہوں گے اس لئے ہم اس ذیلی سڑک پر مڑنے کے بعد کار کو کسی مناسب جگہ پر چھپا دیں گے اور پھر وہاں جانے والی کسی بھی کار کو روکیں گے۔ ان میں موجود افراد کو پکڑ کر ایک طرف لے جائیں گے اور ان سے پوچھ گچھ کریں گے۔ ان کے لباس پہن لیں گے اور ان کے شناختی کارڈ حاصل کر لیں گے۔ ان کا میک اپ کریں گے اور پھر ان کی کار میں وہاں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ بہرحال لیبارٹری ہم نے تباہ کرنی ہے"...... تنویر نے کہا تو خاور نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اچھا تو یہ پلان ہے تمہارے ذہن میں۔ ٹھیک ہے ان حالات میں اور کیا کیا جا سکتا ہے حالانکہ اس پلان میں سینکڑوں خامیاں نکالی

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

جا سکتی ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ ہماری قدوقامت کے افراد ہمیں مل
جائیں۔ پھر ہم ان کی آواز اور لہجے کی نقل بھی نہیں کر سکتے اس کے
علاوہ وہ ماہرین میں شامل ہوں گے اور ہم وہ کام بھی سرانجام نہیں
دے سکتے۔ ایسی صورت میں ہمارا جو حشر ہو گا وہ ظاہر ہے لیکن اس
کے باوجود بہرحال یہ پلان تو ہے"...... خاور نے کہا تو تنویر بے
اختیار ہنس پڑا۔

"میرے سامنے صرف مقصد ہوتا ہے خاور۔ صرف مقصد۔ میرا
مقصد ہے لیبارٹری کو تباہ کرنا اور بس۔ باقی تفصیلات غیر ضروری
ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے تو پھر
کیا ہو جائے گا۔ موت تو بہرحال آنی ہے اور اگر ہماری موت اس جگہ
اور ان لوگوں کے ہاتھوں لکھی گئی ہے تو ہم کسی طرح بھی بچ نہیں
سکتے اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر موت ہمارے قریب ہی نہیں آ سکتی
اور اگر موت آ بھی جائے تو بہرحال کسی عظیم مقصد کے لئے مرنا مجھے
سب سے زیادہ مرغوب ہے"...... تنویر نے جواب دیا تو خاور حیرت
سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

"بہت خوب۔ میں تو تمہیں ایک جذباتی انسان ہی سمجھتا رہا تھا
تم تو واقعی عظیم آدمی ہو"...... خاور نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس
پڑا۔

"عظیم کوئی نہیں ہوتا۔ عظیم صرف مقصد ہوتا ہے"...... تنویر
نے کہا اور پھر انہیں دور سے وہ جہازی سائز کا سائن بورڈ نظر آنے لگا



گیا جو ایئر فورس کے اسپیشل سپاٹ کے بارے میں تھا۔ تنویر نے کار
کی رفتار آہستہ کر لی اور چند لمحوں بعد وہ اس ذیلی سڑک پر مڑ گیا۔
سڑک کی دونوں سائیڈوں میں کافی گھنے درختوں کا ذخیرہ تھا اور پھر
ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ انہیں دور پہاڑی نظر آنے لگ
گئی۔ پہاڑی زیادہ بلند نہ تھی۔ اس پر ایئر فورس کے مخصوص راڈز
وغیرہ نظر آ رہے تھے۔

"یہاں تو سرے سے کوئی ٹریفک ہی نہیں ہے"...... تنویر نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کار سائیڈ پر کسی ذخیرے میں لے جا کر روک دو۔ اب ہمیں
آگے پیدل جانا ہو گا ورنہ ہماری کار دور سے ہی مارک کر لی جائے
گی"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ اب ذہن میں جو تھا وہ تو ختم سمجھو۔ اب تو میرا خیال ہے
کہ چیک پوسٹ سے آدمی اغوا کرنے ہوں گے"...... تنویر نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو دائیں ہاتھ پر نظر آنے والے
درختوں کے ذخیرے کی طرف موڑ دیا۔ کافی اندر لے جا کر اس نے
کار روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ خاور نے عقبی سیٹوں کے
درمیان پڑے ہوئے ایک بیگ کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔

"آؤ"...... تنویر نے کہا اور پھر وہ دونوں درختوں کی اوٹ لیتے
ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی آگے جانے کے بعد وہ ایک جگہ
ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ کچھ فاصلے کے بعد یکلخت درخت ختم ہو گئے

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہاں سے باقاعدہ درختوں کو کاٹ دیا گیا ہو۔ دور ایک چیک پوسٹ بھی نظر آ رہی تھی جس پر دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح محافظ موجود تھے۔ ایک طرف دو کمرے بنے ہوئے تھے۔ سڑک پر راڈ لگا ہوا تھا۔ وہ سب لوگ انتہائی چوکنا نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے انہیں ان دونوں کمروں کی چھتوں پر بھی حرکت کے آثار نظر آ گئے تو وہ چونک کر غور سے دیکھنے لگے اور دوسرے لمحے ان کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ چھت پر باقاعدہ بھاری مشین گنیں نصب تھیں اور وہاں بھی لوگ موجود تھے۔ چیک پوسٹ کی دونوں سائیڈوں پر خاردار تاروں کی باڑ دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جس کے ہر ستون پر باقاعدہ بلب روشن تھا حالانکہ اس وقت دن تھا لیکن اس کے باوجود بلب جل رہے تھے اور تنویر اور خاور دونوں ان کے جلنے کی وجہ سمجھ گئے کہ یہ اس بات کی نشاندہی تھی کہ ان تاروں میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا ہے اور اگر اسے بند کیا جائے تو جلتے ہوئے بلب ظاہر ہے آف ہو جائیں گے اور سب کو فوراً معلوم ہو جائے گا کہ کرنٹ آف ہو چکا ہے۔

" یہ لوگ تو واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے انتہائی حد تک خوفزدہ ہیں"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہاں۔ لگتا ہے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ پاکیشیائی فوج یہاں حملہ



کرنے والی ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب یہی صورت ہو سکتی ہے کہ میں آگے جاؤں اور تم یہیں رکو۔ ظاہر ہے مجھے چیک کر لیا جائے گا اور پھر وہ لوگ مجھے پکڑنے کے لئے میری طرف بڑھیں گے اور مجھے چیکنگ کے لئے اندر کمرے میں لے جائیں گے وہاں میں ایکشن میں آ جاؤں گا۔ اوپر موجود لوگ مجھے نشانہ نہ بنا سکیں گے تو لامحالہ نیچے آ جائیں گے۔ پھر تم سامنے آ جانا اور وہ لازماً تمہاری طرف بڑھیں گے۔ پھر میں عقب میں انہیں نشانہ بنا لوں گا۔ اس کے بعد ہم آگے بڑھ جائیں گے"...... تنویر نے باقاعدہ پلان بتاتے ہوئے کہا۔

" جو حالات نظر آ رہے ہیں اور یہاں سے چیک پوسٹ تک جتنا فاصلہ ہے ان حالات میں تمہاری یہ پلاننگ سراسر غیر دانشمندانہ ہے۔ اس طرح ہم اتنے افراد کو کسی صورت بھی ہلاک نہ کر سکیں گے اور پھر اوپر موجود لوگ بھاری مشین گنوں سے ہمیں ایک لمحے میں بھون کر رکھ دیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مشکوک افراد کو پکڑنے کی بجائے انہیں دور سے ہی گولی مارنے کا حکم دیا گیا ہو"۔ خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آؤ واپس چلیں۔ اس کار میں بیٹھ کر پھر آئیں۔ ظاہر ہے کار کی وجہ سے یہ لوگ قریب آنے تک ہمیں ہلاک نہ کریں گے اور پھر ہم ان کے قریب ہوتے ہی اتر کر ایکشن میں آ جائیں گے۔ تم مشین گن

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

سنبھال لینا جبکہ میں میزائل گن کی مدد سے یہ دونوں کمرے ہی اڑا دوں گا۔ اچانک فوری اور انتہائی تیز رفتار ایکشن ہی سے ہم اس سچوئیشن کو کور کر سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں"...... خاور نے کہا۔

" لیکن اس طرح تو بموں کے دھماکوں کی آوازیں ایئر فورس آپریشنل سپاٹ تک پہنچ جائیں گی اور پھر ہمیں روکنے یا ختم کرنے کے لئے وہ نجانے کون کون سے حربے اختیار کریں۔ صرف فائرنگ کی آواز وہاں تک نہیں پہنچ سکتی"...... تنویر نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ چلو فائرنگ ہی کریں گے لیکن اس کے لئے ان کے قریب پہنچنا ضروری ہے"...... خاور نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آکر کار میں بیٹھ گئے کار کی سائیڈ سیٹ کے نیچے باکس میں میزائل گنوں کے کھلے ہوئے پارٹس اور میزائل موجود تھے اور مشین گنوں کے پارٹس بھی تھے۔ چنانچہ خاور نے بیٹھنے سے پہلے باکس سے دو مشین گنوں کے پارٹس نکالے اور پھر انہیں جوڑ کر اس نے مشین گنیں تیار کیں اور پھر ان میں میگزین فل کر کے خاور نے ایک مشین گن تنویر کی طرف بڑھا دی جبکہ دوسری اپنے ہاتھ میں لے کر وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تنویر نے مشین گن اس انداز میں ایڈجسٹ کر لی کہ وہ باہر سے نظر بھی نہ آئے اور وہ جب چاہے آسانی سے اسے اٹھا کر نیچے بھی اتر سکے۔

" جیسے ہی میں کار روکوں تم نے فائر کھول دینا ہے"...... تنویر نے کہا۔ وہ شاید ایکشن لینے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہا تھا۔



" نہیں۔ اس طرح ہم پھنس سکتے ہیں۔ وہ اوپر سے کار پر ہی فائر کھول دیں گے۔ ہمیں نیچے اتر کر بجلی کی سی تیزی سے فائرنگ کرتے ہوئے ان کمروں کے نیچے پہنچنا ہو گا تاکہ اوپر کی فائرنگ سے محفوظ رہ سکیں۔ پھر تم نیچے والوں کو روک لینا اور میں اوپر جاؤں گا"۔ خاور نے کہا اور تنویر نے ایک بار پھر اس کی تجویز کی حمایت میں اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار درختوں سے نکل کر سڑک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر سڑک پر پہنچ کر تنویر نے اس کا رخ چیک پوسٹ کی طرف موڑا اور دوسرے لمحے کار خاصی تیز رفتاری سے چیک پوسٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ گو ان دونوں کو معلوم تھا کہ وہ انتہائی خطرناک حالات سے دوچار ہونے جا رہے ہیں لیکن ان دونوں کے چہروں پر گہرا اطمینان موجود تھا۔ وہ اس طرح مطمئن بیٹھے ہوئے تھے جیسے وہ کسی دوستانہ دعوت پر جا رہے ہوں۔ اب چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی تھی اور انہوں نے دیکھا کہ کار کو آتے دیکھ کر چیک پوسٹ پر موجود سب لوگ چوکنا ہو گئے تھے۔ تنویر نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اس نے راڈ سے کچھ پہلے ہی بریک لگائی اور اس کے ساتھ ہی کار کے دونوں سائیڈوں کے دروازے کھلے اور تنویر اور خاور دونوں اچھل کر نیچے اترے۔ اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ خاور نے اپنی سائیڈ پر موجود تین مسلح محافظوں کو ایک ہی برسٹ میں اڑا دیا تھا جبکہ تنویر فائرنگ کرتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے ان کمروں کی

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ خاور بھی تیزی سے کار کے آگے سے مڑ کر کمروں کی طرف بھاگا لیکن اس کی نظریں کمروں کی چھت پر لگی ہوئی تھیں اور اس کے ساتھ ہی اس کی مشین گن تیزی سے دائیں بائیں حرکت کرتی ہوئی فائرنگ کر رہی تھی۔ اسی لمحے دونوں کمروں کی چھتوں سے فائرنگ شروع ہو گئی لیکن گولیاں ان دونوں کے سروں کے اوپر سے گزر رہی تھیں کیونکہ خاور کی فائرنگ کی وجہ سے چھت پر موجود ہیوی مشین گنیں چلانے والے آگے بڑھ کر نشانہ نہ لے رہے تھے اور پھر وہ دونوں کمروں تک پہنچ گئے۔ وہ دونوں ہی ایک لمحے کے لئے دروازے کی سائیڈ میں رکے اور پھر انہوں نے مشین گنوں کا رخ اندرونی طرف کر کے فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر اندر داخل ہو گئے تو دوسرے لمحے وہ تیزی سے واپس مڑے کیونکہ کمرے خالی پڑے ہوئے تھے۔ شاید اندر موجود افراد فائر ہوتے ہی باہر آئے تھے اور پھر تنویر کی فائرنگ سے ہلاک ہو گئے تھے۔ اوپر مشین گنوں کی فائرنگ اب بھی ہو رہی تھی اور اب گولیاں ان کے بالکل قریب گر رہی تھیں لیکن چھت سے باہر نکلے ہوئے شیڈ کی وجہ سے وہ ان گولیوں سے محفوظ تھے۔ البتہ ان کی کار فائرنگ سے چھلنی ہو گئی تھی۔ شاید گولیاں سیٹ کے نیچے باکس تک نہ پہنچ چکی تھیں ورنہ تو کار لازماً دھماکے سے تباہ ہو جاتی۔

" میں عقب پر جا رہا ہوں۔ تم یہاں چیک کرو"...... خاور نے کہا اور تیزی سے کمرے کی سائیڈ سے دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہوا عقبی



طرف کو گیا۔ اس کا خیال تھا کہ عقبی طرف اوپر جانے کے لئے سیڑھیاں موجود ہوں گی لیکن عقبی طرف سپاٹ دیوار تھی۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سیڑھیاں کمرے کے اندر سے ہیں"...... خاور نے کہا اور وہ تیزی سے واپس مڑا ہی تھا کہ اسے سامنے کے رخ پر ایک طرف سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس کے قدم اور تیز ہو گئے اور پھر سائیڈ پر آ کر وہ رک گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ تنویر غائب تھا جبکہ دوسرے کمرے سے کوئی آدمی باہر جھانک رہا تھا اور پھر وہ تیزی سے باہر آیا ہی تھا کہ خاور نے فائر کھول دیا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اسی لمحے تنویر بھی اچھل کر کمرے سے باہر آ گیا۔

" آ جاؤ خاور۔ اب میدان صاف ہے"...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا تو خاور دوڑتا ہوا سامنے آ گیا۔

" کیا ہوا تھا"...... خاور نے کہا۔

" میں نے اس کمرے میں کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنی تو میں فائرنگ کرتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ایک دیوار سے سیڑھیاں نکل کر سامنے آ گئی تھیں اور ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن اٹھائے کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے آ رہا تھا کہ میں نے اس پر فائر کھول دیا۔ اسی لمحے باہر فائرنگ ہوئی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ دوسرے کمرے سے آدمی باہر آیا ہو گا جسے یقیناً تم نے مار گرایا ہو گا"...... تنویر نے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہاں ہر طرف ان کی لاشیں پڑی ہوئی نظر آ

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

رہی تھیں۔

" اب آگے کیسے جایا جائے۔یہاں تو کوئی جیپ بھی نہیں ہے اور کار تو چھلنی ہو چکی ہے"...... خاور نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر کوئی جواب دیتا انہیں عقبی طرف سے دور سے جیپوں کے آنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" اوہ۔ عقبی طرف سے جیپیں آرہی ہیں شاید۔ آؤ"...... تنویر نے کہا اور پھر وہ دونوں دوڑتے ہوئے کمروں کی سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف پہنچ گئے اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ دو فوجی جیپیں تیز رفتاری سے چیک پوسٹ کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

" اوہ۔ یہ فائرنگ کی آوازیں سن کر آرہی ہیں۔ ہمیں ان پر فائر کھول دینا چاہئے"...... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" نہیں تنویر۔ ہماری فائرنگ سے یہ سب ہلاک نہیں ہوں گے اور پھر انہوں نے ہمیں ہر طرف سے گھیر لینا ہے۔ یہ بہرحال یہاں آ کر رکیں گے اور پھر سامنے کے رخ پر جائیں گے۔ اس دوران ہم ایک جیپ اڑا لیں گے اور دوسری کے ٹائروں پر فائر کر کے اسے بے کار کر دیں گے"...... خاور نے کہا۔

" نہیں۔ میں اپنے عقب میں اپنے دشمن زندہ نہیں چھوڑنا چاہتا اس لئے ان کا خاتمہ بہرحال کرنا ہوگا"...... تنویر نے کہا۔

" تو پھر ان میں سے دو اپنے قدوقامت کے آدمی چن کر ان کی



یونیفارم بھی پہن لیں اور میک اپ بھی کر لیں اس طرح ہم بہرحال اس اڈے تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... خاور نے کہا۔

" ہاں۔ یہ ہو سکتا ہے"...... تنویر نے کہا۔ اس دوران دونوں جیپیں قریب پہنچ چکی تھیں۔ چونکہ سڑک پر راڈ موجود تھا اور سائیڈوں پر خاردار تاریں تھیں اس لئے دونوں جیپیں اس راڈ کے پیچھے پہنچ کر رک گئیں اور ان میں سے مسلح فوجی اچھل اچھل کر نیچے اترنے لگے۔ دونوں جیپوں سے اترنے والے فوجیوں کی تعداد آٹھ تھی اور پھر وہ دوڑتے ہوئے اندر کی طرف بڑھنے لگے۔

" آؤ ہم عقبی طرف سے ان جیپوں کے قریب پہنچ جائیں۔ یہ سامنے کے رخ جائیں گے اور پھر عقبی طرف کو آئیں گے"...... تنویر نے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں کمروں کی عقبی دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے اس راڈ کے قریب پہنچ گئے۔ دونوں جیپیں خالی تھیں۔

" ان جیپوں کی اوٹ لے لو۔ یہ ہمارے لئے فائدہ مند رہے گا"...... خاور نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں دوڑتے ہوئے جیسے ہی جیپ کے عقب میں گئے اسی لمحے فوجی دوڑتے ہوئے عقبی طرف پہنچے۔

" اوہ۔ اوہ۔ فائرنگ کرنے والے چلے گئے ہیں۔ ہمیں انہیں آگے چیک کرنا چاہئے"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور تنویر نے دیکھا کہ عقبی طرف چار فوجی تھے جن میں سے دو کیپٹن رینک کے

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

تھے۔ وہ عقبی طرف کھڑے حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے
ہوئے واپس راڈ کی طرف بڑھ رہے تھے اور تنویر نے ہاتھ میں پکڑی
ہوئی مشین گن کی نال جیپ کی سائیڈ سے نکالی اور پھر اس سے پہلے
کہ وہ چاروں اسے مارک کرتے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی
ماحول گونج اٹھا اور چاروں چیختے ہوئے نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ اسی لمحے
جیپ کی دوسری سائیڈ سے جس طرف خاور تھا تڑتڑاہٹ کی آوازیں
سنائی دیں اور ایک بار پھر انسانی چیخیں گونج اٹھیں لیکن پھر اس پر
فائرنگ شروع ہو گئی مگر ایک مشین گن سے فائرنگ ہو رہی تھی۔
اس کا مطلب تھا کہ ایک فوجی بچ جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔
"میں عقبی طرف سے ہو کر جا رہا ہوں۔ تم ادھر کا خیال رکھنا"۔
تنویر نے کہا اور پھر جیپ کی اوٹ سے نکلا اور جھکے جھکے انداز میں
دوڑتا ہوا عقبی طرف پہنچ گیا لیکن ابھی وہ سائیڈ کی طرف مڑا ہی تھا کہ
اچانک کمرے کی سائیڈ سے تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور تنویر
چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اسی لمحے سائیڈ سے ایک فوجی آگے بڑھا ہی
تھا کہ تنویر نے وہیں پڑے پڑے اس پر فائر کھول دیا اور وہ فوجی چیختا
ہوا نیچے گر گیا جبکہ خاور سائیڈ سے نکل کر بے تحاشا دوڑتا ہوا تنویر کی
طرف بڑھا۔ تنویر کے جسم میں خون نکل رہا تھا اور اس کا جسم اب
بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔ خاور قریب پہنچا تو اس کا چہرہ پریشانی
سے بگڑ سا گیا تھا کیونکہ تنویر کو پانچ چھ گولیاں لگی تھیں اور سب اس
کے پیٹ پر لگی تھیں اور جس انداز میں خون نکل رہا تھا اس سے



صورت حال کسی بھی لمحے خراب ہو سکتی تھی۔ خاور دوڑتا ہوا سامنے
کے رخ پر گیا اور پھر اس نے باری باری دونوں کمرے چیک کئے۔
اسے یقین تھا کہ قانون کے مطابق کسی ایک کمرے میں میڈیکل
باکس بھی موجود ہوگا اور پھر اسے ایک کمرے کے کونے میں موجود
بڑا سا میڈیکل باکس نظر آ گیا۔ اس نے میڈیکل باکس اٹھایا اور ایک
بار پھر دوڑتا ہوا وہ عقبی طرف زمین پر پڑے ہوئے تنویر تک پہنچ گیا۔
تنویر کی حالت پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو چکی تھی۔ اس نے جلدی
سے میڈیکل باکس وہاں رکھا اور اسے کھول کر اس نے اس میں
موجود پانی کی بوتلیں اور دوسرا سامان نکالنا شروع کر دیا۔ وہ یہاں
آپریشن تو نہ کر سکتا تھا لیکن بہرحال وہ چاہتا تھا کہ فوری طور پر اس کا
خون نکلنا بند ہو جائے۔ پھر اس نے زخم دھوئے اور ان پر بینڈیج کرنا
شروع کر دی۔ اسے یہ معلوم تھا کہ اندر گولیاں موجود ہیں جنہیں
نکالنا ضروری تھا لیکن یہاں وہ ایسا نہ کر سکتا تھا۔ اس نے خون روک
کر سامان دوبارہ میڈیکل باکس میں رکھا اور پھر باکس اٹھا کر وہ
جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیپ میں باکس رکھا اور پھر واپس
مڑ کر اس نے تنویر کو اٹھا کر کاندھے پر اس طرح لادا کہ اس کے
پیٹ پر دباؤ نہ پڑے۔ پھر اسے لا کر اس نے جیپ کی عقبی سیٹوں
کے درمیان کھلی جگہ پر لٹا دیا۔ اس نے بھاگ کر راڈ ہٹا دیا اور خود وہ
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے جیپ سٹارٹ ہو کر تیزی
سے آگے بڑھی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

چلی گئی۔ خاور کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ تنویر کو فوری طور پر کسی ہسپتال تک نہ پہنچا سکا تو وہ ہلاک ہو جائے گا اور اس نے آتے ہوئے راستے میں دوسری طرف جانے والی سڑک کے کنارے پر ایک پرائیویٹ ہسپتال کا بورڈ دیکھا تھا اس لئے اب وہ جیپ کو اسی ہسپتال کی طرف لے جانا چاہتا تھا۔ جیپ اپنی پوری رفتار سے دوڑ رہی تھی اور خاور ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا اور پھر مین روڈ پر پہنچ کر اس نے جیپ کو واپس شہر کی طرف موڑ دیا لیکن اس نے اس کی رفتار کم نہ کی تھی اور پھر کچھ دیر بعد اسے وہ بورڈ نظر آ گیا تو اس نے جیپ اس ذیلی سڑک پر دوڑا دی۔ تھوڑا سا آگے جاتے ہی اسے ہسپتال کی عمارت نظر آ گئی۔ اس نے جیپ ہسپتال کے اندر لے جا کر روک دی۔

"سٹریچر لاؤ۔ سٹریچر لاؤ۔ جلدی"...... خاور نے نیچے اتر کر چیختے ہوئے کہا تو وہاں موجود ایمرجنسی کے ملازم بھاگ پڑے اور چند لمحوں بعد تنویر کو عقبی جگہ سے اٹھا کر سٹریچر پر ڈال دیا گیا لیکن خاور کا چہرہ تنویر کی حالت دیکھ کر بجھ سا گیا کیونکہ تنویر آخری سانس لے رہا تھا۔ تنویر کو ہسپتال کے اندر لے جایا گیا لیکن خاور کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی اپنی روح اس کے جسم سے نکل گئی ہو۔ اس کے کندھے لٹک سے گئے اور چہرہ بجھ سا گیا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھاتا گیا لیکن بہرحال وہ آگے بڑھتا رہا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہیں برآمدے میں ہی سجدے میں گر پڑے لیکن اس کی مخصوص تربیت کی



وجہ سے اس کو اس حالت میں بھی یاد تھا کہ وہ یورپی میک اپ میں ہے اور یہ یہودیوں کا ہسپتال ہے۔ اس کے سجدے میں گرتے ہی سب کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ مسلمان ہے اور پھر ظاہر ہے وہ پکڑا جائے گا۔ اسی لمحے اسے ایک خالی کمرہ نظر آ گیا تو وہ تیزی سے اس کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے دوڑ کر دروازہ بند کیا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح فرش پر ہی سجدے میں گر گیا جیسے صدیوں کے بعد اسے سجدہ کرنے کا موقع ملا ہو اور دوسرے لمحے اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔ وہ گڑگڑا کر تنویر کی زندگی کی دعائیں مانگ رہا تھا۔ نجانے وہ کتنی دیر تک اسی حالت میں سجدے میں پڑا گڑگڑاتا رہا کہ اچانک اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اس کے سر پر یکلخت دھماکہ سا ہوا اور وہ وہیں سجدے کی ہی حالت میں پہلو کے بل گر پڑا۔ اسی لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی۔ پھر جس طرح تاریکی اس کے ذہن پر پھیلی تھی اس طرح تیزی سے سمٹتی چلی گئی اور خاور کو جیسے ہی ہوش آیا وہ بے اختیار یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ ہسپتال کے اس کمرے کی بجائے جہاں وہ تنویر کی صحت کے لئے سجدے میں گرا اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا رہا تھا ایک اور ہال نما کمرے میں دیوار کے ساتھ لگے ہوئے فولادی باکس کے اندر جکڑا ہوا موجود ہے۔ اس کی صرف گردن اور سر اس فولادی باکس سے باہر تھا۔ باقی پورا جسم اس فولادی باکس کے اندر کسی ایسے انداز میں

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

جکڑا ہوا تھا کہ وہ اپنے جسم کو حرکت تک نہ دے سکتا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اس ہال کمرے میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

" یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ یہ کس قسم کا باکس ہے "...... خاور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے باکس کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا جو اس کے جسم کے چاروں طرف موجود تھا اور یہ اس انداز کا تھا جیسے اس میں کسی قسم کا کوئی جوڑ تک نہ ہو۔ البتہ وہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ اپنے پیروں کے زور پر کھڑا ہے۔ اس کے ذہن میں فوراً تنویر کا خیال آیا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے ہال کا اکلوتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔ اس کے بال چھوٹے اور سپرنگ جیسے تھے لیکن وہ تھا مقامی آدمی جبکہ اس کے پیچھے ایک دوسرا آدمی تھا جس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ تھا۔

" ہونہہ۔ تو تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہو۔ کیا نام ہے تمہارا "...... سپرنگ جیسے بالوں والے نے باکس کے سامنے کھڑے ہو کر خاور کو غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" پہلے تم اپنا تعارف کراؤ تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میں کس سے بات کر رہا ہوں اور تمہاری اہمیت کیا ہے "...... خاور نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

" میرا نام جیکارڈ ہے اور میں باس کلیسر کے بعد جیوش چینل کا



انچارج اور لارڈ بوفمین کا نمبر ٹو ہوں اور تم اس وقت جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو "...... اس آدمی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" کلیسر کے بعد کا کیا مطلب ہوا۔ کیا کلیسر کو عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے "...... خاور نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا حالانکہ اس نے خود تنویر کے ساتھ مل کر کلیسر کو اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کیا تھا۔

" ہٹا نہیں دیا گیا۔ اسے اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ بہرحال اب یہ انٹرویو ختم۔ تم بتاؤ کہ تم اور تمہارا ساتھی کیا اکیلے ہی گوام پہاڑی پر واقع ایئر فورس سپاٹ کو تباہ کرنے گئے تھے یا تمہارے ساتھ اور لوگ بھی شامل تھے "...... جیکارڈ نے کہا۔

" میرے ساتھی کی کیا پوزیشن ہے "...... خاور نے پوچھا۔

" وہ بدترین نازک حالت میں ہسپتال لایا گیا تھا اور ڈاکٹروں کو اس کے بچ جانے کی ایک فیصد بھی امید نہ تھی لیکن پھر اچانک اس کی حالت سنبھلنے لگ گئی اور اب وہ خطرے سے باہر ہے "۔ جیکارڈ نے جواب دیا تو خاور نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی اور تنویر کو نئی زندگی مل گئی۔

" تم ہسپتال کیسے پہنچ گئے تھے "...... خاور نے کہا۔

" یہ ہسپتال جیوش چینل کے تحت بھی ہے اور ایئر فورس سپاٹ پر ہونے والی کسی ایمرجنسی کے لئے بھی بنایا گیا ہے۔ تم اپنے ساتھی

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کو زخمی حالت میں ایئر فورس آپریشنل سپاٹ کی جیپ میں لے گئے تھے۔ یہ جیپ وہاں پہچان لی گئی اور پھر سپاٹ پر اطلاع دی گئی۔ وہاں تم لوگوں نے چیک پوسٹ پر واقعی انتہائی بھیانک قتل عام کیا تھا۔ بہرحال ہیڈ کوارٹر اطلاع دی گئی تو پھر میں نے چیف لارڈ بوفمین سے بات کی۔ میری خواہش تھی کہ تم دونوں کو سپاٹ پر لے جا کر سب کے سامنے گولیوں سے اڑا دیا جائے لیکن لارڈ صاحب کا خیال تھا کہ دو آدمی اس قدر آدمیوں کو ہلاک نہیں کر سکتے اور انہوں نے مجھے حکم دیا کہ زخمی کی وہاں نگرانی کی جائے اور تمہیں ہیڈ کوارٹر لا کر پوچھ گچھ کی جائے اور تم سے ساری تفصیلات معلوم کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی باقی ٹیم کو ٹریس کر کے سب کو ہلاک کر دیا جائے اس لئے ان کے حکم پر تمہیں وہاں سے بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا"۔ جیکارڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہم دو آدمی ہی وہاں گئے تھے اور اگر میرا ساتھی زخمی نہ ہو جاتا تو ہم اس سپاٹ کا خاتمہ کر کے ہی واپس آتے"...... خاور نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے باقی ممبرز کہاں ہیں"...... جیکارڈ نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ہم دو ساتھی علیحدہ کام کر رہے ہیں۔ ہمارا دوسروں سے کوئی رابطہ یا تعلق نہیں ہے"...... خاور نے جواب دیا۔

"کارپر"...... جیکارڈ نے اپنے پیچھے کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔



"یس باس"...... اس آدمی نے چونک کر جواب دیا۔

"اس کی زبان کھلواؤ لیکن اسے مرنا نہیں چاہئے"...... جیکارڈ نے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی کارپر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کا رخ خاور کے جسم کے گرد فولادی باکس کی طرف کیا اور کوئی بٹن دبایا تو خاور کو یکلخت زور دار جھٹکا لگا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا ہو اور کرنٹ کی طاقت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جا رہی ہو۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ وہ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن پھر جسم میں دوڑنے والے کرنٹ کی وجہ سے ہونے والی تکلیف اس کی برداشت سے باہر ہوتی چلی گئی اور اس کے منہ سے پہلے کراہیں نکلیں اور پھر چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ اور گردن پسینے میں شرابور ہو چکی تھی۔ تکلیف کی شدت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جا رہی تھی اور جس قدر اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا اتنی ہی تکلیف بڑھ جاتی جبکہ چیخنے سے اسے قدرے ریلیف محسوس ہو رہا تھا اس لئے اب وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔ پھر اچانک جیسے سب کچھ ساکت ہو گیا۔ اس کے جسم سے گزرنے والا کرنٹ اچانک غائب ہو گیا اور خاور کو یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے بھڑکتے ہوئے الاؤ سے نکال کر یخ پانی کے حوض میں ڈال دیا ہو۔ وہ بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"یہ صرف ٹریلر تھا مسٹر۔ اصل فلم تو ابھی چلائی ہی نہیں گئی اور تمہیں محسوس ہو گیا ہو گا کہ اگر اصل فلم چلا دی جائے تو تمہارا کیا حشر ہو گا اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... جیکارڈ نے کہا۔

"میرا ساتھی ہسپتال میں زخمی پڑا ہوا ہے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی ہمارا ساتھی نہ تھا"...... خاور نے جواب دیا۔

" تم وہاں ایئر فورس آپریشنل سپاٹ پر کیوں جا رہے تھے۔ کیا مقصد تھا تمہارا"...... جیکارڈ نے کہا۔

" ہم کوئی نہ کوئی دھماکہ کرنا چاہتے تھے تاکہ ہم اپنی کارگزاری کا ثبوت دے سکیں"...... خاور نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم غلط بیانی کر رہے ہو۔ کارپر اب بڑی ڈوز دو اسے ۔ اس کے اعصاب واقعی خاصے مضبوط ہیں"...... جیکارڈ نے بات کرتے کرتے کارپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس"...... کارپر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاور کے جسم میں ایک بار پھر کرنٹ دوڑنے لگا۔ خاور سمجھ گیا کہ اس بار تکلیف پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہو گی اس لئے اس نے اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن اسے دیر ہو گئی تھی۔ تکلیف اس قدر تیزی سے بڑھی تھی کہ اس بار وہ کراہ تک نہ سکا تھا اور اس کے حلق سے انتہائی خوفناک چیخیں جیسے خود بخود نکلنے لگ گئی تھیں ۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے آگ پر زندہ بھونا جا رہا ہو



کہ اچانک کرنٹ پہلے کی طرح یکلخت ختم ہو گیا اور ایک بار پھر اسے ایسے ہی محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کو انتہائی بھڑکتے ہوئے الاؤ سے نکال کر کسی نے انتہائی یخ پانی میں ڈال دیا ہو لیکن اس بار اس تبدیلی نے اس کے ذہن کو ماؤف کر دیا تھا اور اس کے حواس جیسے گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے تھے ۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

دو کاریں انتہائی تیز رفتاری سے سینا کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ دونوں کاروں میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ آگے جانے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا موجود تھی اور دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا اور اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عمران کی کار کی عقبی سیٹ پر صدیقی اور چوہان موجود تھے جبکہ صفدر والی کار کی عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور نعمانی موجود تھے۔

"تنویر اور خاور دونوں سے ہمارا رابطہ ہی نہیں ہے۔ رابطہ تو ہونا چاہئے تھا"...... جولیا نے کہا۔

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ رابطہ نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بے چارہ تنویر خواہ مخواہ آس لگائے پھر رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔



"پتہ نہیں کون کون خواہ مخواہ آس لگائے پھرتا رہتا ہے۔ تم اکیلے تنویر کی بات کر رہے ہو"...... جولیا نے کہا تو عقبی سیٹ پر موجود صدیقی اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"جب آدمی ساتھ بیٹھا ہوا ہو تو خواہ مخواہ کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے صفدر کے ساتھ اس کی آس بیٹھی ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارے ساتھ"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرے حصے میں تو چلو بھر پانی اور پانی بھی فلٹر شدہ آیا ہے"۔ عمران نے جولیا کے پورے نام کو اس انداز میں استعمال کرتے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ بگڑنا شروع ہو گیا۔

"عمران صاحب اگر آپ ہیڈ کوارٹر کال کر کے اس کلیسر سے بات کر لیتے تو زیادہ بہتر تھا"...... اچانک عقبی سیٹ پر موجود صدیقی نے کہا۔ وہ شاید فوری طور پر موضوع بدلنا چاہتا تھا۔

"کیا بات کرتا۔ کیا اسے سینا کلب شادی کے لئے بک کرانے کی بات کرتا لیکن پہلے صفدر اور صالحہ سے تو پوچھ لو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ظاہر ہے آپ کے اس انداز میں بات کرنے سے بوکھلا جاتا آپ خود ہی تو کہا کرتے ہیں کہ بوکھلایا ہوا آدمی تمام حفاظتی انتظامات بھول جاتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"وہ ایسا آدمی نہیں ہے۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے"۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

عمران نے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے کہ صدیقی درست کہہ رہا ہے۔ تمہیں اس کے خصوصی فون نمبر کا علم ہے تو کسی پبلک فون بوتھ سے اسے فون کرو۔ کم از کم اس کی موجودگی یا عدم موجودگی کے بارے میں تو علم ہو جائے گا"...... جولیا نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس سے کیا فرق پڑ جائے گا"...... اس بار چوہان نے کہا۔

" بڑا فرق پڑے گا۔ کلیسر اگر وہاں موجود نہ ہوا تو پھر ہمیں زیادہ آسانی ہو جائے گی"...... صدیقی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ واقعی تمہاری بات درست ہے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد اس نے ایک پبلک فون بوتھ کی طرف کار موڑ دی اور پھر فون بوتھ کے سامنے کار روک دی۔ ان کے عقب میں آنے والی کار بھی اس کے پیچھے آ کر رک گئی۔ عمران کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا۔

" کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے اپنی کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔

" یہی پوچھنے جا رہا ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ لڑکا یا لڑکی"...... عمران نے جواب دیا اور پھر فون بوتھ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے کیونکہ یہاں لوکل کال فری تھی۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔



" کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو۔ کلیسر سے بات کراؤ"...... عمران نے کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ سر۔ باس کلیسر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کی رہائش گاہ پر ان کی لاش ملی ہے۔ اب باس جیکارڈ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" جیکارڈ سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

" وہ سپیشل ہال میں ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک آدمی پکڑا گیا ہے۔ وہ اس سے پوچھ گچھ کرنے میں مصروف ہیں۔ اگر کوئی عام سا پیغام ہو تو مجھے بتا دیں ورنہ پھر مجھے جا کر انہیں بلانا پڑے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ شاید بولنے والی سب کچھ اس اعتماد سے بتائے چلی جا رہی تھی کہ دوسری طرف بات کرنے والا کرنل ڈیوڈ ہے۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آدمی۔ وہ کیسے پکڑا گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" سر۔ میں آپ کے ماتحت کام کر چکی ہوں اس لئے میں آپ کو سب کچھ بتا دیتی ہوں ورنہ مجھے حکم نہیں ہے کسی کو کچھ بتانے کا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

" تم فکر نہ کرو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

میرا نام لوسیا ہے جناب۔ میں پہلے بھی جی پی فائیو میں فون آپریٹر تھی۔ پھر مجھے یہاں بھجوا دیا گیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں واپس نہ صرف جی پی فائیو میں لے جاؤں گا بلکہ تمہیں وہاں اعلیٰ عہدہ بھی ملے گا"....... عمران نے کرنل ڈیوڈ کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"شکریہ جناب۔ کلیسر کی موت کے بعد جیکارڈ باس بن گیا تو اسے ایئر فورس آپریشنل سپاٹ سے اطلاع ملی کہ دو یورپی آپریشنل سپاٹ کی پہلی چیک پوسٹ پر ایک کار میں پہنچے اور وہاں انہوں نے قتل عام کر دیا۔ وہاں چلنے والی گولیوں کی آوازیں سن کر سپاٹ سے دو جیپیں بھجوائی گئیں تو ان جیپوں پر سوار فوجیوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا البتہ دونوں آدمیوں میں سے ایک انتہائی زخمی ہو گیا تھا۔ دوسرا اس زخمی کو فوجی جیپ میں ڈال کر اسے سپاٹ کے لئے مخصوص ایئر فورس ہسپتال جو کہ مین روڈ کی دوسری طرف ہے لے گیا۔ چونکہ جیپ سپاٹ کی تھی اس لئے وہاں کے انچارج ڈاکٹر نے اس کی اطلاع ہیڈ کوارٹر کو دی جس پر باس جیکارڈ نے چیف باس سے بات کی تو انہوں نے انہیں زندہ پکڑ کر ان سے پوچھ گچھ کرنے کا حکم دیا جس پر باس جیکارڈ نے اپنے آدمی ہسپتال بھیجے۔ زخمی کی حالت ایسی نہ تھی کہ اسے لایا جاتا البتہ دوسرے آدمی کو بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا اور اب باس جیکارڈ سپیشل ہال میں اس سے پوچھ گچھ کر رہے



ہیں"....... لوسیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے تمہارا شکریہ۔ میں پھر جیکارڈ سے بات کر لوں گا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور تیزی سے فون بوتھ سے باہر نکل آیا۔

"خاور اور تنویر دونوں نے کسی ایئر فورس آپریشنل سپاٹ پر حملہ کیا۔ ان میں سے ایک شدید زخمی ہو کر اس آپریشنل سپاٹ کے قریب کسی ہسپتال میں ہے جبکہ دوسرا ہیڈ کوارٹر میں لایا گیا ہے اور اس سے پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔ کلیسر کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ کام تنویر اور خاور نے کیا ہو گا اور یہ آپریشنل سپاٹ دراصل لیبارٹری ہو گا ورنہ تنویر وہاں حملہ کبھی نہ کرتا"....... عمران نے صفدر کی کار کے قریب جا کر تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو پھر"....... صفدر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"زخمی کو بعد میں چیک کریں گے فی الحال جو ہیڈ کوارٹر میں ہے اسے ان سے رہائی دلانی ہے ورنہ یہ لوگ یقیناً اسے ہلاک کر دیں گے اس لئے اب ڈائریکٹ ایکشن ہو گا۔ اب کسی پلاننگ کا وقت نہیں رہا"....... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھائی اور پھر ساری تفصیل انہیں بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ نجانے کون زخمی ہوا ہے"....... جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے پریشان ہو کر کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

" زخمی کو بعد میں دیکھا جائے گا فی الحال جو ان کی قید میں ہے اسے ہم نے چھڑانا ہے اس لئے اب ڈائریکٹ ایکشن ہو گا۔ سب تیار ہو جائیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جولیا اور عقبی سیٹ پر موجود صدیقی اور چوہان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان سب کے چہروں پر یکلخت انتہائی جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ دونوں کاریں خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آخرکار اس سڑک پر پہنچ گئیں جہاں سینا کلب تھا اور پھر عمران نے کار سینا کلب سے کافی پہلے ایک پارکنگ میں لے جا کر روک دی۔ چونکہ یہاں پارکنگ سے ہٹ کر کار روکنا جرم تھا اور فوراً پولیس پہنچ جاتی تھی اس لئے عمران نے کار پارکنگ میں روکی تھی اور چونکہ یہ پارکنگ خالی پڑی ہوئی تھی اس لئے صفدر نے بھی اپنی کار اسی پارکنگ میں ہی لے جا کر روک دی۔

" مخصوص اسلحہ لے لو۔ ہم نے اندر داخل ہوتے ہی فائر کھول دینا ہے"...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب وہ سائنسی حفاظتی انتظامات"...... صفدر نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

" وہ کلب کے بعد شروع ہوتے ہیں اس لئے ہمیں وہاں ہال میں اس کی ضرورت نہ پڑے گی۔ کلب میں قتل عام ہوتے ہی لازماً اندر سے لوگ باہر آئیں گے اس طرح وہ خود ان انتظامات کو آف کرنے پر مجبور ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو نہ صرف صفدر نے



اثبات میں سر ہلا دیا بلکہ کار سے اتر کر اس کے قریب موجود باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سینا کلب پہنچ گئے۔ یہ خاصی وسیع عمارت تھی اور پوری عمارت سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی تھی۔ وہ سب اندر داخل ہوئے۔ وہاں پارکنگ میں خاصی کاریں موجود تھیں اور لوگ اندر آ جا رہے تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اطمینان سے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ہال میں خاصے افراد موجود تھے۔ ویٹرز کے علاوہ چار پانچ مسلح محافظ بھی موجود تھے اور ایک طرف کاؤنٹر کے قریب بھی دو مسلح افراد موجود تھے۔

" ان ویٹرز اور مسلح افراد کا پہلے خاتمہ ہو گا"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ہال مشین پسٹلز سے نکلنے والی گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ پہلے ہی راؤنڈ میں نہ صرف تمام ویٹرز بلکہ مسلح محافظ بھی سب فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔

" سب لوگ باہر نکل جائیں"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا جو عقبی طرف دیوار میں موجود تھا اور پھر اس دروازے سے نکل کر وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ایک بڑے سے دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ عمران نے لات مار کر دروازہ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کھولا اور دوسرے لمحے اس کے مشین پسٹل نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں۔نیچے جوئے کی میزیں موجود تھیں اور زور شور سے جوا ہو رہا تھا۔ ارد گرد خاصے مسلح محافظ موجود تھے۔عمران کے ساتھیوں نے بھی اندر داخل ہو کر پوزیشنیں سنبھال لیں تھیں اور چونکہ یہ سب کچھ اچانک ہوا تھا اس لئے محافظ سنبھلنے سے پہلے ہی ختم ہو گئے۔

"سب لوگ باہر چلے جائیں"...... عمران نے چیخ کر کہا تو وہاں جوا کھیلنے والے میزوں پر پڑے رنگ برنگے ٹوکنوں کو جن کے بدلے انہیں کاؤنٹر سے کرنسی ملتی تھی چھوڑ چھاڑ کر اپنی جانیں بچانے کے لئے سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑے جبکہ عمران دوڑتا ہوا اس ہال کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اسے یقین تھا کہ اس عقبی دروازے سے آگے یقیناً جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کا راستہ ہو گا۔ اس نے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اس کے مشین پسٹل نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں لیکن اس بار گولیوں کا رخ چھت کی طرف تھا جہاں لگے ہوئے رنگ برنگے بلب یکے بعد دیگرے گولیاں لگنے سے ٹوٹتے چلے جا رہے تھے۔اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے پیچھے اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک دیواروں اور چھت کے درمیان جوڑ سے تیز سرخ رنگ کی روشنی کے دھارے سے نکل کر عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑے اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن ایک لمحے کے لئے سرخ رنگ کے دھوئیں میں چھپ گیا ہو لیکن پھر یہ سرخی سیاہی میں تبدیل ہوتی چلی



گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے حواس بھی اس کا ساتھ چھوڑتے چلے گئے البتہ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی ہٹ ہو گئے ہیں۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

خاور کے ذہن پر چھائی ہوئی سیاہی جس تیزی سے پھیلی تھی اسی تیزی سے غائب ہوتی چلی گئی اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں لیکن آنکھیں کھولتے ہی وہ چونک پڑا کیونکہ ہال خالی تھا۔ نہ وہاں جیکارڈ تھا اور نہ کارپر۔

" یہ کہاں چلے گئے اور کیوں"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس فولادی باکس سے نجات حاصل کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ وہ اس کا بغور جائزہ لے رہا تھا لیکن اسے کچھ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر یہ کس طرح کھلے گا۔ ابھی وہ اس کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ہال کا دروازہ کھلا۔ خاور نے فوراً ہی اپنی گردن سائیڈ پر اس انداز میں کر دی جیسے وہ ابھی تک بے ہوش ہو۔ اس نے سوچا تھا کہ اس طرح شاید اسے کچھ مزید وقت مل سکے البتہ اس کی آنکھوں میں جھری موجود تھی اور پھر وہ



یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دروازے سے قطار کی صورت میں آدمی اندر داخل ہو رہے تھے اور ہر ایک نے اپنے کاندھے پر کسی بے ہوش آدمی کو لادا ہوا تھا۔ ان کی تعداد سات تھی۔ آخر میں کارپر اندر داخل ہوا۔

" اوہ۔ اچھا ہوا ہے کہ یہ آدمی ابھی تک بے ہوش ہے۔ انہیں فرش پر لٹا دو۔ جلدی کرو۔ چیف باس لارڈ بوفمین آنے والا ہے۔ اس کی آمد سے پہلے انہیں آئرن باکس میں بند کرنا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... کارپر نے کہا اور پھر ان آدمیوں نے کاندھوں پر لدے ہوئے بے ہوش افراد کو فرش پر لٹانا شروع کر دیا اور خاور کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ وہ انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ گو وہ سب میک اپ میں تھے لیکن ظاہر ہے خاور کی نظروں سے وہ چھپ نہ سکتے تھے۔

" کارپر آگے بڑھا اور خاور کے قریب آ کر اس نے دیوار پر کسی جگہ ہاتھ رکھا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل گئی اور ایک فولادی باکس باہر آ گیا۔ کارپر اسی طرح آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر سات فولادی باکس جب دیوار سے باہر آ گئے تو وہ واپس مڑ کر اس ہال کے درمیان میں آ کھڑا ہو گیا۔

" اب انہیں کھولو اور انہیں اندر ڈال کر بند کر دو"...... کارپر نے کہا تو دو آدمیوں نے صفدر کو اٹھایا اور خاور کے قریب والے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

باکس کی طرف آئے اور اسے وہیں فرش پر لٹایا جبکہ ایک آدمی نے
باکس کے سامنے والے کنارے پر ہاتھ رکھا تو باکس سائیڈ سے کھل
کر اس طرح آدھا دوسری طرف گھوم گیا جیسے دروازہ کھلتا ہے۔ پھر
ان دونوں نے صفدر کو اٹھا کر اس باکس میں کھڑا کر دیا اور پھر
دروازہ بند کیا تو ہلکی سی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی باکس دوبارہ بند
ہو گیا۔ اب صفدر کی گردن سائیڈ پر ڈھلکی ہوئی تھی اور اس کا پورا
جسم باکس میں بند ہو چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سب بے ہوش افراد کو
اسی طرح باکسز میں بند کر دیا گیا تو کارپر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریموٹ
کنٹرول نما آلہ صفدر کے باکس کی طرف کیا اور اس کے دوسرے لمحے
اس کا رخ اس کے ساتھ والے باکس کی طرف کر دیا۔ اس طرح
باری باری اس نے باقی سب باکس کی طرف آلے کا رخ کیا اور پھر
آلہ جیب میں ڈال لیا۔

" اب یہ لارڈ صاحب کے آنے سے پہلے خود بخود ہوش میں آجائیں
گے ۔ آؤ چلیں "...... کارپر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب مڑے
اور ایک ایک کر کے ہال سے باہر چلے گئے ۔ جب ہال کا دروازہ بند
ہوا تو خاور نے سر اٹھایا اور پھر اس نے اپنے سر کو آگے کی طرف جھکایا
تاکہ اپنی پیشانی اس کنارے پر رکھ کر اس باکس کو کھول سکے لیکن
کنارہ کافی نیچے تھا اور باوجود کوشش کے اس کی گردن اس قدر نہ
جھک سکتی تھی کہ اس کی پیشانی یا چہرے کا کوئی حصہ کنارے تک
پہنچ سکے اور باکس کی بندش کی وجہ سے اس کے جسم کے آگے پیچھے



ہونے کی سرے سے گنجائش ہی نہ تھی اس لئے وہ بے بس ہو کر رہ
گیا تھا۔ اسی لمحے اسے صفدر کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور پھر ایک
ایک کر کے سب لوگ ہوش میں آتے چلے گئے۔

" یہ ہم کہاں ہیں "...... صفدر نے کہا تو خاور بے اختیار مسکرا دیا
کیونکہ صفدر نے بے ہوشی سے ہوش میں آنے کے باوجود یورپی لہجے
میں ہی بات کی تھی۔

" جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر میں "...... خاور نے اپنے اصل لہجے
میں کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ سب کی گردنیں خاور کی طرف مڑ
گئیں۔

" خاور تم۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تنویر زخمی ہوا ہے "۔ عمران
کی انتہائی پریشان سی آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ لیکن اس کی حالت اب خطرے سے باہر ہے "...... خاور
نے کہا۔

" یہ ہمیں اس انداز میں کیوں جکڑا گیا ہے حالانکہ یہ لوگ تو
ہمیں فوراً گولیوں سے اڑا دیتے "...... عمران نے کہا۔

" کیونکہ لارڈ بوفمین پاکیشیا سیکرٹ سروس کی زیارت کرنے آ رہا
ہے "...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو ہمیں فوراً ان باکسز سے چھٹکارا
حاصل کرنا ہوگا "...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" باکس کو کھولنے کا طریقہ تو مجھے آتا ہے لیکن میرا قد لمبا ہے اس

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

لئے یہ مجھ سے نہیں کھل پا رہا۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اوہ۔ جولیا اور صالحہ انہیں کھول سکتی ہیں"...... خاور نے بات کرتے کرتے اچانک ایک خیال کے تحت کہا۔

"کیسے۔ ہمیں بتاؤ جلدی"...... جولیا اور صالحہ دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا تو خاور نے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔

"تم دونوں کے قد ہم سے چھوٹے ہیں اس لئے تم اپنی پیشانیاں آسانی سے سامنے کے کنارے پر رکھ سکتی ہو"...... خاور نے آخر میں کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں نے یکلخت اپنے سر جھکائے اور دوسرے لمحے ان دونوں کی پیشانیاں کناروں تک پہنچ گئیں اور پھر کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کے باکس کھل کر سائیڈوں میں چلے گئے تو وہ دونوں تیزی سے باکسوں سے باہر آ گئیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران اور دوسرے ساتھیوں کے باکس کی طرف بڑھتیں اچانک چھت سے سرخ روشنی کا دھارا سا نکل کر ان پر پڑا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے باکسوں کی طرف بڑھتی ہوئیں وہ دونوں ریت سے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح فرش پر ڈھیر ہوتی چلی گئیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے منہ سے بے اختیار طویل سانس نکل گئے۔ اب وہ واقعی بے بس ہو چکے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کارپر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چار مسلح افراد تھے۔

"تم واقعی انتہائی ذہین اور خطرناک لوگ ہو۔ اگر ہم تمہیں سکرین پر چیک نہ کر رہے ہوتے تو تم آزاد ہو چکے ہوتے"...... کارپر



نے کہا جبکہ اس کے پیچھے آنے والے اس کے ساتھیوں نے آگے بڑھ کر فرش پر بے حس و حرکت اور بے ہوش پڑی ہوئیں صالحہ اور جولیا کو اٹھا کر دوبارہ انہی باکسوں میں ڈالا اور پھر باکس بند کر دیئے۔

"انہیں بے ہوش ہی رہنا چاہئے جب تک چیف باس نہیں آ جاتا"...... کارپر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ اس کے مسلح ساتھی بھی اس کے پیچھے واپس چلے گئے۔

"کیا کلیسر تمہارے ہاتھوں ہلاک ہوا ہے خاور"...... اچانک عمران نے فرانسیسی زبان میں خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اسے ہم نے اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا تھا"۔ خاور نے بھی اسی زبان میں جواب دیا۔

"وہ کس طرح۔ وہ تو انتہائی لڑاکا اور انتہائی تربیت یافتہ تھا۔ کیا اچانک مارا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تنویر سے اس کی باقاعدہ لڑائی ہوئی اور تنویر نے اسے لڑائی میں شکست دینے کے بعد ہلاک کیا"...... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویل ڈن تنویر۔ ویل ڈن۔ یہ واقعی کارنامہ ہے۔ گڈ شو"۔ عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں تنویر کی عدم موجودگی میں اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کلیسر کی موت کی وجہ سے ہی لارڈ بوفمین یہاں خود آ رہا ہے۔ اسے شاید جیکارڈ پر اعتماد نہیں ہے اس لئے وہ خود

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

همیں چیک کرنا چاہتا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" اب چیکنگ کی ضرورت نہیں رہے گی اسے کیونکہ ہماری آوازیں ٹیپ ہو گئی ہوں گی اور ہماری بات چیت بھی اس بات کا ثبوت ہو گا کہ ہم کون ہیں۔ بہرحال اب ہمیں یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب سوچنی ہو گی ورنہ لارڈ بوفمین ہمیں دوسرا سانس ہی نہ لینے دے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آپ کوشش کیجئے۔ شاید آپ کی گردن ربڑ کی بنی ہوئی ہو"...... خاور نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" میری گردن تو اللہ تعالیٰ نے واقعی ربڑ کی بنائی ہے کیونکہ میں نے کئی بار کوشش کی کہ میری گردن اکڑی رہے اور میں بھی بڑا آدمی سمجھا جاؤں لیکن کیا کروں جب بھی میں نے اسے اکڑانے کی کوشش کی وہ اتنی ہی لچک گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کوشش کر دیکھئے"...... صفدر نے پھر فرانسیسی زبان میں کہا۔ چونکہ وہ یورپین زبانیں روانی سے بول سکتے تھے اس لئے وہ سب اس زبان میں ہی بات کر رہے تھے۔

" کوشش کا فائدہ۔ جیسے ہی میں نے گردن جھکائی سرخ روشنی کا دھارا مجھے مزید جھکنے پر مجبور کر دے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ واقعی اب وہ پہلے سے بھی زیادہ الرٹ ہوں گے"۔ خاور نے کہا۔



" لیکن عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ اس وقت آپ کو مہلت نہ ملے۔ پھر وہ کافی لوگ بھی ہو سکتے ہیں اور آپ اکیلے ہوں گے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے فرانسیسی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے جبکہ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس بار وہ پاکیشیائی زبان میں بولا تھا۔

" کیپٹن شکیل تم خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو یا پھر تمہیں کوئی ایسا پراسرار علم آگیا ہے کہ تم لاشعور میں موجود خیالات کو بھی کھلی کتاب کی طرح پڑھ لیتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہماری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی۔ مہلت ملنے اور اکیلے ہونے کا کیا مطلب۔ ہم یہاں اکیلے تو نہیں ہیں"...... خاور نے کہا۔

" میں نے پلان بنایا تھا کہ لارڈ بوفمین جب یہاں آئے گا تو اس وقت میں باکس کھول لوں گا کیونکہ مجھے یقین ہے لارڈ بوفمین کے ساتھ جیکارڈ اور باقی سب لوگ ہوں گے اور اپنی یہاں موجودگی کی وجہ سے انہیں چیکنگ کی ضرورت نہ ہو گی اور یہ پلان کیپٹن شکیل نے جان لیا ہے اس لئے اس نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ باکس کھول کر اور باہر نکل کر ان سے لڑنے کی مہلت نہ ملے اور وہ ہم پر فائر کھول دیں۔ پھر دوسری بات یہ کہ ظاہر ہے میں اکیلا باکس سے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

رہا ہوں گا۔آپ لوگ تو اسی طرح قید ہوں گے ۔ایسی صورت میں تو ظاہر ہے کہ مجھے اکیلا ہی سب کے ساتھ لڑنا پڑے گا“...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور خاور سمیت سب کے چہروں پر بے اختیار حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

” یہ تو واقعی ذہن پڑھنے والی بات ہے اور پھر ذہن بھی عمران صاحب کا۔ ویری گڈ“...... صفدر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہال کا دروازہ کھلا اور سپرنگ نما بالوں والا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے کارپر اور اس کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح افراد اندر آگئے۔

” میرا نام جیکارڈ ہے اور میں یہ بتا دوں کہ مجھے فرانسیسی زبان آتی ہے اس لئے تم نے آپس میں جو باتیں کی ہیں وہ مجھے معلوم ہو گئی ہیں اور یہ بات بھی سامنے آگئی ہے کہ باس کلیسر کو ہلاک کرنے وا ایک یہ آدمی ہے اور دوسرا وہ جو ہسپتال میں پڑا ہے۔ان دونوں کی موت اب انتہائی عبرتناک ہو گی“...... جیکارڈ نے کہا۔

”اور ہماری موت کے بارے میں تمہارا کیا تبصرہ ہو گا۔ شاندار ہو گی یا شرمناک“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” تمہارا نام عمران ہے اس لئے تمہاری موت واقعی شرمناک ہو گی اور یہ بھی بتا دوں کہ اب تمہیں گردنیں جھکانے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ باکس کے سسٹم کو ہم نے جام کر دیا ہے اس لئے میری طرف سے اجازت ہے بے شک گردن جھکا کر چیک کر لو“۔ جیکا



نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

” ہم مسلمان ہیں جیکارڈ اور مسلمان کی گردنیں صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتی ہیں انسانوں کے سامنے نہیں۔ باقی رہی موت اور زندگی تو موت اور زندگی بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے تمہارے سامنے ہماری گردنیں نہیں جھک سکتیں“...... عمران نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا۔

” تمہاری مرضی۔ میں نے تو اس لئے کہا تھا کہ تمہاری غلط فہمی دور ہو جاتی۔ بہر حال لارڈ صاحب ابھی پہنچنے ہی والے ہیں اس کے بعد تمہاری موت یقینی ہو جائے گی اور اگر تمہارے خیال میں تمہاری موت نہیں آئی تو ابھی تھوڑی دیر بعد ہی یہ تجربہ ہو جائے گا“۔ جیکارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ اس کے پیچھے کارپر بھی مڑ گیا اور سب سے آخر میں دونوں مسلح آدمی بھی ہال سے باہر چلے گئے اور ہال کا دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

” اب کچھ کرنا پڑے گا“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

” عمران صاحب کیا ابھی کچھ کرنا ہے یا لارڈ بوفمین کی آمد کا انتظار کرنا ہے“...... اچانک کیپٹن شکیل نے پاکیشیائی زبان میں کہا تو سب اس کی طرف دیکھنے لگے۔

” کیا تمہارے ذہن میں کوئی ترکیب آگئی ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ خود اسے ابھی تک سمجھ نہ آئی تھی کہ وہ ان باکسوں سے کیسے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"ہاں۔ بڑی آسان سی ترکیب ہے لیکن میں بتا نہیں سکتا کیونکہ لازماً ہماری آواز چیک ہو رہی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیائی زبان بھی جانتے ہوں"....... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"لیکن اگر تم نے یہ باکس کھولا تو ریڈ ریز سے تمہیں بھی صالحہ اور جولیا کی طرح بے ہوش کر دیں گے اس لئے فی الحال خاموش رہو"....... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ لارڈ بوفمین جب آئے گا تو ہو سکتا ہے کہ اس بار مسلح آدمی بھی یہاں اس کے ساتھ آجائیں۔ ایسی صورت میں اکیلا کیپٹن شکیل کچھ نہ کر سکے گا اس لئے ہمیں بہرحال رسک لینا پڑے گا"....... اس بار صدیقی نے کہا۔

"لیکن ان ریڈ ریز کا دھارا سب کئے کرائے پر پانی پھیر دے گا۔ پھر"....... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر آسان ترکیب ہے تو پاکیشیا کی کسی علاقائی زبان میں بتاؤ کیپٹن شکیل۔ لازماً یہ لوگ اس زبان کو نہ جانتے ہوں گے اس طرح ہم سب آزاد ہو سکیں گے"....... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ یہ درست ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم ابھی آزاد ہوں۔ ہم اس وقت بھی آزاد ہو سکتے ہیں جب لارڈ بوفمین یہاں موجود ہو۔ اور سب مل کر بہرحال یہاں موجود افراد پر آسانی سے قابو پا سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب بڑی سیدھی سی بات ہے کہ اگر یہ سسٹم غیر برقی



ریز کی مدد سے جام کیا جا سکتا ہے تو پھر اسے ریز کی مدد سے آپریٹ بھی کیا جا سکتا ہے"....... کیپٹن شکیل نے مقامی زبان میں کہا۔

"لیکن وہ ریز کہاں سے آن ہوں گی جو انہیں آپریٹ کریں گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ ذہن کی قوت سے کاغذ کی پھرکی کو گھمایا جا سکتا ہے اور آپ تو بہرحال اس فن میں ماہر ہیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں تمہاری بات کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ اوہ۔ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ میں کوشش کرتا ہوں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی نظریں باکس کے سامنے والے حصے پر ٹکا دیں۔ چند لمحوں تک ہال میں گہرا سکوت طاری رہا۔ پھر اچانک ہلکے سے کھٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے باکس کی سائیڈ میں موجود درز سی نمودار ہو گئی اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا باکس کھل چکا تھا۔ اب اسے صرف معمولی سی حرکت سے کھولا جا سکتا تھا۔

"وری گڈ کیپٹن شکیل۔ تم واقعی حیرت انگیز حد تک ذہین ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ سامنے کی بات تھی۔ نجانے عمران صاحب کے ذہن میں کیوں نہیں آئی تھی"....... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے عمران نے آنکھیں کھولیں اور پھر سائیڈ پر موجود صفدر کے

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

باکس کے سامنے والے حصے پر نظریں جما دیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر ہلکی سی کھٹاک کی آواز سنائی دی اور عمران نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ اب صفدر کا باکس بھی کھل چکا تھا لیکن صفدر چونکا نہیں تھا کیونکہ ظاہر ہے سکرین پر انہیں چیک کیا جا رہا تھا اس لئے اس نے باکس کھولنے کی کوشش ہی نہ کی تھی۔

" تم لوگ آپس میں باتیں کرتے رہو تاکہ سکرین پر ہمیں چیک کرنے والے کھٹاک کی آواز بھی نہ سن سکیں اور انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے کہ ہم کیا کر رہے ہیں "...... عمران نے کہا تو سب نے آپس میں باتیں کرنا شروع کر دیں جبکہ عمران نے باری باری ان کے باکس نظروں کی طاقت سے کھولنے شروع کر دیئے۔ صالحہ اور جولیا کے باکس سب سے آخر میں تھے لیکن عمران نے انہیں نہ کھولا تھا کیونکہ صالحہ اور جولیا دونوں بے ہوش تھیں اس لئے باکس کھلتے ہی ان کے جسموں کے وزن کی وجہ سے ان کے دروازے کھل جاتے اور اس طرح سارا راز سکرین پر منکشف ہو جاتا اور انہیں ریڈ ریز کی مدد سے بے ہوش کر کے باکس دوبارہ جام کر دیئے جاتے اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتے۔

" آپ کو خصوصی محنت کرنا پڑی ہے عمران صاحب "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میرے دماغ کی چولیں ہل کر رہ گئی ہیں "...... عمران نے جو آنکھیں بند کئے ہوئے تھا آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں



کبوتر کے خون کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔

" بشرطیکہ چولیں پہلے فٹ ہوں "...... صدیقی نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہال کا دروازہ کھلا اور جیکارڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے کارپر تھا اور اس کے پیچھے پہلے کی طرح دو مسلح محافظ تھے۔

" تمہاری موت کا وقت آ گیا ہے "...... جیکارڈ نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" لیکن عزرائیل جس کا تم انتظار کر رہے تھے وہ تو تمہارے ساتھ نہیں آیا۔ میرا مطلب ہے لارڈ بوفمین "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے تمہاری باتوں کی ٹیپ سن لی ہے اور انہیں اطمینان ہو گیا ہے کہ تم ہی اصل آدمی ہو اس لئے انہوں نے تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے اور پھر تمہاری لاشیں پریذیڈنٹ ہاؤس بھجوا دی جائیں گی جہاں سے صدر صاحب اور چیف باس دونوں تمہاری لاشوں پر تھوکیں گے "...... جیکارڈ نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا اسرائیل کا صدر اور تمہارا چیف باس یہودی نہیں ہیں "...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اچانک یہ خیال آیا ہو۔

" کیا مطلب "...... جیکارڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"یہودی لینا جانتے ہیں دینا نہیں جانتے اور تھوک بہر حال ان کے منہ سے نکلے گی۔ یہ بھی دینے میں ہی شامل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت"...... جیکارڈ نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مڑ کر اپنے مسلح ساتھی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہ اس سے مشین گن لینا چاہتا تھا کہ اچانک عمران نے باکس کا دروازہ کھولا۔

"باس یہ"...... کارپر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ عمران کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ان سے جا ٹکرایا اور وہ سب ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ عمران ان سے ٹکرا کر قلابازی کھا کر سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے ہاتھ میں جیکارڈ کے ایک ساتھی کی مشین گن پکڑی ہوئی تھی اور جیکارڈ اور اس کے ساتھی جو اٹھنے کی کوشش میں مصروف تھے گولیوں کی باڑ میں دوبارہ نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تو عمران بجلی کی سی تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف مڑ گیا جبکہ اس کے ساتھیوں نے تیزی سے اپنے اپنے باکس کھولے اور باہر نکل آئے لیکن ابھی عمران دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ یکلخت چھت سے سرخ روشنی کے دھارے نکل کر عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران دروازے سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ ایک لمحے



کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا صرف جسم مفلوج ہو گیا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن تیزی سے تاریک دلدل میں دھنستا چلا گیا۔

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کراؤن جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر میں سپیشل روم کی مشینری کا آپریٹر تھا۔ اس وقت وہ سپیشل روم سے ملحقہ آپریٹنگ روم میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر مستطیل شکل کی ایک بڑی سی مشین موجود تھی جس پر ایک بڑی سی سکرین بھی روشن تھی اور اس سکرین پر سپیشل ہال کا منظر واضح تھا۔ سپیشل ہال میں فولادی باکسوں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ قید تھے اور چونکہ اس ٹیم کی دو عورتوں نے انتہائی حیرت انگیز طور پر اپنے باکس کھول لئے تھے اس لئے اب وہ پوری طرح محتاط تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور کارپر جو کہ باس جیکارڈ کا نمبر ٹو تھا اندر داخل ہوا۔

"سب اوکے ہے ناں کراؤن"....... کارپر نے کراؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ میں پوری طرح محتاط ہوں"....... کراؤن نے بیٹھے



بیٹھے جواب دیا۔

"چیف باس لارڈ بوفمین اب نہیں آرہے اس لئے باس جیکارڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے ان کو ہلاک کر دے گا۔ میں اس لئے آیا ہوں تاکہ اندرونی صورت حال مجھے معلوم ہو سکے"۔ کارپر نے کہا۔

"آپ خود سکرین دیکھ رہے ہیں باس۔ وہ سب باکسز میں بند ہیں اور اب تو باکسز اوپننگ سسٹم بھی جام کر دیا گیا ہے۔ اب تو وہ کسی صورت بھی باکسز نہیں کھول سکتے"....... کراؤن نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوکے"....... کارپر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر کارپر، جیکارڈ اور دو مسلح آدمی سپیشل ہال میں داخل ہوتے دکھائی دیئے تو کراؤن سیدھا ہو کر بیٹھ گیا کیونکہ اب وہ ان کی موت کا تماشہ دیکھنا چاہتا تھا۔ باس جیکارڈ ان لوگوں سے باتوں میں مصروف تھا کہ اچانک کراؤن کو باتھ روم کی حاجت محسوس ہوئی۔ وہ فوراً اٹھا اور ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ ایک بیماری کی وجہ سے وہ باتھ روم کی حاجت کو روکنے پر قادر نہ تھا۔ ویسے بھی اب سپیشل ہال کی طرف سے کوئی خطرہ نہ تھا البتہ اسے یہ افسوس تھا کہ عین وقت پر باتھ روم کی حاجت کی وجہ سے وہ ان کی موت کا تماشہ نہ دیکھ سکے گا لیکن وہ چونکہ مجبور تھا اس لئے تیز تیز قدم اٹھاتا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ باتھ روم سے فارغ ہو کر وہ باہر آیا اور پھر ابھی وہ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کرسی پر بیٹھنے ہی نہ پایا تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس نے ایک قیدی کو باکس کو کھول کر کسی پرندے کی طرح اڑ کر باس جیکارڈ پر اور ان کے پیچھے موجود مسلح افراد سے ٹکراتے دیکھا اور وہ سب ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گر گئے۔

" اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ تو "....... کراؤن نے تیزی سے کرسی پر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن جلدی اور بوکھلاہٹ کی وجہ سے وہ کرسی سے الجھ کر کرسی سمیت دھماکے سے نیچے گرا۔ اس کے ساتھ ہی اسے مشین گن کی فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ پہلے سے زیادہ بوکھلاہٹ کے عالم میں اٹھا اور اس نے جب سکرین پر دیکھا تو بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے کرسی اٹھانے اور سیدھی کرنے کا ہوش ہی نہ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ جیکارڈ کارپر اور مسلح محافظ سپیشل ہال کے فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے جبکہ وہ آدمی جو باکس سے نکلا تھا اندر والی دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی جبکہ اس کے باقی ساتھی سوائے ان دو عورتوں کے اپنے اپنے باکس کھول کر باہر نکل رہے تھے اور کراؤن کے ذہن میں دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ اسی لمحے اس نے اس مشین گن بردار کو تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکتے ہوئے دیکھا تو جیسے اسے ہوش آ گیا ہو۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی ہال کی چھت سے سرخ روشنی کے دھارے نکل کر پورے ہال میں پھیلے ہوئے ان



لوگوں پر پڑے اور وہ سب اس طرح فرش پر گر گئے جیسے جراثیم کش دوا کے چھڑکاؤ سے حشرات الارض گرتے ہیں۔ کراؤن نے بٹن سے ہاتھ ہٹا لیا۔ اب جیکارڈ کارپر اور دونوں مسلح محافظ بھی ساکت پڑے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی وہ قیدی بھی جو باکسز سے باہر نکل آئے تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ باکسز تو جام تھے۔ یہ کیسے کھل گئے۔ اوہ۔ اسے تو میری کوتاہی اور نااہلی سمجھا جائے گا۔ اب کیا کیا جائے۔ میرا تو کورٹ مارشل ہو جائے گا"....... کراؤن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" مجھے مارٹن سے مشورہ کرنا چاہئے۔ وہ میرا دوست ہے اور وہ سکیورٹی چیف بھی ہے"....... کراؤن نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کی سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کراؤن نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

" کراؤن بول رہا ہوں"....... کراؤن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" مارٹن بول رہا ہوں کراؤن۔ چیف باس کا فون آیا ہے۔ وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ان قیدیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے یا نہیں۔ تم بتاؤ تاکہ میں چیف باس کو اطلاع کر دوں"....... دوسری طرف سے مارٹن نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"اوہ نہیں مارٹن۔یہاں تو سارا معاملہ ہی الٹ ہو گیا ہے۔ باس جیکارڈ، کارپر اور دو مسلح محافظ ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے ان قیدیوں کو جو آئرن باکسز سے نکل آئے تھے ریڈ ریز کی مدد سے بے ہوش کیا ہے۔ میں تمہیں فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہاری کال آ گئی۔ میں نے آئرن باکسز کا سسٹم جام کر دیا تھا لیکن نجانے انہوں نے انہیں کیسے کھول لیا۔ فار گاڈ سیک میری مدد کرو۔ ایسا نہ ہو کہ آئرن باکسز کے اس طرح کھلنے پر میرا ہی کورٹ مارشل کر دیا جائے اور ویسے بھی باس جیکارڈ کے بعد اب تم باس بن گئے ہو"...... کراؤن نے انتہائی بو کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اوہ ویری سیڈ۔ یہ تو بہت غلط ہو گیا۔ اب اگر میں نے چیف باس کو بتا دیا تو چیف باس نے ہم سب کے خلاف ایکشن لے لینا ہے"...... مارٹن بھی بری طرح بو کھلا گیا تھا۔

"کچھ کرو مارٹن۔ فار گاڈ سیک کچھ کرو۔ یہ تو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں انہیں تو ہلاک کر دیا جائے گا لیکن باس جیکارڈ اور کارپر کی موت کو کس طرح ایڈجسٹ کیا جائے۔ یہی اصل مسئلہ ہے"۔ کراؤن نے کہا۔

"اوکے میں چیف باس کو کہہ دیتا ہوں کہ ابھی باس جیکارڈ ان سے معلومات حاصل کر رہا ہے۔ پھر میں وہاں آجاتا ہوں پھر کچھ سوچ کر دوبارہ فون کر کے کہہ دیں گے"...... مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن نے بھی بے اختیار ایک طویل



سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے کرسی سیدھی کی اور اس پر بیٹھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ تھوڑی دیر بعد آپریشن روم کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور لمبا تڑنگا مارٹن اندر داخل ہوا تو کراؤن بے اختیار اچھل پڑا۔

"آؤ دیکھو۔ مارٹن دیکھو۔ یہ کیا ہو گیا ہے"...... کراؤن نے کہا تو مارٹن تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سکرین کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"یہ باکسز کھل کیسے گئے تھے۔ دو تو ابھی تک جام ہیں جن میں دو عورتیں موجود ہیں"...... مارٹن نے کہا۔

"پتہ نہیں۔ پہلے ان دونوں عورتوں نے باکسز کھول لئے تھے۔ میں نے انہیں بے ہوش کیا تو کارپر نے انہیں دوبارہ باکسز میں ڈال دیا اور مجھے حکم دیا کہ سارے باکسز جام کر دیئے جائیں۔ میں نے جام کر دیئے لیکن پھر اچانک باکسز کھل گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے باس جیئرڈ، کارپر اور دو مسلح افراد کو ہلاک کر دیا۔ بڑی مشکل سے میں نے انہیں بے ہوش کیا ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"لیکن باکسز کھل گئے۔ یہ لوگ باہر آئے اور پھر چار افراد کو ہلاک کرنے تک تمہیں کافی وقفہ ملا ہو گا۔ تم انہیں ایک بٹن دبا کر بے ہوش کر سکتے تھے۔ تم نے ایسا کیوں نہیں کیا"...... مارٹن نے کہا۔

"مارٹن تم میرے دوست ہو۔ تم جانتے ہو کہ جب مجھے باتھ روم

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

کی حاجت ہوتی ہے تو میں رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں باتھ روم میں چلا گیا تھا۔ چونکہ باکسز جام تھے اور باس جیکارڈ، کارپر اور دو مسلح افراد اندر موجود تھے اس لئے میرے ذہن میں یہ بات نہ تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ میں جب واپس آیا تو یہ لوگ باس اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر چکے تھے"...... کراؤن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ تمہاری ذرا سی غفلت سے باس جیکارڈ، کارپر اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے۔ اب تمہیں کورٹ مارشل سے کوئی نہیں بچا سکے گا"...... مارٹن نے کہا تو کراؤن کا رنگ زرد پڑ گیا۔

"میرے دوست۔ فار گاڈ سیک مجھے بچا لو۔ پلیز"...... کراؤن نے اس کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

"میری ایک شرط ہے"...... مارٹن نے کہا۔

"مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے"...... کراؤن نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مجھے ہیڈ کوارٹر کا چیف بنانے میں میری مدد کرنا ہو گی۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا یہاں کافی بڑا گروپ ہے اگر یہ گروپ مخالفت نہ کرے تو میں آسانی سے یہاں کا چیف بن جاؤں گا۔ میرا بھی وعدہ کہ میں یہاں کا باس بنتے ہی تمہیں اپنا نمبر ٹو بنا دوں گا"۔ مارٹن نے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔ میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ تم بے



فکر رہو تمہاری کوئی مخالفت نہیں کرے گا"...... کراؤن نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ پھر انہیں ہلاک کر دیں۔ پھر جا کر میں چیف باس کو ساری صورت حال اس انداز میں بتاؤں گا کہ تمہاری غلطی سامنے نہیں آئے گی"...... مارٹن نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ چیف باس خود یہاں آ کر حالات کا جائزہ لیں کیونکہ باس جیکارڈ کی موت ان کے لئے خاصا بڑا دھچکا ہو گی اس لئے میرا خیال ہے کہ انہیں دوبارہ باکسز میں بند کر دیتے ہیں اور پھر تم چیف باس کو ساری صورت حال بتا دو۔ پھر چیف باس جیسے کہے ویسے کر لینا"...... کراؤن نے کہا۔

"لیکن تمہاری یہ باتھ روم جانے والی بات سامنے لانی پڑے گی۔ پھر کیا کرو گے"...... مارٹن نے کہا۔

"یہ بات تم نہ بتانا۔ میں خود ہی کوئی آپریشنل خرابی کی بات کر دوں گا"...... کراؤن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اس طرح بات واقعی بن جائے گی۔ اس تکنیکی خرابی کی وجہ سے باکسز بھی کھل گئے"...... مارٹن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ورنہ تو مجھے فوراً موت کی سزا سنا دی جائے گی۔ میں رف سکرین آف ہونے کی بات کروں گا"...... کراؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہو گا کہ تم خود چیف باس کو مطمئن کرو۔ بہرحال اچھی بات یہ ہے کہ یہ لوگ فرار نہیں ہو سکے۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

آؤ پہلے انہیں باکسز میں بند کر دیں"...... مارٹن نے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پھر ہال میں داخل ہو کر ان دونوں نے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے واپس باکسز میں ایڈجسٹ کیا اور پھر باکسز بند کر دیئے۔

"آؤ اب میرے ساتھ چلو تاکہ چیف باس اگر تم سے تفصیل معلوم کرنا چاہے تو تم انہیں بتا سکو"...... مارٹن نے کہا اور کراؤن نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔



جولیا کی آنکھیں یکلخت کھلیں تو وہ بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"اوہ اوہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ لوگ کیسے ہلاک ہو گئے ہیں"۔ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں سامنے پڑی ہوئی جیکارڈ، کارپر اور دو مسلح محافظوں کی لاشیں دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اس کے ساتھی اسی طرح باکسز میں بند بے ہوش تھے۔ اسی لمحے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو جولیا نے چونک کر صالحہ کی طرف دیکھا۔ صالحہ بھی ہوش میں آ رہی تھی جبکہ عمران اور اس کے ساتھی بدستور بے ہوش تھے۔

"یہ سب کیا ہے"...... صالحہ نے بھی ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں خود بھی تم سے چند لمحے پہلے ہوش میں آئی ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ سب کیا ہے اور کیسے ہوا ہے۔ ہمارے ساتھی تو باکسز

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

میں بند ہیں اور بے ہوش ہیں۔ پھر انہیں کس نے ہلاک کیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ شاید یہاں بغاوت ہو گئی ہے اس لئے اب ہمیں پہلے باکسز سے باہر نکلنا چاہئے"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن یہ چھت سے نکلنے والی سرخ روشنی کا کیا کریں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ آخر کوشش تو ضروری ہے"۔ صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باکس کے سامنے والے حصے پر اپنی ٹھوڑی رکھ کر اسے دبایا لیکن باکس نہ کھلا۔ ادھر جولیا نے بھی یہی کوشش کی۔ چونکہ وہ پہلے اس انداز میں باکسز کھول چکی تھیں اس لئے جب اسی انداز میں دوبارہ کوشش کے باوجود باکسز نہ کھلے تو ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ اس بار باکسز کیوں نہیں کھل رہے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ سسٹم کو جام کر دیا گیا ہے ورنہ یہ لازماً کھل جاتے"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"...... صالحہ نے کہا۔

"اس بار ان باکسز نے تو ساری ٹیم ہی بری طرح بے بس کر دی ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔



"اگر ہماری آوازیں ان تک پہنچ رہی ہیں تو کیوں نہ ہم انہیں کسی طرح یہاں بلا لیں"...... صالحہ نے کہا۔

"کس طرح"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"کوئی بھی بہانہ کیا جا سکتا ہے"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ ہم ان کے دشمن ہیں دوست نہیں کہ وہ ہماری مدد کے لئے آ جائیں گے۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا"...... جولیا نے کہا اور صالحہ خاموش رہی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اوہ۔ ویری گڈ"...... اچانک صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کا باکس کھل گیا تو جولیا بے اختیار ذہنی طور پر اچھل پڑی کیونکہ جسمانی طور پر تو اچھلنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔

"یہ۔ یہ تم نے کیسے کھول لیا۔ کیا ہوا"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا تمہارے بازو حرکت کر سکتے ہیں کیونکہ باکس ہمارے جسموں سے بہرحال زیادہ کھلے ہیں۔ سامنے کے رخ ایک تار کنارے کے ساتھ ساتھ جا رہی ہے میری انگلی اچانک اس سے ٹکرا گئی تھی۔ میں نے اس تار کو کھینچا تو یہ کھل گیا۔ تم بھی کوشش کرو۔ یہ اب شاید اندر سے ہی کھل سکتا ہو۔ باہر سے نہیں"...... صالحہ نے باہر آ کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تار ہے"...... جولیا نے اچانک کہا اور پھر چند

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

لمحوں بعد اس کا باکس بھی کھٹاک سے کھل گیا اور جولیا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے اور وہ باکس کھول کر باہر آ گئی۔

"اب انہیں کیسے کھولیں۔ یہ تو بے ہوش ہیں۔ یہ کیسے اندر سے کھولیں گے"...... جولیا نے عمران اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مردوں کے جسموں کے لحاظ سے یہ باکسز خاصے تنگ ہیں جولیا اس لئے اگر یہ ہوش میں بھی ہوں تب بھی یہ اندر سے انہیں نہیں کھول سکتے۔ ہمیں ان کے آپریٹنگ روم میں جانا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ ابھی تک تو وہ ریڈ ریز فائر نہیں ہوئیں۔ آؤ جلدی کرو۔ یہ مشین گن اٹھا لو میں دوسری مشین گن لے لیتی ہوں"۔ جولیا نے کہا اور صالحہ بھی ریڈ ریز کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑی اور پھر ان دونوں نے فرش پر پڑی ہوئی مشین گن اور مشین پسٹل اٹھا لئے لیکن ابھی وہ دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھیں کہ انہیں دروازے کی دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ آنے والے کئی افراد تھے۔ وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑی ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور یکے بعد دیگرے چار آدمی اندر داخل ہوئے۔ چونکہ وہ دونوں دروازے کے دونوں پٹوں کے پیچھے آ گئی تھیں اس لئے اندر آنے والے انہیں نہ دیکھ سکے تھے۔



"ارے یہ کیا ہوا۔ یہ عورتیں کہاں گئیں"...... ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہم یہاں ہیں"...... اچانک جولیا نے دروازے کو دھکیل کر بند کرتے ہوئے کہا تو چاروں بجلی کی سی تیزی سے مڑے ہی تھے کہ جولیا کے ہاتھ میں موجود مشین گن نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور ہال کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ چاروں ہی اچھل کر نیچے گرے تھے۔ ان میں سے دو کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ دو خالی ہاتھ تھے۔ صالحہ کو مشین گن چلانے کی مہلت ہی نہ ملی تھی اس لئے وہ خاموش کھڑی رہی تھی۔ وہ چاروں چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ جولیا نے گولیاں ان کے سینوں پر فائر کی تھیں اس لئے وہ زیادہ دیر تک تڑپ بھی نہ سکے تھے۔

"ان میں سے ایک کو زندہ رہنا چاہئے تھا تاکہ اس سے معلومات حاصل کر لی جاتیں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپریٹنگ روم میں ہمیں چیک کیا جا رہا ہو۔ آؤ چلیں۔ ہمیں پہلے اس آپریٹنگ روم پر قبضہ کرنا ہو گا"۔ جولیا نے کہا اور مڑ کر تیزی سے دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گئی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ جولیا نے اسے دھکیل کر چیک کیا۔

"اوہ۔ یہی آپریٹنگ روم ہے۔ لیکن یہ تو خالی ہے۔ تم یہاں ٹھہرو میں چیک کرتی ہوں"...... جولیا نے آہستہ سے کہا اور پھر وہ

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔ میز پر موجود مشین کی سکرین پر اس ہال کا منظر ابھی تک نظر آ رہا تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ جولیا نے ملحقہ باتھ روم کو بھی چیک کیا لیکن وہاں بھی کوئی آدمی نہ تھا تو وہ تیزی سے مشین کی طرف لپکی اور پھر اس نے مشین کا پلگ ہی ساکٹ سے نکال دیا کیونکہ مشین خاصی پیچیدہ تھی اور ویسے بھی اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ مشین کو سمجھنے کی کوشش کرتی اس لئے اس نے بجلی کی سپلائی بند کر کے اسے مکمل طور پر آف کر دیا تھا اور پھر وہ کمرے سے باہر آ گئی۔

" مشین تو میں نے آف کر دی ہے اس لئے چلو پہلے ساتھیوں کو ہوش میں لے آئیں کیونکہ یہ خاصا وسیع و عریض ہیڈ کوارٹر ہے۔ اگر ہم الجھ گئیں تو شاید ہماری واپسی نہ ہو سکے "...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں دوڑتی ہوئیں واپس اس ہال میں آ گئیں۔

" تم باہر رکو۔ میں باکسز کھولنے کی کوشش کرتی ہوں "۔ جولیا نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے سب سے پہلے عمران کے باکس کے آگے والے حصے کو پریس کیا تو کھٹاک کی آواز سے باکس کھل گیا اور جولیا خوشی سے اچھل پڑی۔

" لیکن انہیں ہوش کیسے آئے گا "...... صالحہ نے کہا۔ وہ باکس کھلنے پر تیزی سے قریب آ گئی تھی تاکہ بے ہوش عمران کو جولیا کے ساتھ مل کر سنبھال کر باکس سے باہر نکال سکے اور پھر انہوں نے



عمران کو باہر نکال کر فرش پر لٹا دیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا نے عمران کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ لیکن جب کچھ دیر تک ایسا کرنے کے باوجود عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار نہ ہوئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹا لئے لیکن اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کوئی نوکدار چیز ڈھونڈو۔ اب اس کی گردن کے عقب میں کٹ لگانا ہو گا تاکہ خون نکلنے سے اعصاب کو تحریک مل سکے "۔ جولیا نے کہا۔

" نوکدار چیز تو نہیں ہے یہاں "...... صالحہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر ایک لاش کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید کسی کی جیب میں کوئی خنجر وغیرہ موجود ہو۔

" ارے ارے عمران کو ہوش آ رہا ہے۔ ویری گڈ "...... اچانک جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ تیزی سے سیدھی ہو گئی اور پھر اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" واہ۔ ایک نہیں دو دو۔ واہ "...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہی کہا۔

" جلدی کرو ہم انتہائی نازک حالات میں ہیں۔ جلدی کرو۔ جلدی اٹھو "...... جولیا نے جھک کر عمران کو باقاعدہ جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تم۔ جولیا اور صالحہ۔ میں سمجھا تھا کہ میں جنت میں پہنچ گیا

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ہوں"....... عمران نے تیزی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب صورت حال بڑی دھماکہ خیز ہے"....... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ دو دھماکے اکٹھے ہو جائیں تو ایسا ہی ہو گا۔ لیکن یہ سب کیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ یہ چار نئی لاشیں وجود میں آ چکی ہیں"....... عمران نے ان لاشوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جنہیں جولیا نے فائرنگ کر کے ختم کیا تھا اور جولیا نے جلدی سے اسے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کے سارے واقعات بتا دیئے۔

"اوہ۔ مشین آف ہونے کی وجہ سے جام کرنے والا سسٹم بھی آف ہو گیا۔ چلو ساتھیوں کو نکالیں۔ جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور پھر ان تینوں نے مل کر چند ہی لمحوں بعد باقی باکسز کھول کر اپنے ساتھیوں کو باہر نکالا اور پھر انہوں نے ان کے ناک اور منہ بند کر کے انہیں ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں لیکن ان میں سے کوئی بھی اس طرح ہوش میں نہ آیا۔

"تم تو ہوش میں آ گئے لیکن یہ ہوش میں نہیں آ رہے"....... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی آ جائیں گے۔ ریڈ ریز کی وجہ سے بے ہوش ہیں جس کی



وجہ سے یہ فوراً ہوش میں نہیں آ رہے لیکن لامحالہ ان کے ذہن پر سانس بند ہونے کی وجہ سے دباؤ پڑ گیا ہو گا اور ردعمل کا آغاز ہو چکا ہو گا"....... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ عمران کی بات وہ سمجھ گئی تھی کہ پہلے ہوش میں نہ آنے کی باوجود عمران کو ازخود ہوش کیسے آ گیا تھا۔ چند لمحے انتظار کرنے کے بعد عمران نے ایک بار پھر جھک کر صفدر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور اس بار اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو جولیا اور صالحہ بھی آگے بڑھیں اور پھر انہوں نے باقی ساتھیوں کے ساتھ بھی یہی کارروائی دوبارہ کرنی شروع کر دی۔ عمران بھی آگے بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آ گئے۔

"آؤ اب اس ہیڈ کوارٹر پر ہم نے قبضہ بھی کرنا ہے اور اس کے اسی اسلحہ خانے میں کوئی بم بھی نصب کرنا ہے۔ آؤ"....... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

تنویر ہسپتال میں بیڈ پر سیدھا لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم کو بیڈ
کے ساتھ کلپ کر دیا گیا تھا اس لئے تنویر صرف سر اور گردن کو
حرکت دے سکتا تھا۔ اس نے ہوش میں آنے کے بعد وہاں موجود
نرس سے اپنے اور خاور کے بارے میں پوچھنا چاہا لیکن نرس کوئی
جواب دیئے بغیر خاموشی سے باہر چلی گئی تھی اس لئے تنویر پڑا اب
سوچ رہا تھا کہ وہ یہاں کیسے پہنچا اور اس ہسپتال کا تعلق کس سے
ہے۔ اسے یاد تھا کہ وہ کس طرح ہٹ ہو گیا تھا اور اسے ہوش اس
ہسپتال میں آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور تنویر نے گردن
موڑی تو ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے پیچھے وہی
نرس تھی جو اسے بغیر کوئی جواب دیئے باہر چلی گئی تھی۔

" تمہیں ہوش آ گیا۔ ویری گڈ۔ تمہارے اندر واقعی بے پناہ قوت
مدافعت ہے ورنہ جس طرح تمہیں گولیاں لگی تھیں اور جس حالت



میں تم یہاں لائے گئے تھے تو مجھے تمہارے بچ جانے کی ایک فیصد
بھی امید نہ تھی لیکن پھر شاید تمہاری قوت مدافعت نے کام دکھایا
اور تم حیرت انگیز طور پر خطرے سے باہر آگئے اور اب بھی میرا خیال
تھا کہ تمہیں ہوش کافی دیر بعد آئے گا لیکن تمہیں ہوش آ گیا"۔ ڈاکٹر
نے جھک کر اسے چیک کرنے کے ساتھ ساتھ بولتے ہوئے کہا۔

" مجھے یہاں کون لایا تھا"...... تنویر نے پوچھا۔

" تمہارا ساتھی۔ وہ تمہیں فوجی جیپ میں لے آیا تھا"...... ڈاکٹر
نے جواب دیا۔

" اب وہ کہاں ہے اور یہ ہسپتال کس کا ہے"...... تنویر نے کہا
تو ڈاکٹر نے ایک طویل سانس لیا۔

" تمہارے ساتھی کو جیوش چینل والے گرفتار کر کے لے گئے
ہیں اور تم بھی حراست میں ہو۔ باہر جیوش چینل کے دو آدمی موجود
ہیں اور اس ہسپتال کا تعلق بھی جیوش چینل سے ہے"...... ڈاکٹر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ ہسپتال کہاں ہے۔ کیا گوام پہاڑی کے قریب ہے"۔ تنویر
نے کہا۔

" ہاں۔ گوام پہاڑی کو یہی سڑک جاتی ہے۔ اس کے مخالف
سمت میں اس ہسپتال کو سڑک نکلتی ہے۔ یہ ہسپتال ایئر فورس
اسپیشل سپاٹ کی ایمرجنسی کے لئے یہاں بنایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ
ساتھ علاقے کے دوسرے مریضوں کی بھی ٹریٹمنٹ کی جاتی ہے۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

چونکہ تم دونوں فوجی جیپ میں آئے تھے اور غیر ملکی تھے اس لئے جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی گئی اور پھر وہاں سے لوگ آئے اور تمہارے ساتھی کو لے گئے"...... ڈاکٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ایک منٹ ڈاکٹر"...... تنویر نے کہا تو ڈاکٹر مڑ آیا۔

"کیا ہے۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... ڈاکٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یہ بتا دیں کہ میرے جسم کو آپ نے بیڈ کے ساتھ کیوں کلپ کیا ہوا ہے۔ کیا ایسا زخموں کی وجہ سے ہے یا آپ کا خیال ہے کہ میں اس حالت میں بھی فرار ہو سکتا ہوں"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ میں کھول دیتا ہوں۔ چونکہ تم بے ہوش تھے اس لئے ایسا کیا گیا تھا تاکہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ یہاں سے فرار ہونے کی بات تو سوچنا ہی غلط ہے کیونکہ اس حالت میں تم فرار کیسے ہو سکتے ہو"...... ڈاکٹر نے کہا اور پھر اس نے اس کے کلپ کھول دیئے۔

"شکریہ ڈاکٹر"...... تنویر نے کہا اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ نرس خاموشی سے اس کے پیچھے باہر چلی گئی تھی۔ دروازہ جیسے ہی بند ہوا تنویر نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش شروع کر دی کیونکہ بہرحال اس نے یہاں سے فرار ہونے کا فیصلہ کر



لیا تھا۔ گو اسے اٹھنے میں تکلیف تو کافی ہوئی لیکن بہرحال وہ اٹھ کر بیٹھنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ اپنی تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے لمبے لمبے سانس لے رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔

"اوہ۔ تم اٹھ کر بیٹھ سکتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب تمہیں لے جایا جا سکتا ہے"...... ان میں سے ایک نے کہا۔

"کہاں"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر اور کہاں۔ ولسن جا کر کار کا انتظام کرو اور کلپ ہتھکڑی بھی لے آؤ"...... اس آدمی نے کہا تو دوسرا آدمی سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"میرا ساتھی کہاں ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"اسے ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا تھا اور یقیناً اب تک وہ ہلاک ہو چکا ہو گا"...... اس آدمی نے جواب دیا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تم صرف اندازے سے بات کر رہے ہو یا تمہیں حتمی طور پر معلوم ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میں تو اس وقت سے یہاں ہوں۔ ویسے اندازہ ہی ہے کیونکہ باس کسی کو زیادہ دیر زندہ رکھنے کا قائل ہی نہیں ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات تھی تو پھر مجھے بھی یہاں گولی ماری جا سکتی تھی"۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" باس نے تم سے پوچھ گچھ کرنا ہو گی"....... اس آدمی نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ولسن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو آدمی سٹریچر اٹھائے ہوئے تھے۔ ولسن نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کلپ ہتھکڑی بھی اس آدمی کی طرف بڑھا دی۔

" سٹریچر کی ضرورت نہیں ہے میں چل سکتا ہوں"....... تنویر نے نیچے اترنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں کے لئے وہ لڑکھڑایا پھر اس نے اپنے آپ پر کنٹرول کر لیا۔

" حیرت انگیز۔ تم واقعی حیرت انگیز ہو"....... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں مسٹر"....... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام راجر ہے"....... اس آدمی نے کہا تو تنویر نے قدم بڑھائے اور پھر آہستہ آہستہ چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

" ولسن قانون کے مطابق اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی پہنا دو"۔ راجر نے کہا تو اس کی بات سن کر تنویر رک گیا۔ اس نے خود ہی اپنے دونوں ہاتھ اپنی پشت کی طرف کر دیئے اور ولسن نے اس کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑی پہنا دی۔ تنویر یہ سب کچھ جان بوجھ کر کر رہا تھا کیونکہ اس نے بہرحال یہاں سے فرار ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس کے نقطہ نظر سے یہ لوگ اس کام میں اس کی مدد کر رہے



تھے۔ جہاں تک کلپ ہتھکڑی کا تعلق تھا ظاہر ہے اسے اس کی پرواہ نہ تھی کیونکہ وہ آسانی سے اسے کھول سکتا تھا۔ باہر لے آکر اسے کار کی عقبی سیٹ پر بٹھا دیا گیا۔ پھر اس کی دائیں طرف راجر بیٹھ گیا تھا جبکہ ولسن نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی اور کار حرکت میں آ گئی۔

" ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"....... تنویر نے پوچھا۔

" خاموش بیٹھو"....... راجر نے اس بار سخت لہجے میں کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار ہسپتال سے نکل کر پہلے مین روڈ پر پہنچی اور پھر تیزی سے مڑ کر شہر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تنویر اب خاموش بیٹھا دل ہی دل میں ان کے خاتمے اور کار پر قبضہ کرنے کا پلان بنا رہا تھا لیکن پھر اسے اچانک خاور کا خیال آ گیا۔ اگر وہ جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر میں تھا تو پھر اسے بھی ہیڈ کوارٹر جانا چاہئے تاکہ وہ خاور کو وہاں سے نکال سکے لیکن پھر اسے خیال آیا کہ خاور اپنی حفاظت خود کر سکتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ زخمی ہونے کی وجہ سے اس قدر جدوجہد نہ کر سکے کہ ہیڈ کوارٹر سے خود بھی باہر آ سکے اور خاور کو بھی لا سکے اس لئے اس نے آخرکار یہی فیصلہ کیا کہ کار پر قبضہ کر لے۔ اس نے کلپ ہتھکڑی کا بٹن پریس کر کے اسے کھول لیا تھا لیکن اس کے دونوں بازو ویسے ہی اس کے عقب میں تھے۔

" آخر بتانے میں کیا حرج ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"....... تنویر نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

"سینا روڈ پر ہے۔ سینا کلب کے نام سے"...... اس بار راجر نے بتا دیا۔

"شکریہ۔ اب ذرا کار سائیڈ پر کر کے روک دو"...... تنویر نے کہا۔

"کیوں"...... راجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ولسن بھی اس کی بات سن کر چونک پڑا تھا۔

"میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا چاہتا ہوں کیونکہ اس سیٹ پر بیٹھنے کی وجہ سے میری ٹانگیں بہت سکڑ گئی ہیں اور میرے پیٹ پر سخت دباؤ پڑ رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اگر میں اسی انداز میں بیٹھا رہا تو شاید میں ہیڈ کوارٹرز زندہ ہی نہ پہنچ سکوں"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے"...... راجر نے کہا اور اس نے ولسن کو کار ایک سائیڈ پر کر کے روکنے کے لئے کہا اور ولسن نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"یہ میری طرف کا دروازہ کھول دو راجر۔ میرے ہاتھ تو بندھے ہوئے ہیں"...... تنویر نے کہا تو راجر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اپنی طرف کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا تا کہ گھوم کر کار کی دوسری سائیڈ کا دروازہ کھول سکے کہ تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہتھکڑی پوری قوت سے سامنے بیٹھے ہوئے ولسن کے سر پر پڑی اور ولسن کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ وہیں سٹیئرنگ پر ہی ڈھیر ہو گیا۔ اسی لمحے راجر دوسری طرف پہنچ چکا تھا۔



تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اس کا بازو اس کی طرف لپکا اور راجر کا اوپر والا جسم اچھل کر کار کے اندر آیا ہی تھا کہ تنویر کا دوسرا بازو ایک بار پھر گھوما اور ہتھکڑی پوری قوت سے راجر کے سر پر پڑی اور اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا تو تنویر تیزی سے کھسکا اور دوسری طرف سے دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ سڑک سنسان پڑی ہوئی تھی۔ تنویر نے سب سے پہلے دروازہ کھول کر ولسن کو باہر گھسیٹا اور پھر وہ اسے گھسیٹتا ہوا سڑک کی سائیڈ پر موجود جھاڑیوں میں لے گیا۔ اسے وہاں چھوڑ کر وہ واپس آیا اور پھر اس نے راجر کو بھی اسی طرح گھسیٹ کر جھاڑیوں میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد تنویر ان پر جھک گیا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں اس کے ہاتھوں اپنی گردنیں تڑوا چکے تھے۔ تنویر نے ان کی تلاشی لی تو اسے ان کی جیبوں سے دو مشین پسٹل مل گئے۔ اس نے مشین پسٹل اٹھائے اور واپس کار کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد کار تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور ظاہر ہے اس بار اسے تنویر ڈرائیو کر رہا تھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے خاور کے لئے کیا کرنا چاہئے لیکن اس کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ تیز حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اتنی سی جدوجہد کرنے سے ہی اس کے زخموں میں شدید تکلیف شروع ہو گئی تھی۔

"کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا"...... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس سینا کلب کو ایک نظر دیکھ لے اور پھر وہ مطمئن ہو کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ شہر میں داخل ہو کر وہ سینا روڈ

www.paksociety.com

Scanned By Waqar Azeem pakistanipoint

کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے چونکہ تل ابیب کا تمام نقشہ یاد تھا اس
سینا روڈ پر پہنچنا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد
سینا کلب کی عمارت کے سامنے پہنچ گیا۔ سرخ پتھروں کی بنی ہوئی
عمارت خاصی وسیع و عریض تھی۔ اس نے کار سامنے سڑک کے
کنارے روکی اور غور سے اس عمارت کو دیکھنے ہی لگا تھا کہ اچانک
ایک کار باہر نکلتی نظر آئی اور تنویر اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود
عمران کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی
تھی جبکہ عقبی سیٹوں پر دوسرے ساتھی موجود تھے اور پھر اس کے
پیچھے دوسری کار بھی باہر آ گئی اور دوسری کار میں اسے خاور بیٹھا نظر آ
گیا۔ دونوں کاریں تیزی سے مڑ کر آگے چلی گئیں تو اس نے کار
سٹارٹ کی اور اسے پوری تیزی سے دوڑاتا ہوا ان کاروں کے پیچھے چل
پڑا۔ پھر ایک موڑ پر ٹریفک سگنل بند ہونے کی وجہ سے دونوں
کاریں رک گئیں تو تنویر نے اپنی کار عمران کی کار کی سائیڈ میں لے
جا کر روک دی۔

"ارے تنویر تم"....... عمران نے چونک کر کہا اور پھر باقی ساتھی
بھی چونک کر حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔ اسی لمحے
اشارہ کھل گیا اور دونوں کاریں آگے بڑھیں لیکن اب تنویر اطمینان
سے ان کے پیچھے کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔ اس نے سمجھ لیا تھا کہ
کسی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو خاور کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا
علم ہو گیا ہو گا اس لئے وہ اسے نکال کر لے آ رہے تھے لیکن وہ اس



بات پر حیران تھا کہ وہ اس طرح باہر آئے تھے کہ جیسے خاور اندر
کلب میں بیٹھا ہوا انہیں مل گیا تھا اور پھر جب کاریں ایک کالونی
میں داخل ہو کر ایک کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رکیں تو تنویر نے بھی
کار ان کے پیچھے روک دی۔ کار سے صدیقی اترا اور اس نے گیٹ پر
موجود مخصوص تالا کھولا اور پھر اندر جا کر اس نے پھاٹک کھول دیا تو
دونوں کاریں اندر داخل ہوئیں اور تنویر نے بھی کار سٹارٹ کی اور
اندر پہنچ کر اس نے اس کے پیچھے کار روک دی۔ سب ساتھی کاروں
سے اتر کر تیزی سے تنویر کی طرف لپکے۔

"تم تو ہسپتال میں تھے"....... خاور نے قریب آ کر کہا تو تنویر
مسکراتا ہوا نیچے اتر آیا۔

"ارے تم تو زخمی ہو۔ زیادہ حرکت مت کرو"....... عمران نے
آگے بڑھ کر اسے سہارا دیتے ہوئے کہا۔

"میں تو خاور کو چھڑوانے کے لئے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہتا تھا
لیکن آپ لوگ پہلے ہی اسے لے آئے"....... تنویر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"ہم تو سوچ رہے تھے کہ یہاں پہنچ کر میک اپ وغیرہ کر کے
ہسپتال جا کر تمہیں لے آئیں گے لیکن تم خود ہی پہنچ گئے"۔ خاور نے
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب کوٹھی کے اندر بڑے کمرے میں
پہنچ گئے۔

"تم کیسے آئے"....... عمران نے پوچھا تو تنویر نے ہوش میں

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

آنے سے لے کر ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کی ساری تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو۔ اس حالت میں بھی تم نے کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ لیکن تم ہیڈ کوارٹر میں کیسے داخل ہوئے اور تمہارا تعاقب بھی نہیں ہوا۔ یہ سارا کیا چکر ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ابھی تفصیل سے بتاتے ہیں۔ ایک منٹ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"لارڈ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف باس سے بات کراؤ۔ میں ہیڈ کوارٹر سے بول رہا ہوں"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"تم بات کراؤ جلدی ورنہ ہیڈ کوارٹر کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا لارڈ بوفمین ہے۔

"لارڈ بوفمین میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے



مسکراتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ یہ تم ہیڈ کوارٹر سے کیسے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میں ہیڈ کوارٹر سے نہیں بول رہا۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ تمہارا جیوش چینل ہیڈ کوارٹر تباہ کیا جا رہا ہے۔ وہاں تمہارے سب افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور میرے ہاتھ میں ایک انتہائی طاقتور بم کا ڈی چارجر موجود ہے اور یہ بم ہیڈ کوارٹر کے اسلحے کے ذخیرے میں موجود ہے۔ اب میں صرف بٹن پریس کروں گا اور تمہارا ہیڈ کوارٹر تنکوں کی طرح بکھر جائے گا۔ اس کے بعد تمہارے لارڈ ہاؤس کا نمبر آئے گا اور سب سے آخر میں ایرو میزائل لیبارٹری کا۔ اگر میں چاہتا تو پہلے تمہارے لارڈ ہاؤس کو اڑا دیتا لیکن میں نے ایسا اس لئے نہیں کیا تاکہ تم خود صدر صاحب کو بتا سکو کہ تمہارے جیوش چینل ہیڈ کوارٹر کا کیا حشر ہوا ہے۔ اس جیوش چینل کا جسے تم نے ناقابل تسخیر سمجھ لیا تھا اور جس کے تحت تم نے پوری دنیا میں سازشوں کے جال پھیلانے کی کوششیں کی ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر جیب سے ڈی چارجر نکال کر اس نے پہلے اس کا ایک بٹن پریس کیا تو ڈی چارجر پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا۔ پھر عمران نے مسکراتے ہوئے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی زرد رنگ کا بلب بجھ گیا اور ساتھ ہی سرخ رنگ کا بلب جلا اور پھر بجھ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس

www.pakistanipoint.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

ےتے ہوئے ڈی چارجر میز پر رکھ دیا۔ پھر نہ صرف اس کا بلکہ اس کے
سارے ساتھیوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے تھے کیونکہ جیوش
چینل ہیڈ کوارٹر کی تباہی اسرائیل کے لئے واقعی ایک بہت بڑا دھچکا
تھا اور انہیں یقین تھا کہ جیوش چینل کے اس ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر
کی تباہی لارڈ بوفمین کی کارکردگی پر ایک کاری ضرب ثابت ہو سکتی
تھی اس لئے ان سب کے چہرے واقعی اس کامیابی پر کھل اٹھے تھے۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

مکمل ناول

# بلیک ہاک

مصنف
مظہر کلیم
ایم اے

**لارڈ بوفمین** اسرائیل کی تنظیم جیوش چینل کا سربراہ جس نے ایرومیزائل لیبارٹری کی حفاظت کی ذمہ داری بلیک ہاک کے سپرد کر دی۔

**بلیک ہاک** یورپ کا انتہائی معروف ایجنٹ کرنل کارٹر۔ جس کا دعویٰ تھا کہ اس کے مقابلے پر کوئی ایجنٹ ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔

**بلیک ہاک** جس سے مقابلے پر آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی بے بسی کا شدت سے احساس ہونا شروع ہو گیا۔ کیسے اور کیوں؟

**بلیک ہاک** جس نے انتہائی مہارت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف گرفتار کر لیا بلکہ انہیں اس انداز میں بے بس کر دیا کہ شاید وہ اس سے پہلے کبھی اس طرح بے بس نہ ہوئے تھے۔

**گمنام پہاڑی** جس کے نیچے ایرومیزائل لیبارٹری تھی جسے تباہ کرنے کا ٹارگٹ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لے کر اسرائیل گئی تھی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اس بار اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے۔ یا؟

بلیک ہاک اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ہونے والی انتہائی خوفناک اور جان لیوا جدوجہد کا انجام کیا ہوا۔ انتہائی حیرت انگیز انجام؟

بے پناہ اور تیز رفتار ایکشن۔ خوفناک اور اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

عمران سیریز میں منفرد۔ انوکھا اور دلچسپ ناول

# جناتی دنیا

## سپیشل نمبر

مصنف ــــ مظہر کلیم ایم اے

جناتی دنیا ــــ کرۂ ارض پر موجود جنات کی دنیا ــــ جو انسانوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے۔

جناتی دنیا ــــ ایک ایسی دنیا ــــ جو انسانوں کی دنیا سے یکسر مختلف ہوتی ہے ــــ پُراسرار ــــ لیکن حقیقی دنیا۔

جناتی دنیا ــــ ایک ایسی دنیا ــــ جس میں عمران کو داخل ہونا پڑا اور جب وہ اس انوکھی دنیا میں داخل ہوا تو ــــ ؟ انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی انوکھے واقعات۔

جناتی دنیا ــــ جس میں جنات کے ہزاروں قبیلے رہتے تھے اور ان قبیلوں میں مسلمان بھی تھے اور غیر مسلم بھی۔

سردار اخناش ــــ پاکیشیا میں رہنے والے مسلمان جناتی قبیلے کا سربراہ جس نے اپنے قبیلے کو بچانے کے لئے عمران کی خدمات حاصل کیں ــــ کیوں اور کیسے ــــ ؟

سردار کنٹیلا ــــ ایسے جناتی قبیلے کا سربراہ ــــ جو شیطان کا پیروکار تھا اور وہ مسلمان جناتی قبیلے کو فنا کرنا ـ یا ـ غیر مسلم بنانا چاہتا تھا۔

عمران ــــ زندگی میں پہلی بار جس کا جناتی مخلوق سے واسطہ پڑا۔ انتہائی حیرت انگیز۔ انوکھے اور دلچسپ واقعات سے پُر۔

- ــ شیطان کے پیروکار جنات اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی ایک انتہائی حیرت انگیز۔ خوفناک اور انوکھے انداز کی جدوجہد ــــ ایک ایسی جدوجہد ــــ جس کا ہر لمحہ پُراسرار ــــ خوفناک اور انوکھا ثابت ہوا۔ قطعی مختلف انداز کی نئی اور پُراسرار کہانی۔

- انوکھا۔ دلچسپ اور تحیر خیز ناول۔ ایک ایسا ناول جس میں قارئین پہلی بار ایک پوشیدہ اور حیرت انگیز حقیقی دنیا سے روشناس ہوں گے۔

ایک ایسی حقیقی دنیا کی کہانی جو اسرار کے دھندلکوں میں پوشیدہ رہتی ہے اور جسے صرف مظہر کلیم کا قلم ہی صفحہ قرطاس پر ابھار سکتا ہے۔

**یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان**

www.paksociety.com

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

عمران سیریز میں ایک منفرد اور انتہائی دلچسپ کہانی

# سنیک کلرز

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

**سنیک کلرز**

ایک نئی تنظیم ——— جس کا چیف جوانا تھا اور اس کے ممبرز میں جوزف اور ٹائیگر شامل تھے۔ انتہائی دلچسپ سچوئشن۔

**سنیک کلرز**

جس نے ایک مقامی کلب میں قتل عام کر دیا اور پاکیشیا کی پوری سرکاری مشینری اس قتل عام پر بوکھلا اٹھی۔

**سنیک کلرز**

جنہیں پولیس اور حکومت نے دہشت گرد قرار دے دیا اور پھر جوزف، جوانا اور ٹائیگر کی فوری گرفتاری کے احکامات صادر کر دیئے گئے۔

**عمران**

جس نے جوانا، ٹائیگر اور جوزف کو پھانسی سے بچانے کے لئے سر توڑ کوششیں کیں ——— لیکن ——— ؟

• ——— وہ لمحہ ——— جب سیکرٹ سروس کے چیف کو مجبوراً سنیک کلرز کو سرکاری تنظیم قرار دینے کا نوٹیفکیشن جاری کرنا پڑا ——— انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچوئشن۔

• ——— وہ لمحہ ——— جب عمران بھی جوانا کی سربراہی میں سنیک کلرز کیلئے کام کرنے پر مجبور ہو گیا ——— کیوں اور کیسے ——— ؟

**جوانا**

جس نے ایک بار پھر ماسٹر کلرز کے جوانا کا روپ دھار لیا اور پھر ہر طرف موت کے بھیانک سائے پھیلتے چلے گئے۔

• ——— وہ لمحہ ——— جب جوانا اور ٹائیگر کو دن دہاڑے سڑک پر گولیوں سے اڑا دیا گیا ——— کیا یہ دونوں ہلاک ہو گئے ——— یا ——— ؟

**سنیک کلرز**

جنہوں نے پاکیشیا کے دارالحکومت میں بے تحاشا قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا ——— ان کا اصل مقصد کیا تھا ——— ؟

قدم قدم پر خوفناک جسمانی لڑائیاں، ہر طرف موت کی چیخ و پکار ۔ بے پناہ تیز اور انتہائی خونریز مسلسل ایکشن، انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز اور یکسر منفرد انداز کی کہانی

**یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان**

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanpoint

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور جدوجہد سے بھرپور ناول
مکمل ناول
فیوگی ٹاسک
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
فیوگی ٹاسک ایک ایسی تنظیم جو ملک باچان کو توڑ کر ٹکڑوں میں تبدیل کرنا چاہتی تھی۔
فیوگی ٹاسک جس کا اسلحے کے حصول کے لئے پاکیشیا کے ایک گروپ سے خفیہ رابطہ تھا اور پھر یہ رابطہ ظاہر ہوگیا۔
وہ لمحہ جب عمران نے اسلحہ سپلائی کرنے والے پاکیشیائی گروپ اور خفیہ رابطے کو بے نقاب کر دیا۔ پھر کیا ہوا؟
وہ لمحہ جب عمران کو مجبوراً فیوگی ٹاسک کے خلاف حرکت میں آنا پڑا۔ کیوں ؟
باٹوش عمران کا دوست اور باچان کا انتہائی فعال ایجنٹ جو کسی طرح بھی عمران سے صلاحیتوں میں کم نہ تھا۔ لیکن درپردہ وہ فیوگی ٹاسک کا ایجنٹ تھا۔
وہ لمحہ جب باٹوش فیوگی ٹاسک کے تحفظ کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ گیا اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ایک ایک لمحہ بھاری ثابت ہوا۔
وہ لمحہ جب کیپٹن شکیل اور باٹوش کے درمیان جسمانی فائٹ ہوئی۔ ایسی فائٹ کہ جس کا تصور شاید عمران بھی نہ کر سکتا تھا۔ پھر کیا ہوا؟ کامیابی کس کے حصے میں آئی۔
انتہائی دلچسپ واقعات تیز رفتار ایکشن اور سطر سطر پر پھیلے ہوئے
بے پناہ سسپنس سے بھرپور ایک منفرد اور یادگار ناول
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان
عمران سیریز میں انتہائی منفرد انداز میں لکھی گئی انوکھی کہانی
مکمل ناول
تھریڈ بال مشن
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
تھریڈ بال ٹیکسٹائل دھاگے کی سپلائی کیلئے بین الاقوامی ٹینڈر ایک ملک نے نکال کئے تھے پھر؟
قاسم قاسم دی گریٹ جو پاکیشیا میں بزنس ٹور پر آیا اور اس نے ہوٹل میں خوفناک ہنگامہ برپا کر دیا۔ کیوں ——— ؟
قاسم جسے سنبھالنے کے لئے عمران کو بذات خود اس ہوٹل میں جانا پڑا۔ کیا عمران قاسم کو سنبھالنے میں کامیاب ہو سکا یا نہیں۔ انتہائی دلچسپ اور قہقہہ آمیز سچویشن
قاسم جس سے تھریڈ بال کے ریٹس حاصل کرنے کے لئے پالینڈ کی سیکرٹ سروس پاکیشیا پہنچ گئی۔ پھر ——— ؟
تھریڈ بال جس کے بین الاقوامی ٹینڈر پالینڈ سیکرٹ سروس اپنے ملک کے حق میں کرانا چاہتی تھی اور پالینڈ سیکرٹ سروس اس میں کامیاب بھی ہوگئی۔ کیسے ؟
وہ لمحہ جب عمران تھریڈ بال کا بین الاقوامی ٹینڈر پاکیشیا کے حق میں کرانے کے لئے میدان میں کود پڑا۔ پھر کیا ہوا ——— ؟
وہ لمحہ جب عمران اور ٹائیگر اپنے مشن میں ناکام ہوکر پالینڈ سیکرٹ سروس کے ہاتھوں گرفتار ہوگئے۔ کیا عمران واقعی اس انوکھے مشن میں ناکام ہوگیا ——— یا؟
ایک ایسا جرم جو پہلی بار جاسوسی ادب کے دائرے میں داخل ہوا ہے
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان
www.paksociety.com
Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

عمران سیریز میں قطعی منفرد انتہائی دلچسپ اور سحر انگیز یادگار ناول

# بلیک ورلڈ

مصنف : مظہر کلیم ایم اے

بلیک ورلڈ — شیطان کی دنیا — شیطان اور اس کے کارندوں کی دنیا — جہاں سیاہ قوتوں کا راج ہے۔ جہاں انسانیت کے خلاف ہر سطح پر شیطانی انداز میں کام جاری رہتا ہے۔

پروفیسر البرٹ — شیطانی دنیا کا ایک ایسا کردار — جو شیطان کا نائب تھا اور جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کیلئے ایک خوفناک شیطانی منصوبے پر کام شروع کر دیا — یہ منصوبہ کیا تھا — ؟

رعمیس — ایک ایسا جادوئی زیور — جو صدیوں پہلے ایک شیطانی معبد کے پجاری کی ملکیت تھا اور پروفیسر البرٹ کو اس کی تلاش تھی — کیوں — وہ اس سے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ؟

جبوتی — ایک شیطانی قوت — جو انتہائی خوبصورت عورت کے روپ میں عمران سے ٹکرائی اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اس کی شیطنیت سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا — کیا واقعی ایسا ہوا — کیا جبوتی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔

بلیک ورلڈ — جس کے مقابل عمران، جوزف، جوانا اور ٹائیگر سمیت جب میدان میں اترا تو عمران کو پہلی بار احساس ہوا کہ بلیک ورلڈ کی شیطانی قوتیں کس قدر طاقتور اور خوفناک قوتوں کی مالک ہیں۔

بلیک ورلڈ — ایک ایسی پُراسرار، سحر انگیز اور انوکھی دنیا — جس کا ہر معاملہ عام دنیا سے ہٹ کر تھا۔

بلیک ورلڈ — جس کی پُراسرار اور انوکھی قوتوں کے مقابل عمران کو بالکل منفرد انداز میں جدوجہد کرنی پڑی۔ انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی جدوجہد۔

وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کے خوفناک پنجوں میں پھنس کر رہ گئے اور ان کے بچ نکلنے کی کوئی راہ باقی نہ رہی — کیا عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کا شکار ہو گئے — یا — ؟

بلیک ورلڈ — جس کے خلاف طویل جدوجہد کے باوجود آخر کار ناکامی ہی عمران کا مقدر بنی۔ کیوں اور کیسے — کیا واقعی عمران ناکام ہو گیا تھا — یا — ؟

بلیک ورلڈ — جس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران کو عام دنیاوی اسلحے کی بجائے قطعی مختلف انداز کی طاقت کا سہارا لینا پڑا — وہ طاقت کیا تھی — ؟

- قطعی مختلف انداز کی کہانی — انتہائی منفرد انداز کی جدوجہد
- تحیر اور سحر کی فسوں کاریوں میں لپٹی ہوئی ایک پُراسرار دنیا کی کہانی
- ایک ایسا ناول جو اس سے قبل صفحہ قرطاس پر نہیں ابھرا۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان
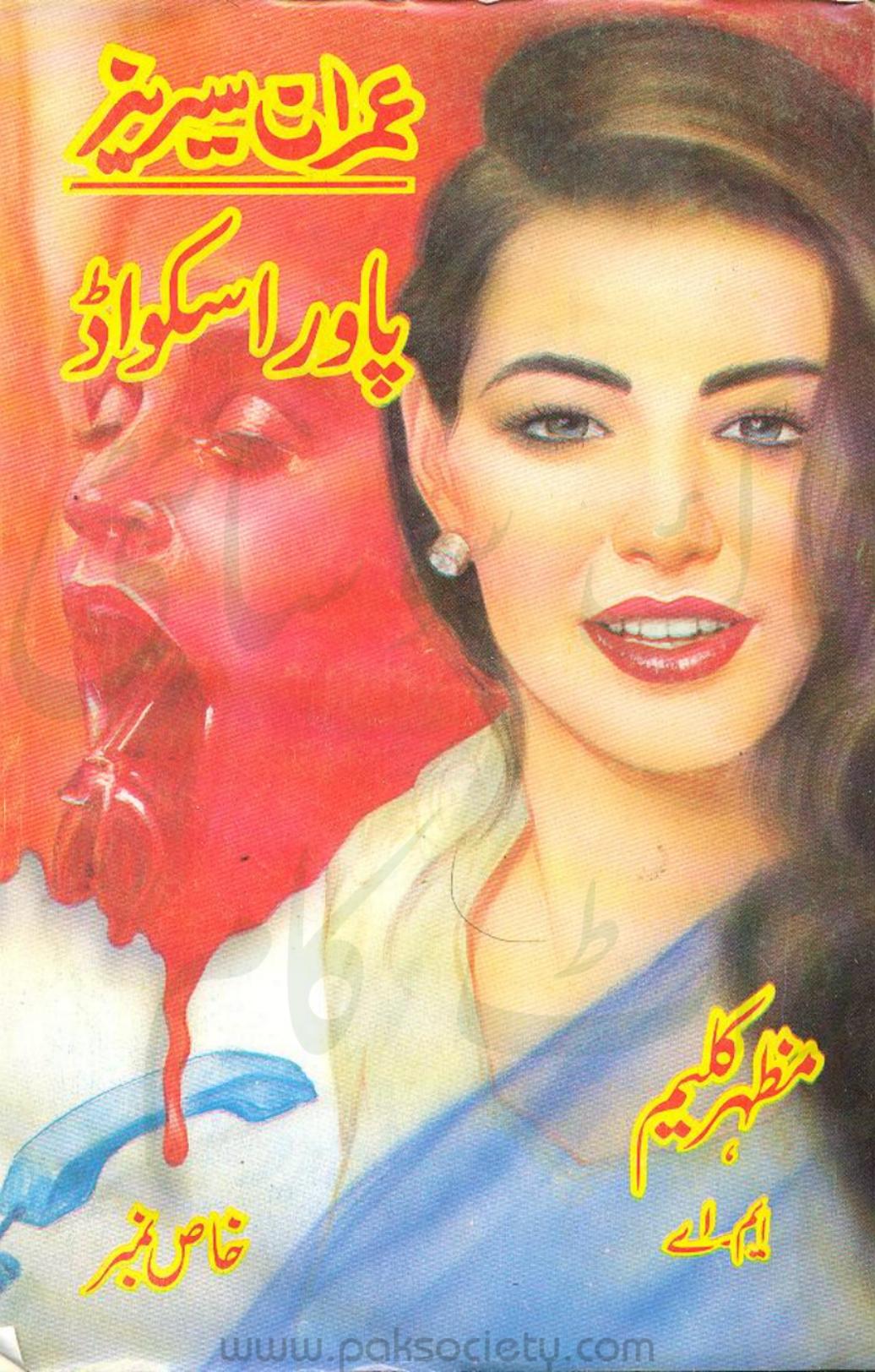
عمران سیریز
پاور اسکواڈ
مظہر کلیم
ایم اے
خاص نمبر
www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز

خاص نمبر

# پاور اسکواڈ

مکمّل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
مُلتان

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعا
اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کس
کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو
جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قط
ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
پرنٹر ------ محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 90/ روپے

# چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ اسرائیل کے سلسلے کا نیا ناول "پاور اسکواڈ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ایرو میزائل کے سلسلے کا یہ آخری ناول ہے۔ ایرو میزائل لیبارٹری کی تباہی کے سلسلے میں جس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مسلسل جان لیوا جدوجہد کرنا پڑی ہے۔ اسی طرح اسرائیل حکومت بھی اپنی ہر تنظیم کے خاتمے کے بعد ایک نئی تنظیم سامنے لاتی رہی ہے۔ پاور اسکواڈ بھی اسرائیل کی نئی تنظیم ہے جسے بڑے دعویٰ کے ساتھ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر لایا گیا اور یہ حقیقت ہے کہ پاور اسکواڈ نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یقینی موت کے منہ میں دھکیل دیا تھا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسرائیل کی سرزمین پر جس طرح سرفروشی کی بے مثال جدوجہد اور ناقابل یقین ذہانت کا ثبوت دیا ہے وہ واقعی اپنی مثال آپ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس ناول کو بھی ہر لحاظ سے پسند کریں گے۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور نوازیئے گا البتہ حسب دستور ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ یہ بھی اپنی مثال آپ ہوتے ہیں۔

چنیوٹ ضلع جھنگ سے نوید احمد اقبال لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول جاسوسی ادب کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترتے ہیں اور ہم

SCANNED BY JAMSHED

اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے اردو جاسوسی ادب کو آپ کے ذریعے دنیا کی باقی زبانوں کے جاسوسی ادب سے ممتاز کر دیا ہے البتہ آپ سے ایک شکایت ضرور ہے کہ آپ صرف بڑے شہروں کے قارئین کے خطوط کے جواب دیتے ہیں جبکہ چھوٹے شہروں کے قارئین کے خطوط جواب سے محروم رہتے ہیں۔ آپ سے ایک بات پوچھنی بھی ہے کہ عمران اپنی ڈگریوں کے ساتھ جب یونیورسٹی کا نام لیتا ہے تو آپ اسے یعنی (آکسن) کو بریکٹ میں لکھتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے جبکہ بریکٹ میں وہ لفظ لکھا جاتا ہے جو بولا نہیں جاتا بلکہ صرف لکھا جاتا ہے۔ کیا عمران ڈگریوں کے ساتھ یونیورسٹی نہیں بتاتا اور آپ صرف قارئین کے لئے یہ لفظ لکھتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم نوید احمد اقبال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کو نجانے کس طرح یہ خیال آیا ہے کہ میں قارئین کے درمیان چھوٹے اور بڑے شہروں کی وجہ سے فرق روا رکھتا ہوں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قارئین تو قارئین ہی ہوتے ہیں چاہے وہ کسی بڑے شہر میں رہ رہے ہوں یا کسی گاؤں میں۔ میرے لئے تو سب ہی محترم ہوتے ہیں بلکہ گاؤں اور چھوٹے شہروں میں رہنے والے قارئین میرے لئے اس سے زیادہ محترم ہوتے ہیں کہ انہیں میری کتب کے حصول کے لئے باقاعدہ جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو عمران اپنی ڈگریوں کے ساتھ یونیورسٹی کا نام بھی بتاتا ہے کیونکہ آکسفورڈ یونیورسٹی اپنے تعلیمی معیار کے لحاظ سے پوری دنیا میں احترام کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس یونیورسٹی کی ڈگری بھی اعزاز سمجھی جاتی ہے۔ جہاں تک اسے بریکٹ میں لکھنے کا تعلق ہے تو ایسا صرف اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس یہ ظاہر ہو سکے کہ یہ ڈگری نہیں بلکہ یونیورسٹی کا نام ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جام پور سے قاضی عارف ندیم علوی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ کا قلم نوجوانوں کو اخلاقی برائیوں سے جس طرح دور رکھنے کا کارنامہ سرانجام دے رہا ہے اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ آپ سے ایک درخواست ہے کہ آپ اپنی تحریروں میں اللہ تعالیٰ کے لئے خدا کا لفظ استعمال نہ کریں کیونکہ خدا فارسی زبان میں بڑے کو ضرور کہتے ہیں لیکن بہرحال یہ لفظ مخلوق کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ خالق کے لئے استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ امید ہے آپ میری درخواست پر ضرور توجہ کریں گے"۔

محترم قاضی عارف ندیم علوی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے نام اور خدا کے سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے۔ میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا لفظ ہی استعمال کروں لیکن خدا کا لفظ بھی اصطلاحی طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور خاص طور پر ہماری زبان میں تو اس کے یہی معنی ہیں مثلاً ہم جب "خداداد

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED

صلاحیت" کہتے ہیں تو اس سے سننے والا یا کہنے والا کبھی یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کسی مخلوق کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ بہرحال کوشش یہی کی جانی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام کو ہی استعمال کیا جائے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جھنگ شہر سے عبدالغفار تبسم لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول طویل عرصے سے پڑھ رہا ہوں اور یہی ان کی پسندیدگی کا ثبوت بھی ہے۔ البتہ مجھے اس وقت کوفت ہوتی ہے جب سیکرٹ سروس کے ارکان ہر قسم کی سچوئیشن سے بچ نکلتے ہیں۔ بہرحال وہ انسان ہیں۔ اس لئے کسی نہ کسی ممبر کی موت ضروری ہے۔ خاص طور پر تنویر تو مجھے ناپسند ہے جو جذباتی انسان ہے۔ نجانے اس قدر جذباتی ہونے کے باوجود کیسے زندہ بچ جاتا ہے۔ البتہ ایک درخواست ہے کہ اگر سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر ہلاک ہو جائے تو اس کی جگہ میری خدمات حاضر ہیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ کریں گے"۔

محترم عبدالغفار تبسم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران ہلاک ہونے سے کیوں بچ جاتے ہیں تو اس سلسلے میں پہلے بھی میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ موت زندگی تو بہرحال اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن تربیت یافتہ افراد بعض اوقات ایسی سچوئیشنز سے بھی بچ نکلتے ہیں جن سے دوسرے افراد نہیں بچ سکتے۔ آپ نے اکثر اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ بس کے حادثوں میں اکثر ڈرائیور صاف بچ جاتے ہیں۔ اس کی یہ وجہ نہیں ہوتی ہے کہ وہ کوئی غیر مرئی مخلوق ہوتے ہیں بلکہ یہ بات ان کے تجربے پر منحصر ہوتی ہے کہ وہ حادثے کا ادراک ہوتے ہی اپنے آپ کو بچانے کی لاشعوری طور پر کوشش کرتے ہیں اور اکثر بچ جاتے ہیں۔ جہاں تک آپ کی اس درخواست کا تعلق ہے کہ اگر کوئی ممبر ہلاک ہو جائے تو آپ کی خدمات حاصل کر لی جائیں تو اس کے لئے کسان کے بیٹے کی نمبردار بننے کی خواہش والی مثال ہی دی جا سکتی ہے کہ اس کی خواہش تھی کہ نمبردار کا سارا خاندان ہلاک ہو جائے تاکہ وہ نمبردار بن سکے تو اس کے باپ نے اسے سمجھایا کہ نمبردار کا خاندان تو ایک طرف چاہے سارا گاؤں ہی کیوں نہ ہلاک ہو جائے تمہیں نمبردار نہیں بنایا جائے گا کیونکہ تمہارے اندر نمبردار بننے کی صلاحیت ہی موجود نہیں ہے۔ امید ہے بات آپ کی سمجھ میں بھی آ چکی ہو گی اور آئندہ بھی آپ خط لکھتے رہیں گے۔

اوچشریف ضلع بہاولپور سے عبدالواحد صدیقی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ قارئین کے خطوط کا جواب مسلسل نہیں دیتے مثلاً ہمارے ایک دو خطوں کے جواب آپ نے دیئے اس کے بعد آپ کو جتنے بھی خطوط لکھے آپ نے جواب نہیں دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم عبدالواحد صدیقی صاحب۔ ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED

بے حد شکریہ۔ خطوط کا جواب یہ سوچ کر نہیں دیا جاتا کہ کس قاری کے خط کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے اور کس قاری کا نہیں اور نہ ہمارے پاس ایسا کوئی ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ "چند باتوں" میں صرف وہ خطوط شامل کئے جاتے ہیں جن میں کوئی ایسی دلچسپ بات موجود جس کے جواب سے دوسرے قارئین کو بھی دلچسپی ہو۔ لیکن بعض اوقات ایسے خطوط بھی "چند باتوں" میں شامل ہونے سے رہ جاتے ہیں جن میں دلچسپ باتیں موجود ہوتی ہیں کیونکہ بے شمار خطوط میں سے صرف چند خطوط کا ہی جواب دیا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ بات ہر قاری کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا لکھا ہوا ہر خط میں انتہائی غور سے پڑھتا ہوں اور قارئین کے خطوط سے مجھے واقعی ناول لکھنے میں رہنمائی ملتی رہتی ہے کیونکہ قارئین کے خطوط اور ان کی آرا سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ میرے قارئین کیا پڑھنا چاہتے ہیں اور کیا نہیں۔ انہیں کونسا موضوع زیادہ پسند ہے اور کونسا کم۔ اس طرح کی رہنمائی مجھے قارئین کے خطوط سے ہی ملتی ہے اس لئے میں ہر قاری سے گزارش بھی کرتا رہتا ہوں کہ وہ ناول کے بارے میں اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کر دیا کریں۔ امید ہے آپ بھی آئندہ خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے



اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی میٹنگ ہال میں جیوش چینل کا لارڈ بوفمین، جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اور ریڈ اتھارٹی کے کرنل پائیک کے علاوہ ملٹری انٹیلی جنس کا سربراہ کرنل سٹارک اور پولیس کمشنر کرنل فریڈرک بھی موجود تھے۔ لارڈ بوفمین کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا جبکہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل پائیک دونوں کے چہروں پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ نمایاں نظر آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو صدر اور پرائم منسٹر یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے تو لارڈ بوفمین سمیت سب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر سوائے لارڈ بوفمین کے باقی سب نے باقاعدہ سیلوٹ کئے جبکہ لارڈ بوفمین نے خصوصی انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے گھمبیر لیکن انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



بعد پرائم منسٹر اور پھر لارڈ بوفمین سمیت سب اپنی اپنی کرسیوں پر
بیٹھ گئے۔

"مجھے پہلے اطلاع ملی تھی کہ پریذیڈنٹ ہاؤس کی میٹنگ کی
باقاعدہ ٹیپ فلسطینی مخبروں نے حاصل کر کے عمران اور اس کے
ساتھیوں تک پہنچائی تھی اس لئے میں نے نہ صرف پریذیڈنٹ ہاؤس
کا سیکورٹی سمیت تمام عملہ تبدیل کر دیا ہے بلکہ میٹنگ ہال اور
میٹنگ روم کا حفاظتی نظام بھی تبدیل کرا دیا ہے اور اسے ایکریمین
ماہرین کے ذریعے اس قدر فول پروف بنا دیا گیا ہے کہ اب یہاں
ہونے والی بات چیت کا کوئی لفظ کسی بھی صورت نہ ٹیپ کیا جا سکتا
ہے اور نہ ہی باہر سے سنا جا سکتا ہے اس لئے آپ سب نے کھل کر
بات چیت کرنی ہے"...... صدر نے اسی طرح گھمبیر اور سرد لہجے میں
بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... پرائم منسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا جبکہ
باقی سب لوگ خاموش بیٹھے رہے۔

"آپ سب کو علم ہے کہ اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس
اسرائیل میں ایرو میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنے کے مشن پر آئی ہوئی
ہے اور ان کی تعداد صرف دس ہے جس میں آٹھ مرد اور دو عورتیں
ہیں اور یہ بھی حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ انتہائی خطرناک فلسطینی
تنظیم ریڈ ایگل انہیں تحفظ دے رہی ہے اور ان سے مکمل تعاون کر
رہی ہے۔ یہ دس افراد پہلے پکڑے گئے لیکن پھر اچانک وہ جی پی فائیو



اور ریڈ اتھارٹی کی قید سے غائب ہو گئے یا کر دیئے گئے۔ اس کے بعد
جیوش چینل کے انچارج کلیسر نے انہیں گرفتار کر لیا لیکن وہ کلیسر
اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے نکل گئے اور پھر انہوں نے
انتہائی حیرت انگیز طور پر جیوش چینل کا ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر بھی
تباہ کر دیا۔ ان کا ٹارگٹ گوام پہاڑی تھی۔ جیوش چینل کے لارڈ
بوفمین نے یورپ کا سب سے خطرناک ایجنٹ کرنل کارٹر جسے بلیک
ہاک کہا جاتا تھا اور جو یورپ کی دہشت سمجھا جاتا تھا، کو اس کے
پورے گروپ سمیت یہاں بلوا لیا اور کلیسر کے بعد بلیک ہاک
جیوش چینل کا انچارج بن گیا۔ اس نے وہاں نہ صرف سائنسی
حفاظتی انتظامات اپنی مرضی کے کرائے بلکہ گوام پہاڑی پر موجود ایئر
فورس آپریشنل سپاٹ کے تمام افراد کو فارغ کر کے وہاں اپنے دس
ساتھیوں اور فوجی کمانڈوز کے ایک دستے کی تحویل میں دے دیا۔
وہاں ایسے فول پروف انتظامات کئے گئے کہ میں نے بھی ان انتظامات
کی تفصیل معلوم ہونے پر اسے ناقابل تسخیر قرار دے دیا تھا کہ اس
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس گوام پہاڑی سے کسی صورت بھی زندہ بچ
کر نہ جا سکے گی لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ گوام پہاڑی دھماکوں
سے مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اور عمران اور اس کے ساتھی ایک بار
پھر غائب ہو گئے ہیں۔ اس اطلاع پر جب تفصیلی انکوائری کی گئی تو
معلوم ہوا کہ بلیک ہاک نے اس پورے گروپ کو گرفتار کر کے
بے ہوشی کے عالم میں زنجیروں سے جکڑ دیا تھا لیکن پھر اچانک یہ

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



لوگ نہ صرف ہوش میں آگئے بلکہ انہوں نے زنجیروں سے بھی آزادی
حاصل کر کے اس عمارت میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا اور پھر
انہوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں مین عمارت پر قبضہ کر لیا اور
کرنل کارٹر بھی ان کے قبضے میں آگیا اور پھر بلیک ہاک کا پورا
گروپ انہوں نے گولیوں سے اڑا دیا جس پر کمانڈوز دستے نے انہیں
گھیر لیا لیکن وہ مارٹر، میزائل اور مشین گنوں کی بے تحاشہ فائرنگ
کرتے ہوئے گھیرا توڑ کر نکل گئے۔ کمانڈوز نے ان کا انتہائی بے
جگری سے مقابلہ کیا اور ایک زخمی کے بیان کے مطابق اس نے ان
سب کو انتہائی شدید زخمی حالت میں دوڑتے ہوئے دیکھا تھا۔ سب
ایئر چیک پوسٹس بھی تباہ کر دی گئیں اور یہ سب لوگ حد بندی کو
بموں سے توڑ کر گوام پہاڑی سے باہر گئے اور پھر اچانک غائب ہو
گئے۔ پھر رات گئے اچانک مین عمارت کے اندر انتہائی طاقتور اسلحہ کا
سٹاک ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا اور اس طرح پوری گوام
پہاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور وہاں موجود سب افراد ہلاک ہو گئے
وہاں بلیک ہاک اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ تقریباً ڈیڑھ سو فوجی
کمانڈوز بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ تمام مشینری جو کروڑوں ڈالر مالیت
کی تھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اس کے باوجود پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے ایک آدمی کی لاش بھی دستیاب نہیں ہو سکی اور وہ لوگ
انتہائی شدید زخمی حالت میں ہونے کے باوجود انتہائی پراسرار انداز
میں غائب ہو گئے ہیں۔ اس پر پورے اسرائیل کے تمام ہسپتال اور



تمام ڈاکٹروں کے کلینکس کو چیک کیا گیا۔ فلسطینی تنظیموں کے
خفیہ ہسپتالوں کو بھی چیک کیا گیا حتیٰ کہ ریڈ ایگل کے دو خفیہ
ہسپتالوں کو بھی چیک کیا گیا لیکن کہیں بھی ان کا سراغ نہیں مل
سکا اور اس وقت تک بھی ان کا کوئی سراغ نہیں ملا"...... صدر نے
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ پرائم منسٹر سمیت میٹنگ میں شریک
سب لوگ خاموش بیٹھے سنتے رہے۔

"گو پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر اور گوام
پہاڑی کو تباہ کر کے اسرائیل کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے لیکن
ہمارے لئے اطمینان کی بات یہ ہے کہ ان کا اصل ٹارگٹ ایرو
میزائل لیبارٹری ابھی تک محفوظ ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ محفوظ
رہے گی اس لئے کہ میں نے اور پرائم منسٹر صاحب نے شروع سے ہی
اس لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کا پلان بنایا تھا۔ اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ
یہ لیبارٹری دوسری لیبارٹریوں سے مختلف ہے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی
کہ اس میں جس فارمولے پر کام ہو رہا ہے یہ فارمولا ایک پاکیشیائی
سائنس دان کی ایجاد تھا۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ کبھی نہ کبھی
پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری پر ضرور حملہ کرے گی۔ پھر یہ
پاکیشیائی سائنس دان اسرائیل سے ایک فلسطینی تنظیم کی مدد سے
فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گیا اور پاکیشیا پہنچ گیا اور وہاں پر ایرو
میزائل لیبارٹری قائم ہو گئی۔ مجھے بے شمار بار کہا گیا کہ میں پاکیشیا
میں موجود ایرو میزائل لیبارٹری کو تباہ کرانے کے لئے حکم دوں لیکن

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



میں ہمیشہ اس لئے خاموش رہا کہ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس
حرکت میں آجائے گی اور پاکیشیا کے ساتھ ساتھ اسرائیل میں بھی
ایرو میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنے کا کام شروع ہو جائے گا۔ لیکن
بات بھی میرے پیش نظر رہی کہ ایرو میزائل پر صرف اسرائیل کی
اجارہ داری ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ آخرکار پاکیشیا میں ایرو میزائل
لیبارٹری کی تباہی کا فیصلہ کر لیا گیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس طویل
عرصے سے اسرائیل نہیں آئی تھی پہلے وہ جی پی فائیو اور ریڈ اتھار
سے ٹکرا چکی تھی جبکہ اس دوران ایک نئی اور انتہائی طاقتور تنظیم
جیوش چینل بھی وجود میں آچکی تھی۔ اس کے سربراہ لارڈ بو فمین
ہیں۔ لارڈ بو فمین نے جیوش چینل کے علاوہ ریڈ واٹر نام کی بھی بین
الاقوامی دہشت گرد تنظیم بنائی جس نے واقعی مسلم ممالک کو اپ
دہشت گردانہ کارروائیوں سے ہمیشہ دباؤ میں رکھا۔ لارڈ بو فمین
ان کی صلاحیتوں کے پیش نظر اسرائیل کی قومی سلامتی کے امور
سربراہ بھی بنا دیا گیا تھا۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ پاکیشیا میں ای
میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنے کی تمام پلاننگ لارڈ بو فمین کریں گے
اور مجھے اعتراف ہے کہ لارڈ بو فمین نے بے داغ پلاننگ کی۔ ایک
مجرم تنظیم کے ذریعے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا گیا او
پھر اسے تباہ کرنے کے لئے بھی غیر متعلقہ ٹیم بھیجی گئی۔ مقصد
صرف اتنا تھا کہ اس کی تباہی کا الزام اسرائیل پر نہ آئے۔ اس
دوران ایک اور واقعہ ہو گیا کہ مسلم ممالک نے آپس میں ایک ن



مالی معاہدہ کرنے کی غرض سے بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرانے کا
فیصلہ کیا۔ یہ کانفرنس گریٹ لینڈ میں ہونی تھی۔ اگر یہ کانفرنس ہو
جاتی تو ایک ایسا معاہدہ وجود میں آجاتا جس سے مسلم ممالک معاشی
طور پر انتہائی طاقتور ہو جاتے اور یہ بات چونکہ اسرائیل کے مفادات
کے خلاف جاتی تھی اس لئے ریڈ واٹر نے اس کانفرنس کو دہشت
گردانہ کارروائی سے سبوتاژ کرنے کا اعلان کر دیا۔ ادھر پاکیشیا کی ایرو
میزائل لیبارٹری تباہ نہ ہو سکی اور پھر وہی ہوا جس کا مجھے شروع سے
خدشہ تھا کہ یہ اطلاعات ملنے لگیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل
میں ایرو میزائل لیبارٹری تباہ کرنے آ رہی ہے۔ بہرحال وہ یہاں آئی
اور جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ اب تک وہ جیوش چینل کا
ہیڈ کوارٹر، جزوی طور پر جی پی فائیو کا ہیڈ کوارٹر اور گوام پہاڑی تباہ کر
چکی ہے اور یقیناً اسے یہ اطلاع اب تک مل چکی ہو گی کہ گوام پہاڑی
کے نیچے لیبارٹری موجود نہیں ہے جیسا کہ مشہور کیا گیا تھا اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنا ٹارگٹ ہٹ
کئے بغیر واپس نہیں جاتی اس لئے لازماً اب اس نے سب سے پہلے اس
لیبارٹری کا محل وقوع تلاش کرنا ہے اور پھر اسے تباہ کرنے کے مشن
پر کام کرنا ہے۔ جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی، کلیسر کی موت،
گوام پہاڑی کی تباہی اور پھر بلیک ہاک کے خاتمے سے یہ بات تو
بہرحال طے ہو گئی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں
جیوش چینل اور لارڈ بو فمین مکمل طور پر ناکام ہو گئے ہیں اس لئے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



اب آئندہ اس تنظیم کو اور لارڈ بوفمین کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر نہیں لایا جا سکتا۔ باقی ہمارے ملک میں دو تنظیمیں ایسی ہیں جو ان کے مقابل آ سکتی ہیں۔ ان میں جی پی فائیو آج تک بے شمار بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا چکی ہے اور ہر بار ناکام رہی ہے۔ ریڈ اتھارٹی ایک بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرائی ہے اور ناکام رہی ہے۔ اسرائیلی سیکرٹ سروس قائم کی گئی تو وہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا کر مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ ان حالات میں کیا کیا جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر یہ خصوصی میٹنگ کال کی گئی ہے"...... صدر نے کہا اور پھر خاموش ہو گئے۔

"جناب صدر۔ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے تمام گزشتہ واقعات کا بڑا جامع اور بھرپور تجزیہ کیا ہے۔ میری رائے ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلے کے لئے ایک خصوصی تنظیم بنائی جائے اور اسے انتہائی وسیع اختیارات دیئے جائیں اور اس تنظیم کے تحت یہ تینوں تنظیمیں کام کریں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یہ تینوں تنظیمیں اس نئی تنظیم کے تحت صرف اس صورت میں کام کر سکتی ہیں کہ ان کے سربراہوں کو ان تنظیموں سے علیحدہ کر دیا جائے ورنہ ان کے درمیان کھینچا تانی جاری رہے گی اور اس کا فائدہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمیشہ کی طرح اٹھائے گی"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اگر ریڈ ایگل کو کور کر لیا جائے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے"...... ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کرنل سٹارک نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ایگل پر کام ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی تک ایسا کوئی جامع کلیو سامنے نہیں آیا جس کی مدد سے ان لوگوں پر ہاتھ ڈالا جائے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتی ہے اس لئے ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر۔ جب کسی کو اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہی نہیں ہے تو پھر کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کو ٹریس کرے گی"...... پولیس کمشنر کرنل فریڈرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کا ہمیں اچھی طرح تجربہ ہو چکا ہے کہ یہ لوگ انتہائی حیرت انگیز انداز میں معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ شاید وہ پہلی بار اس سلسلے میں ناکام رہے ہیں کہ انہیں آخر تک معلوم نہیں ہو سکا کہ لیبارٹری گوام پہاڑی کے نیچے نہیں ہے ورنہ وہ اس طرف کا رخ ہی نہ کرتے لیکن اب جبکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے تو وہ حتمی طور پر اس کا پہلے درست محل وقوع معلوم کریں گے اور پھر اس پر حملہ کریں گے"...... صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ یہاں کس کس کو ایرو میزائل لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہے"...... اچانک پرائم

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



منسٹر نے کہا۔

"آپ کے بعد میرے علاوہ صرف کرنل پائیک کو اس کا علم
کیونکہ اس کی حفاظت کے تمام تر انتظامات کرنل پائیک نے ا
نگرانی میں مکمل کرائے تھے۔ ہم تین افراد اور اس لیبارٹری میں کا
کرنے والے افراد کے علاوہ اسرائیل میں اور کوئی فرد اس کے محل
وقوع سے واقف نہیں ہے"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر لامحالہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم ہو
تو وہ کرنل پائیک سے ہی اس محل وقوع کو معلوم کرنے کی
کوشش کرے گی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ کرنل پائیک کو اس
وقت تک ملک سے باہر بھیج دیا جائے جب تک یہاں پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا حتمی طور پر خاتمہ نہیں ہو جاتا"...... پرائم منسٹر نے
کہا۔

"جناب۔ یہ مجھ پر عدم اعتماد ہونے کے مترادف ہے۔ کیا آپ کا
خیال ہے کہ مجھ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس لیبارٹری کا محل وقوع
معلوم کر لے گی"...... کرنل پائیک نے فوراً ہی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں کرنل پائیک۔ میرا مقصد ہرگز یہ نہ تھا۔ میں نے تو
یہ بات صرف اس لئے کی تھی کہ اس طرح ہر قسم کا رسک ختم ہو
جائے گا"...... پرائم منسٹر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میرا اندازہ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس اب لارڈ
بوفمین سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گی کیونکہ ان



کے خیال کے مطابق لارڈ صاحب کو اس محل وقوع کا یقیناً علم ہو گا
جبکہ لارڈ صاحب کو اس کا علم اس لئے نہیں ہے کہ یہ پراجیکٹ ان
کی آمد سے بہت پہلے مکمل ہو چکا تھا اور میں نے دانستہ اسے کسی پر
اوپن نہ کیا تھا اور یہ مشہور کرا دیا تھا کہ لیبارٹری گوام پہاڑی کے
نیچے ہے۔ حتیٰ کہ لارڈ صاحب بھی آخر تک یہی سمجھتے رہے کہ وہ ایرو
میزائل لیبارٹری کی ہی حفاظت کر رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں
تھا"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ چھپانے سے معاملات زیادہ الجھ جاتے
ہیں"...... اچانک لارڈ بوفمین نے کہا تو صدر اور وزیراعظم دونوں
بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ آپ اپنی بات کی وضاحت کریں"...... صدر نے
کہا۔

"جناب۔ سیکرٹ سروس کے ممبران اور سیکرٹ ایجنٹس کو
ہمیشہ یہی تربیت دی جاتی ہے کہ وہ خفیہ رکھی گئی معلومات کو کس
انداز میں حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن معلومات کو جس
قدر زیادہ خفیہ رکھا جائے وہ اتنی ہی جلدی سیکرٹ ایجنٹ پر آشکار ہو
جاتی ہیں جبکہ وہ معلومات جنہیں زیادہ خفیہ نہیں رکھا جاتا انہیں
حاصل کرنا ان کے لئے انتہائی مشکل ثابت ہوتا ہے"...... لارڈ
بوفمین نے کہا۔

"کیا آپ اس کی کوئی مثال دے سکتے ہیں کیونکہ یہ میرے لئے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



واقعی انتہائی تعجب کی بات ہے کہ زیادہ خفیہ رکھی جانے والی معلومات زیادہ جلدی آشکار ہو جاتی ہیں"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مثال کے طور پر آپ نے لیبارٹری کا محل وقوع انتہائی خفیہ رکھا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہاں موجود سب افراد اس کے محل وقوع سے واقف ہیں"...... لارڈ بو فمین نے کہا تو صدر کے ساتھ ساتھ وزیراعظم بھی اچھل پڑے۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ کیا کرنل پائیک نے آپ کو بتایا ہے"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ کرنل پائیک سے تو کبھی اس سلسلے میں بات ہی نہیں ہوئی۔ میں نے بتایا ہے کہ جو لوگ خفیہ سروسز میں کام کرتے ہیں انہیں تربیت ہی ایسی دی جاتی ہے کہ جس قدر خفیہ معلومات ہوتی ہیں انہیں وہ زیادہ آسانی سے حاصل کر لیتے ہیں اس لئے جب آپ نے یہ بات کی کہ کرنل پائیک نے اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات اپنی نگرانی میں مکمل کرائے ہیں تو میں سمجھ گیا کہ یہ لیبارٹری کہاں واقع ہے اور میرے خیال میں یہ بات کسی نہ کسی انداز میں دوسرے لوگ بھی جانتے ہوں گے"...... لارڈ بو فمین نے کہا۔

"لیکن ان دنوں تو آپ اسرائیل میں موجود ہی نہیں تھے"۔ صدر



نے کہا۔

"لیکن جیوش چینل موجود تھی اور میں اس کا اس وقت بھی سربراہ تھا اور جیوش چینل کا ایک سیکشن یہاں تل ابیب میں بھی کام کر رہا تھا اس لئے یہاں ہونے والے تمام واقعات کی رپورٹس مجھے وہاں ملتی رہتی تھیں۔ گو مجھے یہ اطلاع نہیں ملی تھی کہ کرنل پائیک جس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات پر کام کر رہے ہیں وہی ایرو میزائل لیبارٹری ہے۔ میں نے اس میں دلچسپی نہ لی تھی ورنہ میں اب تک معلوم کر لیتا۔ لیکن اب آپ کی بات سن کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہی ایرو میزائل لیبارٹری تھی"...... لارڈ بو فمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا تو کرنل ڈیوڈ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یس سر۔ مجھے معلوم ہے لیکن چونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ تھا اس لئے میں نے کبھی اس سلسلے میں کوئی اشارہ تک نہیں کیا"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صدر کے چہرے پر ایک بار پھر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ لارڈ بو فمین کے چہرے پر فتح مندی کی مسکراہٹ نمایاں ہو گئی تھی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"جناب۔ ایرو میزائل لیبارٹری کے سیکورٹی چیف میجر ولسن کا تعلق جی پی فائیو سے رہا ہے اور میجر ولسن سے اکثر میری ملاقات ہوتی رہتی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا تو صدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کرنل سٹارک۔ کیا آپ کو بھی اس کا علم ہے"...... صدر نے اس بار ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کرنل سٹارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ کیونکہ اس لیبارٹری کی تمام سپلائی کی ذمہ داری ملٹری انٹیلی جنس پر ہے"...... کرنل سٹارک نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی میرے لئے حیران کن بات ہے۔ میں اب تک جو سمجھ رہا تھا وہ سب غلط ثابت ہوا ہے۔ بہرحال لارڈ بوفمین پلیز آپ لکھ کر مجھے دیں کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے اور کرنل ڈیوڈ آپ بھی اور کرنل سٹارک آپ بھی تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ واقعی ایسا ہے"...... صدر نے کہا تو ان تینوں نے سامنے پڑے ہوئے پیڈ اٹھائے اور جیب سے قلم نکال کر ان پر لکھا اور پھر کاغذ پیڈز سے علیحدہ کر کے اسے تہہ کر کے بڑے مؤدبانہ انداز میں باری باری صدر کے سامنے رکھ دیئے۔ صدر نے ایک ایک کر کے تینوں کاغذ کھولے اور انہیں دیکھ کر انہوں نے ایک طویل سانس لیا اور پھر کاغذ پرائم منسٹر کی طرف بڑھا دیئے۔

"یس سر۔ واقعی یہ بات میرے لئے بھی انتہائی حیرت کا باعث



بنی ہے۔ بہرحال اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہماری سیکرٹ ایجنسیاں نااہل نہیں ہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا تو صدر کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں واقعی۔ بہرحال اب یہ بات چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ ایرو میزائل لیبارٹری آمان ڈیم کے قریب آمان ایٹمی بجلی گھر کے نیچے ہے اور اب مسئلہ ہے کہ ہم نے اسے بھی بچانا ہے اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کرنا ہے اس لئے اب آپ اپنی تجویز پیش کریں تاکہ کوئی حتمی فیصلہ کیا جا سکے"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ وہی نئی تنظیم بنانے کا آئیڈیا درست ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"لیکن اس تنظیم کا سربراہ کون ہو گا"...... صدر نے کہا۔

"جسے آپ منتخب کریں"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"تو پھر اس کے سربراہ آپ خود بن جائیں"...... صدر نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ میری مصروفیات ایسی ہیں کہ میں زیادہ وقت نہیں دے سکتا اور دوسری بات یہ کہ اس کا سربراہ ایسی ہی سروس سے تعلق رکھنے والا ہونا چاہئے۔ اگر آپ میری رائے پوچھیں تو میرے ذہن میں ایک نام آرہا ہے اور وہ ہے ملٹری انٹیلی جنس کے سپیشل سیکشن کا انچارج میجر ڈکٹر۔ میں نے اس کی فائل دیکھی ہے۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ بھی ہے اور انتہائی ذہین اور تیز طرار بھی"۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



پرائم منسٹر نے کہا تو صدر سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یس سر۔ میجر وکٹر واقعی بے حد ذہین، تیز اور فعال آدمی ہے۔ وہ اس کام کے لئے انتہائی مناسب رہے گا"....... ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کرنل سٹارک نے فوراً ہی وزیراعظم کی رائے کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہم ان تین ایجنسیوں سے ہٹ کر علیحدہ نئی تنظیم بنا دیں۔ چوتھی تنظیم"....... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا اور اس تنظیم کو صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلے کا ٹارگٹ دیں۔ یہ چونکہ بالکل نئے لوگ ہوں گے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس والے انہیں جانتے تک نہ ہوں گے جبکہ باقی تنظیموں کے بارے میں وہ اچھی طرح جانتے ہیں"....... وزیراعظم نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن لیبارٹری کی حفاظت تو ریڈ اتھارٹی کر رہی ہے۔ کیا اسے وہاں سے ہٹا دیا جائے"....... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ان تینوں تنظیموں کو فی الحال اس مشن سے ہٹا دیں۔ اس طرح یہ لیبارٹری زیادہ محفوظ ہو جائے گی"....... وزیراعظم نے کہا۔

"پھر یہ ساری ذمہ داری آپ لے لیں۔ آپ اس تنظیم کی براہ راست سرپرستی کریں"....... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ مجھے سرپرستی منظور ہے"....... پرائم منسٹر نے جلدی



سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر فیصلہ ہو گیا۔ اب لیبارٹری کی حفاظت یہ نئی تنظیم کرے گی جبکہ لارڈ بوفمین، جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی اس مشن سے علیحدہ رہیں گی البتہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اگر ٹریس کر کے ہلاک کر سکیں تو ایسا کرنے کی انہیں اجازت ہو گی لیکن یہ تینوں تنظیمیں کسی صورت بھی نئی تنظیم سے کوئی تعلق نہ رکھیں گی اور نئی تنظیم کا نام بھی آپ خود تجویز کریں گے اور اس کا تنظیمی ڈھانچہ، اس کا ہیڈ کوارٹر سب کچھ آپ خود طے کریں گے"....... صدر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"جناب میرے ذہن میں پہلے سے اس کا مکمل خاکہ موجود ہے۔ میں طویل عرصے سے اس بارے میں سوچ بچار کرتا رہا ہوں۔ میں نے اس نئی تنظیم کا نام پاور اسکواڈ رکھا ہے"....... وزیراعظم نے کہا۔

"گڈ۔ اچھا نام ہے۔ اوکے میٹنگ برخاست۔ باقی تفصیلات آپ خود طے کر لیں گے"....... صدر نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے تو اس کے ساتھ ہی وزیراعظم اور باقی لوگ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کے ساتھ ساتھ انتہائی سخت گیر چہرے کا مالک آدمی چونک پڑا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے دروازے کی طرف دیکھا اور پھر اس نے میز کے کنارے پر موجود بٹنوں کے پینل میں سے ایک بٹن پریس کیا تو دروازہ خودبخود کھل گیا اور دروازے میں سے ایک خوبرو نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا لیکن اس کے چلنے کا انداز فوجی تھا اور اس نے اندر داخل ہو کر میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی کو باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو کیپٹن کرستان"...... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے آنے والے نوجوان سے کہا۔

"تھینک یو باس"...... نوجوان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور



میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کے پرسنل سیکرٹری کی کال ہے جناب"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... باس نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرسنل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ میجر وکٹر بول رہا ہوں چیف آف پاور اسکواڈ"...... باس نے بھی اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ہی پرائم منسٹر اسرائیل کی انتہائی باوقار آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میجر وکٹر بول رہا ہوں"...... میجر وکٹر نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میجر وکٹر۔ کیا آپ نے پاور اسکواڈ کا ہیڈ کوارٹر قائم کر کے مشن کے لئے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں یا نہیں"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے باوقار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

"یس سر۔ انتہائی ہنگامی بنیادوں پر تمام کام کیا گیا ہے اور سر مشن پر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے"...... میجر وکٹر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا پلاننگ کی ہے آپ نے"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"سر۔ پاور اسکواڈ کا ایک سیکشن ریڈ ایگل نامی فلسطینی تنظیم کے چند اہم افراد سے رابطہ کرنے میں مصروف ہے تاکہ ان کی مدد سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگا کر اس کا خاتمہ کیا جا سکے۔ دوسرا سیکشن ایرو میزائل لیبارٹری کے گرد مخصوص مقامات پر چیکنگ اور پکٹنگ کے انتظامات کرنے میں مصروف ہے تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو جائے تو اسے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے"...... میجر وکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایرو میزائل لیبارٹری اور اس کے اوپر منی ایٹمی بجلی گھر کی سیکورٹی کس کے پاس ہے"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"جناب۔ پاور ہاؤس کی سیکورٹی تو عام سی ہے تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے کہ اس منی ایٹمی بجلی گھر کی کوئی خاص اہمیت ہے اور لیبارٹری تو زیر زمین اور انتہائی خفیہ ہے۔ اس کی اندرونی سیکورٹی تو اس کی اپنی ہو گی۔ باہر سے کوئی سیکورٹی نہیں ہے"...... میجر وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں چاہئے کہ منی ایٹمی بجلی گھر کی سیکورٹی کو اپنے



کنٹرول میں لے لو اور وہاں موجود سیکورٹی کے تمام افراد کو ہٹا کر وہاں اپنے آدمی لگا دو تاکہ اگر دشمن کسی طرح وہاں پہنچ بھی جائیں تو تمہارے آدمی انہیں کور کر سکیں۔ وہ لوگ تو ظاہر ہے انہیں کور نہ کر سکیں گے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی بات واقعی انتہائی دانشمندانہ اور گہری ہے۔ میں نے سوچا تھا لیکن چونکہ پہلے آپ نے اس کی ہدایت نہ کی تھی اس لئے میں خاموش ہو گیا تھا لیکن اس کے لئے آپ کو منی ایٹمی بجلی گھر کے ڈائریکٹر جنرل کو احکامات دینے ہوں گے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"میں نے ڈائریکٹر جنرل جانسن کو احکامات دے دیئے ہیں۔ تم ان سے رابطہ کر کے تمام پلان بنا لو۔ وہ تمہاری ہدایات پر پوری طرح عمل کرنے کے پابند ہوں گے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"یس سر۔ میں ان سے رابطہ کرتا ہوں سر"...... میجر وکٹر نے جواب دیا۔

"ہر اہم معاملہ مجھ سے ضرور ڈسکس کرتے رہنا۔ میں چاہتا ہوں کہ میری سرپرستی میں تم کامیابی حاصل کرو"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر"...... میجر وکٹر نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو میجر وکٹر نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران کیپٹن کرسٹان خاموش بیٹھا رہا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

www.paksociety.com

"کیپٹن کرستان۔ کیا رپورٹ ہے اب تک"....... میجر وکٹر نے رسیور رکھ کر کیپٹن کرستان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ ریڈ ایگل کا ایک اہم آدمی یعقوب حیفی اس معاملے میں ملوث ہے اور اسے اس سارے سیٹ اپ کا علم ہے لیکن یعقوب حیفی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں ہے۔ اسے تلاش کیا جا رہا ہے۔ جیسے ہی وہ ملا اس سے تمام حالات معلوم کر لئے جائیں گے"....... کیپٹن کرستان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ یعقوب حیفی کیا کام کرتا ہے اور کہاں رہتا ہے"....... میجر وکٹر نے چونک کر پوچھا۔

"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یعقوب حیفی اسرائیل اور یونان کے درمیان اسلحہ کی سمگلنگ میں ملوث ہے۔ اس کا اہم ٹھکانہ بندرگاہ پر ایک ہوٹل والٹو ہے لیکن ہم نے ہوٹل والٹو کو چیک کر لیا ہے۔ وہاں یعقوب حیفی کو کوئی نہیں جانتا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ وہاں کسی اور نام سے متعارف ہے"....... کیپٹن کرستان نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ وغیرہ معلوم کرنا تھا"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"حلیہ تو کیا میں نے اس کی ایک تصویر بھی حاصل کر لی ہے اور یہ تصویر بھی ہوٹل والٹو میں دکھائی گئی ہے لیکن وہاں اسے کوئی نہیں پہچانتا حالانکہ یہ بات حتمی ہے کہ والٹو اس کا اڈا ہے"۔ کیپٹن

SCANNED BY JAMSHED



کرستان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک تہہ شدہ اخباری تراشہ نکال کر اس نے اسے میجر وکٹر کی طرف بڑھا دیا۔ میجر وکٹر نے تہہ شدہ اخباری تراشے کو کھولا تو اس میں ایک رنگین تصویر موجود تھی۔ وہ اسے غور سے دیکھتا رہا۔ تصویر کے نیچے نام کے کیپشن میں یعقوب حیفی کا نام بھی موجود تھا اور اسے نامور فلسطینی رہنما کا دست راست ظاہر کیا گیا تھا۔

"یہ تصویر کتنی پرانی ہے"....... میجر وکٹر نے پوچھا۔

"صرف چھ سال پرانی ہے باس"....... کیپٹن کرستان نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس تصویر کے پیچھے ہوٹل والٹو کی بلڈنگ صاف دکھائی دے رہی ہے"....... اچانک میجر وکٹر جو مسلسل اور انتہائی غور سے اس تصویر کو دیکھ رہا تھا، نے چونک کر کہا تو کیپٹن کرستان بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ جناب۔ آپ کی نظر واقعی انتہائی گہری ہے۔ میں نے تو اس بارے میں غور ہی نہیں کیا تھا"....... کیپٹن کرستان نے کہا۔

"یہ واقعی والٹو ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس کا تعلق بہرحال والٹو سے ہے لیکن پھر وہاں اس تصویر کو پہچانا کیوں نہیں جا رہا۔ کیا یہ شخص میک اپ کا ماہر ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"ہم نے اس کے قد و قامت کو مدنظر رکھ کر بھی چیکنگ کرائی ہے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED


سر۔ لیکن اس کے باوجود کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ بہرحال ہماری کوشش جاری ہے اور ہم جلد ہی اسے تلاش کر لیں گے"....... کیپٹن کرستان نے کہا تو میجر وکٹر چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"والٹو ہوٹل کا نمبر دیں"....... میجر وکٹر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو میجر وکٹر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"والٹو ہوٹل"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر فریڈرک سے بات کراؤ۔ میں اس کا دوست میجر وکٹر بول رہا ہوں"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی میجر وکٹر نے فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ شاید وہ چاہتا تھا کہ فریڈرک اور اس کے درمیان ہونے والی بات چیت کو کیپٹن کرستان بھی سن لے۔

"فریڈرک بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔



"میجر وکٹر بول رہا ہوں فریڈرک"....... میجر وکٹر نے اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میجر وکٹر تم۔ کہاں غائب ہو گئے ہو۔ بڑا عرصہ ہو گیا ہے تم سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ کیا باہر چلے گئے تھے"....... دوسری طرف سے بھی انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا اور سامنے بیٹھے ہوئے کیپٹن کرستان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ میجر وکٹر کے والٹو ہوٹل کے مینجر سے اس قسم کے انتہائی بے تکلفانہ تعلقات ہوں گے۔

"میں اسرائیل سے باہر گیا ہوا تھا۔ اب واپس آیا ہوں تو میں نے سوچا کہ تم سے بات کر لی جائے"....... میجر وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات کرنے کا کیا فائدہ۔ آ جاؤ"....... فریڈرک نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ کیونکہ میں ایک انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں اور یہ اہم کام ایسا ہے کہ اس پر اسرائیل کی سلامتی کا دارومدار ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو پھر میرے لائق کوئی خدمت"....... فریڈرک نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے فریڈرک کہ تم انتہائی محب الوطن آدمی ہو۔ لیکن مجھے جب یہ اطلاع ملی کہ تمہارے رابطے اسرائیل دشمنوں سے ہیں تو یقین جانو مجھے دلی صدمہ ہوا ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"کیا کہہ رہے ہو۔ میرے رابطے اسرائیل دشمنوں سے۔ حیرت ہے کہ تم مجھے اچھی طرح جاننے کے باوجود مجھ پر اس قسم کا الزام لگا رہے ہو۔ ویری بیڈ"...... فریڈرک نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی پہلے اس بات پر یقین نہ کیا تھا لیکن پھر جب ایک اہم ثبوت میرے سامنے لایا گیا تو مجھے یقین کرنا پڑا اور میں نے تمہیں فون بھی اسی لئے کیا ہے کہ اگر ایسا تم نادانستگی میں کر رہے ہو تو بہتر ہے کہ مہلت ختم ہونے سے پہلے سنبھل جاؤ"...... میجر وکٹر نے کہا۔ اس کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا ثبوت"...... فریڈرک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسلحے کا ایک فلسطینی سمگلر ہے جس کا نام یعقوب حیفی بتایا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ والٹو اس کا خاص اڈا ہے جبکہ والٹو کے طویل عرصے سے مینجر تم ہو۔ یعقوب حیفی کی ایک تصویر میرے سامنے پڑی ہوئی ہے جس میں اسے والٹو سے نکلتے دکھایا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے واقعی ایسے لوگوں سے خفیہ تعلقات ہیں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"یعقوب حیفی۔ اسلحے کا سمگلر۔ نہیں میجر وکٹر اس نام کا کوئی آدمی میرا واقف نہیں ہے۔ اس کا حلیہ کیا ہے"...... فریڈرک نے کہا تو میجر وکٹر نے تصویر کو دیکھتے ہوئے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔



"نہیں میجر وکٹر۔ تمہیں غلط اطلاع ملی ہے۔ میں اس حلیے کے کسی بھی آدمی سے واقف نہیں ہوں۔ ویسے والٹو ہوٹل ہے۔ یہاں ہزاروں لاکھوں افراد آتے جاتے رہتے ہیں لیکن میری واقفیت اس یعقوب حیفی سے قطعاً نہیں ہے"...... فریڈرک نے قطعی اور دو ٹوک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا تعلق فلسطینی تنظیم ریڈ ایگل سے بتایا جاتا ہے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"ریڈ ایگل۔ اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ مجھے یاد کرنے دو کہ میں نے یہ نام کہاں سنا تھا۔ اوہ۔ مجھے یاد آگیا۔ کئی سال قبل میری ایک آدمی سے ملاقات کرائی گئی تھی۔ اس کا نام سردار طلحہ تھا اور مجھے بتایا گیا تھا کہ سردار طلحہ ریڈ ایگل کا اہم آدمی ہے اور یہ سردار طلحہ والٹو ہوٹل کا ایک مکمل پورشن مستقل بنیادوں پر اس انداز میں الاٹ کرانا چاہتا تھا کہ وہاں اس کے آدمیوں کے علاوہ اور کسی کا عمل دخل نہ ہو۔ لیکن میں نے انکار کر دیا اور بات ختم ہو گئی۔ پھر جو پورشن سردار طلحہ حاصل کرنا چاہتا تھا وہ میں نے ایگل سپورٹس کلب والوں کو دے دیا اور اب بھی اس پورشن میں ایگل سپورٹس کلب قائم ہے اور وہاں سپورٹس کے سلسلے میں سیمینار، میٹنگز اور اس ٹائپ کے دوسرے کام ہوتے رہتے ہیں"...... فریڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا تو میجر وکٹر کی آنکھوں میں بے اختیار چمک ابھر آئی۔

"ایگل سپورٹس کلب کا سربراہ کون ہے"...... میجر وکٹر نے

www.paksociety.com

پوچھا۔

"ڈان کلارک اس کا سربراہ اور مالک ہے۔ انتہائی کٹر یہودی ہے۔ ایکریمیا سے یہاں شفٹ ہوا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اس سپورٹس کلب میں فلسطینیوں کی آمد و رفت بھی ہے" میجر وکٹر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کیونکہ میں نے کبھی اس میں دلچسپی نہیں لی"....... فریڈرک نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ۔ اب میرا دل تمہاری طرف سے صاف ہو گیا ہے۔ اس لئے جلد ہی ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی"....... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا تمہیں اس ایگل سپورٹس کلب کے بارے میں معلوم ہے"۔ میجر وکٹر نے کیپٹن کرستان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس سر۔ لیکن میں نے اس پر توجہ نہیں دی تھی"....... کیپٹن کرستان نے جواب دیا۔

"تم وہاں اس یعقوب حنیفی کے بارے میں معلوم کرو۔ ضرور کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا اور یہ سن لو کہ یہ کام جلد از جلد ہونا چاہئے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اگر فوری طور پر سراغ نہ لگ گیا تو ہم سب کا کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED


"یس سر۔ میں کام کی رفتار تیز کر دیتا ہوں"....... کیپٹن کرستان نے اٹھتے ہوئے کہا اور میجر وکٹر کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے اٹھ کر سیلوٹ مارا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد میجر وکٹر نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کر کے دروازے کو دوبارہ لاک کر دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈائریکٹر جنرل منی ایٹمی بجلی گھر سے میری بات کراؤ"....... میجر وکٹر نے کہا اور دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"بات کیجئے جناب"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف پاور اسکواڈ میجر وکٹر سپیکنگ"....... میجر وکٹر نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں جانسن بول رہا ہوں۔ ڈائریکٹر جنرل منی ایٹمی بجلی گھر آمان"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"آپ کا سیکورٹی انچارج کون ہے"....... میجر وکٹر نے پوچھا۔

www.paksociety.com

"جناب۔چیف سیکورٹی آفیسر سٹینلے ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سیکورٹی میں کتنے افراد ہیں"....... میجر وکٹر نے پوچھا۔

"بیس افراد پر مشتمل سیکورٹی ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو پرائم منسٹر صاحب نے کیا ہدایات دی ہیں"....... میجر وکٹر نے پوچھا۔

"انہوں نے حکم دیا ہے کہ آپ کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔ اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہوئی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے اس ایٹمی بجلی گھر کی اصل اہمیت کیا ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر۔لیکن میں یہ بات زبان پر نہیں لا سکتا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گڈ۔ ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ بہرحال اس خصوصی اہمیت کے سلسلے میں ہی کام ہو رہا ہے۔چند دشمن ایجنٹ اس خصوصی اہمیت کے حامل پراجیکٹ کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں اس لئے پرائم منسٹر صاحب نے حکم دیا ہے کہ آپ کے ادارے کی سیکورٹی ہم سنبھال لیں۔اس لئے آپ ایسا کریں کہ چیف سیکورٹی آفیسر اور ان کے عملے کے تمام افراد کو تفصیل بتائے بغیر دو ماہ کی رخصت پر بھجوا دیں۔ان کی جگہ میرے آدمی لے لیں گے۔میرا آدمی کیپٹن اسٹاگر

SCANNED BY JAMSHED



چیف سیکورٹی آفیسر ہو گا۔وہ کل صبح آپ سے ملاقات کرے گا۔باقی انتظامات آپ نے خود کرنے ہیں"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر۔حکم کی تعمیل ہو گی سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو میجر وکٹر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"فرانزے بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فرانزے۔ کیپٹن اسٹاگر کو میرے آفس میں فوراً بھجوا دو"۔ میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو میجر وکٹر نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور ایک درمیانے قد اور دبلے پتلے جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔اس کا لمبوترا چہرہ اور ہتھوڑے جیسی تھوڑی اس کے ظالم، سفاک اور مکار ہونے کی نشاندہی کرتی تھی۔اس کی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی تیز چمک تھی۔سر کے بال چھوٹے لیکن اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔یہ کیپٹن اسٹاگر تھا۔انتہائی تیز اور فعال ایجنٹ جس کی صلاحیتوں کی پوری ملٹری سیکرٹ سروس گن گاتی تھی۔ملٹری سیکرٹ سروس میں رہتے ہوئے اس نے بے شمار کارنامے سرانجام دیئے تھے اس لئے میجر وکٹر اسے خصوصی طور پر وہاں سے پاور اسکواڈ میں لایا تھا اور اس وقت وہ پاور اسکواڈ کے ایکشن سیکشن کا انچارج

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



تھا۔ کیپٹن اسٹاگر نے اندر داخل ہو کر سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو کیپٹن اسٹاگر"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر۔ تھینک یو سر"....... کیپٹن اسٹاگر نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیپٹن اسٹاگر۔ تمہیں معلوم ہے کہ پاور اسکواڈ کیوں وجود میں آئی ہے"....... میجر وکٹر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنے کے لئے"....... کیپٹن اسٹاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اور اب یہ سن لو کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹارگٹ اسرائیل کی انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری ہے جسے ایرو میزائل لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ یہ لیبارٹری انتہائی خفیہ ہے اور سوائے چند خاص لوگوں کے اور کسی کو اس کے محل وقوع کا علم نہیں ہے اور ان چند خاص لوگوں میں اب تم بھی شامل ہو رہے ہو"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"میں اس بات کا خیال رکھوں گا کہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہی رہے"۔ کیپٹن اسٹاگر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تو سنو۔ آمان شہر کے قریب ایک چھوٹا سا ایٹمی بجلی گھر ہے جسے آمان منی ایٹمی بجلی گھر کہا جاتا ہے۔ بظاہر اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ اس جیسے بے شمار منی ایٹمی بجلی گھر اسرائیل میں کام کر رہے ہیں لیکن اس کی اصل اہمیت یہ ہے کہ اس کے نیچے ایرو



میزائل لیبارٹری ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر"....... کیپٹن اسٹاگر نے جواب دیا۔

"اور چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ٹارگٹ یہ لیبارٹری ہے اس لئے ان لوگوں نے لامحالہ پہلے اس منی ایٹمی بجلی گھر پر ریڈ کرنا ہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس ایٹمی بجلی گھر کی سیکورٹی تمہیں اور تمہارے سیکشن کے سپرد کر دی جائے تاکہ اگر یہ دشمن وہاں پہنچیں تو وہاں تم جیسی صلاحیتوں کا حامل آدمی پہلے سے موجود ہو"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتروں گا باس"۔ کیپٹن اسٹاگر نے جواب دیا۔

"اس ایٹمی بجلی گھر کا ڈائریکٹر جنرل جانسن ہے۔ اس سے میری بات ہوئی ہے۔ وہاں موجود سیکورٹی کے تمام افراد کو دو ماہ کے لئے جبری رخصت پر بھیج دیا گیا ہے۔ تم نے کل صبح جا کر اس ڈائریکٹر جنرل سے ملنا ہے اور پھر اپنے سیکشن کو وہاں لے جا کر سیکورٹی میں شامل کرنا ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ بظاہر تمہاری کوئی ایسی سرگرمی سامنے نہ آئے جس سے کسی کو اصل بات کا اندازہ ہو جائے کہ یہاں کوئی خاص پراجیکٹ کام کر رہا ہے۔ تم نے معمول کے مطابق کام کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ درپردہ تم نے انتہائی ہوشیار اور چوکنا رہنا ہے اور کسی بھی مشکوک معاملے کی رپورٹ فوراً مجھے دینی ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"یس سر"...... کیپٹن اسٹاگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... میجر وکٹر نے کہا تو کیپٹن اسٹاگر اٹھا اور اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ مارا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"کیپٹن کرستان کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ بات کراؤ"۔ میجر وکٹر نے چونک کر کہا کیونکہ کیپٹن کرستان کو آفس سے گئے ہوئے زیادہ وقت نہ گزرا تھا اور اتنی جلدی اس کی کال آنے کا مطلب تھا کہ اس نے کوئی اہم بات کا پتہ چلا لیا ہے۔

"کیپٹن کرستان بول رہا ہوں باس"...... چند لمحوں بعد کیپٹن کرستان کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی تو میجر وکٹر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی جیسے وہ اپنے اندازے پر مسرت کا اظہار کر رہا ہو۔

"کیا بات ہے کیپٹن کرستان۔ کیوں کال کی ہے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"باس۔ میں نے یعقوب حنیفی کا سراغ لگا لیا ہے"...... دوسری طرف سے پرجوش لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا۔ کیسے۔ کیا تفصیل ہے"...... میجر وکٹر نے بھی پرجوش



لہجے میں کہا۔

"باس۔ یعقوب حنیفی ایگل سپورٹس کلب کے سربراہ ڈان کلارک کا دوسرا روپ ہے"۔ کیپٹن کرستان نے کہا تو میجر وکٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی۔ کیا وہ اصل روپ میں کام کر رہا ہے"...... میجر وکٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ اس نے حلیہ بدلا ہوا ہے لیکن اس کی ایک خاص نشانی اس کے دائیں ہاتھ کا معمولی سا کٹا ہوا انگوٹھا ہے اور یہ مخصوص نشانی اس ڈان کلارک کی بھی ہے اور قدوقامت بھی ایک ہی ہے"...... کیپٹن کرستان نے جواب دیا۔

"کیا تمہاری اس سے ملاقات ہوئی ہے"۔ میجر وکٹر نے پوچھا۔

"نو سر۔ ویسے ملاقات ہونے والی ہے۔ میں کلب سے ہی بول رہا ہوں۔ وہ آنے والا ہے۔ اگر آپ آجائیں تو زیادہ بہتر ہے تاکہ اس بارے میں حتمی کارروائی کی جاسکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ یہ واقعی انتہائی اہم معاملہ ہے"۔ میجر وکٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ اس کلیو کے بعد وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



عمران ریڈ ایگل کے خفیہ ہسپتال میں اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر عمران نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ کمرے میں شیخ سالم کا نمائندہ خصوصی یعقوب حنیفی داخل ہو رہا تھا۔ یہ ریڈ ایگل کے سپیشل سیکشن کا انچارج تھا اور اس نے اپنے گروپ کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو شدید زخمی حالت میں گوام پہاڑی کے قریب سے اٹھایا تھا اور اس خفیہ ہسپتال میں پہنچایا تھا جس کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی جانیں بچ گئی تھیں اور پھر عمران نے سب سے کم زخمی صالحہ کو یعقوب حنیفی کے ساتھ واپس گوام پہاڑی پر ڈی چارجر دے کر بھیجا تھا کیونکہ ان کا ٹارگٹ ایرو میزائل لیبارٹری کی تباہی تھا جو گوام پہاڑی کے نیچے بنائی گئی تھی اور اسرائیل کی معروف ایجنسی جیوش چینل اس کی حفاظت کر رہی تھی۔ عمران نے اپنے



ساتھیوں کی مدد سے پہلے جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا تھا اور جیوش چینل کے انتظامی انچارج اور معروف سیکرٹ ایجنٹ کلیسر کا خاتمہ کر دیا تھا جبکہ جیوش چینل کا چیئرمین لارڈ بوفمین تھا اور کلیسر کی ہلاکت اور جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد لارڈ بوفمین نے یورپ کے انتہائی معروف سیکرٹ ایجنٹ کرنل کارٹر کو جو بلیک ہاک کے نام سے معروف تھا بلوا کر کلیسر کی بجائے جیوش چینل کا انچارج بنا دیا تھا اور چونکہ سب کو معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ایرو میزائل لیبارٹری تباہ کرنے کی غرض سے گوام پہاڑی پر حملہ کریں گے جہاں بظاہر ایئر فورس کا آپریشنل سپاٹ بنایا گیا تھا۔ اس لئے بلیک ہاک نے گوام پہاڑی کو ہی اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا تھا۔ اس کا پورا گروپ اس کے ساتھ تھا اور اس نے ایئر فورس کے آدمیوں کو واپس بھیج کر پوری گوام پہاڑی پر قبضہ کر رکھا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے وہاں ایسے سائنسی حفاظتی انتظامات کئے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا اس پہاڑی میں داخل ہونا ہی ناممکن لگتا تھا لیکن عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ آخرکار اس پہاڑی میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا لیکن بلیک ہاک نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو مخصوص سائنسی حفاظتی انتظامات کی وجہ سے گرفتار کر کے ایک عمارت میں نہ صرف قید کر دیا بلکہ اس نے انہیں اس انداز میں زنجیروں میں جکڑ دیا تھا کہ وہ معمولی سی حرکت کرنے کے قابل بھی نہ رہے تھے لیکن عمران نے اپنی مخصوص صلاحیتوں کی

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



بنا پر نہ صرف ان زنجیروں سے رہائی حاصل کر لی تھی بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی ہوش میں لا کر ان زنجیروں سے آزاد کرا لیا تھا اور پھر یہ سب مل کر بلیک ہاک کے مقابلے پر اترے اور پھر انتہائی خوفناک لڑائی کے بعد وہ سب شدید زخمی ہو کر بہرحال اس پہاڑی سے باہر آ جانے میں کامیاب ہو گئے اور بلیک ہاک اور اس کا پورا گروپ موت کے گھاٹ اتر گیا لیکن چونکہ ایرو میزائل لیبارٹری پہاڑی کے نیچے اس قدر خفیہ بنائی گئی تھی کہ اس کا راستہ کسی کو بھی معلوم نہ تھا حتیٰ کہ بلیک ہاک بھی اس سے واقف نہیں تھا اس لئے عمران نے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے پوری گوام پہاڑی کو ہی اڑانے کی پلاننگ کی تھی اور اس کے لئے اس نے گوام پہاڑی پر موجود بہت بڑے اسلحہ ہال میں ایک انتہائی طاقتور بم کو چارج کر کے چھپا دیا تھا اور پھر ہسپتال پہنچ کر جب اسے ہوش آیا تو اس نے صالحہ کو یعقوب حنیفی کے ساتھ ڈی چارجر دے کر گوام پہاڑی کے قریب بھجوایا تاکہ صالحہ اس بم کو ڈی چارج کر کے اسلحہ خانہ کو اڑا دے۔ اس طرح پوری گوام پہاڑی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ ایرو میزائل لیبارٹری کا بھی تباہ ہو جانا لازمی تھا اور پھر واپسی پر صالحہ اور یعقوب حنیفی نے جب رپورٹ دی کہ ڈی چارجر آن ہوتے ہی پوری گوام پہاڑی انتہائی خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گئی ہے تو عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ اس طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے۔ البتہ کنفرمیشن کے لئے



اس نے شیخ سالم کے ذمہ لگایا تھا کہ وہ اسے لیبارٹری کی تباہی کے بارے میں رپورٹ بھجوائے گا اور اب یعقوب حنیفی کی آمد ظاہر ہے اس سلسلے میں ہی تھی لیکن عمران، یعقوب حنیفی کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔

"کیا بات ہے یعقوب حنیفی۔ تمہارے چہرے پر قدرے مایوسی اور الجھن کے تاثرات ہیں۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے یعقوب حنیفی کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ گوام پہاڑی تو مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے لیکن اس کے نیچے ایرو میزائل لیبارٹری موجود ہی نہ تھی۔ یہ سب دھوکہ تھا"...... یعقوب حنیفی نے بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ بات تو حتمی تھی کہ گوام پہاڑی کے نیچے ہی ایرو میزائل لیبارٹری تھی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ایسا نہیں ہے۔ میں نے پوری انکوائری کر لی ہے۔ ویسے بھی اس تباہی کے بعد ایسی کسی لیبارٹری کا ملبہ سامنے نہیں آیا حالانکہ تباہی اس قدر خوفناک تھی کہ پہاڑی تو ایک طرف نیچے گہرائی میں پانی تک باہر ابل پڑا ہے"...... یعقوب حنیفی نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"اس کا مطلب ہے کہ ابھی ہمارا مشن مکمل نہیں ہوا۔ ویسے حیرت ہے کہ اب اسرائیلی حکام اس قابل ہو گئے ہیں کہ وہ ایسا پروپیگنڈہ کر سکیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے چیف شیخ سالم کو بھی رپورٹ دی ہے۔ انہوں نے بھی اس پر آپ کی طرح حیرت کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ جلد ہی اس کا درست محل وقوع تلاش کر کے آپ کو رپورٹ دیں گے"....... یعقوب حیفی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ اتنی آسانی سے معلوم نہ ہو سکے گا ورنہ بہت پہلے معلوم ہو جاتا۔ البتہ اب جیوش چینل کے چیف لارڈ بوفمین کو کور کرنا پڑے گا۔ اسے یقیناً اس بارے میں معلوم ہو گا"....... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ اور آپ کے ساتھی تو شدید زخمی ہیں"....... یعقوب حیفی نے کہا۔

"صرف دل پر لگنے والے زخم نہیں بھرا کرتے باقی سب زخم بھر جاتے ہیں۔ بہر حال تمہارا اور تمہارے چیف کا بے حد شکریہ۔ البتہ ڈاکٹر آفاقی سے ضرور کہہ دیں کہ وہ مجھے میرے ساتھیوں تک پہنچا دیں کیونکہ اب ہم نے آئندہ کی پلاننگ کرنی ہے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"....... یعقوب حیفی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے بیڈ کو اس کمرے سے نکال کر ایک بڑے ہال میں



پہنچا دیا گیا جہاں عمران کے باقی ساتھی موجود تھے۔ انہیں بھی جب عمران کی زبانی معلوم ہوا کہ گوام پہاڑی کی تباہی کے باوجود ایرو میزائل لیبارٹری تباہ نہیں ہوئی تو ان سب کے چہروں پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔ ان کے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے انہیں اس خبر سے شدید دھچکا پہنچا ہو۔

"ہم تو خوش ہو رہے تھے کہ صالحہ نے جا کر مشن مکمل کر دیا ہے لیکن اب تم کہہ رہے ہو کہ وہاں سرے سے لیبارٹری ہی موجود نہ تھی"....... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ہم اس طرح دھوکہ کھا گئے ہوں"....... صفدر نے کہا۔

"اب لگتا ہے کہ اسرائیلی حکام بالغ ہوتے جا رہے ہیں۔ اب انہیں سلیقہ آ گیا ہے کہ ہمیں کس طرح ڈاج دیا جا سکتا ہے۔ بہر حال پریشان ہونے یا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری فیلڈ میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ شکاری شکار تلاش کرتے رہتے ہیں اور شکار شکاری سے بچنے کے لئے مختلف پناہ گاہیں ڈھونڈتا رہتا ہے۔ اصل بات لگن اور جذبے کی ہوتی ہے اگر جذبہ اور لگن موجود ہو تو پھر ناکامی کو کامیابی میں بدلا جا سکتا ہے۔ ہمارے بزرگوں کا قول ہے کہ اگر کسی شخص کا بازو ٹوٹا ہوا ہو لیکن اس میں جذبہ اور لگن ہو تو وہ ٹوٹے ہوئے بازو کے باوجود بھی کام کر لیتا ہے لیکن اگر کسی کا دل ٹوٹ جائے تو پھر بازو سلامت ہونے کے باوجود وہ کام نہیں کر سکتا۔ اس

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ ہم کامیابی حاصل کر لیں گے"...... عمران نے ان سب کے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا تو واقعی ان سب کے چہروں کے تاثرات یکلخت بدل گئے۔ وہ اب واقعی پرجوش ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اصل بات اب یہ ہے کہ اس لیبارٹری کا صحیح محل وقوع کیسے معلوم کیا جائے"...... صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ لارڈ بوفمین کو یقیناً اس کا علم ہو گا اس لئے اب لارڈ بوفمین کو کور کیا جائے پھر ہی اصل لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آپ کا خیال درست ہے۔ اسے یقیناً اصل لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو گا"...... سب نے ہی اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم سب تو زخمی ہیں اس لئے فوری طور پر تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ گوام پہاڑی کے نیچے سرے سے کوئی لیبارٹری موجود نہیں ہے تو کم از کم اپنی جانوں کو تو اس انداز میں رسک میں نہ ڈالتے"...... چوہان نے کہا۔

"اس انداز میں مت سوچو۔ یہ منفی سوچ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ گو ہم اپنے اصل مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے لیکن ہم نے جس انداز میں گوام پہاڑی پر فائٹ کی ہے اور جس انداز میں وہاں مقابلہ کیا ہے اور پھر جس طرح اس پہاڑی کو تباہ کیا ہے اس کے اثرات



اسرائیلی حکام پر ضرور پڑے ہوں گے اور یہ بھی ہماری بہت بڑی کامیابی ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو جولیا۔ تم نے یہ بات کر کے ثابت کر دیا ہے کہ تمہارے اندر بے پناہ حوصلہ اور ہمت ہے۔ ویری گڈ۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ اسرائیلی حکام پر یقیناً قیامت ٹوٹ پڑی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثراتِ ابھر آئے۔

"آئی ایم سوری مس جولیا۔ واقعی مجھے اس انداز میں نہیں سوچنا چاہئے تھا"...... چوہان نے کہا۔

"انسان بعض اوقات نہ چاہنے کے باوجود بھی ایسا ہی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس میں تمہارا قصور نہیں ہے۔ بہرحال اب ہمیں آئندہ کے لئے کوئی ٹھوس پلاننگ کرنی ہے کیونکہ ظاہر ہے اسرائیلی حکام اس طرح زخم کھانے کے بعد چین سے نہ بیٹھے ہوں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی طرح یہ معلوم کر لیا ہو کہ ہم کس فلسطینی تنظیم کی پناہ میں ہیں اس لئے ہمیں جلد از جلد اس بارے میں کچھ سوچنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"اصل مسئلہ اب اس لیبارٹری کے محل وقوع معلوم کرنے کا ہے۔ اس کے بعد ہی اس پر کوئی کام کیا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"عمران صاحب کی بات درست ہے کہ اس بارے میں لارڈ بوفمین کو لازماً معلوم ہو گا"....... صالحہ نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔

"چیف کی کال ہے جناب"....... اس نوجوان نے فون عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے فون پیس لے کر کانوں سے لگا لیا۔

"ہیلو۔ پرنس بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ شیخ سالم بول رہا ہوں۔ یعقوب حنیفی کو اغوا کر لیا گیا ہے اور اغوا کرنے والے ملٹری انٹیلی جنس کے افراد ہیں اس لئے میں آپ کو فوری طور پر ایسی جگہ شفٹ کرنا چاہتا ہوں جس کا علم یعقوب حنیفی کو بھی نہ ہو۔ اس لئے آپ برائے مہربانی میرے آدمی کے ساتھ تعاون کریں۔ باقی باتیں بعد میں ہو جائیں گی۔ آپ کی فوری شفٹنگ انتہائی ضروری ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے فون آف کر دیا۔

"ہم شفٹنگ کے لئے تیار ہیں"۔ عمران نے فون پیس اس نوجوان کے حوالے کرتے ہوئے کہا جو اسے لے کر آیا تھا۔

"یس سر۔ ابھی انتظامات ہو رہے ہیں۔ آپ تیار رہیں"۔ نوجوان نے کہا اور فون پیس لئے واپس مڑ گیا۔



"کیا ہوا ہے"....... جولیا نے سب سے پہلے بے چین سے لہجے میں پوچھا تو عمران نے اسے یعقوب حنیفی کے اغوا ہونے اور شیخ سالم کی طرف سے ان کی فوری شفٹنگ کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یعقوب حنیفی تک ان کے پہنچ جانے کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہم ریڈ ایگل کی پناہ میں ہیں اور اب اگر ہم انہیں یہاں نہ ملے تو انہوں نے پوری ریڈ ایگل کے خلاف کارروائیاں شروع کر دینی ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم اس کی بجائے کسی اور تنظیم کے پاس چلے جائیں"....... جولیا نے کہا۔

"پہلے ہم یہاں سے تو شفٹ ہوں۔ پھر اس بارے میں بھی سوچیں گے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ سب کے چہروں پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اتنی بات وہ بھی سمجھتے تھے کہ ریڈ ایگل کے یعقوب حنیفی جیسے آدمی کے اغوا کا مطلب ہے کہ خطرہ ان کے بالکل قریب پہنچ چکا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ان سب کو مختلف ایمبولینسوں کے ذریعے وہاں سے نکال لیا گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد انہیں ایک اور ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ یہ ہسپتال پہلے سے چھوٹا تھا اور کسی عمارت کے تہہ خانے میں بنایا گیا تھا۔ انہیں وہاں پہنچے ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر دو نرسوں سمیت ہال میں داخل ہوا اور اس نے بڑے پیشہ وارانہ انداز میں سب کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"آپ کا نام ڈاکٹر"....... عمران نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔
ڈاکٹر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔اس کے چہرے پر ہلکی سی
مسکراہٹ ابھر آئی۔
"میرا نام ڈاکٹر یوسف ہے۔آپ شاید پرنس ہیں"....... ڈاکٹر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"اس وقت تو آپ کا مریض ہوں۔پرنس تو جب تھا تب تھا"
عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر یوسف بے اختیار ہنس پڑا۔
"چیف نے آپ سب کا خصوصی طور پر خیال رکھنے کا حکم دیا ہے
اور انہوں نے کہا ہے کہ پرنس کے احکامات کی مکمل تعمیل کی جائے
اس لئے میں نے پوچھا تھا۔بہر حال آپ سب حضرات خاصے زخمی ہیں
اس لئے آپ کو کم از کم ایک ہفتہ یہاں رہنا ہو گا"....... ڈاکٹر یوسف
نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ نرسوں نے انہیں باری باری مختلف
انجکشن لگانے شروع کر دیئے۔
"عمران صاحب۔میں آپ کی نسبت کم زخمی ہوں بلکہ اب تو میں
بالکل ٹھیک ہوں اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس لارڈ
بوفمین پر کام کروں"....... نرسوں کے باہر جانے کے بعد صالحہ نے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"لیکن تم اکیلی کیا کر سکو گی۔ہمیں بہر حال ایک ہفتہ کسی نہ
کسی انداز میں گزارنا ہی ہو گا کیونکہ لارڈ بوفمین نے لارڈ ہاؤس کے
سلسلے میں انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہوں گے"....... عمران نے



مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"اس سے کیا ہوتا ہے۔انتظامات تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔اگر ہم
ان انتظامات کی پرواہ کرنا شروع کر دیں تو پھر ہم کام کیسے کر سکتے
ہیں۔اگر آپ مجھ اکیلی پر اعتماد نہیں کر رہے تو بے شک کسی اور کم
زخمی کو میرے ساتھ بھیج دیں"....... صالحہ نے کہا۔
"تم پر اعتماد نہ ہوتا تو تمہارا سیکرٹ سروس میں شامل ہونا تو
ایک طرف تم اس کے قریب سے بھی نہ گزر سکتیں۔تمہارا کیا خیال
ہے کہ تمہارا چیف بغیر کسی اعتماد کے کسی کو سیکرٹ سروس میں
شامل کر لیتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میرے نزدیک تم میں سے ہر
ایک اپنی جگہ پر مکمل سیکرٹ سروس کی حیثیت رکھتا ہے یہ اور بات
ہے کہ تمہارا چیف میری حالت زار پر رحم کھا کر اور مجھے ایک چھوٹا
سا چیک دینے کی غرض سے مجھے تمہارے ساتھ بھیج دیتا ہے"۔عمران
نے کہا تو صالحہ سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"عمران صاحب۔آپ یہ باتیں مس جولیا کے ساتھ کیا کریں۔
ہمارے ساتھ نہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ کیا ہیں اور آپ کی
کیا حیثیت ہے۔ویسے آپ نے جو کچھ کہا ہے اس سے میرا حوصلہ
دوچند ہو گیا ہے"....... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یہ بس ایسے ہی بکواس کرنے کا عادی ہے۔تم اس کی باتوں
میں نہ آیا کرو۔یہ انتہائی مطلب پرست آدمی ہے۔یہ دوسروں کی جو
تعریف کرتا ہے اس میں بھی اس کی غرض پوشیدہ ہوتی ہے"۔جولیا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سن لیا تم نے۔ یہ ڈپٹی چیف کے میرے بارے میں نظریات ہیں۔ اب اس سے تم خود اندازہ کر لو کہ چیف کے کیا نظریات ہوں گے "....... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ مس صالحہ درست کہہ رہی ہیں۔ ہمیں یہاں بیماروں کی طرح پڑے رہنے کی بجائے کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے ورنہ جس طرح وہ لوگ یعقوب حیفنی تک پہنچ گئے ہیں اس طرح وہ شیخ سالم تک بھی پہنچ سکتے ہیں "....... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس حالت میں ہم باتیں ہی کر سکتے ہیں اور وہ ہم بہرحال کر رہے ہیں "....... عمران نے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے کہ صالحہ اور میں دونوں اس لارڈ پر ریڈ کریں۔ میرے زخم ایسے نہیں ہیں کہ خراب ہو جائیں اور میں قدرے آسانی سے حرکت بھی کر سکتی ہوں "....... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں اس سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم ڈپٹی چیف ہو۔ حکم دے سکتی ہو "....... تنویر نے فوراً ہی جولیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

" میں ڈپٹی چیف ضرور ہوں لیکن اس وقت ہماری ٹیم کا لیڈر عمران ہے اور چیف کے بارے میں تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ لیڈر کو کس قدر اہمیت دیتا ہے "....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے



جواب دیا۔

" لیکن یہ اپنے علاوہ کسی اور کو کام ہی کرنے نہیں دیتا۔ میں اتنا زخمی نہیں ہوں اس لئے میں بھی اس مشن پر تمہارے ساتھ جا سکتا ہوں "....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ سوائے میرے باقی سب لارڈ بوفمین سے ملاقات کے لئے بے قرار ہو رہے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ لارڈ بوفمین کو اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو کیونکہ اگر اُسے علم ہوتا تو لامحالہ وہ گوام پہاڑی پر اس قدر سخت انتظامات کبھی نہ کراتا اور اپنے بہترین آدمیوں کو وہاں تعینات نہ کرتا "....... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر کیا ہم صرف شیخ سالم کی طرف سے اطلاع ملنے پر ہی کام کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں "....... جولیا نے کہا۔

" شیخ سالم پر اس انداز میں بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نے خود ہی سب کچھ کرنا ہے لیکن ہمیں بہرحال ابھی اس یعقوب حیفنی کے سلسلے میں انتظار کرنا ہے۔ اگر میں ٹھیک ہوتا تو میں خود یعقوب حیفنی کو اسرائیلیوں کے پنجے سے نکالنے کے لئے کام کرتا کیونکہ یعقوب حیفنی بہرحال ہمارا محسن ہے۔ اس کی وجہ سے ہم ہسپتال تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکے ہیں "....... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی ہمیں یعقوب حیفنی کے لئے کام کرنا چاہئے۔ وہ واقعی ہمارا محسن ہے "....... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"شیخ سالم اور ریڈ ایگل کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ شیخ سالم اتنی آسانی سے اپنے آدمی کو ان کے پاس نہ رہنے دے گا"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"چیف کی کال ہے آپ کے لئے"...... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔ نوجوان خاموشی سے واپس چلا گیا تو عمران نے فون پیس کا بٹن آن کر دیا۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"شیخ سالم بول رہا ہوں پرنس۔ یعقوب حنیفی شہید ہو گیا ہے۔ میرے آدمیوں نے سراغ لگا کر جب وہاں ریڈ کیا جہاں اسے لے جایا گیا تھا تو یعقوب حنیفی کی لاش وہاں سے ملی۔ یعقوب حنیفی بہت بہادر مجاہد تھا۔ اس نے باقاعدہ مقابلہ کیا ہے اور مقابلے کے دوران اسے گولی ماری گئی ہے۔ وہاں سے دو اسرائیلیوں کی لاشیں بھی ملی ہیں جو اس مقابلے میں یعقوب حنیفی کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں"...... شیخ سالم نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"شہید زندہ ہوتا ہے شیخ سالم۔ اس لئے میں یعقوب حنیفی کی شہادت پر افسوس کا اظہار نہیں کروں گا لیکن میرا وعدہ ہے کہ میں اسرائیلیوں سے یعقوب حنیفی کا انتہائی عبرتناک بدلہ لوں گا"۔ عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔



"آپ کے ان جذبات کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں پرنس۔ بہرحال آپ کے لئے میرے پاس ایک خاص اطلاع ہے کہ اسرائیلی حکام نے جی پی فائیو، ریڈ اتھارٹی اور جیوش چینل کو آپ کے مقابلے سے ہٹا کر ایک نئی تنظیم پاور اسکواڈ قائم کر دی ہے جس کا چیف ملٹری انٹیلی جنس کا میجر وکٹر ہے اور اس تنظیم کو پرائم منسٹر خود ڈیل کر رہا ہے۔ یعقوب حنیفی پر ہاتھ بھی پاور اسکواڈ نے ہی ڈالا تھا۔ میں میجر وکٹر اور اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر رہا ہوں۔ جیسے ہی مجھے معلومات ملیں میں آپ کو آگاہ کر دوں گا"...... شیخ سالم نے کہا۔

"شیخ سالم۔ ایسی تنظیمیں تو بنتی رہتی ہیں۔ ہمیں ان کی طرف سے کوئی فکر نہیں ہے۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا ہے تاکہ ہم اپنا مشن مکمل کر سکیں۔ اگر تم ہمارے لئے اتنا کر دو کہ ہمیں یہ معلوم کر کے بتا دو کہ اس لیبارٹری کے محل وقوع سے صدر اور پرائم منسٹر کے علاوہ اور کون واقف ہے تو ہمارے لئے یہ بہترین امداد ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں اور جیسے ہی کوئی اطلاع ملی۔ میں آپ کو بتا دوں گا۔ ویسے آپ اس وقت جہاں موجود ہیں وہ جگہ انتہائی محفوظ ہے اس لئے آپ اس بارے میں قطعاً فکر نہ کریں۔ ڈاکٹر یوسف بے حد قابل ڈاکٹر ہیں اور میں نے انہیں خصوصی طور

www.paksociety.com

پر کہہ دیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کا انتہائی دھیان سے علاج کریں۔ اللہ حافظ "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر دیا۔

"کیا یعقوب حنیفی شہید ہو گئے ہیں"....... صالحہ نے کہا۔

"ہاں اور ایک نئی تنظیم ہمارے مقابلے میں وجود میں لائی گئی ہے جس کا نام پاور اسکواڈ رکھا گیا ہے اور ملٹری انٹیلی جنس کا میجر وکٹر اس کا چیف ہے۔ جی پی فائیو، ریڈ اتھارٹی اور جیوش چینل کو سائیڈ میں کر دیا گیا ہے اور اس پاور اسکواڈ نے ہی یعقوب حنیفی پر ہاتھ ڈالا تھا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ خاصے تیز اور فعال ہیں اور یقیناً انہیں ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں معلومات بھی حاصل ہوں گی"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ مجھے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ شیخ سالم سے وہ اس کا خصوصی نمبر اور کوڈ معلوم کر چکا تھا اس لئے اسے یہ باتیں کسی اور سے معلوم کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور ہو سکتا ہے یہاں کے لوگ بھی اس خصوصی نمبر سے واقف نہ ہوتے۔

"ماڈرن فیشن ہاؤس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔



"کیا آپ فلائنگ پیراشوٹ پر ڈیزائن کرتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کو کون سا پیراشوٹ چاہئے"....... دوسری طرف سے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا گیا۔

"ایس ایس۔ میں پرنس بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ تو ہمارے معزز گاہک ہیں۔ آپ کا پتہ ہمارے پاس موجود ہے۔ آپ بے فکر رہیں آپ کو ایس ایس پیراشوٹ کی بہترین ورائٹی سپلائی کر دی جائے گی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"پرنس بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"شیخ سالم بول رہا ہوں پرنس۔ کیا بات ہے۔ آپ نے اس طرح اچانک کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"....... دوسری طرف سے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے اس جگہ کا پتہ چاہئے جہاں یعقوب حنیفی کو لے جایا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ عمارت تو خالی ہے پرنس۔ صرف یعقوب حنیفی اور دو اسرائیلیوں کی لاشیں وہاں سے دستیاب ہوئی ہیں۔ آپ اس کا کیا

SCANNED BY JAMSHED
www.paksociety.com

کریں گے"....... شیخ سالم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے ٹریس کیسے کیا گیا تھا"....... عمران نے پوچھا۔

"جس کار میں یعقوب حیفی کو لے جایا گیا تھا اس کار کو اس کوٹھی سے نکلتے ہوئے چیک کر لیا گیا تھا لیکن پھر وہ کار میرے آدمیوں کو جل دے کر غائب ہو گئی۔ بہر حال ہم نے اس کوٹھی پر چھاپہ مارا تو وہاں سے لاشیں ملی ہیں"....... شیخ سالم نے کہا۔

"اس کوٹھی کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن وہ کوٹھی طویل عرصے سے خالی پڑی ہوئی ہے۔ اس کا مالک گذشتہ آٹھ سالوں سے یونان گیا ہوا ہے"....... شیخ سالم نے جواب دیا۔

"تو کیا وہاں کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں رکھا گیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"کوٹھی کی حالت سے تو لگتا ہے کہ وہاں چوکیدار نہیں ہوتا لیکن میں نے مزید معلومات حاصل نہیں کیں کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جن دو اسرائیلیوں کی لاشیں وہاں سے ملی ہیں ان کا تعلق اس کوٹھی سے ہی ہو۔ البتہ اس کار کی تلاش جاری ہے اگر وہ مل گئی تو پھر پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات مل جائیں گی"۔ شیخ سالم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پاور اسکواڈ اور میجر وکٹر کے بارے میں معلومات کہاں



سے ملی ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس سے یہ معلومات ملی ہیں لیکن تفصیل معلوم نہیں ہو سکی"....... شیخ سالم نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی کا نمبر اور پتہ بتا دو"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر اور پتہ بتا دیا گیا۔

"کیا یہاں ہسپتال میں ضروری اسلحہ اور کاریں ہمیں مل سکتی ہیں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں لیکن ڈاکٹر یوسف نے تو بتایا ہے کہ آپ کو ایک ہفتہ ہر حالت میں وہاں رہنا ہو گا اور آپ کی نقل و حرکت آپ کے لئے شدید ترین نقصان کا باعث بن سکتی ہے"....... شیخ سالم نے چونک کر پوچھا۔

"میرے ایک دو ساتھی کم زخمی ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ یہاں ایک ہفتہ تک بیکار پڑے رہنے کی بجائے کوئی کام کر لیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن پھر آپ کے ان ساتھیوں کی دوبارہ اس ہسپتال میں واپسی نہ ہو سکے گی کیونکہ ایسی صورت میں اس ہسپتال کی نشاندہی بھی ہو سکتی ہے"....... شیخ سالم نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ایسا نہیں ہو گا۔ ہمیں اپنی ذمہ داری اور تمہاری تنظیم کے معاملات کا بخوبی احساس ہے"....... عمران نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED
www.paksociety.com

"ٹھیک ہے۔ مجھے آپ پر مکمل اعتماد ہے پرنس۔ آپ ڈاکٹر یوسف کو بلا کر انہیں اپنی ضروریات بتا دیں۔ میں انہیں فون کر کے سارے انتظامات کرنے کا حکم دے دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر فون آف کر دیا۔

"جولیا اور صالحہ دونوں نئے میک اپ میں اس نئی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگائیں گی اور پھر جب ہم سب ٹھیک ، ہو جائیں گے تو پھر ہم سب اکٹھے اس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کریں گے اور ایرو میزائل لیبارٹری کا پتہ معلوم کر کے مشن کو فائنل کیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں کے چہروں پر یکلخت مسرت کی چمک ابھر آئی۔

SCANNED BY JAMSHED



میجر وکٹر کے چہرے پر انتہائی بے چینی اور اضطراب کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کرسی پر بیٹھا بڑی بے چینی کے عالم میں مسلسل پہلو بدل رہا تھا۔ اس کی نظریں بار بار سامنے رکھے ہوئے فون کی طرف اٹھ جاتی تھیں۔ وہ مسلسل ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ یعقوب حسینی کو اس کے آدمیوں نے کلب سے اغوا کر لیا تھا اور وہ اسے ایک خاص پوائنٹ پر لے گئے تھے لیکن جب میجر وکٹر وہاں پہنچا تو وہاں اس کا استقبال تین لاشوں نے کیا تھا جن میں ایک لاش یعقوب حسینی کی تھی۔ اسے بتایا گیا کہ یعقوب حسینی نے اس وقت اچانک زبردست جدوجہد شروع کر دی جب اسے کرسی پر بٹھا کر باندھنے کی کوشش کی گئی اور پھر اس جدوجہد اور مقابلے کے دوران وہ خود بھی ہلاک ہو گیا اور اس نے پاور اسکواڈ کے دو آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ میجر وکٹر مایوس ہو کر واپس اپنے آفس آ گیا تھا لیکن اس نے اپنے تمام

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



آدمیوں کو حکم دے دیا تھا کہ وہ ریڈ ایگل کے کسی ایسے آدمی کا ہر صورت میں سراغ لگائیں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتا ہو اور تب سے وہ یہاں آفس میں بیٹھا انتہائی بے چینی سے ایسی ہی کسی اطلاع کا منتظر تھا۔ اس کے ذہن میں بار بار یہ سوچ کر دھماکے ہو رہے تھے کہ وہ اپنے ہی آدمیوں کے ہاتھوں اس ناکامی سے دوچار ہو گیا ہے۔ اگر یعقوب حینفی ہلاک نہ ہوتا تو لامحالہ اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ٹھکانے کا پتہ چل جاتا اور اب تک وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر کے سرخرو ہو چکا ہوتا۔ لیکن یعقوب حینفی کی موت نے اس کی تمام امیدوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ وہ بیٹھا یہی سب کچھ سوچ رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... میجر وکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مس کیتھرائن کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو میجر وکٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیتھرائن کی کال۔ کیا وہ یونان سے کال کر رہی ہے"...... میجر وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ وہ تل ابیب سے ہی کال کر رہی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اچھا کراؤ بات"...... میجر وکٹر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔



"ہیلو۔ کیتھرائن بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مترنم سی آواز سنائی دی۔

"وکٹر بول رہا ہوں کیتھرائن۔ تم کب واپس آئی ہو۔ تم تو یونان میں تھی"...... میجر وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک گھنٹہ پہلے پہنچی ہوں۔ مجھے جیسے ہی اطلاع ملی کہ تمہیں ترقی دے کر ایک نئی اور خود مختار تنظیم کا چیف بنا دیا گیا ہے تو مجھ سے وہاں نہ رہا گیا اور میں فوراً روانہ ہو گئی اور پھر یہاں آ کر میں نے تمہارے سابقہ نمبروں پر ٹرائی کی تو تم سے کہیں بھی رابطہ نہ ہو سکا تو میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سے بات کی تو انہوں نے تمہارا یہ نمبر دیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں میرے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہیں بتایا گیا شاید۔ ورنہ تم باہر بیٹھ کر فون نہ کرتی۔ تم نے اچھا کیا کہ واپس آ گئی۔ مجھے تمہاری اشد ضرورت ہے۔ تم فوراً میرے آفس پہنچ جاؤ۔ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی۔ میں پتہ تمہیں بتا دیتا ہوں"...... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیا۔

"اوکے میں آ رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میجر وکٹر نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کیتھرائن ملٹری انٹیلی جنس کے اس شعبے کی انچارج تھی جس کا تعلق اسرائیل سے باہر کام کرنے والی فلسطینی تنظیموں سے تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ

www.paksociety.com

کیتھرائن ریڈ ایگل کے بارے میں کافی کچھ جانتی ہو گی اور اس کی
سے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آسانی سے سراغ لگا سکے گا۔ کیتھرائن
اس کی کزن بھی تھی اور دوست بھی اور ان دونوں نے ایک
دوسرے کو پروپوز بھی کر رکھا تھا اور وہ دونوں جلد ہی شادی بھی
کرنے والے تھے اس لئے کیتھرائن کو یقیناً وکٹر کی اس ترقی پر خوشی
ہونی ہی تھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان
اور خوبصورت لڑکی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ یہ کیتھرائن
تھی۔ اس نے جینز اور براؤن چمڑے کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس
کے گہرے سیاہ بال اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں
ذہانت کی تیز چمک بھی نمایاں تھی۔

"آؤ کیتھرائن۔ آؤ بیٹھو"....... میجر وکٹر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے
ہوئے اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو پاور اسکواڈ کا چیف بننے پر میری طرف سے مبارک باد
قبول کرو اور پھر آج رات کا کھانا مجھے اس خوشی میں کسی اچھے سے
ہوٹل میں کھلاؤ"....... کیتھرائن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں
کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ایک بار نہیں روزانہ کھلاؤں گا لیکن پہلے میں اپنی سیٹ
کنفرم کرا لوں"....... میجر وکٹر نے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے
کہا تو کیتھرائن بے اختیار چونک پڑی۔

"سیٹ کنفرم کرا لوں۔ کیا مطلب۔ کیا یہ سیٹ ابھی عارضی


SCANNED BY JAMSHED

ہے"....... کیتھرائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں نے اپنا ٹارگٹ کامیابی سے مکمل نہ کیا تو یہ سیٹ
عارضی بھی ہو سکتی ہے"....... میجر وکٹر نے جواب دیا تو کیتھرائن
کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا ٹارگٹ۔ کھل کر بات کرو"۔ کیتھرائن
نے کہا۔

"تمہیں دراصل یہ معلوم نہیں ہے کہ اچانک یہ تنظیم پاور
اسکواڈ کیوں بنائی گئی ہے۔ اس کا ایک خاص پس منظر ہے اور وہ
پس منظر یہ ہے کہ اسرائیل میں آمان بند کے قریب آمان منی ایٹمی
بجلی گھر کے نیچے ایک انتہائی خفیہ دفاعی لیبارٹری ہے جسے ایرو
میزائل لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ایرو میزائل
لیبارٹری کو تباہ کرنے کے مشن پر یہاں تل ابیب میں پہنچ چکی ہے
اور نہ صرف پہنچ چکی ہے بلکہ اس نے یہاں پہنچتے ہی ایسے کام کر
دکھائے ہیں کہ حکومت اسرائیل کے ہوش اڑ گئے ہیں"....... میجر
وکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ تمہارا مطلب اس عمران اور اس کے
گروپ سے ہے جو پہلے بھی یہاں کئی بار کام کر چکا ہے اور جس کے
مقابلہ میں آج تک اسرائیل کی کوئی ایجنسی کامیاب نہیں ہو
سکی"....... کیتھرائن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہی۔ اس کے مقابلے پر اسرائیل کی تین ایجنسیاں لائی

www.paksociety.com

گئیں۔ ایک جی پی فائیو۔ دوسری ریڈ اتھارٹی اور تیسری جیوش
چینل۔ ان سب کو یہ بتایا گیا کہ ایرو میزائل لیبارٹری گوام پہاڑی
کے نیچے ہے۔ اس پہاڑی کے اوپر ایئر فورس کا آپریشنل سپاٹ ہے۔
پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ
کر دیا ہے۔ اس کے خاص ایجنٹ کلسیر کو ہلاک کر دیا گیا۔ پھر انہوں
نے جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا اور اس کا بھی ایک بڑا حصہ
تباہ کر دیا۔ اس کے بعد اس گروپ نے گوام پہاڑی پر ریڈ کیا۔ وہاں
زبردست حفاظتی انتظامات کے باوجود یہ وہاں قتل عام کرنے اور پھر
انتہائی شدید زخمی ہونے کے باوجود وہاں سے نکل جانے میں کامیاب
ہو گئے اور پھر گوام پہاڑی انتہائی خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گئی
اور وہاں جیوش چینل کا سیٹ اپ مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ چونکہ
وہاں ایرو میزائل لیبارٹری موجود نہیں تھی اس لئے وہ بچ گئی جس پر
صدر مملکت اور پرائم منسٹر نے میٹنگ کر کے ان تینوں ایجنسیوں
کو سائیڈ پر کر دیا اور پرائم منسٹر صاحب کو تمام اختیارات دے دیئے
پرائم منسٹر صاحب نے نئی تنظیم پاور اسکواڈ قائم کی اور تم جانتی ہو
کہ میں ان کا طویل عرصے تک باڈی گارڈ رہا ہوں اور ایک بار میں
نے انہیں ایک یقینی قاتلانہ حملے سے بھی بچایا تھا اس لئے وہ میری
صلاحیتوں کے معترف تھے۔ انہوں نے مجھے اس تنظیم کا چیف بنا دیا۔
اس کے بعد میں نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا اور اب میرے سامنے عمران
اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا ٹارگٹ ہے۔ اگر یہ ٹارگٹ مکمل

SCANNED BY JAMSHED



نہ ہو سکا تو ظاہر ہے کہ پھر یہ تنظیم بھی ختم کر دی جائے گی اور اگر
میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر تم خود سوچ سکتی ہو کہ مجھے
کیا کچھ نہیں ملے گا"...... وکٹر نے کہا۔
"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں بھی کہوں کہ اچانک بیٹھے بٹھائے یہ
نئی تنظیم کیوں وجود میں آ گئی ہے۔ لیکن تم نے اب تک کیا کیا ہے
اس سلسلے میں"...... کیتھرائن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اس بات کی اطلاع تو پہلے سے تھی کہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو ایک فلسطینی تنظیم ریڈ ایگل کا تعاون حاصل ہے اس لئے
میرے آدمیوں نے ریڈ ایگل پر کام کیا اور پھر وہ ایک انتہائی اہم آدمی
جس کا نام یعقوب حنیفی تھا، کو گھیر لینے میں کامیاب ہو گئے لیکن جب
میں اس سے پوچھ گچھ کے لئے اس خصوصی پوائنٹ پر پہنچا تو مجھ سے
پہلے وہاں یعقوب حنیفی ہلاک ہو چکا تھا۔ اس نے اچانک جدوجہد
شروع کر دی تھی اور یہ جدوجہد اس قدر خوفناک تھی کہ ہمارے دو
آدمی بھی مارے گئے اور یعقوب حنیفی بھی ہلاک ہو گیا اور ہم وہیں
واپس پہنچ گئے جہاں سے چلے تھے"...... میجر وکٹر نے کہا۔
"یہ یعقوب حنیفی کہاں سے ملا تھا اور اس بارے میں کیسے معلوم
ہوا تھا کہ وہ ریڈ ایگل کا خاص آدمی ہے"...... کیتھرائن نے سنجیدہ
لہجے میں کہا تو میجر وکٹر نے اسے سارا پس منظر بتا دیا۔
"کاش یہ یعقوب حنیفی ہلاک نہ ہوتا تو نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ
سروس ہاتھ آ جاتی بلکہ اسرائیل کے لئے اور بھی بہت کچھ حاصل ہو

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



جاتا کیونکہ میری ایجنسی کو معلوم ہے کہ یعقوب حنیفی ریڈ ایگل کے سربراہ شیخ سالم کا دست راست تھا لیکن آج تک ہم نہ ہی شیخ سالم کا پتہ چلاسکے ہیں اور نہ ہی یعقوب حنیفی کا۔ لیکن تمہارے آدمی حیرت انگیز طور پر یعقوب حنیفی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے"۔ کیتھرائن نے کہا تو میجر وکٹر کا چہرہ قدرے لٹک سا گیا اور چمکتی ہوئی آنکھیں بجھ سی گئیں۔

"کیا ہوا"...... کیتھرائن نے اس کا چہرہ دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

"میں اس لئے خوش ہو رہا تھا کہ تمہارے ذریعے اس ریڈ ایگل کو ٹریس کر کے اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگا لوں گا لیکن تم نے یہ کہہ کر کہ تم آج تک ریڈ ایگل کے سلسلے میں ناکام رہی ہو، میری تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے"...... میجر وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کیتھرائن بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہاری یہی عادت مجھے پسند نہیں ہے وکٹر کہ تم بہت جلد نتیجے پر چھلانگ لگا دیتے ہو۔ میں نے شیخ سالم اور یعقوب حنیفی کے بارے میں بات کی تھی اور ریڈ ایگل صرف ان دو آدمیوں کا نام نہیں ہے۔ یہ بہت وسیع اور طاقتور تنظیم ہے۔ اس کے اپنے خفیہ اڈے، خفیہ سیکشن اور خفیہ ہسپتال ہیں اور جس طرح تم نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ شدید زخمی ہو چکے تھے اس لئے وہ یقیناً ریڈ ایگل کے کسی نہ کسی خفیہ ہسپتال میں ہوں گے اور اس کا سراغ بہرحال لگایا جا سکتا ہے"...... کیتھرائن نے جواب دیا تو میجر



وکٹر کی آنکھیں ایک بار پھر چمک اٹھیں اور چہرہ کھل اٹھا۔

"اوہ اچھا۔ ویری گڈ۔ تو پھر جلدی بتاؤ کہ کہاں ہے وہ ہسپتال"...... میجر وکٹر نے کہا تو کیتھرائن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میرے بیگ میں ہے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کیا پاور اسکواڈ کا سربراہ بنتے ہی تم بالکل عقل سے پیدل ہو گئے ہو۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں اس ہسپتال کا پتہ جانتی ہوں۔ میں نے تو کہا ہے کہ اس کا سراغ لگایا جا سکتا ہے اور ظاہر ہے اس میں بہرحال وقت تو خرچ ہو گا"...... کیتھرائن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے شیخ سالم کا نام لیا ہے۔ یہ کون ہے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"اس بارے میں بتایا تو یہی جاتا ہے کہ اس طاقتور تنظیم کا سربراہ یہی ہے۔ لیکن یہ کون ہے کہاں رہتا ہے اس بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے"...... کیتھرائن نے جواب دیا۔

"تو پھر تم کیسے معلومات حاصل کرو گی"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"میرا ایک سیکشن ایسا ہے جو صرف ریڈ ایگل پر کام کرتا ہے۔ مگر وہ باوجود بے حد کوشش کے ابھی تک کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کر سکا لیکن اس کے باوجود ان کے رابطے چند ایسے لوگوں سے ہیں جو انتہائی بھاری دولت کی بنیاد پر اس ہسپتال کا پتہ بتا سکتے ہیں جہاں یہ پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہوں گے"...... کیتھرائن نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"اگر ایسا ہے تو ان کو دولت دے کر تم ان کی تنظیم کے بارے میں بھی تو معلومات حاصل کر سکتی تھی جبکہ تم خود کہہ رہی ہو کہ باوجود کوشش کے تم اس تنظیم کے خلاف ابھی تک کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کر سکی"...... میجر وکٹر نے کہا تو کیتھرائن بے اختیار ہنس پڑی۔

"اپنی تنظیم کے خلاف یہ لوگ کسی صورت بھی معلومات مہیا نہیں کرتے۔ چاہے انہیں سونے کے پہاڑ کیوں نہ دے دیئے جائیں ان کے جسموں کی ایک ایک بوٹی کیوں نہ علیحدہ کر دی جائے کیونکہ یہ انتہائی نظریاتی لوگ ہیں البتہ پاکیشیائی ایجنٹوں سے انہیں ہمدردی ضرور ہے لیکن دولت کی غرض سے وہ ان کی نشاندہی کرنے پر یقیناً تیار ہو جائیں گے"...... کیتھرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم خود معلوم کرو اور دولت کی فکر مت کرو۔ یہ حکومت کا مسئلہ ہے۔ پرائم منسٹر صاحب ان لوگوں کے خاتمے کے لئے اس قدر بے چین ہیں کہ وہ پورے اسرائیل کے بینک خالی کرا سکتے ہیں"...... میجر وکٹر نے کہا تو کیتھرائن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر میز پر پڑے ہوئے ڈائریکٹ فون کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل شاگان"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیتھرائن بول رہی ہوں۔ ڈیوڈ سے بات کراؤ"...... کیتھرائن



نے کہا۔

"یس میڈم۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیتھرائن بول رہی ہوں ڈیوڈ"...... کیتھرائن نے کہا۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا کیونکہ ڈیوڈ اس کا ماتحت تھا اور ہوٹل شاگان بھی اس تنظیم کے تحت تھا جس کی سربراہ کیتھرائن تھی۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے ڈیوڈ کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ریڈ ایگل کے کسی ایسے آدمی سے رابطہ کرو ڈیوڈ جسے یہ معلوم ہو کہ پاکیشیائی ایجنٹ ریڈ ایگل کے کس ہسپتال میں ہیں۔ اسے اس قدر دولت کی آفر کر دو کہ جس کا اسے تصور بھی نہ ہو لیکن مجھے ہر حالت میں اور فوری طور پر اس بارے میں حتمی اور درست معلومات چاہئیں"...... کیتھرائن نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب مادام۔ میں سمجھا نہیں"...... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس تل ابیب میں ایک انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے آئی ہوئی ہے۔ ریڈ ایگل اس سے تعاون کر رہی ہے اور ان کا مقابلہ جیوش چینل سے ہوا ہے اور وہ سب

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



شدید زخمی ہو گئے ہیں لیکن ریڈ ایگل نے انہیں اپنے کسی خفیہ ہسپتال میں پہنچا دیا ہے۔ اسرائیل نے ان کے خاتمے کے لئے ایک نئی اور انتہائی باوسائل تنظیم بنائی ہے جس کا نام پاور اسکواڈ رکھا گیا ہے۔ پاور اسکواڈ کا سربراہ ملٹری انٹیلی جنس کا میجر وکٹر ہے میرا بوائے فرینڈ۔ پاور اسکواڈ نے ریڈ ایگل کے انتہائی بااثر آدمی یعقوب حنیفی کو ٹریس کر کے اغوا کر لیا لیکن اس نے خودکشی کر لی ورنہ اس سے اس ہسپتال کا یقیناً علم ہو جاتا جس میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں اس لئے میجر وکٹر سے میں نے حامی بھر لی ہے کہ میں انہیں ٹریس کر کے نام بتاؤں گی۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے سیکشن کے ریڈ ایگل کے ایسے آدمیوں سے رابطے ہیں جو اس بارے میں معلومات مہیا کر سکتے ہیں اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے"....... کیتھرائن نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام۔ آپ تو اچھی طرح جانتی ہیں کہ ریڈ ایگل کے لوگ کس طرح ایسے معاملات میں سخت ہوتے ہیں"....... ڈیوڈ نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن تم ان میں سے کسی ایسے آدمی کا انتخاب کرو جسے دولت کی ضرورت ہو۔ وہ اپنی تنظیم کی نسبت پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کم نظریاتی ہوں گے اس لئے کثیر دولت سے ان سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ معلومات حتمی اور درست ہوں"....... کیتھرائن نے کہا۔



"یس مادام۔ ایک آدمی اس وقت میرے ہوٹل میں ہی موجود ہے۔ میں اس سے بات کر کے آپ کو بتاتا ہوں۔ یہ شخص جواری ہے اور بڑی بڑی رقمیں جوئے میں ہارتا جیتتا رہتا ہے۔ اس نے گذشتہ دنوں یونان جا کر وہاں ایک لمبی رقم ہار دی ہے اور اس طرح وہ وہاں کے ایک انتہائی خطرناک اور طاقتور سنڈیکیٹ کا مقروض ہو گیا ہے۔ وہ میرے پاس آیا بھی اسی لئے ہے کہ میں اس سنڈیکیٹ کو کہہ کر اسے مزید مہلت لے دوں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر میں اس سے بات کروں تو وہ یہ معلومات مہیا کر دے گا۔ آپ اس وقت کہاں سے بول رہی ہیں تاکہ میں آپ کو وہاں اطلاع دے سکوں"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"میں تمہیں فون نمبر بتا دیتی ہوں۔ تم اس سے بات کر کے مجھے اس نمبر پر کال کر لینا"....... کیتھرائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پر لگی ہوئی نمبروں کی چٹ پر موجود نمبر بتا دیئے۔

"یس مادام۔ میں ایک گھنٹے بعد آپ کو کال کروں گا"۔ دوسری طرف سے ڈیوڈ نے کہا تو کیتھرائن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایسا آدمی ڈیوڈ کے پاس موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی قسمت ہمارا ساتھ دے رہی ہے"....... کیتھرائن نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ شخص ڈاج تو نہیں کرے گا"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ڈیوڈ انتہائی تیز آدمی ہے۔ وہ ڈاج کھانے والوں میں

www.paksociety.com

سے نہیں ہے۔ ہاں۔ یہ بات دوسری ہے کہ وہ آدمی اس قابل نہ ہو
کہ معلومات مہیا کر سکے ورنہ ڈیوڈ اس سے اصل بات اگلوا لے
گا"...... کیتھرائن نے کہا تو میجر وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
ایک گھنٹے تک وہ شراب پینے اور مستقبل کے بارے میں باتیں
کرتے رہے کہ ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" میں فون اٹنڈ کرتی ہوں۔ یہ ڈیوڈ کا فون ہو گا"...... کیتھرائن
نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کیتھرائن بول رہی ہوں"...... کیتھرائن نے کہا۔

" ڈیوڈ بول رہا ہوں مادام۔ ہوٹل شاگان سے"...... دوسری
طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کیتھرائن نے اشتیاق بھرے لہجے
میں کہا۔

" مادام۔ میں نے اس آدمی جس کا نام ابو خالد ہے سے، بات کی
ہے اسے اس ہسپتال کا علم نہ تھا لیکن جب میں نے اسے آفر کی کہ
اگر وہ حتمی اور درست معلومات مہیا کر دے تو اس کا نام بھی سامنے
نہ آئے گا اور اسے اتنی دولت بھی نقد مل جائے گی کہ وہ سنڈیکیٹ کا
قرضہ اتار دینے کے باوجود بھی امیر آدمی بن جائے گا تو وہ رضامند ہو
گیا اور پھر اس نے فون کر کے معلومات حاصل کرنے کی کوششیں
شروع کر دیں۔ پہلے تو وہ مایوس ہو گیا کیونکہ اسے بتایا گیا کہ یعقوب
حنیفی کے اغوا کے ساتھ ہی بڑے سردار نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو

SCANNED BY JAMSHED


ہسپتال سے نکال کر کسی ایسے ہسپتال میں شفٹ کر دیا ہے جس
کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا۔ لیکن اس نے مختلف جگہوں پر
فون کر کے اس ایمبولینس ڈرائیور کا کھوج لگا لیا جس نے انہیں
شفٹ کیا تھا اور پھر اس نے اس ڈرائیور کو بھاری دولت کا لالچ دے
کر اس سے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت کس
ہسپتال میں ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا تو کیتھرائن کے چہرے پر یکلخت
انتہائی چمک ابھر آئی۔

" کس ہسپتال میں ہیں۔ جلدی بتاؤ"...... کیتھرائن نے انتہائی
بے چین سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے میجر وکٹر نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا
بٹن پریس کر دیا۔

" مادام۔ وہ پہلے رقم وصول کرنا چاہتا ہے"...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔

"ہاں بولو۔ کتنی رقم ہے"...... کیتھرائن نے کہا۔

"وہ پچاس لاکھ ڈالر مانگ رہا ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"پچاس لاکھ ڈالر۔ کیا مطلب۔ کیا اس کا دماغ خراب ہے۔ اتنی
رقم بھی بھلا دی جا سکتی ہے"...... کیتھرائن نے انتہائی غصیلے لہجے
میں کہا۔

" مادام۔ اسے ان معلومات کی اہمیت کا علم ہے۔ میں نے تو
کوشش کی ہے کہ وہ اسے کم کرے کیونکہ اس نے سنڈیکیٹ کے
صرف ایک لاکھ ڈالر دینے ہیں لیکن وہ پچاس لاکھ ڈالر سے ایک ڈالر

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



بھی کم لینے پر رضامند نہیں ہے"....... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اسے پانچ لاکھ ڈالر کی آفر کرو اور بس۔ اس سے زیادہ نہیں"....... کیتھرائن نے کہا۔

" دس لاکھ ڈالر کہہ دو کیتھرائن"....... میجر وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں مادام۔ میں نے پہلے ہی اسے یہ آفر دی ہے لیکن وہ نہیں مان رہا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ اسے دس لاکھ ڈالر کی آفر کر دو اور سنو اگر وہ مان جائے تو ٹھیک ورنہ انگلیاں ٹیڑھی کر کے اس سے معلومات حاصل کرو۔ مجھے بہرحال یہ معلومات چاہئیں"....... کیتھرائن نے کہا۔

" لیکن وہ انتہائی اہم آدمی ہے مادام۔ اگر انگلیاں ٹیڑھی کی گئیں تو پھر معلومات تو مل جائیں گی لیکن آئندہ کے لئے ہمارے سیکشن کا نام مٹ جائے گا"....... ڈیوڈ نے کہا۔

" مٹ جائے۔ اب کون سی ہم نے ریڈ ایگل کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ دس لاکھ کی آفر کرو اور اگر نہ مانے تو پھر انگلیاں ٹیڑھی کرو۔ سمجھے۔ اٹ از مائی آرڈر"....... کیتھرائن نے کہا۔

" یس مادام۔ میں آپ کو دوبارہ کال کرتا ہوں"....... ڈیوڈ نے کہا تو مادام کیتھرائن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کیتھرائن نے ہاتھ بڑھا



کر رسیور اٹھا لیا۔

" کیتھرائن بول رہی ہوں"....... کیتھرائن نے کہا۔

" ڈیوڈ بول رہا ہوں مادام۔ دس لاکھ ڈالر پر وہ رضامند ہو چکا ہے لیکن وہ رقم پہلے لینا چاہتا ہے"....... ڈیوڈ نے کہا۔

" تم اسے چیک دے دو۔ فوری طور پر اتنی بھاری رقم کیسے دی جا سکتی ہے"....... کیتھرائن نے کہا۔

" میں نے اسے کہا ہے لیکن وہ فوری طور پر رقم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے گارینٹڈ چیک دے دوں"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ دے دو لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں"۔ کیتھرائن نے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیتھرائن نے اوکے کہہ کر ایک بار پھر رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی تو کیتھرائن نے رسیور اٹھا لیا۔

" کیتھرائن بول رہی ہوں"....... کیتھرائن نے کہا۔ اس بار اس نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔

" ڈیوڈ بول رہا ہوں مادام۔ معلومات مل گئی ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت برگز قصبے میں واقع برگز وڈ فیکٹری کے نیچے بنے ہوئے خفیہ ہسپتال میں موجود ہیں۔ اس ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر

www.paksociety.com

یوسف ہے جو اس فیکٹری کا مالک ہے اور قصبے میں اس نے عام سا
کلینک بنا رکھا ہے۔ اس ہسپتال کا خفیہ راستہ اس فیکٹری کے اندر
سے ہی جاتا ہے"...... ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ بات حتمی ہے۔ کیا اس کی چیکنگ ہو سکتی ہے"۔
کیتھرائن نے کہا۔

" یہ معلومات درست ہیں مادام۔ مجھے معلوم ہے کہ ابو خالد
میرے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" اوکے۔ لیکن اب جب تک میں نہ کہوں ابو خالد کو نہ وہاں سے
واپس جانے دینا اور نہ اسے کسی کو فون کرنے دینا تاکہ وہ کسی کو
اس بارے میں اطلاع نہ دے دے"...... کیتھرائن نے کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے ڈیوڈ نے جواب دیا اور مادام
نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" اگر اس آدمی کو یہاں لایا جائے تو ہم اس سے تمام معلومات
آسانی سے حاصل کر لیں گے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وکٹر۔ ڈیوڈ کے بارے میں
مجھے تم سے زیادہ معلوم ہے اس لئے میں نے یہ اہم کام اس کے ذمے
لگایا تھا۔ وہ اس انداز میں کام کرے گا کہ سانپ بھی مر جائے اور
لاٹھی بھی نہ ٹوٹے"...... کیتھرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایک بار ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں معلوم ہو جائے
پھر دیکھنا میں کس طرح موت بن کر ان پر جھپٹتا ہوں۔ ابھی تک وہ

SCANNED BY JAMSHED



میرے ہاتھوں اس لئے بچے ہوئے ہیں کہ مجھے ان کا ٹھکانہ معلوم
نہیں ہو سکا"...... میجر وکٹر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

" ابھی معلوم ہو جائے گا"...... کیتھرائن نے مسکراتے ہوئے کہا
اور میجر وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.paksociety.com

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہسپتال کے ایک بڑے ہال میں موجود تھا جہاں ان کا علاج کیا جا رہا تھا۔ شیخ سالم سے عمران کی بات چیت فون پر ہو چکی تھی اور عمران نے اسے بتا دیا تھا کہ اس کے دو ساتھی جو کم زخمی ہیں وہ اپنا کام جاری رکھیں گے اور جن کے لئے عمران نے اسے ہدایت کی تھی کہ وہ اسے کار اور اسلحہ سپلائی کر دے اور شیخ سالم نے اس کا وعدہ کر لیا تھا اور عمران نے جولیا اور صالحہ کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگائیں اور جب ایک ہفتے بعد وہ ہسپتال سے فارغ ہو جائیں گے تو پھر اس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کر کے اس کے انچارج میجر وکٹر سے ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں گی اور اب وہ سب ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر یوسف کے انتظار میں تھے تاکہ وہ جولیا اور صالحہ کی اس انداز میں بینڈیج کر دے کہ انہیں کام کے

SCANNED BY JAMSHED



دوران کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ شیخ سالم کا آدمی آ کر فون پیس واپس لے گیا تھا اور عمران نے اس کے ذریعے ڈاکٹر یوسف کو بلوا بھیجا تھا جبکہ شیخ سالم نے بھی کہا تھا کہ وہ ڈاکٹر یوسف کو ضروری ہدایات دے دے گا اس لئے عمران کی نظریں اب دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

"عمران صاحب۔ ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگانے کے لئے بھی تو مس جولیا اور مس صالحہ کے پاس کوئی نہ کوئی کلیو ہونا چاہئے"۔ صدیقی نے کہا۔

"خواتین کلیو حاصل کرنے کی ماہر ہوتی ہیں اس لئے تم بے فکر رہو۔ میجر وکٹر اور اس کے ساتھی ان سے نہ چھپ سکیں گے"۔ عمران نے جواب دیا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"جس کوٹھی کے بارے میں تم نے شیخ سالم سے معلوم کیا ہے اس کی کیا تفصیل ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس کوٹھی میں یعقوب حنیفی کو لے جایا گیا اور پھر وہاں سے یعقوب حنیفی اور دو اسرائیلیوں کی لاشیں شیخ سالم کے آدمیوں کو ملی ہیں اس لئے اس کوٹھی کا پاور اسکواڈ سے یقیناً گہرا تعلق ہو گا۔ اس کوٹھی کا نمبر آٹھ سو آٹھ ہے اور یہ رائل کالونی میں واقع ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر ان اسرائیلیوں کا جن کی لاشیں اس کوٹھی سے ملی ہیں، تعلق پاور اسکواڈ سے ہوتا تو پھر وہ لوگ یہ لاشیں وہاں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



کیوں چھوڑ جاتے بلکہ میرا تو خیال ہے کہ انہیں یعقوب حنیفی کی لاش بھی وہاں نہیں چھوڑنی چاہئے تھی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات واقعی قابل غور ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر یہ لاشیں وہاں چھوڑی ہوں تاکہ اگر ریڈ ایگل کے لوگ وہاں پہنچیں تو ان کی نگرانی کر کے ان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جا سکیں لیکن شیخ سالم نے اس بارے میں تو کچھ نہیں بتایا"...... عمران نے قدرے سوچ بھرے انداز میں کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ یعقوب حنیفی اور ان دو اسرائیلیوں کی لاشیں وہ اس لئے وہاں چھوڑ گئے تھے تاکہ ریڈ ایگل یعقوب حنیفی کی وجہ سے مزید تلاش کی کارروائی بند کر دے۔ یہ دونوں اسرائیلی جن کی لاشیں وہاں چھوڑی گئی ہیں ان کا تعلق اس کوٹھی سے بھی ہو سکتا ہے۔ پاور اسکواڈ سے نہیں ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں چوکیدار یا ملازم وغیرہ ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" دیکھو۔ اس بات کا علم تو وہاں جا کر چھان بین سے ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہال کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر یوسف اندر داخل ہوا۔

" مجھے چیف نے بتایا ہے کہ آپ یہاں سے شفٹ ہونا چاہتے ہیں۔ کیوں"...... ڈاکٹر یوسف نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی ڈاکٹر یوسف کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" نہیں۔ ہم نے تو انہیں یہ بات نہیں کہی۔ میں نے تو انہیں کہا



ہے کہ ہمارے دو ساتھی جو کم زخمی ہیں، کام کرنا چاہتے ہیں اس لئے وہ انتظامات کر دے"...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کی بات درست ہے جناب۔ لیکن ہمارے سپیشل ہسپتال کا قانون ہے کہ یہاں سے جانے والا دوبارہ یہاں واپس نہیں آ سکتا۔ یہاں لے آنے والوں کو بھی بے ہوش کر کے لایا جاتا ہے اور یہاں سے جانے والوں کو بھی بے ہوش کر کے لے جایا جاتا ہے تاکہ اس ہسپتال کو کسی طرح بھی ٹریس نہ کیا جا سکے اور چونکہ آپ کے دو یا تین ساتھی یہاں سے جائیں گے تو پھر وہ واپس نہ آ سکیں گے اس لئے یہ ہو سکتا ہے کہ آپ سب اکٹھے باہر جانے کا پروگرام بنا لیں اس لئے چیف نے یہ بات کی ہے۔ اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ ویسے میری درخواست ہے کہ آپ ایک ہفتہ مزید یہاں رہیں۔ جب آپ مکمل طور پر او کے ہو جائیں گے تو پھر یہاں سے جائیں۔ یہاں آپ ہر لحاظ سے محفوظ ہیں"...... ڈاکٹر یوسف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" کیا ہمارے لئے باہر کسی رہائش گاہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ جو لوگ آپ کو یہاں سے لے جائیں گے وہ آپ کو اس رہائش گاہ پر پہنچا دیں گے اور وہاں اسلحہ اور کاریں بھی موجود ہوں گی اور یہ بات بھی چیف نے کہی ہے کہ اس رہائش گاہ کے بارے میں بھی آپ ہر لحاظ سے مطمئن رہیں۔ اس کے بارے میں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



چیف اور اس کے خاص آدمیوں کو ہی علم ہے اور وہی آپ کو وہاں لے جائیں گے"...... ڈاکٹر یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ہم سب وہاں شفٹ ہو جائیں تو پھر ہمارے علاج کے سلسلے میں کیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"میں آپ کو خصوصی ہدایات اور میڈیکل باکس تیار کر کے دے سکتا ہوں۔ باقی کام آپ خود بھی کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر یوسف نے کہا۔

"اوکے۔ پھر آپ ایسا کریں کہ ہمیں ہدایات بھی دے دیں اور میڈیکل باکس بھی اور ہمیں یہاں سے شفٹ کر دیں۔ باقی ہم خود سنبھال لیں گے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ہمیں بے ہوش کر کے یہاں سے باہر نکالیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ یہ بات تو باقی افراد کے لئے ہیں۔ آپ کے لئے نہیں"...... ڈاکٹر یوسف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس خصوصی مہربانی کا شکریہ۔ ویسے تو شاید ہم سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں بار بے ہوش ہوئے ہوں گے لیکن جانتے بوجھتے بے ہوش ہونے کا تجربہ ابھی ہمیں نہیں ہوا اس لئے مجھے اس انداز میں بے ہوش ہونے سے خوف آرہا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر یوسف بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ میں جا کر چیف کو ساری صورت حال بتاتا ہوں"۔



ڈاکٹر یوسف نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہسپتال بیرونی رہائش گاہ کی نسبت زیادہ محفوظ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں ہم واقعی بے دست و پا ہو کر پڑے ہوئے ہیں۔ باہر جا کر ہم اپنی مرضی سے کچھ نہ کچھ نقل و حرکت کر لیں گے۔ اس طرح معاملات جلد ٹھیک ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ واقعی ہسپتال میں وہ ڈاکٹروں اور نرسوں کی ہدایات کے پابند ہو کر رہ گئے تھے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں دو بڑی کاروں کے ذریعے اس ہسپتال سے باہر لے جایا گیا۔ یہ ہسپتال مضافاتی قصبے میں تھا اس لئے شہر تک پہنچتے پہنچتے انہیں دو گھنٹے لگ گئے اور پھر انہیں تل ابیب کی جدید کالونی جس کا نام سکائی کالونی تھا کی ایک جدید انداز میں تعمیر شدہ کوٹھی میں پہنچا دیا گیا۔ کوٹھی خاصی بڑی تھی اور اسے بڑے اچھے انداز میں فرنشڈ کیا گیا تھا۔ وہاں ان کا استقبال خود شیخ سالم نے کیا۔

"تم یہاں موجود ہو۔ کیا مطلب۔ کیا یہ تمہارا کوئی سنٹر ہے"۔ عمران نے شیخ سالم کو وہاں موجود دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ یہ کوٹھی صرف میرے ایک خصوصی گروپ کے استعمال میں رہتی ہے۔ اسے میں نے اب یہاں سے ہٹا کر ایک دوسری جگہ شفٹ کر دیا ہے۔ میں یہاں اس لئے پہلے سے موجود ہوں تاکہ آپ سے معلوم کر سکوں کہ کہیں آپ ناراض، تو

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



نہیں ہیں"...... شیخ سالم نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کمال کرتے ہو شیخ سالم۔ تم اور تمہاری تنظیم ہماری محسن ہے اور ہم بھلا اپنے محسنوں سے کیسے ناراض ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ محسن تو آپ اور آپ کے ساتھی ہیں جو فلسطینیوں کے لئے بھی بالکل اسی طرح اپنی جانیں خطرے میں ڈال دیتے ہیں جس طرح آپ اپنے ملک و قوم کے لئے کرتے ہیں۔ بہر حال یہاں اس کوٹھی میں آپ کی ضرورت کی ہر چیز موجود ہے اور یہاں میرا ایک خاص آدمی آپ کے ساتھ رہے گا۔ اس کا نام سالار ہے۔ کسی چیز کی بھی ضرورت ہو تو آپ بلاتکلف اسے کہہ سکتے ہیں"...... شیخ سالم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سالار کے نام کی آواز دی تو کمرے میں ایک خوبرو سا نوجوان داخل ہوا اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"سالار۔ عمران صاحب اور اس کے ساتھیوں کو یہاں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور تم نے نگرانی اور حفاظتی نظام دونوں کو ہر وقت آن رکھنا ہے"...... شیخ سالم نے سالار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ سالار اپنے فرائض سے بخوبی آگاہ ہے"...... سالار نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔



"اچھا۔ اب مجھے اجازت دیجئے عمران صاحب"...... شیخ سالم نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سے مصافحہ کر کے وہ سالار کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد سالار واپس آیا تو عمران نے اسے کافی لانے کا کہہ دیا۔

"عمران صاحب۔ جب تک ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک ہمیں کسی تنظیم سے نہیں ٹکرانا چاہئے ورنہ ہم اور کسی چکر میں بھی الجھ سکتے ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"تمہارا کیا مطلب ہے کیپٹن شکیل کہ ہم یہاں اس طرح خاموش پڑے رہیں۔ ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کے لئے بھی تو ہمیں بہر حال تگ و دو کرنا پڑے گی"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے یہ بات اس پیرائے میں کی ہے کہ عمران صاحب اب اس نئی تنظیم پاور اسکواڈ سے ٹکرانا چاہتے ہیں۔ پہلے بھی ہم خواہ مخواہ جیوش چینل کے چکر میں الجھ گئے تھے اور جس کے نتیجے میں اس وقت یہاں پڑے ہوئے ہیں جبکہ ابھی تک ہمارا ایک قدم بھی اصل مشن کی طرف نہیں بڑھ سکا اور اب بھی مجھے لگتا ہے کہ ایسے ہی ہو گا۔ ہم زیادہ سے زیادہ اس پاور اسکواڈ کو ختم کر دیں گے لیکن اسرائیل والے اس کے بعد کوئی اور تنظیم قائم کر دیں گے۔ ہمیں اپنے اصل

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



مشن کی طرف قدم بڑھانے چاہئیں"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کھل کر بات کرو کیپٹن شکیل"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ وزارت دفاع یا وزارت سائنس کے ذریعے اس لیبارٹری کا کھوج لگا سکتے ہیں۔ اسے چاہے جس قدر بھی خفیہ رکھا گیا ہو بہرحال ان دونوں وزارتوں سے اس کا تعلق لازماً قائم رہتا ہو گا اور پھر اس پر براہ راست کام کیجئے۔ ادھر ادھر مت دیکھئے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے وزارت دفاع اور وزارت سائنس کی بات کی ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو اس کے بارے میں علم ہوتا تو ریڈ ایگل لامحالہ معلوم کر لیتی۔ تم اس تنظیم کے بارے میں نہیں جانتے لیکن میں جانتا ہوں اور تم نے خود دیکھا ہے کہ اس بار انہوں نے کس طرح اس بات کا پروپیگنڈہ کیا اور ایسے انتظامات کئے کہ ہم بھی باوجود کوشش کے دھوکہ کھا گئے کہ ایرو میزائل لیبارٹری گوام پہاڑی کے نیچے ہے۔ ان سب باتوں کا مطلب ہے کہ اس بار سوائے چند خاص لوگوں کے اور کسی کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ ایرو میزائل لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اور تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن کیا اس نئی تنظیم پاور اسکواڈ کے



چیف کو اس کا علم ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ اس کے چیف میجر وکٹر کو اس کا یقیناً علم ہو گا کیونکہ اس تنظیم کو خصوصی طور پر اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے ہی قائم کیا گیا ہے اور لازمی بات ہے کہ جس چیز کی حفاظت اس نے کرنی ہے اس کے بارے میں اسے معلومات ہونی چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"اور میجر وکٹر لامحالہ اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر میں ہو گا اور اگر کسی طرح اس ہیڈ کوارٹر کا علم ہو جائے تو ہم آسانی سے اس میجر وکٹر کو کور کر کے اس سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اگر عمران صاحب چاہیں تو یہ آسانی سے اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"اچھا۔ وہ کیسے۔ مجھے بھی بتاؤ۔ میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا ہوں اور تم کہہ رہی ہو کہ میں آسانی سے معلوم کر سکتا ہوں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسرائیل کے صدر کو لامحالہ اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہو گا۔ آپ اس سے کسی بھی انداز میں یہ بات معلوم کر سکتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوڈ کی آواز میں یا کسی بھی دوسرے کی آواز بنا کر"...... صالحہ نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"صدر نے تو کچھ نہیں بتانا البتہ تمہاری بات سے میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ واقعی اس کے تحت کوشش تو کی جا سکتی ہے۔ ویری گڈ"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ۔ کرنل ڈیوڈ سے بات کراؤ"۔ عمران نے آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ آپ کے پاس پاور اسکواڈ کے میجر وکٹر کا فون نمبر ہو گا"....... عمران نے ملٹری سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"....... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کا فون نمبر خصوصی حفاظت کی غرض سے سپیشل کوڈ پر جاری کیا گیا ہے۔ آپ کے پاس فون نمبر کیا ہے"....... عمران



بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی فون نمبر بتا دیا۔

"ہاں۔ اس فون نمبر پر پہلا نمبر اور آخری نمبر کو ایک دوسرے کے ساتھ تبدیل کر کے پہلے ہی نمبر ڈائل کریں۔ یہ کوڈ ہو گا۔ اس کے بعد ان کا نمبر۔ تب ان سے بات ہو سکے گی"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صدر صاحب کا حکم ہے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اطلاع کر دوں تاکہ اگر آپ میجر وکٹر سے کوئی مشورہ لینا چاہیں تو آپ پریشان نہ ہوں"....... عمران نے جان بوجھ کر مشورہ لینے کی بات کر دی۔

"میں اور میجر وکٹر سے مشورہ لوں گا۔ ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ"....... کرنل ڈیوڈ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور بے اختیار ہنس پڑا۔

"مشورے کی بات پر کرنل ڈیوڈ کو بڑا غصہ آیا ہے"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے جان بوجھ کر یہ لفظ کہے تھے تاکہ ایک تو اسے شک نہ پڑے اور دوسرا وہ میجر وکٹر کو فون نہ کرے اور دیکھا اب وہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اسے فون نہیں کرے گا۔ پتہ نہیں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



اس نے کس طرح اپنے آپ کو نانسنس کہنے سے روکا ہے۔ اگر میں ملٹری سیکرٹری بن کر کال نہ کر رہا ہوتا تو وہ میجر وکٹر کی شان میں قصیدہ کہے بغیر نہ رہتا"....... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ فون نمبر تو یقیناً سپیشل نمبر ہو گا۔ کیا ایکس چینج سے اس نمبر کا محل وقوع معلوم ہو جائے گا"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن صالحہ نے بات کر کے میرے دماغ کی جامد بیٹری کو چلا دیا ہے اس لئے اب دوسرا طریقہ استعمال کرنا ہو گا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میجر وکٹر فرام ملٹری انٹیلی جنس بول رہا ہوں"....... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"....... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر سنو۔ لیکن اسے نوٹ نہیں کرنا اور مجھے بتاؤ کہ یہ فون نمبر کس ٹائپ کا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ فون نمبر دوہرا دیا جو کرنل ڈیوڈ نے بتایا تھا۔

"سر۔ یہ ایکسٹرا سپیشل نمبر ہے"....... دوسری طرف سے جواب



دیا گیا۔

"اسے کون ڈیل کرتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ایکسٹرا سپیشل آفیسر آف سپیشل ایکس چینج سر"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس کا فون نمبر دو"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا فون نمبر پریس کر دیا۔

"سپیشل ایکس چینج"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ۔ ایکسٹرا سپیشل آفیسر سے بات کرائیں"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ یس سر"....... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ براؤن بول رہا ہوں ایکسٹرا سپیشل آفیسر سر"....... چند لمحوں بعد ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر براؤن۔ ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ فون کہاں نصب ہے۔ پورا پتہ تفصیل سے بتائیں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہی نمبر جو کرنل ڈیوڈ نے بتایا تھا دوہرا دیا۔

"سر۔ یہ نمبر تو پاور اسکواڈ کا نمبر ہے سپیشل سیکرٹ نمبر"۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" مجھے معلوم ہے مسٹر براؤن اور آپ کو اس سلسلے میں مزید خصوصی احکامات دیئے جانے ہیں اور انہی احکامات کو ایڈجسٹ کرنے کے لئے یہ پتہ آپ سے پوچھا جا رہا ہے"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ یہ نمبر پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر سکس فین روڈ پر نصب ہے سر"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" ہاں۔ آپ نے درست بتایا ہے اور اب اس سلسلے میں خصوصی احکامات نوٹ کریں کہ آئندہ آپ اس نمبر کا پتہ یہ نہیں بتائیں گے اس کی جگہ سکس سٹار روڈ بتایا کریں گے۔ سوائے پرائم منسٹر صاحب اور پریذیڈنٹ صاحب کے۔ آپ سمجھ گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا پتہ بتائیں گے آپ"...... عمران نے پوچھا۔

" سکس سٹار روڈ"...... براؤن نے جواب دیا۔

" گڈ۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان بھری مسکراہٹ موجود تھی۔

" سکس فین روڈ۔ تو یہ ہے پاور اسکواڈ کا ہیڈ کوارٹر"...... عمران



نے کہا۔

" تو پھر میں اور صالحہ جا کر اس میجر وکٹر کو گھیرتی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" یہ باقاعدہ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ میجر وکٹر کا فلیٹ نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ تم میرے ساتھ اس قسم کی باتیں مت کیا کرو۔ سمجھے۔ میں نے کب کہا ہے کہ یہ میجر وکٹر کا فلیٹ ہے"۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" مس جولیا آپ میرے ساتھ چلیں۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ یہ ہیڈ کوارٹر کتنے پانی میں ہے"...... تنویر نے فوراً ہی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا۔ عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا ہے۔ اصل مشن پاور اسکواڈ یا اس قسم کی تنظیموں کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا نہیں بلکہ اس میجر وکٹر سے معلوم کرنا ہے کہ ایرو میزائل لیبارٹری کہاں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کیپٹن شکیل۔ تم لوگوں نے مجھے بچی سمجھ رکھا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں احمق ہوں"...... جولیا اور زیادہ بگڑ گئی۔

" مس جولیا۔ عمران صاحب کی بات کا اور مطلب تھا۔ ان کا مطلب تھا کہ میجر وکٹر کو کور کرنے کے لئے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



مناسب نہیں ہے بلکہ اس کے رہائشی فلیٹ کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے"...... صفدر نے بیچ بچاؤ کرانے کے سے انداز میں کہا۔

" اگر یہ بات تھی تو عمران نے ہیڈ کوارٹر کا پتہ کیوں معلوم کیا تھا"...... اس بار جولیا نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" تاکہ وہاں سے میجر وکٹر کی رہائش گاہ کا پتہ لگایا جاسکے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تو یہ بات سیدھی طرح نہیں کہی جا سکتی تھی۔ کیوں"۔ جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" سیدھی بات آج تک تمہاری سمجھ میں آہی نہیں سکی۔ اگر آجاتی تو مجھے رات کو ستارے گننے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ستارے گننے۔ کیا مطلب۔ کیوں گنتے ہو ستارے تم۔ کیا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ ستارے کیسے گنے جا سکتے ہیں"...... جولیا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سوائے تنویر کے باقی سب بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ جولیا کو ستارے گننے والے محاورے کا علم نہیں ہے۔

" اگر ایسا ہو جاتا تو تم ستارے گننے کی بجائے سر پر پڑنے والے جوتے گنا کرتے"...... تنویر نے فوراً ہی جواب دیا تو ہال کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔



" کیا مطلب۔ یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تم"...... جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" مطلب صالحہ اور صفدر ہی سمجھا سکتے ہیں۔ فی الحال میں پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کال کر رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... عمران نے ایک بار پھر ملٹری سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ پاور اسکواڈ ہیڈ کوارٹر سے بول رہا ہوں سر"...... اس بار مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

" میجر وکٹر سے بات کرائیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" سر وہ مادام کیتھرائن کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر پہلے گئے ہیں۔ اس وقت وہ موجود نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کہاں گئے ہیں۔ پریذیڈنٹ صاحب اس سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ سر۔ ایک منٹ۔ میں معلوم کر کے بتاتا ہوں سر۔ ہولڈ کریں"...... آپریٹر نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"سر۔ کیپٹن رچرڈ سے بات کریں سر۔ کیپٹن رچرڈ ہیڈ کوارٹر کے انچارج ہیں سر"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ کراؤ بات"....... عمران نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن رچرڈ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک اور انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن رچرڈ۔ میجر وکٹر اس وقت جہاں بھی ہوں ان کا فون نمبر دیں۔ پریذیڈنٹ صاحب ان سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ وہ اس وقت مادام کیتھرائن کی رہائش گاہ پر ہوں گے۔ وہاں کا فون نمبر نوٹ کر لیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"اوکے شکریہ"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو کیپٹن رچرڈ نے بتائے تھے۔

"یس۔ کیتھرائن بول رہی ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ۔ میجر وکٹر یہاں موجود ہوں گے۔ ان کے ہیڈ کوارٹر سے کیپٹن رچرڈ نے یہ نمبر دیا ہے۔ جناب صدر ان سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں میجر وکٹر بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں"....... عمران نے کہا۔

"ہیلو"....... عمران نے چند لمحے رک کر اسرائیلی صدر کے مخصوص اور بھاری لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں میجر وکٹر بول رہا ہوں سر"....... دوسری طرف سے میجر وکٹر کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آپ کی طرف سے پرائم منسٹر صاحب نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے براہ راست معلوم کیا جائے کہ آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں اب تک کیا کیا ہے"....... عمران نے صدر کے لہجے میں کہا۔

"سر۔ ہم مسلسل انہیں ٹریس کر رہے ہیں۔ ان کے بارے میں پتہ چلا تھا کہ وہ ریڈ ایگل کے ایک خفیہ ہسپتال میں موجود ہیں جو ایک مضافاتی قصبے میں لکڑی کی فیکٹری کے نیچے ہے اور انتہائی خفیہ ہسپتال ہے۔ ہم نے وہاں دو گھنٹے پہلے ریڈ کیا۔ وہاں ہسپتال تو موجود تھا لیکن پاکیشیائی ایجنٹ وہاں سے پہلے ہی غائب ہو چکے تھے۔ ریڈ کے دوران وہاں موجود سب افراد ہلاک ہو گئے البتہ وہاں کا انچارج ڈاکٹر زخمی حالت میں کچھ دیر زندہ رہا۔ ہم نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اچانک وہاں سے نامعلوم منزل کی طرف چلے گئے ہیں حالانکہ ڈاکٹر نے انہیں کہا تھا کہ ابھی وہ

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ایک ہفتہ وہاں رہیں لیکن انہوں نے ڈاکٹر کی بات نہ مانی اور چلے گئے ۔ بس وہ اتنا ہی بتا سکا۔ میں نے اس سے ان کے دوسرے ٹھکانے کے بارے میں یا ریڈ ایگل کے شیخ سالم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس قدر زخمی تھا کہ وہ بچ نہ سکا اور ہلاک ہو گیا اس لئے ہمارا ریڈ ناکام رہا۔ البتہ اب ہم دوبارہ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ جہاں بھی ہوں انہیں ٹریس کر لیا جائے اور ہم جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے سر۔ دوسری طرف سے میجر وکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں آپ کے ریڈ کے بارے میں پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔اگر اطلاع مل جاتی تو پورا ہسپتال ہی وہاں سے غائب کر دیا جاتا۔ البتہ ان کے اس طرح غائب ہونے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایسا کسی اور وجہ سے ہوا ہے۔ بہرحال وہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔ پاور اسکواڈ پوری تندہی سے انہیں تلاش کر رہی ہے اور جیسے ہم نے پہلے انہیں ٹریس کر لیا تھا اسی طرح اب بھی جلد ہی انہیں ٹریس کر لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گڈ۔آپ کی یہ توضیح واقعی قابل قبول ہے کہ اگر انہیں اطلاع مل جاتی تو ہسپتال کا تمام عملہ بھی ساتھ ہی غائب ہو جاتا۔ گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ واقعی کام کر رہے ہیں اور پرائم منسٹر صاحب نے آپ کی جو تعریف کی تھی آپ واقعی اس کے حقدار ہیں۔



اب ہم مطمئن ہو گئے ہیں۔ گڈ شو"...... عمران نے جان بوجھ کر میجر وکٹر کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے سر۔آپ کے یہ الفاظ میرے لئے انتہائی اعزاز کا باعث ہیں"...... میجر وکٹر نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر افسوس کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ویری سیڈ۔تو ڈاکٹر یوسف اور دوسرا عملہ ان لوگوں کے ہاتھوں شہید ہو گیا ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ نجانے انہوں نے کس طرح اس ہسپتال کا سراغ لگا لیا ہے۔ بہرحال اب انہیں اس کا بھی حساب دینا پڑے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب شیخ سالم نے تو اس بارے میں آپ کو آگاہ نہیں کیا حالانکہ انہیں علم تو فوراً ہو گیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر بات نہ کی ہو تاکہ ہم مزید اس کے احسان تلے نہ دب جائیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب اس کیتھرائن کے فون نمبر سے اس جگہ کے بارے میں بھی معلوم کریں تاکہ ہم فوری طور پر انہیں وہاں کور کر سکیں"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ ہاں"...... عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس کمشنر آفس سے اسسٹنٹ کمشنر رابرٹ بول رہا ہوں"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ایک نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔ خاص طور پر چیک کر کے درست پتہ بتائیں کیونکہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مزید مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے کیتھرائن کا نمبر بتا دیا۔

"ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"پتہ نوٹ کریں جناب۔ یہ نمبر سٹار پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو ایک میں نصب ہے اور مس کیتھرائن کے نام پر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ٹاپ



سیکرٹ۔ مس کیتھرائن تک یہ اطلاع کسی صورت بھی نہیں پہنچنی چاہئے کہ پولیس ان کے سلسلے میں کام کر رہی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتی ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"چلو اٹھو صالحہ۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گا"...... تنویر نے بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں اور صالحہ جائیں گی"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سالار کو بلاؤ تاکہ وہ کار اور اسلحے کا بندوبست کر سکے۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل بھی ساتھ لے جانا کیونکہ میجر وکٹر بہرحال تربیت یافتہ آدمی ہے اور ہو سکتا ہے کہ فون کال کی وجہ سے وہ چونک پڑا ہو اور محتاط ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ فلیٹ کی سچوئیشن کا بھی علم نہیں ہے اس لئے انتہائی محتاط انداز میں کام کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ایسا ہی ہو گا"...... جولیا نے کہا اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی تاکہ سالار کو بلا سکے۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"معاملات مجھے گڑبڑ لگ رہے ہیں"...... میجر وکٹر نے رسیور رکھ کر خود کلامی کے انداز میں کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی گیتھرائن بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... گیتھرائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ اس طرح اچانک تمہارے فلیٹ پر صدر مملکت کا فون آنے اور ان کی عام سی بات کرنے سے میری چھٹی حس کسی خاص گڑبڑ کی نشاندہی کر رہی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ صدر صاحب نے جب کوئی خاص بات ہی نہیں کی تو پھر انہیں اس طرح یہاں فون کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... میجر وکٹر نے کہا۔ وہ اس وقت گیتھرائن کے فلیٹ پر موجود تھا۔

"تمہیں کس بات کی وجہ سے گڑبڑ کا احساس ہو رہا ہے۔ اگ



تمہارا خیال ہے کہ یہ کال صدر صاحب کی طرف سے نہیں تھی تو تم پریذیڈنٹ ہاؤس فون کر کے تصدیق کر لو۔ جہاں تک صدر صاحب کے یہاں کال کرنے کی بات ہے تو ظاہر ہے یہاں تمہاری موجودگی اور یہاں کا فون نمبر تمہارے ہیڈ کوارٹر سے ہی معلوم کیا گیا ہو گا"...... گیتھرائن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ صدر صاحب سے کیسے تصدیق کی جا سکتی ہے۔ مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"خواہ مخواہ وہم کا شکار ہو کر اپنا اور میرا موڈ غارت نہ کرو۔ سمجھے۔ ہسپتال پر ریڈ کی ناکامی کو اب تم اس انداز میں لے رہے ہو"۔ گیتھرائن نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہسپتال پر ناکام ریڈ کا مجھے واقعی گہرا صدمہ ہوا ہے۔ مجھے سو فیصد یقین تھا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا لیکن نجانے یہ لوگ کیوں وہاں سے نکل گئے ہیں۔ بہرحال مجھے کسی نہ کسی انداز میں اس کال کی تصدیق کرنا ہو گی ورنہ میں ذہنی طور پر مطمئن نہ ہو سکوں گا"...... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی اے ٹو پرائم منسٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے پرائم منسٹر صاحب کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر صاحب آفس میں موجود ہیں یا نہیں۔ میں میجر وکٹر بول رہا ہوں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"نہیں سر۔ انہیں ابھی چند لمحے پہلے پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال آئی تھی۔ وہ وہاں گئے ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے"...... میجر وکٹر نے چونک کر پوچھا۔

"تقریباً دس منٹ ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے"...... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کیتھرائن اب خاموشی سے شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف تھی لیکن اس کے چہرے پر بیزاری اور ہلکے سے غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری صاحب سے میری بات کرائیں۔ میں پاور اسکواڈ کا چیف میجر وکٹر بول رہا ہوں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور پھر فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"میجر وکٹر بول رہا ہوں"...... میجر وکٹر نے کہا۔



"یس۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے مجھے فون کیا تھا"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"میں نے۔ نہیں۔ میں نے تو آپ کو کال نہیں کیا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو میجر وکٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ ابھی آپ نے مجھے میری دوست لڑکی کیتھرائن کے فلیٹ پر فون کیا اور پھر صدر صاحب نے فون کیا اور مجھ سے باتیں کیں اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے فون ہی نہیں کیا"۔ میجر وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر سامنے بیٹھی ہوئی کیتھرائن بھی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ نہیں میجر وکٹر۔ نہ میں نے آپ کو کال کیا اور نہ ہی صدر صاحب نے آپ سے کوئی بات کی ہے۔ وہ تو گذشتہ ایک گھنٹے سے چند غیر ملکی سفیروں کے ساتھ میٹنگ میں مصروف ہیں اور ابھی ابھی پرائم منسٹر صاحب بھی اس میٹنگ میں شریک ہوئے ہیں اور مجھے تو آپ کی دوست لڑکی کیتھرائن اور اس کے فون نمبر کا علم ہی نہیں ہے"...... ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... میجر وکٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا"...... کیتھرائن نے کہا۔

"میری چھٹی حس درست کہہ رہی تھی کیتھرائن۔ معاملات واقعی گڑبڑ ہیں۔ تمہارے سامنے سب کچھ ہوا اور اب ملٹری سیکرٹری کہہ رہا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کال ملٹری سیکرٹری یا صدر صاحب کی طرف سے نہیں تھی بلکہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کی طرف سے تھی"...... میجر وکٹر نے کہا تو کیتھرائن محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کرسی سے اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کیتھرائن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔ میں نے اس کے بارے میں فائل پڑھی ہے۔ وہ دنیا کا انتہائی حیرت انگیز آدمی ہے جو فوری طور پر کسی بھی آدمی کی آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقل کر لیتا ہے کہ وہ آدمی خود حیران رہ جاتا ہے اور یہ بات اب سو فیصد یقینی ہے کہ عمران یا اس کے ساتھی اس فلیٹ پر ریڈ کرنے والے ہیں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو ہمیں فوری طور پر فلیٹ چھوڑ دینا چاہئے"...... کیتھرائن نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ بلکہ اب تو اس صورت میں ہم انہیں آسانی سے ٹریپ کر سکتے ہیں۔ یہ تو ہمارے لئے انتہائی اچھا موقع ہے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"وہ کیسے"...... کیتھرائن نے حیران ہو کر کہا۔

"انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہم ان کے بارے میں مشکوک ہو چکے ہیں اور ہم نے تصدیق کر لی ہے اس لئے وہ لازماً یہاں اسی



اطمینان کے پیش نظر آئیں گے اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ پہلے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے پھر اندر آئیں گے لیکن اب وہ خود ٹریپ ہو جائیں گے"...... میجر وکٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ کیتھرائن نے کہا۔

"یہاں اس فلیٹ کے قریب کوئی خالی فلیٹ ہے"...... میجر وکٹر نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ہاں۔ سامنے والا فلیٹ پچھلے دو ہفتوں سے خالی ہے۔ کیوں"۔ کیتھرائن نے کہا۔

"تو آؤ اٹھو۔ جلدی کرو۔ ہم یہاں سے نکل کر سامنے والے فلیٹ میں چھپ جائیں گے۔ وہ فلیٹ کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے جب اندر پہنچیں گے تو پھر ہم باہر سے ان پر گیس فائر کر دیں گے اس طرح وہ بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر ہم انہیں ڈیل کر لیں گے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل ہے"...... کیتھرائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میری کار کے خصوصی خانے میں ایسا سامان ہر وقت موجود رہتا ہے۔ میں لے آتا ہوں"...... میجر وکٹر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیتھرائن بھی سرہلاتی ہوئی

www.paksociety.com

اس کے پیچھے چل پڑی۔ انہوں نے باہر آکر کی کی مدد سے فلیٹ اس انداز میں بند کیا کہ جیسے وہ اندر سے لاک کیا گیا ہے اور پھر کیتھرائن تو سامنے والے فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی جبکہ میجر وکٹر تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی واپسی تھوڑی دیر بعد ہوئی اور وہ بھی سامنے والے فلیٹ میں داخل ہو گیا۔

"وہ نجانے کس وقت آئیں"....... کیتھرائن نے کہا۔

"وہ جلد از جلد یہاں پہنچیں گے۔ تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ میں کی ہول سے آنکھ لگا کر تمہارے فلیٹ کے دروازے کی نگرانی کروں گا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ سامنے والا فلیٹ خالی تھا۔ یہاں سے نگرانی کرنے میں بے حد آسانی ہو گی"....... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر کی ہول سے آنکھ لگا دی۔

"یہ کرسی لے لو۔ اس پر بیٹھ جاؤ اس طرح تو جھک کر کھڑے ہونے سے تم تھک جاؤ گے"....... کیتھرائن نے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر اس کے قریب رکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ یہ تم نے اچھا کیا"....... میجر وکٹر نے کہا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے ایک بار پھر کی ہول سے آنکھ لگا دی جبکہ کیتھرائن دوسری کرسی پر ساتھ بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد باہر قدموں کی آواز سنائی دی اور میجر وکٹر نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص اشارہ کیا تو کیتھرائن بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ میجر وکٹر کے اشارے کا مطلب وہ سمجھ گئی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ پہنچ گئے ہیں۔

SCANNED BY JAMSHED



"دو عورتیں ہیں۔ وہ گیس اندر فائر کر رہی ہیں"....... میجر وکٹر نے انتہائی آہستہ سے کہا اور کیتھرائن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے پھر تقریباً پانچ منٹ خاموشی طاری رہی۔ میجر وکٹر کرسی پر بے حس و حرکت بیٹھا کی ہول سے آنکھ لگائے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد کلک کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلنے کی آواز کیتھرائن کے کانوں میں پڑی اور وہ یہ آواز سن کر ہی پہچان گئی تھی کہ اس کے فلیٹ کا بند دروازہ کھولا جا رہا ہے کیونکہ اس کے کھلنے کی مخصوص آواز وہ اچھی طرح پہچانتی تھی۔ پھر دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تو میجر وکٹر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا۔ اس نے اسی طرح تیزی سے کرسی کو پیچھے دھکیلا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ کیتھرائن تیزی سے دروازے پر آئی تو اس نے دیکھا کہ میجر وکٹر کی ہول سے گیس اندر فائر کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ پیچھے ہٹا اور پھر واپس اسی سامنے والے فلیٹ میں آ گیا۔

"کیا ہوا۔ تم واپس کیوں آ گئے ہو"....... کیتھرائن نے کہا۔

"ہمیں دس منٹ تک گیس کے اثرات ختم ہونے کا انتظار کرنا ہو گا اور میں اتنی دیر باہر انتظار نہیں کر سکتا تھا"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"لیکن اندر کیا صرف دو عورتیں گئی ہیں۔ ان کے ساتھی باہر یقیناً موجود ہوں گے۔ کہیں وہ نہ آ جائیں"....... کیتھرائن نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے خود خدشہ تھا لیکن اگر میں فوری طور پر اندر گیس فائر

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



نہ کرتا تو یقیناً وہ ہمیں اندر نہ دیکھ کر باہر آجاتیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ان کے ساتھی ان کے پیچھے آجاتے"۔ میجر وکٹر نے جواب دیا اور کیتھرائن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد جب انہیں یقین ہو گیا کہ فلیٹ میں فائر ہونے والی گیس کے اثرات اب ختم ہو چکے ہوں گے اور ابھی تک ان کے ساتھی بھی نہ آئے تھے تو میجر وکٹر دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ کیتھرائن بھی اس کے پیچھے باہر آئی اور پھر وہ دونوں اپنے فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو دونوں عورتیں فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔

"ان کی تلاشی لو کیتھرائن۔ میں نیچے کا چکر لگا آؤں۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں ان کے ساتھی اچانک ہمارے سر پر نہ پہنچ جائیں"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"اگر ان کے ساتھی ہوتے تو وہ یقیناً اب تک یہاں پہنچ چکے ہوتے اور پھر تم انہیں پہچانو گے کیسے"....... کیتھرائن نے کہا۔

"یہ دونوں عورتیں ایکریمی میک اپ میں ہیں اس لئے لازماً ان کے ساتھی بھی اگر آئے ہوں گے تو وہ بھی ایکریمی میک اپ میں ہوں گے اور پھر وہ اپنی مخصوص حرکات کی وجہ سے لازماً پہچانے جائیں گے"....... میجر وکٹر نے کہا اور پھر کیتھرائن کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ پھر اس نے نیچے پہنچ کر پورے پلازہ کا راؤنڈ لگایا۔ وہاں کئی ایکریمی موجود تھے لیکن ان میں سے کوئی بھی اسے مشکوک محسوس نہ ہوا۔ جب اسے اطمینان ہو گیا



تو وہ مڑا اور چند لمحوں بعد وہ واپس کیتھرائن کے فلیٹ پر پہنچ چکا تھا۔

"کیا برآمد ہوا ہے تلاشی سے"....... میجر وکٹر نے فلیٹ کا دروازہ بند کر کے کیتھرائن کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"بس کرنسی وغیرہ ہے اور کچھ نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی اسلحہ ہے"....... کیتھرائن نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بغیر اسلحہ کے یہ یہاں آتیں۔ ہمیں انہیں ہیڈ کوارٹر لے جانا ہو گا۔ پھر ان کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل ہو سکیں گی"....... میجر وکٹر نے ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ان سے پوچھ گچھ ہی کرنی ہے۔ یہیں کر لو۔ انہیں باندھ دیتے ہیں۔ یہاں رسی بھی موجود ہے"....... کیتھرائن نے کہا۔

"نہیں پہلے ان کا میک اپ چیک ہو گا اس کے بعد ان کو ہوش میں لا کر ان سے تفصیلی پوچھ گچھ ہو گی اور دوسری بات یہ کہ نجانے کیوں میری چھٹی حس ان کے ساتھیوں کے بارے میں ابھی تک مطمئن نہیں ہو سکی۔ اس لئے یہاں کی نسبت ہیڈ کوارٹر زیادہ محفوظ رہے گا"....... میجر وکٹر نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ستار پلازہ چار منزلہ عمارت تھی اور وہاں آنے جانے والوں کا خاصا رش دکھائی دے رہا تھا۔ جولیا اور صالحہ نے ٹیکسی باہر ہی چھوڑ دی اور پھر نیچے اتر کر وہ دونوں تیز تیز قدموں سے پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

"جولیا۔ ہمارے پاس سوائے بے ہوش کر دینے والی گیس پسٹل کے اور کوئی اسلحہ موجود نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہ بن جائے"...... صالحہ نے کہا۔

"میں دانستہ بارودی اسلحہ ساتھ نہیں لائی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ بڑے بڑے رہائشی پلازوں میں سیکورٹی کے لئے خصوصی آلات نصب کئے جاتے ہیں جو بارودی اسلحہ کو فوری چیک کر لیتے ہیں جبکہ گیس پسٹل میں چونکہ بارود نہیں ہوتا اس لئے یہ چیک نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے جواب دیا۔



"تو پھر وہاں میجر وکٹر سے پوچھ گچھ کے لئے اسلحہ کہاں سے آئے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"میجر وکٹر تربیت یافتہ آدمی ہے اور نہ صرف اس کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے رہا ہے بلکہ وہ اس قدر تربیت یافتہ ہے کہ اسرائیل نے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل باقاعدہ تنظیم کا ہیڈ بنایا ہے۔ اس سے معلومات حاصل کرنے کے لئے اسلحہ سے ہٹ کر اور طریقے استعمال کرنے پڑیں گے"...... جولیا نے جواب دیا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں ایکریمی میک اپ میں تھیں۔ مین گیٹ پر پہنچ کر جب انہوں نے فلیٹس کے نمبروں کو دیوار پر موجود بڑے سے بورڈ پر چیک کیا تو ایک سو ایک نمبر فلیٹ دوسری منزل پر تھا اور وہ واقعی مس کیتھرائن کے نام پر تھا۔ چنانچہ وہ کنفرم ہو گئیں۔ ان کا مطلوبہ آدمی یقیناً اسی فلیٹ میں ہو گا۔ وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئیں اور چند لمحوں بعد وہ پہلی منزل پر پہنچ چکی تھیں۔ ان کا خیال تھا کہ ایک سو ایک نمبر لفٹ کے بالکل قریب ہو گا لیکن اوپر پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ ان کا خیال غلط تھا۔ نمبروں کی ترتیب عقبی طرف سے شروع کی گئی تھی اس لئے یہ فلیٹ اس منزل کی درمیانی راہداری میں سب سے آخر میں تھا۔ وہ اس راہداری سے گزرتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی گئیں اور پھر فلیٹ نمبر ایک سو ایک کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ اس وقت راہداری میں کوئی آدمی نہیں تھا۔ جولیا نے جیکٹ کی جیب سے گیس پسٹل نکالا۔ پھر اس کی نال

www.paksociety.com

کو دروازے کی کی ہول پر رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے گیس پسٹل کو واپس جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

"آؤ۔ ایک چکر راہداری کے دوسرے سرے کا لگا آئیں۔ اس وقت تک گیس کے اثرات ختم ہو جائیں گے"....... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ رش بڑھ جائے۔ ہم یہاں دروازہ کھلنے کے انتظار میں رہیں گی"....... جولیا نے کہا اور پھر پانچ منٹ بعد اس نے جیب سے ایک مخصوص انداز میں مڑی ہوئی تار نکالی اور اسے کی ہول میں ڈال کر اس نے اسے گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کلک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہینڈل پر دباؤ پڑتے ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔ جولیا اندر داخل ہوئی تو صالحہ بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئی۔ صالحہ نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

"یہ فلیٹ تو مجھے خالی لگ رہا ہے"....... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے وہ دونوں تو اندر کسی کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہوں گے۔ فلیٹ تو خالی ہی محسوس ہو گا"....... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھیں لیکن ابھی وہ دوسرے کمرے کے دروازے پر نہ پہنچی تھیں کہ اچانک انہیں اپنے عقب میں ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں تیزی سے مڑی ہی تھیں کہ بے اختیار اچھل پڑیں کیونکہ کی ہول سے ہلکے سفید رنگ کے دھوئیں کے مرغولے سے مسلسل اندر داخل ہو رہے

SCANNED BY JAMSHED


تھے۔

"گیس۔ سانس بند کر لو"....... جولیا نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے اپنے ذہن میں یکلخت دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ البتہ اس نے ذہن کے مکمل طور پر تاریک ہونے سے پہلے ساتھ کھڑی صالحہ کو بھی لڑکھڑا کر نیچے گرتے دیکھ لیا تھا اور پھر اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیل گئی تھی۔ پھر جس طرح اس کے ذہن پر سیاہ چادر پھیلی تھی اسی طرح وہ چادر غائب ہوتی چلی گئی اور اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑیں تو اس کا سویا ہوا شعور بے اختیار جاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور اسے محسوس ہو گیا کہ وہ اس فلیٹ کے کمرے کی بجائے ایک بڑے سے تہہ خانے میں راڈز میں جکڑی ہوئی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ساتھ ہی کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی صالحہ بھی موجود تھی اور ایک آدمی اس کے قریب کھڑا اس کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ کمرے میں سوائے ان راڈز والی دو کرسیوں کے اور کوئی فرنیچر نہ تھا البتہ سامنے دیوار کے ساتھ چار پانچ عام سی کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے انجکشن لگانے والا واپس مڑا۔

"ہم کہاں ہیں"....... جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ چونک کر جولیا کی طرف مڑا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ سی

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



پھیلتی چلی گئی۔

" تم پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کے ٹارچنگ روم میں ہو اور یہ بتا دوں کہ تمہاری اور تمہاری اس ساتھی کی بہتری اسی میں ہو گی کہ جب چیف میجر وکٹر تم سے جو کچھ بھی پوچھے تو تم اسے سب کچھ بتا دینا ورنہ وہ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ وہ تمہاری خوبصورتی اور جوانی پر رحم کھانے کی بجائے تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دے گا"...... اس آدمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

" جولیا نے راڈز کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد اسے معلوم ہو گیا کہ راڈز کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم سامنے دیوار میں نصب سوئچ پینل پر ہے۔ اس نے دونوں پیر موڑ کر کرسی کے پایوں کے ساتھ لگا کر چیکنگ شروع کر دی۔ اسے کسی ایسی باہر نکلی ہوئی تار کی تلاش تھی جسے توڑ کر وہ اس سسٹم کو بریک کر سکتی لیکن باوجود کوشش کے کوئی ایسی تار اسے نہ مل سکی۔ اسی لمحے صالحہ بھی ہوش میں آ گئی۔

" یہ ہم کہاں ہیں۔ کیا مطلب۔ وہ فلیٹ اور یہ کرسیاں"۔ صالحہ کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

" ہم اس وقت پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کے ٹارچنگ روم میں ہیں اور میجر وکٹر ہم سے پوچھ گچھ کرنے آ رہا ہے اور یہ دھمکی بھی دی گئی ہے کہ اگر ہم نے سب کچھ خود ہی نہ بتایا تو وہ ظالم اور سفاک



آدمی ہمارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دے گا"...... جولیا نے کہا اور صالحہ کے چہرے پر حیرت کے مزید تاثرات ابھر آئے۔

" لیکن میجر وکٹر تو اس کیتھرائن کے فلیٹ میں تھا اور ہم بھی وہاں گئی تھیں"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے۔ انہیں کسی بھی طرح معلوم ہو گیا کہ ان کا یہ فلیٹ ٹریس کر لیا گیا ہے۔ شاید عمران نے جو فون کال کی تھی اس کو چیک کیا گیا ہے اور پھر انہوں نے باقاعدہ ہمارے لئے وہاں جال بچھا دیا۔ فلیٹ پہلے خالی کر دیا گیا۔ ہم نے خالی فلیٹ میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر جب ہم اندر داخل ہوئیں تو انہوں نے ہم پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور ہمیں وہاں سے اٹھا کر یہاں ہیڈ کوارٹر لے آئے"...... جولیا نے اس طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا جیسے اس میجر وکٹر کی اس ساری کارروائی میں وہ خود بھی شامل رہی ہو۔

" ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ پھر اب"...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" پھر۔ اب کیا۔ ہم نے میجر وکٹر سے ہی ملنا تھا۔ وہاں نہ سہی یہاں مل لیں گے"...... جولیا نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

" لیکن اب ہماری یوں قیدیوں جیسی پوزیشن کا کیا ہو گا"۔ صالحہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" پوزیشن کا کیا ہے۔ اسے کسی بھی لمحے تبدیل کیا جا سکتا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا کے لہجے میں گہرا اطمینان تھا اور صالحہ حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیا بات ہے۔ تم ضرورت سے زیادہ مطمئن ہو۔ کیا تم نے راڈز کھولنے کی کوئی ترکیب سوچ لی ہے"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے چیکنگ کی ہے۔ راڈز آف آن کرنے کے سوئچ سامنے دیوار پر نصب سوئچ پینل پر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے کرسی کے پایوں کو بھی پیروں سے چیک کیا ہے کہ کوئی باہر رہنے والی تار مل جائے تو اس سسٹم کو بروقت بریک کیا جاسکے لیکن ایسی کوئی تار نہیں ملی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کے باوجود تم اس قدر مطمئن ہو۔ اس کی وجہ"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے جولیا کے اس حد تک اطمینان پر حیرت ہو رہی تھی۔ جولیا اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"صالحہ۔ اصل بات یہ ہے کہ پریشان ہونے سے کیا یہ راڈز کھل جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن پریشانی تو بہرحال ہوتی ہی ہے۔ وہ لوگ کسی بھی لمحے ہم پر فائر کھول سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تو کیا ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ہم مر جائیں گے۔ تو پھر۔ بہرحال ایک دن مرنا تو ہے۔ پھر اس میں پریشان ہونے والی



کون سی بات ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لگتا ہے تمہارے اندر عمران کی روح حلول کر گئی ہے"۔ صالحہ نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"روح حلول کر گئی ہے۔ کیا مطلب۔ یہ بات تم نے کیسے کہہ دی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں نے اسے بھی ایسے حالات میں اسی طرح مطمئن دیکھا ہے اور اسی طرح کی باتیں وہ بھی کرتا ہے لیکن اُس وقت تم انتہائی پریشان نظر آتی ہو اور اب جبکہ عمران یہاں موجود نہیں ہے تو تم اس کی طرح مطمئن نظر آ رہی ہو اور اسی طرح کی باتیں کر رہی ہو"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"عمران جس انداز میں کام کرتا ہے اور جس انداز میں سوچتا ہے وہ واقعی قابل تقلید ہے۔ جب تک عمران ساتھ ہو مجھے واقعی پریشانی رہتی ہے کہ اگر کسی لمحے غلطی ہو گئی تو پوری ٹیم ختم ہو جائے گی۔ پوری ٹیم اس پر اندھا اعتماد کرتی ہے۔ اب جبکہ ہم نے یہ سب کچھ کرنا ہے تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو اس بار صالحہ ہنس پڑی۔

"عجیب منطق ہے تمہاری۔ بہرحال ہمیں کچھ نہ کچھ تو سوچنا ہی ہو گا۔ میں چیک کرتی ہوں تار"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اپنی جوتی کی مدد سے کرسی کے پائے چیک کرنے شروع

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



کر دیئے۔

"نہیں۔ کوئی تار نہیں ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے ذہن کو مطمئن رکھو۔ مطمئن ذہن زیادہ گہرائی میں سوچ سکتا ہے۔ جب خطرہ سر پر آ جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا۔ پریشان ذہن مزید پریشان تو ہو سکتا ہے پریشانی کو ختم کرنے کے بارے میں کچھ نہیں سوچ سکتا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور دو مشین گن بردار اندر داخل ہوئے اور دروازے کی دونوں سائیڈوں پر دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں کی نظریں جولیا اور صالحہ پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی جس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کے سیاہ بال اس کے کاندھوں پر لٹک رہے تھے۔

"میرا نام میجر وکٹر ہے اور میں پاور اسکواڈ کا چیف ہوں اور یہ میری ساتھی ہے مس کیتھرائن۔ میں نے اس لئے اپنا اور اپنی ساتھی کا تعارف کرایا ہے تاکہ تم بھی اپنا صحیح تعارف کرا دو۔ اس طرح ہمارا اور تمہارا بہت سا قیمتی وقت بچ سکتا ہے"...... میجر وکٹر نے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیتھرائن



خاموشی سے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی اور وہ بھی جولیا اور صالحہ کو دیکھ رہی تھی لیکن اس کی نظروں میں استعجابی کیفیت نمایاں تھی۔

"میرا نام مارسیا ہے اور یہ میری ساتھی ہے مس جوزفین۔ ہم دونوں ایکریمین ہیں اور تل ابیب میں سیاحت کے لئے آئی تھیں۔ ہم سٹار پلازہ میں ایک خاتون کیتھرائن سے ملاقات کی غرض سے گئی تھیں لیکن جب ہم فلیٹ میں داخل ہوئیں تو ہم اچانک بے ہوش ہو گئیں اور اب ہمیں ہوش آیا ہے تو ہم یہاں اس حالت میں ہیں"...... جولیا نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ صالحہ خاموش بیٹھی رہی تھی۔

"تم ایکریمین نہیں پاکیشیائی ہو اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ تم مجھے سختی پر مجبور نہ کرو ورنہ میں تمہارے ان خوبصورت جسموں کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گا"...... میجر وکٹر نے اس بار غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم جس طرح چاہے تسلی کر لو۔ ہمارے بارے میں ایکریمین سفارت خانے کو اطلاع دے دو وہ خود ہی تمہاری تسلی کر دیں گے۔ تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تمہارا یہ اطمینان بتا رہا ہے کہ تم سیاح نہیں ہو ورنہ اگر تم سیاح ہوتیں تو ہوش میں آتے ہی چیخ و پکار شروع کر دیتیں اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ غلط بیانی مت کرو"...... میجر وکٹر نے کہا تو

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میجر وکٹر تم نے خود بتایا ہے کہ تم کسی ادارے کے چیف ہو اور چیف بڑے متحمل مزاج ہوتے ہیں۔ کیا تم کسی بھی انداز میں ہمارے بارے میں چیکنگ نہیں کر سکتے جو ہم سے سب کچھ پوچھ رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ سپیشل میک اپ واشر کے استعمال کے باوجود تمہارے چہروں سے میک واش نہیں ہو سکا اور تمہاری چیکنگ میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم کون ہو اور اب تم بتاؤ گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اور تمہارا لیڈر عمران کہاں ہیں اور بس"...... میجر وکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر تم واقعی چیف ہو تو پھر ایک کام کرو۔ تم جو چاہو گے ہم بتا دیں گے"...... اچانک جولیا نے کہا تو میجر وکٹر اور کیتھرائن کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی چونک پڑی۔ شاید اس طرح جولیا کا سب کچھ بتا دینے پر آمادہ ہو جانا اس کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا تھا۔

"کیا کام"...... میجر وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ان راڈز سے آزاد کرو۔ یہاں بے شک پچاس ساٹھ مسلح افراد اکٹھے کر لو تاکہ اگر تمہارے ذہن میں یہ بات ہو کہ ہم مافوق الفطرت قسم کی مخلوق ہیں اور خالی ہاتھ تمہیں اور تمہارے مسلح افراد کا صرف پھونکیں مار کر خاتمہ کر دیں گے۔ پھر ہم تمہارے



سوالوں کا جواب دے سکتی ہیں ورنہ نہیں۔ یہ اس لئے کہ اس طرح ہماری انا کو بہرحال وقتی تسکین ضرور پہنچے گی کہ ہم نے جبر کے تحت کچھ نہیں بتایا۔ باقی رہی یہ بات کہ گو ہم تمہیں بتا دیں گی اور تم پاکیشیائی ایجنٹوں کو نقصان پہنچا لو گے تو یہ بات ذہن سے نکال دو۔ اگر وہ لوگ اتنے ہی تر نوالہ ہوتے تو تم سے پہلے اسرائیل کی کئی طاقتور ایجنسیاں ان کے مقابلے میں اس طرح ناکام نہ ہوتیں"۔ جولیا نے کہا۔

"تم ایسے ہی بتا دو۔ میرا وعدہ ہے کہ تمہیں آزاد کر دیا جائے گا"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باوجود وضاحت کے تمہارے دل و دماغ میں لاشعوری طور پر ہم سے خوف موجود ہے۔ پہلے تو یہ بات سن لو کہ ہمارا کوئی عملی تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا اس فیلڈ سے کوئی تعلق ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر تمہارا ان سے کیا تعلق ہے"...... میجر وکٹر نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جو تمہارا اور مس کیتھرائن کا تعلق ہے۔ مردوں کی یہ کمزوری ہے کہ وہ اپنی دوست لڑکیوں کو ہر طرح کے حالات میں اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ شاید اس طرح ان کی مردانہ انا کو تسکین ملتی ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو میجر وکٹر کے ساتھ ساتھ کیتھرائن بھی چونک پڑی۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"سنو لڑکی۔ مجھے چکر دینے کی کوشش فضول ہے۔ تم صرف ان راڈز سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ کہہ رہی ہو"۔ میجر وکٹر نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو چلو تمہیں بھی یہ اجازت ہے کہ تم ہمارے دونوں ہاتھ ہمارے عقب میں رسی سے باندھ دینا لیکن ہم سے برابری کی سطح پر بیٹھ کر بات کرو"...... جولیا نے کہا۔

"سوری۔ مجھے تمہاری یہ آفر قبول نہیں ہے"...... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھایا تو عقب میں موجود ایک مشین گن بردار تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا قریب آگیا۔

"یس سر"...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس لڑکی پر اس وقت تک کوڑے برساؤ جب تک اس کے منہ سے اصل بات باہر نہ آجائے اور اگر یہ مرجائے تو پھر دوسری لڑکی پر یہی کارروائی دوہراؤ"...... میجر وکٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر مڑ کر وہ واپس اپنی جگہ پر گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اپنے ساتھی کو دے دی اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا ایک دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ لڑکی آخر کیوں اس انداز میں اپنے آپ کو آزاد کرانا چاہتی ہے"...... اچانک کیتھرائن نے پہلی بار میجر وکٹر سے بات کرتے ہوئے کہا۔



"یہ دونوں بہرحال ایجنٹ ہیں اس لئے یہ چانس لینا چاہتی ہیں"...... میجر وکٹر نے جواب دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ دونوں چانس لے سکتی ہیں"۔ کیتھرائن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو میجر وکٹر چونک پڑا۔

"تمہارا کیا مطلب ہے۔ کیا انہیں آزاد کر دیا جائے"...... میجر وکٹر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے اسی بات پر تو حیرت ہو رہی ہے وکٹر کہ دو لڑکیاں چاہے ایجنٹ ہی کیوں نہ ہوں یہ تمہارے ہیڈ کوارٹر میں خالی ہاتھ کیا کر لیں گی۔ تم ان کی تلاشی لے چکے ہو۔ یہاں مسلح افراد بھی موجود ہیں۔ یہ بھی اور ہم دونوں بھی عملی طور پر فیلڈ کے لوگ ہیں اس کے باوجود تم ان سے خوفزدہ ہو"...... کیتھرائن نے کہا تو میجر وکٹر نے ہاتھ اٹھا کر اس آدمی کو جولیا کی طرف بڑھنے سے روک دیا جو الماری سے کوڑا نکال کر اب اسے ہوا میں چٹخاتا ہوا جولیا کی طرف بڑھ رہا تھا اور وہ میجر وکٹر کے اشارے پر ٹھٹھک کر وہیں رک گیا۔

"لیکن اس کی کیا ضرورت ہے کہ ان کی بات مانی جائے"۔ میجر وکٹر نے کہا۔

"اگر بغیر تشدد کے یہ تمہیں بتا دیتی ہیں اور اس طرح ان کی تسکین ہو جاتی ہے تو آخر اس میں حرج کیا ہے"...... کیتھرائن نے کہا۔

"سوری کیتھرائن۔ میں ان کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لینا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



چاہتا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اس لئے میں نے ان کے لئے
خصوصی راڈز کا بندوبست کیا ہے جو ان کے جسموں کے مطابق اس
قدر تنگ ہیں کہ یہ حرکت بھی نہ کر سکیں اور ان کا آپریشن سسٹم
بھی ان سے فاصلے پر ہے ورنہ شاید یہ اب تک ان راڈز سے نجات
حاصل کر چکی ہوتیں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"راڈز ہمارے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکتے میجر وکٹر۔ میں
نے تو اس لئے تم سے یہ بات کی تھی کہ ہم صرف یہ چاہتی تھیں کہ بعد
نہ کہا جائے کہ ہم سے جبراً معلومات حاصل کر لی گئی ہیں"...... جولیا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مارٹی۔ اپنا کام کرو۔ خواہ مخواہ وقت ضائع ہو رہا ہے"...... میجر
وکٹر نے اس کوڑا بردار سے کہا۔

"یس سر"...... کوڑا بردار نے کہا اور ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ میں بتا دیتی ہوں۔ خواہ مخواہ تشدد سہنے کا کوئی فائدہ
نہیں ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو میجر وکٹر کے چہرے
پر یکلخت فاتحانہ تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھا کر
اس کوڑا بردار کو روک دیا۔

"شکر کرو۔ تمہیں بروقت عقل آ گئی ہے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"اب کیا خیال ہے۔ تمہاری کوشش تو کامیاب نہیں ہو سکی۔ میں
بتا دوں"...... اچانک جولیا نے کیتھرائن سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے
میں کہا جیسے وہ بھی وکٹر کی بجائے اس کی ساتھی ہو تو کیتھرائن اور



میجر وکٹر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو"...... کیتھرائن نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو مطلب تمہاری سمجھ میں آئے وہی سمجھ لو۔ بہرحال میں تشدد
سہنا نہیں چاہتی اس لئے میں بتا رہی ہوں"...... جولیا نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ تم واقعی بے حد ذہین لوگ ہو۔ تم اب مجھے
کیتھرائن سے مشکوک کر کے وقت حاصل کرنا چاہتی ہو۔ بہت
خوب۔ لیکن تمہارا یہ داؤ اس لئے ناکام ہو گیا ہے کہ کیتھرائن کو میں
اچھی طرح جانتا ہوں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"یہ۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ حیرت ہے"۔
کیتھرائن نے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک جولیا
کی ٹانگ بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور دوسرے لمحے اس کے تقریباً
سامنے کھڑا ہوا کوڑا بردار مارٹی پنڈلی پر ضرب کھا کر بے اختیار چیختا
ہوا آگے کی طرف جھکا ہی تھا کہ جولیا کی دوسری ٹانگ پہلے سے زیادہ
تیزی سے حرکت میں آئی اور اس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے مارٹی
کے اس ہاتھ پر ضرب لگائی جس میں اس نے کوڑا پکڑا ہوا تھا اور مارٹی
چیختا ہوا پیچھے کی طرف ہٹا جبکہ اس کے ہاتھ سے کوڑا نکل کر ہوا میں
اس طرح گھومتا ہوا دروازے کے ساتھ سوئچ پینل کے سامنے
کھڑے مشین گن بردار کے سینے سے جا ٹکرایا جیسے اس کے ساتھ پتھر

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



باندھ کر اسے پوری قوت سے گھما کر ہوا میں چھوڑ دیا جائے۔ دوسرے لمحے اس آدمی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آوازیں کمرے میں گونج اٹھیں تو جولیا اور صالحہ دونوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور جولیا بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر میجر وکٹر اور کیتھرائن سے جا ٹکرائی جبکہ صالحہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس آدمی کی طرف بڑھی جو اب جھک کر فرش پر گرنے والی مشین گن اٹھا رہا تھا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے اور اس قدر حیرت انگیز انداز میں ہوا کہ جب تک وہ سب سنبھلتے کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور مارٹی اور اس کے مسلح ساتھی کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا جبکہ اس کے ساتھ ہی جولیا جو کیتھرائن اور میجر وکٹر دونوں کو بیک وقت اٹھنے سے روکنے کی کوشش میں مصروف تھی کسی گیند کی طرح اچھل کر ایک طرف ہٹ گئی اور اس نے دوڑ کر دوسری مشین گن جھپٹ لی۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو"...... جولیا نے مشین گن کی نال وکٹر اور کیتھرائن کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو اٹھتے ہوئے وہ دونوں وہیں اس طرح ساکت ہو گئے جیسے جادو کی چھڑی گھما کر کسی جادوگر نے انہیں پتھر کے بتوں میں تبدیل کر دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی ان کے عقب میں موجود صالحہ نے مشین گن کی نال ان کے جسموں سے لگا دی۔



"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور ہاتھ اٹھا کر دیوار کی طرف منہ کر لو۔ جلدی کرو ورنہ"...... جولیا نے کہا اور وہ دونوں اس طرح اٹھے جیسے فلم کو سلوموشن میں چلایا جائے تو کردار حرکت کرتے ہیں۔

"تم۔ تم"...... میجر وکٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

"منہ بند کرو اور ہاتھ اٹھا کر دیوار کی طرف منہ کر لو"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے ہاتھ اٹھائے اور پھر وہ سائیڈ پر موجود دیوار کی طرف بڑھ گئے۔

"جوزفین۔ ان کی تلاشی لو"...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور صالحہ نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگی۔ ابھی وہ ان کے قریب پہنچی ہی تھی کہ یکلخت وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے مڑے اور دوسرے لمحے صالحہ جیسے ہوا میں اڑتی ہوئی ایک دھماکے سے جولیا سے آ ٹکرائی اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گری ہی تھیں کہ میجر وکٹر بجلی کی سی تیزی سے جولیا کے ہاتھ سے نکل کر فرش پر گرنے والی مشین گن کی طرف جھپٹا جبکہ کیتھرائن اچھل کر ان کی طرف آئی لیکن اس سے پہلے کہ کیتھرائن ان کے قریب پہنچتی صالحہ ایک بار پھر اڑتی ہوئی دھماکے سے اس سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی جولیا بجلی کی سی تیزی سے تڑپی اور دوسرے لمحے وہ جھک کر مشین گن اٹھاتے ہوئے میجر وکٹر سے توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح ٹکرائی اور وہ اسے کافی دور

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



تک فرش پر رگیدتی چلی گئی۔ میجر وکٹر نے سنبھل کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے اوپر موجود جولیا کو عقب میں پھینکنا چاہا لیکن جولیا کے دونوں گھٹنے یکلخت پوری قوت سے اس کے پیٹ پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی جولیا عقب میں قلابازی کھا گئی۔ میجر وکٹر کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے سر پر جولیا کی لات پوری قوت سے لگی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑا ہی تھا کہ جولیا بجلی کی سی تیزی سے جھکی اور اس کے ساتھ ہی اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار تقریباً اٹھ کر بیٹھتے ہوئے وکٹر کی گردن کے عقبی طرف پڑا اور میجر وکٹر ایک بار پھر چیخ مار کر سائیڈ پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر ٹانگ کی بھرپور ضرب لگائی اور اس بار میجر وکٹر کراہتا ہوا پلٹا اور پھر اس کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑتے چلے گئے جبکہ صالحہ اور کیتھرائن دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ابھی تک بھوکی بلیوں کی طرح لڑنے میں مصروف تھیں۔ جولیا میجر وکٹر کی طرف سے مطمئن ہو کر صالحہ کی مدد کے لئے آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ کمرہ کیتھرائن کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا اور وہ ایک دھماکے سے فرش پر گر کر صرف چند لمحے تڑپی اور پھر ساکت ہو گئی۔ صالحہ اس کی گردن پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں گھما کر نیچے پٹخ دینے میں کامیاب ہو گئی تھی اور اب وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔



" آؤ۔ اس میجر وکٹر کو اٹھا کر راڈز میں جکڑ دیں۔ جلدی کرو "۔ جولیا نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی۔ پھر ان دونوں نے فرش پر بے ہوش پڑے میجر وکٹر کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا جبکہ صالحہ نے دوڑ کر سوئچ پینل پر موجود سرخ رنگ کے دونوں بٹن پریس کر دیئے اور کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں کرسیوں میں راڈز نمودار ہو گئے۔

" کمرے کی اندر سے چٹخنی لگا دو "...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور صالحہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑی اور اس نے اندر سے کمرے کی چٹخنی لگا دی۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے باہر والوں کو یہ علم ہی نہ ہو سکا تھا کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ وہ ظاہر ہے یہی سمجھتے رہے تھے کہ میجر وکٹر کیتھرائن، جولیا اور صالحہ سے پوچھ گچھ میں مصروف ہیں۔ کیتھرائن کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہی نہ تھیں۔ جولیا نے آگے بڑھ کر راڈز میں جکڑے ہوئے میجر وکٹر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

" آئی ایم سوری جولیا۔ مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ یہ اس طرح پلٹ پڑیں گے "...... صالحہ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ان باتوں کو چھوڑو۔ ہم نے جلد از جلد ان سے معلومات بھی حاصل کرنی ہیں اور یہاں سے نکلنا بھی ہے اور یہ ہیڈ کوارٹر ہے کوئی عام سی رہائش گاہ نہیں ہے "...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گئی کیونکہ اب میجر وکٹر کے جسم میں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جولیا نے مڑ کر دروازے کے قریب پڑا ہوا کوڑا اٹھایا اور ایک بار پھر وہ میجر وکٹر کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی جبکہ صالحہ اب مشین گن اٹھائے وہیں ان دونوں کے قریب ہی کھڑی تھی۔ چند لمحوں بعد میجر وکٹر کی آنکھیں کھلیں اور اس نے لاشعوری طور پر کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز اس کے جسم پر اس قدر تنگ تھے کہ وہ معمولی سی حرکت کرنے سے بھی قاصر تھا۔ ظاہر ہے اس نے یہ راڈز خصوصی طور پر تنگ کروائے تھے تاکہ جولیا اور صالحہ ان سے رہائی حاصل نہ کر سکیں اور میجر وکٹر کا جسم بھاری تھا اس لئے اب ان راڈز میں جکڑے جانے کے بعد اس کے لئے معمولی سی حرکت کرنا بھی ممکن نہ رہا تھا۔

"تم۔ تم۔ یہ تم نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا"...... میجر وکٹر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس تمہارے سوالوں کے جواب دینے کے لئے وقت نہیں ہے میجر وکٹر۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم سے اچھے ماحول میں بات چیت ہو جائے لیکن تم نے یہ موقع ضائع کر دیا اور اپنی ساتھی لڑکی کیتھرائن کی جان بھی ضائع کرائی اور اب خود بھی تم اس حالت میں موجود ہو۔ بہرحال تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ ایرو میزائل لیبارٹری کہاں ہے لیکن خیال رکھنا کہ تمہیں اپنی بات کنفرم کرانی ہو گی۔ میرا وعدہ رہا کہ اگر تم یہ سب کچھ بتا دو تو ہم تمہاری جان بخش دیں گی۔ اس کے بعد اگر تم سے ہمارے خلاف کچھ ہو سکے تو



ضرور کر لینا"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں لیکن تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیتھرائن ہلاک ہو گئی ہے۔ ویری سیڈ۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم ان راڈز سے نجات حاصل کر سکتی ہو۔ بہرحال تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا اور تم اس وقت پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر میں ہو اس لئے تمہارا یہاں سے زندہ بچ کر جانا ناممکن ہے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ میرا وعدہ کہ میں کیتھرائن کی موت کو فراموش کر دوں گا اور تم دونوں کو خاموشی سے باہر نکال دوں گا"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"سوری میجر وکٹر۔ تم کو بہرحال سب کچھ بتانا پڑے گا۔ باقی رہا تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر تو یہاں سے نکلنا ہمارا اپنا کام ہے اس لئے آخری بار کہہ رہی ہوں کہ ایرو میزائل لیبارٹری کا حدود اربعہ بتا دو"۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... میجر وکٹر نے کہا تو جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود کوڑا شائیں کی آواز کے ساتھ ہی میجر وکٹر کے جسم سے ٹکرایا تو میجر وکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

"بولو۔ جلدی بولو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ اس طرح حرکت میں آ گیا جیسے کوئی مشین حرکت میں آ گئی ہو

www.paksociety.com

اور کمرہ میجر وکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور شاید چوتھے یا پانچویں کوڑے پر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کا جسم کوڑے کی خوفناک ضربات سے زخموں سے بھر گیا تھا۔

"رک جاؤ جولیا۔ کیا کر رہی ہو۔ یہ ابھی مر جائے گا"....... یکلخت صالحہ نے تیزی سے آگے بڑھ کر جولیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جو میجر وکٹر کی گردن ڈھلک جانے کے باوجود اس پر مسلسل کوڑے برسائے چلی جا رہی تھی۔

"یہ خود ہی ہوش میں آجائے گا اور خود ہی سب کچھ بتائے گا"۔ جولیا نے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ میری بات سن لو۔ ہم یہاں شدید خطرے میں ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ باہر موجود افراد ان لوگوں کی یہاں زیادہ دیر موجودگی سے پریشان ہو جائیں یا کسی بڑی شخصیت کا فون آجائے اور وہ یہاں آجائیں۔ ہمیں سب سے پہلے یہاں اپنے آپ کو محفوظ کر لینا چاہئے اس کے بعد اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر ہے صالحہ۔ یہاں ہم سب کو ہلاک نہیں کر سکتے بلکہ ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا اس لئے پہلے معلومات پھر کوئی اور بات"....... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہاتھ گھما دیا اور اس بار کوڑا پڑتے ہی میجر وکٹر نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

SCANNED BY JAMSHED



"تم۔ تم جو چاہو کر لو۔ میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا"....... میجر وکٹر نے ہوش میں آتے ہی چیخ کر کہا تو جولیا کا اٹھتا ہوا ہاتھ رک گیا۔

"تم واقعی خاص تربیت یافتہ ہو ورنہ میرا خیال تھا کہ تم نے صرف فوج میں انٹیلی جنس کی تربیت لی ہو گی جو اتنی پاورفل نہیں ہوا کرتی اس لئے اب تم سے دوسرے انداز میں نمٹنا ہو گا"....... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوڑے کو میجر وکٹر کے سر کے گرد مخصوص انداز میں لپیٹنا شروع کر دیا۔

"جو مرضی آئے کر لو۔ میرا ریشہ ریشہ کاٹ دو لیکن"....... میجر وکٹر نے رک رک کر کہا لیکن جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور کوڑے کو مخصوص انداز میں لپیٹنے میں مصروف رہی۔ پھر اس نے اس کی کنپٹی پر مخصوص گانٹھ دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڑے کے اس حصے کو جسے ہاتھ میں پکڑا جاتا ہے مخصوص انداز میں بل دینا شروع کر دیا۔ اس سے میجر وکٹر کے سر کے گرد موجود کوڑا تنگ ہونا شروع ہو گیا۔ ابھی جولیا نے چند ہی بل دیئے ہوں گے کہ کمرہ میجر وکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ صالحہ دروازے کے قریب کھڑی حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔ جولیا مسلسل بل دیتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد میجر وکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخیں اس کے حلق میں ہی دم توڑ گئیں۔ اس کی آنکھیں بند

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ہو چکی تھیں اور چہرے کا رنگ اس قدر سرخ ہو گیا تھا کہ جیسے اس کے سارے جسم کا خون اس کے چہرے پر جمع ہو گیا ہو۔

"بتاؤ کہاں ہے ایرو میزائل لیبارٹری۔ بولو"...... جولیا نے کوڑے کو آہستہ سے مزید بل دیتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"آمان دریا کے کنارے پر آمان بجلی گھر کے نیچے"۔ میجر وکٹر کے حلق سے اس طرح الفاظ رک رک کر نکلنے لگے جیسے وہ باری باری لفظوں کو دھکیل کر باہر نکال رہا ہو۔

"اس کی حفاظت کس کے ذمہ ہے"...... جولیا نے پوچھا۔ وہ کوڑے کو ہلکا سا بل بھی دیتی چلی جا رہی تھی۔

"پاور اسکواڈ کے ذمے۔ کیپٹن جانسن اس فیکٹری میں موجود ہے۔ وہاں کی سیکورٹی کو ہٹا دیا گیا ہے اور وہاں کیپٹن جانسن ایکشن گروپ کے ساتھ موجود ہے۔ وہ بظاہر سیکورٹی ہے لیکن وہ"...... میجر وکٹر بولتے بولتے یکلخت رک گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن سائیڈ پر ڈھلک گئی تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور بل کھولنے شروع کر دیئے۔

"کیا ہوا۔ یہ ہلاک ہو گیا ہے کیا"...... صالحہ نے پوچھا۔

"نہیں۔ لاشعور پر زیادہ دباؤ پڑ جانے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا ہے لیکن اب یہ ہوش میں آئے گا تو اس کا ذہنی توازن درست نہیں ہو گا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڑا کھول کر اسے ایک طرف پھینک دیا۔



"کیا اس نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ اب اسے گولی مارنی ہو گی۔ اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے۔ میں اس لئے یہ طریقہ استعمال نہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ اس طرح بہت کم معلومات حاصل ہو سکتی ہیں اور آدمی کا لاشعور ہمیشہ کے لئے بریک کر جاتا ہے۔ ابھی میں نے اس سے یہاں سے نکلنے کا راستہ بھی معلوم کرنا تھا۔ بہرحال اب ہمیں خود ہی یہ سب کچھ کرنا ہو گا"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صالحہ کے ہاتھ سے مشین گن لی اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ میجر وکٹر کے جسم نے چند جھٹکے کھائے اور پھر بے حس و حرکت ہو گیا۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیا۔

"اس طرح جکڑے ہوئے آدمی پر گولیاں برسانا مجھے قطعاً پسند نہیں ہے لیکن کیا کروں مجبوری تھی"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا کرنا ہے ہمیں۔ کچھ نہ کچھ سوچنا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہمیں پہلے یہاں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنا ہوں گی کیونکہ ہمیں قطعاً معلوم نہیں ہے کہ اس کمرے کے باہر کیا سچوئیشن ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ پہلے باہر جا کر کسی کو اغوا کر کے اندر لایا جائے اور اس سے معلومات حاصل کی جائیں"...... جولیا نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"نہیں۔ اس طرح مزید وقت لگ جائے گا اور ہم پھنس بھی سکتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم باہر نکلیں اور جس طرح بھی راستہ مل سکے راستہ تلاش کر کے یہاں سے نکلیں"...... صالحہ نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ چٹخنی کھولو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ نے ہاتھ اوپر کر کے چٹخنی آہستہ سے ہٹائی اور پھر دروازے کی ناب گھما کر اس نے بھاری دروازہ آہستہ سے کھولا۔ جولیا نے باہر جھانکا تو باہر ایک راہداری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کا اختتام کسی برآمدے میں ہوتا نظر آ رہا تھا اور باہر سے کئی آدمیوں کے باتیں کرنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کچھ لوگ آ جا رہے ہوں۔

"آؤ"...... جولیا نے آہستہ سے کہا اور پھر ہاتھ میں مشین گن پکڑے وہ اس کمرے سے نکلی اور دیوار کے ساتھ چلتی ہوئی سیڑھیوں تک پہنچ گئی۔ صالحہ بھی اس کے انداز میں اس کے پیچھے آ رہی تھی پھر ان دونوں نے سیڑھیاں چڑھنا شروع کر دیں۔

"آخر باس نے اتنی دیر اندر کیوں لگا دی ہے"...... اچانک ایک مردانہ آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی اور وہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئیں۔

"باس تفصیلات حاصل کر رہا ہو گا"...... دوسری آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے کہ اتنی دیر پھر بھی نہیں لگ سکتی"...... وہی پہلی



آواز سنائی دی۔

"تم اپنا خیال اپنے تک رکھو راشیل۔ باس ان معاملات میں بے حد سخت ہے ایسا نہ ہو کہ الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں"...... دوسری آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ جولیا نے ذرا سا سر باہر نکال کر جھانکا اور پھر سر پیچھے کر لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ برآمدہ نہ تھا بلکہ راہداری تھی جس کے ایک طرف بند دیوار تھی جبکہ دوسری طرف دو مسلح افراد موجود تھے اور اس راہداری میں کمروں کے دروازے بھی تھے۔ ان سب سے انسانی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"اب اور کوئی چارہ نہیں ہے سوائے فائر کھولنے کے۔ آؤ"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے مارٹن کہ باس نے انہیں ہلاک کر دیا ہو گا اور اب وہ سائیڈ وے میں ہو گا"...... راشیل نے کہا۔

"اس خیال کی وجہ"...... دوسری آواز سنائی دی جسے مارٹن کے نام سے پکارا گیا تھا۔

"وجہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ باس ٹارچنگ روم میں موجود نہیں ہے"...... راشیل نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم باز نہیں آؤ گے۔ آؤ چل کر چیک کر لیتے ہیں"۔ مارٹن نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"لیکن کس طرح چیک کریں گے۔ کمرہ تو ساؤنڈ پروف ہے"۔ راشیل نے کہا۔ ادھر جولیا نے صالحہ کو واپس چلنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں انتہائی محتاط لیکن تیزی سے سیڑھیاں اتریں اور پھر اسی طرح تیزی سے واپس اس کمرے میں پہنچ گئیں۔ جولیا نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا لیکن اس نے اس میں معمولی سی جھری رکھ دی تھی تاکہ باہر کے ماحول کو بھی چیک کیا جا سکے اور آوازیں بھی اندر آتی رہیں۔ چند لمحوں بعد انہیں سیڑھیاں اترتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"کی ہول سے کان لگا کر اندر کی آوازیں واقعی سنی جا سکتی ہیں۔ تم ٹھیک کہہ رہے تھے"۔ راشیل کی آواز سنائی دی اور جولیا سمجھ گئی کہ وہ کیا پروگرام بنا کر آئے ہیں۔ اس نے مڑ کر صالحہ کو اشارہ کیا۔

"ارے یہ کیا۔ یہ دروازہ تو کھلا ہوا ہے۔ پوری طرح بند بھی نہیں ہے۔ کیا مطلب"...... اسی لمحے قریب سے مارٹن کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور پھر دروازہ آہستہ سے کھلنے لگا۔ اسی لمحے جولیا نے یکلخت ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا اور دوسرے لمحے وہ دونوں اچھل کر چیختے ہوئے سامنے فرش پر جا گرے تو صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کر کے چٹخنی لگا دی۔ وہ دونوں نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے ہی لگے تھے کہ جولیا کے ہاتھ میں موجود مشین گن سے ریٹ ریٹ کی آوازیں سنائی دیں اور ان میں سے ایک آدمی چیختا ہوا اچھل کر واپس فرش پر گرا اور تڑپنے لگا جبکہ دوسرا بت بنا بیٹھا رہ گیا۔ اس



کا چہرہ البتہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... جولیا نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مارٹن۔ مارٹن"...... مارٹن کی حالت واقعی انتہائی دگرگوں نظر آ رہی تھی۔ شاید اپنے ساتھی کے اس طرح بے دردی سے ہلاک ہونے اور پھر کرسی پر پڑی ہوئی میجر وکٹر کی لاش اور کمرے میں بکھری ہوئی کیتھرائن اور دو آدمیوں کی لاشوں نے اس کے ذہن کو خوف کی شدت سے مفلوج کر دیا تھا۔ اس کا چہرہ اس طرح ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو مارٹن تو وہ سائیڈ وے بتاؤ جو یہاں سے نکل کر ہیڈ کوارٹر سے باہر جاتا ہے ورنہ میں ٹریگر دبا رہی ہوں"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مم۔ مجھے مت مارو"...... مارٹن نے بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑ کر کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی حد سے زیادہ خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"بتاؤ۔ اٹھو اور اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تمہیں جان بچانے کا آخری موقع مل رہا ہے۔ چلو"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو مارٹن اٹھا۔ اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور پھر وہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس سے کوڑا نکالا گیا تھا۔ جولیا مشین گن لئے اس کے سر پر موجود تھی۔ الماری کے سب سے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



نچلے خانے میں ہاتھ ڈال کر اس نے عقبی طرف لگا ہوا ایک ہک کھینچا
تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی اس کمرے کے ایک کونے کا فرش اوپر کو
اٹھ گیا۔ وہاں سے سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"چلو ہمارے ساتھ۔ جلدی کرو"...... جولیا نے کہا اور پھر مارٹن
کو ساتھ لے کر وہ دونوں ہی سیڑھیاں اتر کر ایک کمرے میں پہنچیں۔
یہاں دیوار کی جڑ میں پیر مار کر مارٹن نے دیوار ہٹائی تو دوسری طرف
ایک راہداری نظر آئی جس کے اختتام پر پانی کی ہلکی سی آواز سنائی
دے رہی تھی۔ پھر وہ تینوں اس راہداری میں چلتے ہوئے جب اس
کے اختتام پر پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑا گٹر موجود تھا اور جولیا نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ٹارچنگ روم سے
لاشیں پھینکنے کے لئے یہ راستہ بنایا گیا ہے۔ گٹر کافی بڑا تھا اور اس کی
تہہ میں گندا پانی خاصی مقدار میں موجود تھا۔

"مجھے واپس جانا ہے۔ تم آگے چلی جاؤ۔ تھوڑی دور سیڑھی اوپر جا
رہی ہے۔ اوپر گٹر کا دہانہ ہے۔ وہ ہیڈ کوارٹر سے باہر ہے۔ اگر میں
واپس نہ گیا تو پھر وہ سمجھ جائیں گے کہ میں نے تمہیں باہر نکالا ہے
اور میرا کورٹ مارشل ہو جائے گا"...... مارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"...... جولیا نے کہا تو مارٹن نہ صرف خوشی سے
اچھل پڑا بلکہ تیزی سے واپس پلٹا اور تیز تیز قدم اٹھا کر واپس جانے لگا
تھا کہ جولیا نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی بھیانک
آوازوں کے ساتھ مارٹن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے تنگ سی سرنگ



گونج اٹھی۔

"یہ آواز اوپر پہنچ جائے گی"...... صالحہ نے کہا۔

"آؤ۔ اس کی ہلاکت ضروری تھی ورنہ یہ واپس جا کر سب کچھ بتا
دیتا اور ہمیں فوراً گھیر لیا جاتا"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ گٹر کی
سائیڈ پر موجود خشک جگہ پر پیر رکھتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھتی چلی
گئی۔ اس کے پیچھے صالحہ بھی تھی۔ گٹر میں اندھیرا تھا لیکن چونکہ ان
کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی اب تک عادی ہو چکی تھیں اس
لئے تھوڑی دور جا کر انہیں واقعی لوہے کی سیڑھی اوپر جاتی دکھائی
دے گئی اور وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئیں۔ دہانے پر لوہے کا
خصوصی ڈھکن موجود تھا لیکن جولیا اور صالحہ دونوں نے مشترکہ زور
لگا کر آخر کار ڈھکن الٹا دیا اور وہ دونوں باہر آ گئیں۔ یہ جگہ بلڈنگوں
کے عقب میں واقع گلی تھی۔ انہوں نے کاندھوں پر موجود مشین
گنیں واپس گٹر کے پانی میں پھینک دیں اور پھر گٹر کا دہانہ بند کر کے
وہ تیز تیز قدم اٹھاتیں عقبی گلی سے ایک لمبا چکر کاٹ کر ایک
مصروف سڑک پر پہنچ گئیں۔ ان کے چہرے مسرت سے جگمگا رہے
تھے کہ نہ صرف وہ ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر چکی
تھیں بلکہ پاور اسکواڈ کے چیف میجر ڈکٹر کو ہلاک کر دینے کے باوجود
صحیح سلامت وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئی تھیں اور پھر
ٹیکسیاں بدل بدل کر اور مختلف روٹس کی بسوں میں سفر کر کے وہ
اس کالونی میں پہنچ گئیں جہاں ایک کوٹھی میں ان کے ساتھی موجود تھے

www.paksociety.com

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں بیٹھے سرکاری کاموں میں مصروف تھے کہ میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے ہاٹ لائن فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ ہاٹ لائن صرف ایمر جنسی کی صورت میں استعمال کی جاتی تھی اس لئے ہاٹ لائن فون کی گھنٹی کا مطلب تھا کہ کوئی ایمر جنسی ہے۔ انہوں نے جلدی سے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... صدر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب میں آپ سے فوری ملاقات چاہتا ہوں۔ پاور اسکواڈ کے سلسلے میں ایمر جنسی ہے"...... دوسری طرف سے وزیر اعظم کی بے چین اور قدرے گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ آجائیں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر

SCANNED BY JAMSHED



دیئے۔

"پی اے سر"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر تشریف لا رہے ہیں۔ جب وہ میٹنگ روم میں پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دیں"...... صدر نے کہا اور پھر بغیر دوسری طرف سے بات سنے انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وزیر اعظم کا لہجہ بتا رہا تھا کہ پاور اسکواڈ کو کوئی ناگہانی مسئلہ درپیش آگیا ہے اور اس کی وجہ بھی وہ جانتے تھے کہ اس کی وجہ لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی ہو سکتی ہے۔

"کاش۔ کوئی تو ان لوگوں کو روک سکے۔ کیا اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے"...... صدر نے اونچی نشست کی کرسی سے سر ٹکاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ ان کے انداز میں ہلکی سی مایوسی تھی۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... صدر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب وزیر اعظم صاحب میٹنگ روم میں تشریف لا چکے ہیں"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھے اور اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے وہ میٹنگ روم میں پہنچ سکتے

www.paksociety.com

تھے۔ چھوٹی سی راہداری سے گزر کر جب وہ میٹنگ روم میں داخل ہوئے تو وہاں صوفے پر بیٹھے ہوئے وزیراعظم استقبالیہ انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں۔ آپ کچھ زیادہ ہی پریشان دکھائی دے رہے ہیں"...... صدر نے رسمی جملوں کے بعد اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ پاور اسکواڈ کے چیف میجر وکٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... وزیراعظم نے کہا تو صدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں پہلے سے ہی اس بات کی توقع کر رہا تھا۔ بہرحال کیا تفصیل ہے"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ تفصیل کے مطابق پاور اسکواڈ کے چیف میجر وکٹر سٹار پلازہ میں اپنی دوست لڑکی اور ایک خصوصی سیکشن کی انچارج مس کیتھرائن کے فلیٹ میں موجود تھے کہ انہوں نے ہیڈ کوارٹر کال کر کے وہاں سے آدمی منگوائے اور انہیں بتایا کہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دو لیڈیز سیکرٹ ایجنٹ بے ہوشی کے عالم میں موجود ہیں۔ انہیں ہیڈ کوارٹر منتقل کرنا ہے تاکہ ان سے ان کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکے۔ جس پر ہیڈ کوارٹر سے ایک ٹیم وہاں گئی اور ان دونوں کو ہیڈ کوارٹر لا کر راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا گیا۔ وہ گیس سے بے ہوش تھیں۔ انہیں ہوش میں لایا گیا اور پ

SCANNED BY JAMSHED



میجر وکٹر اور مس کیتھرائن دو مسلح افراد کے ساتھ ٹارچنگ روم میں گئے تاکہ ان سے معلومات حاصل کی جا سکیں۔ یہ ٹارچنگ روم ساؤنڈ پروف ہے۔ بہرحال جب انہیں وہاں کافی دیر ہو گئی اور اس کی واپسی نہ ہوئی تو ہیڈ کوارٹر کے انچارج جیکب کو تشویش ہوئی۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں گیا تو دروازہ اندر سے لاکڈ تھا اور پھر باوجود زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے کے جب اندر سے نہ ہی دروازہ کھولا گیا اور نہ کوئی رسپانس ملا تو انہوں نے مخصوص بم کی مدد سے دروازہ ہی اڑا دیا۔ اندر ٹارچنگ روم مقتل بنا ہوا تھا۔ میجر وکٹر ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ اس کا جسم کوڑوں کی ضربات سے شدید زخمی تھا۔ وہ شاید کوڑوں کی شدید ضربات سے ہلاک ہو گیا تھا۔ کیتھرائن کی لاش فرش پر پڑی تھی۔ اسے فائرنگ سے ہلاک کیا گیا تھا جبکہ دو آدمیوں کی لاشیں بھی اندر موجود تھیں جنہیں فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا تھا اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ باہر راہداری میں موجود دو پہرے داروں میں سے ایک کی لاش بھی اندر موجود تھی اور اس کمرے کا وہ خفیہ راستہ کھلا ہوا تھا جو ایک گٹر میں جا کر نکلتا تھا اور وہاں دوسرے پہرے دار کی لاش موجود تھی۔ اس کی پشت پر گولیاں برسائی گئی تھیں اور گٹر خالی تھا۔ بہرحال ایسے نشانات وہاں موجود تھے کہ وہ لوگ گٹر کا ڈھکن کھول کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ دونوں عورتیں تھیں۔ مجھے اطلاع دی گئی تو میں پہلے وہاں خود گیا اور میں نے ساری صورت حال دیکھنے

www.paksociety.com

کے بعد آپ کو کال کیا اور یہاں آیا ہوں"...... وزیراعظم نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا قائم کردہ پاور اسکواڈ کا ہیڈ کوارٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دو لیڈیز ایجنٹوں سے ہی مات کھا گیا۔ یہ بتائیں کہ میجر وکٹر کو معلوم تھا کہ ایرو میزائل لیبارٹری کہاں ہے"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ معلوم تھا"...... وزیراعظم نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ عورتیں یہ معلومات لے گئی ہیں اور اب لامحالہ وہ اس لیبارٹری پر حملہ کریں گے"...... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس سر۔ اب یہ ڈسکس کرنا ضروری ہے سر کہ اب مزید کیا لائحہ عمل بنایا جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"کیا آپ پاور اسکواڈ کو مزید قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کی نظروں میں ایسا کوئی آدمی موجود ہے جو میجر وکٹر سے زیادہ صلاحیتوں کا مالک ہو"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ میجر وکٹر بہترین آدمی تھا لیکن اس کی بدقسمتی کہ وہ اس انداز میں ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے اسسٹنٹ تو ہیں لیکن میں کسی کے بارے میں کچھ گارنٹی کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو بے شک پاور اسکواڈ کو ختم کر دیا جائے لیکن پھر کسے سامنے لایا جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED



"پاور اسکواڈ پر آپ نے خاصی رقم خرچ کر دی ہے اور باقی ایجنسیوں کو بھی ہم پہلے کئی بار آزما چکے ہیں۔ جیوش چینل بھی اب بے کار ہو چکی ہے البتہ اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ"...... صدر نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا اور پھر انہوں نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری سر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ٹارگ جہاں کہیں بھی ہوں انہیں فوری میٹنگ روم میں بھجوائیں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کرنل ٹارگ تو پریذیڈنٹ ہاؤس کے سکیورٹی چیف ہیں"۔ پرائم منسٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ گزشتہ دنوں میں اس کی فائل پڑھ رہا تھا کہ مجھ پر ایک نیا انکشاف ہوا کہ کرنل ٹارگ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے بڑے معروف سیکرٹ ایجنٹ رہے ہیں اور انہوں نے کئی بار بین الاقوامی مشنز میں بھی اقوام متحدہ کی خصوصی ٹیم میں شامل ہو کر کام کیا ہے اور انہوں نے کئی مشنز مغربی ایشیا میں بھی سرانجام دیئے ہیں۔ میرے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ کرنل ٹارگ کی صلاحیتوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف آزمایا جائے لیکن چونکہ فوری طور پر کوئی ایسی سیٹ نہ تھی اس لئے میں خاموش ہو گیا تھا لیکن اب انہیں پاور اسکواڈ کا چیف بنایا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میجر

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



دکٹر سے زیادہ موثر ثابت ہو سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی جس کا چہرہ بھی خاصا بڑا اور انتہائی سنجیدہ تھا اندر داخل ہوا اور اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... کرنل ٹارگ نے سیلوٹ کر کے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے ایک سائیڈ پر موجود کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر"...... کرنل ٹارگ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ بلیک ایجنسی کے دور میں کبھی پاکیشیا بھی کسی مشن پر گئے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"نو سر"...... کرنل ٹارگ نے جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں اور بیٹھ کر ہی جواب دیں"...... صدر نے کہا۔

"تھینک یو سر"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا آپ نے کافرستان میں مشن مکمل کئے ہیں"...... صدر نے پوچھا۔



"یس سر۔ دو مشنز میں نے وہاں کئے ہیں اور دونوں میں کامیاب رہا ہوں سر"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ مشن کرنل فریدی کے خلاف تھے"...... صدر نے کہا تو کرنل ٹارگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"نو سر۔ کرنل فریدی تو اب کافرستان میں نہیں ہوتے سر۔ وہ تو اسلامی سیکورٹی کونسل سے اٹیچ ہو چکے ہیں۔ ہاں سیکرٹ سروس کے چیف شاگل ہیں"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"کیا آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات حاصل ہیں"...... صدر نے پوچھا۔

"یس سر۔ بہت اچھی طرح سر"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"کیا اس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران کے بارے میں آپ جانتے ہیں"...... صدر نے پوچھا۔

"یس سر۔ میں اس سے دو بار مل بھی چکا ہوں۔ ایکریمیا میں ملاقات ہوئی تھی۔ وہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے لیکن"...... کرنل ٹارگ بات کرتے کرتے جب رک گیا تو صدر اور وزیراعظم دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اعلیٰ حکام کے سامنے اس انداز میں بات نہیں کی جاتی"...... وزیراعظم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری سر۔ میرا مقصد ہرگز کوئی سسپنس پیدا کرنا نہ

www.paksociety.com

تھا بلکہ میں لیکن کے بعد اس لئے رک گیا تھا کہ مجھے اس معاملے میں ذاتی رائے دینی بھی چاہئے یا نہیں"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"آپ بتائیں۔ کیا ذاتی رائے ہے آپ کی عمران کے متعلق"۔ صدر نے کہا۔

"عمران واقعی انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ وہ بروقت اور برموقع کام کرتا ہے اور اپنی عقل اور معلومات کو درست انداز میں استعمال کرتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کا خاتمہ انتہائی آسانی سے کیا جا سکتا ہے"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا تو اس بار صدر اور وزیراعظم دونوں چونک پڑے۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... صدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"جناب وہ پلاننگ بنانے میں کافی وقت لگا دیتا ہے اور پلاننگ اس انداز میں بناتا ہے کہ جیسے شطرنج کھیلی جا رہی ہو۔ اس کی نظر نہ صرف ہر مہرے پر ہوتی ہے بلکہ اسے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر مختلف چالیں کھیلی جائیں تو پھر اسے کیا کرنا ہو گا اور جب وہ پلان بنا لیتا ہے تو پھر اس پر انتہائی تیز رفتاری سے عمل کرتا ہے اس لئے اگر اس کی پلاننگ بنانے کے دوران اس پر ریڈ کر دیا جائے تو پھر وہ درست انداز میں مقابلہ نہیں کر سکتا"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"لیکن اگر اس کے ٹھکانے کا علم ہی نہ ہو تو"...... صدر نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED



"جو اس کا ٹارگٹ ہو گا وہاں وہ لازماً پہنچے گا اور اس ٹارگٹ کے خلاف وہ پلاننگ بنائے گا اس لئے اگر ٹارگٹ کا علم ہو تو اس تک پہنچا جا سکتا ہے"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"آپ نے ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کیوں چھوڑی تھی"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ اس کی اصل وجہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی بنی تھی۔ ایکریمیا کے ایک مشن کے دوران میرا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو گیا تھا۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ایک لحاظ سے فوقیت حاصل کر لی تھی کہ ایجنسی کے اعلیٰ حکام نے مجھے سب کچھ چھوڑ کر واپس آنے کا حکم دیا۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا کہ یہ موقع ہے کہ اس سروس کے فعال سیکشن کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے لیکن وہ لوگ ان سے اس قدر مرعوب تھے کہ انہوں نے میری ایک نہ سنی اور مجھے مجبوراً واپس آنا پڑا لیکن میں نے استعفیٰ دے دیا کیونکہ میں ایسی ایجنسی میں مزید کام نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بعد میں اپنے وطن آ گیا"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر آپ کی صلاحیتوں کی وطن کو ضرورت ہو تو کیا آپ اس سلسلے میں کام کریں گے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ میری زندگی کا ہر سانس اور میرے جسم کے خون کا ہر قطرہ میرے وطن کے لئے وقف ہے"...... کرنل ٹارگ نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"کیا آپ کو معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت تل ابیب میں موجود ہے"...... صدر نے کہا تو کرنل ٹارگ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں تل ابیب میں۔ اوہ۔ نہیں سر۔ مجھے تو معلوم نہیں کیونکہ میں تو پریذیڈنٹ ہاؤس کی سیکورٹی میں ہر وقت انوالو رہتا ہوں"۔ کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"وہ اسرائیل کی دفاعی لیبارٹری ایرو میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنے کا ٹارگٹ لے کر آئے ہیں۔ اسرائیل کی تمام ایجنسیاں ان کے مقابلے میں ناکام ہو چکی ہیں حتیٰ کہ ہم نے انٹیلی جنس کے معروف ایجنٹ میجر وکٹر کی سربراہی میں ایک نئی ایجنسی پاور اسکواڈ بنائی لیکن وہ بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے"...... صدر نے کہا تو کرنل ٹارگ نے کچھ کہنے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا آپ اسرائیل کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں"...... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس سر۔ بسرو چشم سر"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"ایرو میزائل لیبارٹری پر پاور اسکواڈ نے کیا حفاظتی بندوبست کر رکھے ہیں"...... صدر نے اس بار وزیراعظم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ مجھے میجر وکٹر نے بتایا تھا کہ اس لیبارٹری کے اوپر منی ایٹمی بجلی گھر ہے اس کی سیکورٹی کے افراد کو فارغ کر دیا گیا



اور ان کی جگہ پاور اسکواڈ کے ایکشن شعبے کے سربراہ جانسن اور اس کے سیکشن کے آدمیوں نے لے لی ہے۔ وہ بظاہر بجلی گھر کی سیکورٹی کے روپ میں ہیں"...... وزیراعظم نے جواب دیا۔

"کرنل ٹارگ۔ آپ کو ایرو میزائل لیبارٹری کی سیکورٹی کا چارج دیا جاتا ہے اور جانسن اور اس کا سیکشن آپ کی ماتحتی میں کام کرے گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو چکا ہے۔ اب وہ ہر صورت میں وہاں ریڈ کریں گے اور اب یہ دیکھنا آپ کا کام ہے کہ وہ اس سلسلے میں کیا پلاننگ کر سکتے ہیں اور آپ ان کی پلاننگ کو کیسے ناکام بنا سکتے ہیں۔ اگر آپ نے یہ کارنامہ سرانجام دے دیا تو پھر آپ کو پاور اسکواڈ کا چیف بنا دیا جائے گا"...... صدر نے کہا۔

"میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا سر"...... کرنل ٹارگ نے اٹھ کر باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں سے چارج دے کر فوری طور پر پرائم منسٹر صاحب کے آفس میں رپورٹ کریں۔ مزید بریفنگ ان سے آپ کو مل جائے گی"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"کرنل ٹارگ خاصا ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں درست طور پر کام کرے گا

www.paksociety.com

اس لئے آپ اسے عارضی طور پر پاور اسکواڈ کا چیف بھی بنا دیں"
صدر نے کہا۔

"جناب آپ خود حکم دے دیتے" ....... وزیراعظم نے کہا۔

"نہیں۔ چونکہ پاور اسکواڈ آپ کے تحت کام کر رہی ہے اس لئے اس کو یہ حکم آپ دے سکتے ہیں۔ میں تو صرف سفارش کر سکتا ہوں" ....... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی اعلیٰ ظرفی ہے سر۔ اب مجھے اجازت" ....... وزیراعظم نے اٹھتے ہوئے کہا اور صدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا تو وزیراعظم سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔



SCANNED BY JAMSHED

تل ابیب کی مشہور سیاحتی کمپنی کی جیپ پوری رفتار سے آمان بند پر بنے ہوئے جدید ترین پل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان موجود تھا جس کا نام یوسف تھا۔ یوسف اس سیاحتی کمپنی کا ڈرائیور تھا جبکہ جیپ کی عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ موجود تھیں۔ یہ دونوں ہی ایکریمی میک اپ میں تھیں اور ان کے خصوصی کاغذات ان کے لباس میں موجود تھے اور وہ دونوں انتہائی اطمینان بھرے انداز میں جیپ کی سائیڈ کھڑکیوں سے پل کا نظارہ کرنے میں مصروف تھیں۔ وہ پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر سیدھی اپنی رہائش گاہ پر پہنچی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھی انتہائی بے چینی سے ان کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر جب جولیا نے وہاں ہونے والی ساری کارروائی تفصیل سے بتائی تو ان سب نے ان کی کارکردگی کی کھل کر تعریف کر دی

www.paksociety.com

لیکن چونکہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک پوری طرح فٹ نہ ہو سکے تھے اس لئے جولیا اور صالحہ نے یہ تجویز دی کہ وہ اس دوران اس سارے علاقے کا سروے کر لیں تاکہ لیبارٹری پر فائنل ریڈ کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی جاسکے اور عمران نے اس تجویز کی تائید کر دی اور پھر سالار کی مدد سے انہوں نے اس مشہور سیاحتی کمپنی سے یہ جیپ اور ڈرائیور حاصل کیا اور اس وقت وہ آمان ڈیم پر موجود جدید ترین پل سے گزر رہی تھیں۔ سیاحتی کمپنی کی طرف سے دیئے گئے نقشے کے مطابق آمان ڈیم کی دوسری سائیڈ پر سیاحوں کے لئے انتہائی خوبصورت باغ، کیفے اور کلب بنایا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک منی عجائب گھر بھی تھا جہاں اس سارے علاقے سے ملنے والی قدیم دور کی چیزیں سیاحوں کی دلچسپی کے لئے رکھی گئی تھیں۔ یہ علاقہ چونکہ تل ابیب کا قدیم ترین علاقہ تھا اس لئے سیاحوں کی کثیر تعداد اس منی عجائب گھر کو دیکھنے آتی رہتی تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اس پارک اور آمان بجلی گھر کا فاصلہ تقریباً ایک کلومیٹر تھا اور ایک پختہ سڑک جو آمان سے ہوتی ہوئی تل ابیب کے نواحی علاقے دوما جاتی تھی۔ دوما میں ایک قدیم دور کا قلعہ تھا جو ایک کھنڈر کی صورت اختیار کر چکا تھا لیکن یہاں بھی باقاعدہ منی عجائب گھر اور سیاحوں کی دلچسپی کے لئے باقاعدہ محکمہ سیاحت کا دفتر اور گائیڈ بھی موجود رہتے تھے اور اکثر سیاح آمان سے دوما جاتے رہتے تھے اس لئے جولیا نے نقشے کو دیکھتے ہوئے اس روٹ پر جانے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ کسی کو

SCANNED BY JAMSHED



ان پر شک نہ ہو سکے۔ البتہ انہوں نے سالار کی مدد سے یوسف کے ساتھ یہ پلان طے کر لیا تھا کہ بجلی گھر کے سامنے پہنچ کر جیپ میں خرابی پیدا کر دی جائے گی جسے دور کرنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ اس دوران وہ دونوں نیچے اتر کر اس بجلی گھر کے محل وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کا جائزہ آسانی سے لے سکیں گی۔ چونکہ جولیا اور صالحہ کا پروگرام صرف سروے کرنا تھا اس لئے ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہ تھا۔ البتہ انہوں نے شیخ سالم کی طرف سے تیار کرا کر دیئے گئے خصوصی کاغذات ضرور اپنے پاس رکھے ہوئے تھے تاکہ کسی بھی چیکنگ کے دوران انہیں کسی صورت مشکوک نہ سمجھا جائے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ میجر وکٹر کی ہلاکت اور ان کے فرار کے بعد لامحالہ انہوں نے بجلی گھر کے گرد انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہاں باقاعدہ گاڑیوں اور سیاحوں کی چیکنگ کی جا رہی ہو۔ ان دونوں نے روانگی سے پہلے نئے کاغذات کے مطابق خصوصی میک اپ کئے تھے اس لئے وہ ہر لحاظ سے انتہائی مطمئن انداز میں جیپ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

"میرا تو خیال تھا کہ تم فائنل کارروائی کے لئے عمران سے بات منوا لو گی لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم فائنل کارروائی کے حق میں نہ تھی"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"میں عمران کے موڈ کو سمجھتی ہوں۔ اس نے جس انداز میں انکار کیا تھا اس کے بعد اس سے مزید کچھ کہنا اپنا دماغ خراب کرنے کے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



مترادف تھا اس لئے میں نے آئیڈیا ہی ڈراپ کر دیا۔ ویسے بھی ایسی لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے خصوصی اسلحہ اور پلاننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب یہ تو نہیں کہ ہم ایک بم یا میزائل مار کر لیبارٹری اڑا دیں گے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے اس لئے باہر سے تو اسے ویسے بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے ہمیں پہلے بجلی گھر پر قبضہ کرنا ہو گا اور پھر بجلی گھر سے لیبارٹری کے اندر جا کر کارروائی کرنا ہو گی اور میرا خیال تھا کہ ہم بجلی گھر پر قبضہ کر لیتے تو پھر لیبارٹری کی تباہی زیادہ مشکل ٹاسک نہ رہتا۔ لیکن اب کیا کیا جائے کہ تم عمران کے موڈ کو پہچاننے لگ گئی ہو"...... صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اتنی طویل رفاقت کے بعد بہر حال پہچان تو ہر آدمی کی ہو جاتی ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے جولیا کیا کبھی عمران نے تمہارے معاملے میں سنجیدگی بھی اختیار کی ہے یا نہیں"...... اچانک صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"چھوڑو ان باتوں کو۔ خواہ مخواہ موڈ خراب کرنے کا فائدہ۔ عمران دراصل اس ارضی سیارے کا رہنے والا نہیں ہے۔ لازمی بات ہے کہ یہ کسی اور سیارے کی مخلوق ہے جو انسانی روپ میں یہاں موجود ہے اور اس کے اندر دل نام کی کوئی چیز نہیں ہے"...... جولیا نے



منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ عمران کسی اور سیارے کی مخلوق ہے"۔ صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف عمران ہی کیا ساری سیکرٹ سروس ہی کسی اور سیارے سے شفٹ ہو کر یہاں آئی ہوئی ہے حتیٰ کہ چیف تو شاید رہتا ہی کسی اور سیارے میں ہے ورنہ وہ یہاں رہتا تو کبھی نہ کبھی تو کسی کے سامنے آ ہی جاتا"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صالحہ اس کی سنجیدگی پر بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا تم سنجیدگی سے یہ سب کچھ کہہ رہی ہو"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں اب تک اس بات کا احساس نہیں ہوا۔ تم خود بتاؤ۔ تم نے کیا محسوس کیا ہے۔ گو عمران نے شروع شروع میں تمہیں مذاق مذاق میں صفدر سے نتھی کر دیا تھا لیکن اب تمہارے اندر بہر حال ایسے جذبات پیدا ہو گئے ہیں جنہیں پسندیدگی کہا جا سکتا ہے اور صفدر مردانہ وجاہت اور ذہانت میں کسی سے کم بھی نہیں ہے اور تم بھی کسی طرح بھی کسی سے کم نہیں ہو لیکن اس کے باوجود تم نے صفدر میں کبھی ایسے جذبات دیکھے ہیں جو کسی مرد کے ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس لحاظ سے تو تمہاری بات درست ہے۔ صفدر واقعی کسی طرح بھی پرنس چارمنگ سے کم نہیں ہے اور تمہاری یہ بات بھی

www.paksociety.com

درست ہے کہ صفدر کی طرف سے میں نے کبھی ہلکا سا التفات بھی محسوس نہیں کیا لیکن تمہاری اور عمران کی بات دوسری ہے۔ صفدر تو ایسے جذبات اور احساسات سے انکاری ہے جبکہ عمران تو کھلے عام اس کا اقرار کرتا ہے"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ واقعی ایسا کرتا ہے لیکن یہ سب کچھ انتہائی غیر سنجیدہ انداز میں ہوتا ہے۔ اسے قطعاً اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ دوسروں کے جذبات اس طرح مجروح ہوتے ہیں۔ بہرحال چھوڑو اس بات کو۔ کوئی اور بات کرو"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میڈم کیا آپ پارک میں رکیں گی یا سیدھی عجائب گھر جائیں گی"...... اسی لمحے ڈرائیور یوسف کی آواز سنائی دی۔

"پارک میں جیپ روکو۔ ہم پارک سے ہو کر پیدل ہی وہاں جائیں گے"...... جولیا نے جواب دیا اور یوسف نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ پارک کے لئے مخصوص وسیع و عریض پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ وہاں پہلے سے کافی کاریں اور جیپیں موجود تھیں۔ جولیا اور صالحہ جیپ سے اتریں اور پھر اطمینان سے چلتی ہوئی پارک کی طرف بڑھ گئیں۔

"یہاں آنے کا کیا مقصد ہے۔ میں سمجھ نہیں سکی"...... صالحہ نے کہا۔

"ہماری نگرانی ہو رہی ہے"...... جولیا نے آہستہ سے کہا تو صالحہ

SCANNED BY JAMSHED


بے اختیار چونک پڑی۔

"نگرانی۔ اوہ۔ مجھے تو اندازہ ہی نہیں ہوا"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اطمینان سے چلو۔ چونکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ہماری ہی نہیں ہو رہی سب کی نگرانی ہو رہی ہے۔ اوپر بلڈنگ میں باقاعدہ دوربینیں نصب ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ نے بے اختیار سرہلا دیا۔ وہاں ہر قومیت کے خاصے سیاح موجود تھے اس لئے وہ دونوں اطمینان سے پارک میں گھومتی رہیں اور پھر عجائب گھر کی عمارت کی طرف بڑھ گئیں۔ انہوں نے عجائب گھر میں کافی وقت گزارا اور پھر واپس آ کر جیپ میں بیٹھ گئیں۔

"یس میڈم"...... یوسف نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں وہ پروگرام یاد ہے جو سالار کے ذریعے طے ہوا تھا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ میں نے اس کا انتظام کر رکھا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ لیکن میڈم یہ بتا دوں کہ وہاں آج صبح سے انتہائی سخت سیکورٹی ہے اس لئے آپ نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے"۔ یوسف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو بیک کر کے اس کا رخ گیٹ کی طرف موڑ دیا۔

"ہم نے وہاں کچھ نہیں کرنا صرف نظروں سے جائزہ لینا ہے اور

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



بس"....... جولیا نے جواب دیا اور یوسف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
تھوڑی دیر بعد جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوما کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سڑک پر آنے جانے والی گاڑیوں کا خاصا رش تھا۔

" میڈم۔ بجلی گھر کی حدود کا آغاز ہونے والا ہے۔ میں اس کے درمیان میں جا کر جیپ روکوں گا"....... یوسف نے کہا۔

" نہیں فی الحال آگے بڑھتے رہو"....... جولیا نے کہا اور صالحہ حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگی۔ لیکن وہ خاموش رہی۔ بجلی گھر کی چار دیواری عام سی تھی اور اس پر کوئی خصوصی حفاظتی انتظامات بھی نہیں تھے۔ البتہ بجلی گھر سے ملحقہ ایک فیکٹری تھی جس کی چار دیواری خاصی بلند تھی اور اوپر باقاعدہ خاردار تاریں اور اندرونی طرف سرچ لائٹس لگی ہوئی تھیں۔

" یہ کس چیز کی فیکٹری ہے"....... جولیا نے پوچھا۔

" معلوم نہیں میڈم۔ اندر جانا ممنوع ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ یہاں کوئی خاص دفاعی آلات بنائے جاتے ہیں"....... یوسف نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میرے ذہن میں تو خیال ہے کہ اسے وڈ فیکٹری بتایا گیا تھا"۔ صالحہ نے کہا۔

" وہ اس کے ساتھ ملحقہ چھوٹی سی فیکٹری ہے جہاں فرنیچر تیار کیا جاتا ہے لیکن یہ فرنیچر صرف محکمہ دفاع کے لئے ہوتا ہے اس لئے وہاں بھی داخلہ ممنوع ہے۔ مارکیٹ کے لئے فرنیچر نہیں بنایا جاتا"۔



یوسف نے جواب دیا اور جولیا کے چہرے کے عضلات تن سے گئے لیکن اس نے کوئی بات نہ کی البتہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی لکیریں بتا رہی تھیں کہ وہ کچھ سوچ رہی ہے۔

"یوسف"....... اچانک جولیا نے کہا۔

"یس میڈم"....... یوسف نے بغیر مڑے جواب دیا۔

"گاڑی کو اس فرنیچر فیکٹری کے سامنے روکنا"....... جولیا نے کہا۔

" اوکے میڈم"....... یوسف نے مختصر سا جواب دیا اور پھر کچھ فاصلے پر جا کر جیپ کو جھٹکے لگنے شروع ہو گئے اور یوسف نے جیپ کو سائیڈ پر کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک جھٹکے سے رک گئی۔ یوسف جیپ سے نیچے اترا اور اس نے جیپ کا بونٹ اٹھا لیا۔

" آؤ صالحہ "....... جولیا نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر کر وہ دونوں فیکٹری کی دیوار کے ساتھ کھڑی ہو گئیں اور وہ دونوں اس انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگیں جیسے ویسے ہی جائزہ لے رہی ہوں۔ فیکٹری کا گیٹ قریب ہی تھا جو بند تھا اور اس کے ساتھ ہی دیوار پر باقاعدہ بورڈ لگا ہوا تھا جس پر واضح طور پر درج تھا کہ یہ فیکٹری محکمہ دفاع کے تحت ہے اور یہاں محکمہ دفاع کے لئے خصوصی فرنیچر تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں باقاعدہ داخلہ ممنوع ہے اور تصویر لینا ممنوع ہے کے بورڈ بھی موجود تھے۔ ابھی وہ اس فیکٹری کا جائزہ لے ہی رہی تھیں کہ اچانک پھاٹک کھلا اور دو مسلح فوجی پھاٹک سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتے جیپ کی طرف بڑھنے لگے۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"کیا ہو گیا ہے جیپ کو"...... ایک فوجی نے یوسف سے مخاطب ہو کر قدرے کرخت لہجے میں کہا جبکہ دوسرا فوجی جولیا اور صالحہ کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔

"جناب فیول فلٹر میں گڑبڑ ہو گئی ہے۔ ٹھیک ہو جائے گی"۔ یوسف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اگر خاصی دیر لگے تو ہم ان خواتین کو اندر گارڈ روم میں بٹھا دیتے ہیں"...... اس فوجی نے کہا۔

"جناب پندرہ بیس منٹ تو بہرحال لگ ہی جائیں گے"۔ یوسف نے کہا۔

"آپ جیپ میں بیٹھیں یا پھر اندر چل کر گارڈ روم میں بیٹھیں۔ یہاں سڑک پر کھڑے ہونا ٹھیک نہیں ہے"...... اسی فوجی نے آگے بڑھ کر اس بار جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیپ میں گھٹن ہے۔ یہاں تازہ ہوا ہے۔ آپ کا شکریہ"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میڈم۔ اصل میں یہاں کسی کا رکنا سیکورٹی کے تحت ممنوع ہے لیکن جیپ کی خرابی تو ایسی ہدایات کا خیال نہیں رکھتی اس لئے بہتر ہے کہ آپ اندر آ کر گارڈ روم میں تشریف رکھیں۔ جب جیپ ٹھیک ہو جائے گی تو ڈرائیور اطلاع دے دے گا"...... فوجی نے کہا۔

"لیکن یہاں تو بورڈ موجود ہے کہ اندر داخل ہونا ممنوع



ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے گارڈ روم کی بات ہے میڈم فیکٹری کی نہیں۔ آیئے"۔ فوجی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ گلوریا۔ یہاں واقعی آنے جانے والے ہمیں اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے ہم کوئی تماشہ ہوں"...... جولیا نے صالحہ سے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صالحہ نے کہا اور پھر وہ دونوں ان فوجیوں کے ساتھ چلتی ہوئی فیکٹری کے گیٹ میں داخل ہو گئیں۔ گیٹ کے ساتھ ہی گارڈ روم تھا جبکہ وسیع و عریض صحن کے بعد ایک بند عمارت تھی۔ گارڈ روم میں دو فوجی موجود تھے۔

"ادھر کمرے میں آجائیں"...... ایک فوجی نے کہا اور انہیں ایک علیحدہ کمرے میں لے آیا۔ یہاں باقاعدہ کرسیاں موجود تھیں۔

"تشریف رکھیں"...... فوجی نے کہا اور ان کے کرسیوں پر بیٹھنے کے بعد وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ جولیا اور صالحہ خاموش بیٹھیں کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں کہ دروازہ کھلا اور وہی فوجی ہاتھوں میں مقامی مشروب کے دو گلاس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"ارے یہ کیا تکلیف کی ہے آپ نے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یہاں شراب ممنوع ہے ورنہ میں وہی پیش کر دیتا۔ آپ ایکریمین ہیں اور ایکریمیا میرا سب سے خوبصورت خواب ہے حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ میرا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا لیکن

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



بہرحال خواب دیکھنے کا تو مجھے حق ہے"...... فوجی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل سے تو بے شمار افراد ایکریمیا جاتے رہتے ہیں۔ اسرائیلیوں کے لئے تو ایکریمیا کی پالیسی خاصی نرم ہے۔ تم بھی ایکریمیا جا سکتے ہو"...... جولیا نے گلاس لے کر اس میں موجود مقامی مشروب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"فوجیوں کے لئے ممنوع ہے"...... فوجی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"خاصا مزیدار مشروب ہے۔ گو اس میں ہلکی سی تلخی موجود ہے لیکن اس کے باوجود خاصا لذیذ ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے کہا اور پھر انہوں نے مشروب پی کر خالی گلاس واپس میز پر رکھ دیئے۔

"ابھی تک گاڑی ٹھیک نہیں ہو سکی۔ کمپنی والوں کو چاہئے تھا کہ"...... جولیا نے بولتے ہوئے کہا لیکن پھر بولتے بولتے وہ بے اختیار رک گئی کیونکہ اسے محسوس ہونے لگا تھا کہ اس کا ذہن اچانک انتہائی تیزی سے گھومنا شروع ہو گیا ہے۔ اس نے خاموش ہو کر اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کے کانوں میں صالحہ کی حیرت بھری آواز پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات جیسے منجمد سے ہو گئے۔ پھر اچانک ان منجمد احساسات میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور اس کا ذہن ایک بار پھر گھومنے لگا لیکن پھر وہ



آہستہ آہستہ نارمل ہوتا چلا گیا اور پھر جولیا نے آنکھیں کھول دیں لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑی لیکن یہ اچھلنا بھی بس سوچ تک ہی محدود رہا کیونکہ اس کا جسم ایک کرسی کے ساتھ رسیوں کی مدد سے بندھا ہوا تھا اور یہ وہ گارڈ روم سے ملحقہ کمرہ بھی نہ تھا۔ یہ کوئی تہہ خانہ تھا جس میں لکڑی کی کرسی پر وہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے تیزی سے نظریں گھمائیں تو ساتھ ہی کرسی پر صالحہ بھی رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی اور اس کی آنکھیں بھی آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... جولیا نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ سمجھ گئی تھی کہ انہیں مشکوک سمجھ کر یہاں لایا گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ صالحہ نیم بے ہوشی کی حالت میں ایکریمین زبان اور لہجے کی بجائے اصل لہجے میں بات شروع کر دے اس لئے اس نے خود ہی اس انداز میں بولنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ کیا یہ خواب ہے"۔ صالحہ کی بھی ایکریمین لہجے اور زبان میں آواز سنائی دی تو جولیا نے اطمینان بھرا سانس لیا۔

"میرا خیال ہے کہ ان فوجیوں کی نیت خراب ہو گئی ہے اور وہ ہمیں غلط مقصد کے لئے یہاں لے آئے ہیں"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"اوہ۔ نہیں مارسیا۔ وہ تو انتہائی بااخلاق لوگ ہیں"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عجیب بات ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"...... جولیا نے کہا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ رسیوں کا جائزہ لیتی رہی لیکن رسیاں اس انداز میں باندھی گئی تھیں کہ ان کے بازو بھی کرسی کے بازوؤں پر رکھ کر باندھ دیئے گئے تھے اور نیچے پاؤں بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ باقاعدہ بندھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے دو کرسیاں بھی موجود تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک سیکورٹی کی مخصوص یونیفارم میں تھا جبکہ دوسرے نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ دونوں ہی لمبے قد اور ورزشی جسم کے افراد تھے۔ وہ دونوں ان کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ دونوں کے چہروں پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ ہمیں کیوں یہاں اس انداز میں باندھا گیا ہے۔ آپ لوگ کون ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"میں پہلے اپنا تعارف کرا دوں۔ میرا نام کرنل ٹارگ ہے اور یہ میرے ساتھی میجر جانسن ہیں۔ میں پاور اسکواڈ کا چیف ہوں۔ اسی پاور اسکواڈ کا چیف جس کا پہلے میجر وکٹر چیف تھا لیکن آپ دونوں اس کے ہیڈ کوارٹر میں اسے اور اس کی ساتھی عورت کو ہلاک کر کے خفیہ راستے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئیں۔ ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ آپ میجر وکٹر سے معلومات حاصل کر لینے میں کامیاب ہو چکی



ہیں اور اب آپ لازماً یہاں آئیں گی اس لئے ہم نے یہاں کی نگرانی انتہائی سخت کرا رکھی تھی۔ پھر آپ کی جیپ فیکٹری کے گیٹ پر آ کر رکی اور آپ نے نیچے اتر کر جس انداز میں جائزہ لینا شروع کیا اس نے ہمیں آپ کی طرف سے مشکوک کر دیا کیونکہ سیاح ایسی صورت میں گاڑیوں سے نیچے نہیں اترتے۔ بہرحال آپ دونوں مشکوک تھیں اس لئے آپ دونوں کو اندر لایا گیا اور پھر آپ کو مخصوص مشروب پینے کے لئے دیا گیا جس کی وجہ سے آپ دونوں بے ہوش ہو گئیں۔ اس کے بعد اس جیپ ڈرائیور کو اندر لایا گیا اور پھر اس سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے آخرکار یہ بات اگل دی کہ جیپ میں کوئی خرابی نہیں ہوئی تھی بلکہ آپ نے باقاعدہ یہاں جیپ خراب ہونے اور باہر نکل کر جائزہ لینے کا پلان بنایا تھا اور آپ کے آدمی سالار جس نے یہ جیپ بک کی تھی اس ڈرائیور کو دس ہزار ڈالر دے کر اس بات پر آمادہ کیا تھا۔ اس طرح یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وہی ایجنٹ ہیں۔ اس کے بعد پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر سے ایسے آدمی بلوائے گئے جنہوں نے وہاں آپ کو دیکھا تھا۔ انہوں نے آپ کے قدوقامت کو دیکھ کر اس بات کی تصدیق کر دی کہ آپ دونوں وہی ہیں۔ پھر آپ کے کاغذات چیک کرائے گئے۔ پہلے تو ہمیں یہی رپورٹ ملی کہ کاغذات درست ہیں لیکن پھر ہم نے جب خصوصی ذرائع سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ کاغذات انتہائی بھاری معاوضے پر تیار کئے گئے ہیں۔ پھر آپ کا میک

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



اپ چیک کیا گیا لیکن آپ کا میک اپ واش نہیں ہو سکا جو اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے کیونکہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ عمران نے خصوصی جڑی بوٹیوں کی مدد سے ایسے میک اپ تیار کر رکھے ہیں جو جدید ترین میک اپ واشر سے بھی صاف نہیں کئے جا سکتے اور یہ بھی بتا دوں کہ میرا تعلق ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے رہا ہے جہاں میں کئی بار عمران سے نہ صرف مل چکا ہوں بلکہ دو تین بار میں نے اس کے ساتھ کام بھی کیا ہے۔ اس کے بعد آپ کو یہاں باندھ کر اب ہوش میں لایا گیا ہے"...... اس سنجیدہ اور بڑے چہرے والے سوٹ میں ملبوس آدمی نے بڑے دھیمے لیکن سرد لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جب آپ یہ بات پہلے سے فرض کر چکے ہیں تو پھر آپ سے مزید کیا بات ہو سکتی ہے۔ ویسے جیپ خراب ہونے اور باہر نکل کر کھڑے ہونا اگر جرم ہے تو ہم اس جرم کا اقرار کر لیتی ہیں۔ باقی آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ آپ اس ڈرائیور کو ہمارے سامنے لے آئیں اور اس سے پوچھ گچھ کریں اور ہمارا رابطہ ایکریمین سفارت خانے سے کرائیں اور ہمارے سامنے ہمارے کاغذات کی جانچ پڑتال کرائیں ورنہ تو آپ جو کچھ چاہیں کہتے رہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں مس۔ آپ کا جو بھی نام ہے میں آپ کے سامنے دو



صورتیں رکھتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ آپ دونوں کو گولی مار دی جائے اور آپ کی لاشیں غائب کر دی جائیں۔ لامحالہ جب آپ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس نہیں جائیں گی تو آپ کے ساتھی آپ کو تلاش کرنے یہاں آئیں گے۔ اس طرح ہم ان کا سراغ لگا لیں گے اور دوسری صورت یہ کہ آپ اپنے ساتھیوں کا ٹھکانہ بتا دیں۔ میرا وعدہ کہ آپ کو ہلاک نہیں کیا جائے گا بلکہ آپ کو باقاعدہ قانون کے حوالے کر دیا جائے گا"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کرنل صاحب کہ آپ ضرورت سے زیادہ خوش فہم واقع ہوئے ہیں۔ ہمارے نہ کوئی ساتھی ہیں اور نہ ہی ہمارا کوئی تعلق کسی ایشیائی ملک سے ہے۔ ہم تو سیاح ہیں اور بے شک آپ ایکریمیا سے معلومات حاصل کر لیں ہم وہاں ایک ادارے میں گذشتہ دس سالوں سے ملازم ہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں آپ کی رہائش کہاں ہے"...... اچانک جانسن نے کہا تو کرنل ٹارگ بھی چونک پڑا۔

"ہوٹل سروش میں۔ کمرہ نمبر بارہ اور تیرہ میں ہم گذشتہ چار روز سے وہاں رہ رہی ہیں۔ آپ وہاں کے عملے کو بلا کر تصدیق کر سکتے ہیں۔ وہاں ہمارے بارے میں پوچھ گچھ کر سکتے ہیں"...... جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میجر جانسن۔ آپ جا کر معلومات حاصل کریں"...... کرنل

www.paksociety.com

ٹارگ نے کہا۔

"یس سر"....... میجر جانسن نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آپ کا اصل نام شاید جولیا ہے"....... کرنل ٹارگ نے اچانک کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"میرا نہیں۔ میری والدہ کا نام یہ ہے"....... جولیا نے جواب دیا تو کرنل ٹارگ بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں ایک بار آپ سے مل چکا ہوں لیکن یہ ملاقات اس انداز میں ہوئی تھی کہ آپ عمران کے ساتھ تھیں اور عمران نے آپ کا نام جولیا بتایا تھا۔ میرے ذہن میں آپ کا سراپا موجود ہے"....... کرنل ٹارگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میں نے پہلے کہی ہے کہ آپ سب کچھ پہلے سے فرض کر چکے ہیں اس لئے اب میں مزید کیا جواب دوں"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر جانسن واپس آ گیا۔

"ان کی بات درست ہے۔ ہوٹل انتظامیہ نے ان کی بات کی تصدیق کر دی ہے"....... میجر جانسن نے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ پھر واقعی ہم سے زیادتی ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے انہیں رہا کر دیا جائے"....... کرنل ٹارگ نے کہا اور اٹھ کر واپس چلا گیا جبکہ میجر جانسن نے جیب سے ایک بوتل نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ جولیا کی ناک سے لگا دیا۔ جولیا

SCANNED BY JAMSHED



نے سانس روک لیا اور بے ہوش ہونے کی اداکاری شروع کی ہی تھی کہ یکلخت اس کے ذہن پر جیسے غبار سا چھا گیا اور وہ واقعی بے ہوش ہو گئی۔ پھر جس طرح اس کے ذہن پر غبار چھایا تھا اسی طرح اس کا ذہن صاف ہوا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ وہ اسی کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی موجود تھی اور ان کے پرس بھی سامنے میز پر پڑے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد صالحہ بھی ہوش میں آ گئی۔

"اوہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب"....... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا کوئی جواب دیتی کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی فوجی جس نے انہیں مشروب لا کر دیئے تھے مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"آیئے میڈم۔ آپ کی جیپ ٹھیک ہو چکی ہے"....... اس فوجی نے کہا اور واپس مڑ گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ صالحہ بھی خاموشی سے اٹھی اور پھر وہ دونوں گارڈ روم سے ہو کر گیٹ سے باہر آئیں تو ان کی جیپ واقعی وہاں موجود تھی اور اس کے ساتھ ہی یوسف بھی کھڑا تھا۔ یہ دونوں جیپ میں بیٹھ گئیں تو یوسف ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے بغیر کچھ کہے جیپ آگے بڑھا دی۔ صالحہ نے کچھ بولنا چاہا تو جولیا نے اس کا ہاتھ دبا دیا۔

"تم نے فوجیوں کو کیا بتایا ہے کہ تمہیں دس ہزار ڈالر دے کر

www.paksociety.com

یہاں رکنے کا پلان بنایا گیا تھا"....... جولیا نے کہا۔

" نہیں میڈم۔ فوجیوں نے مجھ سے پوچھ گچھ کی تو میں نے انہیں بتایا کہ میں تو سیاحتی کمپنی کا ڈرائیور ہوں اور ان خواتین نے جیپ بک کرائی ہے اور میں انہیں لے کر جا رہا تھا کہ جیپ کے آئل فلٹر میں گڑبڑ ہو گئی تھی اس لئے جیپ رک گئی تھی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا ان دونوں خواتین نے خود جیپ بک کرائی تھی تو میں نے انہیں بتایا کہ بکنگ رجسٹر پر سالار نام کے کسی آدمی کے دستخط ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کمپنی سے میری بات کی تصدیق کی اور پھر مجھے بٹھائے رکھا۔ اب تھوڑی دیر پہلے انہوں نے مجھے باہر جانے کی اجازت دی اور پھر آپ بھی آ گئیں"....... یوسف نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ لوگ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی خوفزدہ لگ رہے ہیں اور اب ہم عام سے سیاح بھی ان کی نظروں میں مشکوک ہیں تو پھر باقی افراد کے بارے میں ان کا کیا حال ہو گا"....... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ کسی ایشیائی ملک پاکیشیا کا نام لے رہے تھے حالانکہ یہ نام میں نے سنا ہی پہلی بار ہے۔ بہرحال ان کی تسلی ہو گئی۔ یہ اچھا ہوا ہے"....... جولیا نے جواب دیا اور پھر وہ دوما کے اس پرانے قلعہ پر پہنچ کر جیپ سے اتر گئیں اور سیدھی وہاں بنے ہوئے ایک کیفے کی طرف بڑھ گئیں۔ کیفے کے کاؤنٹر سے جولیا نے ایک خالی کاغذ اٹھایا اور پھر

SCANNED BY JAMSHED


صالحہ کے ساتھ وہ ایک سائیڈ پر خالی میز پر آ کر بیٹھ گئی۔ ویٹر کو اس نے کافی لانے کا کہہ دیا اور پھر اس نے اس کاغذ پر لکھنا شروع کر دیا۔

" ہمارے لباس میں خفیہ آلات ہو سکتے ہیں۔ جیپ میں بھی آلات نصب ہوں گے اور ہوٹل میں بھی ایسی ہی کارروائی کی گئی ہو گی اس لئے ہوشیار رہنا۔ کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالنا جس سے وہ لوگ مشکوک ہو سکیں"....... جولیا نے کاغذ پر لکھ کر اسے صالحہ کے سامنے کر دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے کاغذ کی گولی بنائی اور دوسرے لمحے اس نے وہ گولی اپنے منہ میں ڈال لی۔ ویٹر نے کافی سرو کر دی اور وہ دونوں خاموشی سے کافی پینے میں مصروف ہو گئیں۔ جولیا کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئی تھیں جبکہ صالحہ بھی یہی سوچ رہی تھی کہ اب انہیں کیا کرنا ہو گا۔ ظاہر ہے وہ ان حالات میں اپنی رہائش گاہ پر جا نہیں سکتی تھیں۔ ہوٹل کا سیٹ اپ بھی عمران نے سالار کے ذریعے پیش بندی کے طور پر کرا دیا تھا تاکہ وہ ہر قسم کے شک سے مبرا ہو جائیں لیکن اب انہیں کیا کرنا چاہئے یہ بات صالحہ کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

" میں باتھ روم میں جا رہی ہوں"....... اچانک جولیا نے اٹھ کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کیفے کی سائیڈ میں بنے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ سمجھ گئی کہ جولیا اپنے لباس کی چیکنگ کرنے گئی ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گئی۔

" باتھ روم بالکل صاف ہے تمہاری طبیعت کے مطابق۔ چاہو تو

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



دیکھ سکتی ہو"...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ ویسے وہ جولیا کا اشارہ سمجھ گئی تھی کہ اس کے لباس میں کوئی آلہ موجود نہیں ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد صالحہ بھی واپس آ گئی۔

"کچھ نہیں ہے۔ میں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... صالحہ نے واپس آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم کیا کریں۔ ہم واپس رہائش گاہ نہیں جا سکتیں اور وہاں فون بھی نہیں کر سکتیں کیونکہ کرنل ٹارگ منجھا ہوا ایجنٹ ہے۔ اس نے جس انداز میں ہمیں چھوڑا ہے اس سے لازماً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ہماری نگرانی کرا کر ہمارے ساتھیوں تک پہنچنا چاہتا ہے اس لئے بہرحال کسی نہ کسی انداز میں ہماری نگرانی کی جائے گی"...... جولیا نے آہستہ سے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ ہمارا اصل ٹارگٹ تو منی بجلی گھر کے نیچے ہے۔ پھر تم اس پر دفاعی آلات بنانے والی فیکٹری کو بھی چھوڑ کر اس چھوٹی سی وڈ فیکٹری کے سامنے کیوں رکی تھیں۔ میں تو بے حد حیران ہوئی تھی لیکن ڈرائیور کی وجہ سے خاموش رہی تھی"...... صالحہ نے کہا۔

"ایٹمی بجلی گھر پر حفاظتی انتظامات قطعاً نہ تھے جبکہ اس دفاعی آلات بنانے والی فیکٹری پر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات تھے اور پھر اس چھوٹی وڈ فیکٹری پر موجود بورڈ اور یوسف کی اس بات نے کہ



یہاں صرف محکمہ دفاع کے لئے فرنیچر تیار ہوتا ہے، مجھے چونکا دیا تھا اور میرے ذہن میں خیال آیا تھا کہ کہیں گوام پہاڑی کی طرح منی ایٹمی بجلی گھر کے نیچے لیبارٹری کی بات بھی دھوکہ دینے کے لئے نہ ہو یا زیادہ سے زیادہ پھر یہ ہو سکتا ہے کہ اصل راستہ اس دفاعی آلات بنانے والی فیکٹری سے جاتا ہو اور اس چھوٹی فیکٹری کی موجودگی بتا رہی تھی کہ یہ بھی اسی سلسلے سے متعلق ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے اسے چیک کر لیں اور تم نے دیکھا کہ میرا اندازہ درست ثابت ہوا ہے"...... جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میری بات مانو اور یوسف کے ذریعے اسلحہ منگوا لو پھر ہم اس فیکٹری پر ریڈ کر دیتی ہیں۔ انہیں تصور بھی نہ ہو گا کہ ہم ایسی کارروائی کر سکتی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن اس ریڈ کا فائدہ کیا ہو گا۔ وہاں چند فوجی مارے جائیں گے اور بس۔ کیونکہ اس فیکٹری سے زیادہ سے زیادہ لیبارٹری کا راستہ جاتا ہو گا اور ہم صرف معمولی سے اسلحہ سے اس لیبارٹری کو تباہ نہیں کر سکتیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے اسے اس انداز میں چونکتے دیکھ کر کہا۔

"سنو جولیا۔ میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے۔ اگر ہم اس بند پر موجود پل کو اس انداز میں تباہ کر دیں کہ کم از کم آنے جانے میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو ہم چھپ چھپا کر کسی بھی ذریعے سے واپس

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



اپنے ساتھیوں تک پہنچ سکتی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر بم اس پر پھینکنا ہو گا اور ایسا اسلحہ عام حالات میں نہیں مل سکتا"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پھر ایسا ہے کہ ہم ہوٹل جائیں۔ وہاں میک اپ اور لباس تبدیل کر کے خاموشی سے نکل جائیں۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے"...... صالحہ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات سے مجھے ایک اور خیال آ رہا ہے کہ ہم کیوں نہ اس بند کو ہی اڑا دیں۔ اس سے دریائے آمان کا زبردست ریلا اس منی بجلی گھر، بڑی اور چھوٹی فیکٹری اور اس پورے علاقے کو آناً فاناً تباہ کر دے گا۔ اس طرح یہ لیبارٹری نہ صرف اوپن ہو جائے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تباہ بھی ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو شاید دس میگنٹ مخصوص پاور کے چاہئیں جبکہ تم کہہ رہی ہو کہ ایک نہیں مل سکتا"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ ہمارا زیادہ دیر یہاں بیٹھنا بھی غلط ہے۔ قلعے کی سیر کریں۔ اس دوران میں اس آئیڈیا پر مزید غور کر لوں گی"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر پر کافی کی پیمنٹ کی اور پھر وہ دونوں کیفے سے باہر آ گئیں۔ اب ان کا رخ اس



ویران قلعے کی طرف تھا۔ اس نے قلعے کے ساتھ ساتھ وہاں موجود عمارت کو بھی دیکھا اور اس دوران جولیا بالکل خاموش رہی۔

"کچھ فیصلہ ہوا"...... صالحہ نے واپسی پر جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ فی الحال ہم ہوٹل جائیں گی اور پھر میک اپ اور لباس تبدیل کر کے وہاں سے فائر ڈور کے ذریعے نکل کر اپنی رہائش گاہ پر پہنچیں گی۔ اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ رات کو ہم یہ کام کر گزریں۔ عمران ہی ایسے اسلحے کا بندوبست کرا سکتا ہے۔ ہمیں بہرحال ایسا اسلحہ دستیاب نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن میک اپ باکس اور لباس تو خریدنا پڑیں گے اور ہو سکتا ہے کہ نگرانی کرنے والوں کو اس کا علم ہو جائے"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ کام ہم نہیں کریں گی بلکہ یوسف کرے گا۔ ہم اس دوران راستے میں کسی ہوٹل میں کھانا کھائیں گی۔ نگرانی کرنے والوں کی تمام تر توجہ ہماری طرف ہو گی۔ یوسف کی طرف نہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"پھر تو جیپ میں بیٹھ کر اسے کچھ کہنے کی بجائے علیحدہ بلا کر یوسف کو ہدایات دینا ہوں گی"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر جب وہ پارکنگ کے قریب پہنچیں تو انہیں ایک طرف کھڑا ہوا یوسف نظر آ گیا۔ جولیا نے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



اسے اشارے سے اپنی طرف بلالیا۔

"یس میڈم"...... یوسف نے قریب آکر کہا تو جولیا نے اسے سارا پلان سمجھا دیا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم۔ کام ہو جائے گا اور کسی کو علم تک نہ ہو گا"...... یوسف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں جیپ میں آکر بیٹھ گئیں۔ چند لمحوں بعد جیپ واپس آمان کی طرف بڑھنے لگی۔ اب جولیا اور صالحہ دوبارہ اطمینان بھرے انداز میں جیپ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔



کرنل ٹارگ پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔ میز کی دوسری طرف اس کا نمبر ٹو میجر جیکب مؤدبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"باس۔ کہیں یہ دونوں لڑکیاں نگرانی کرنے والوں کی نظروں سے سلپ نہ ہو جائیں"...... اچانک میجر جیکب نے کہا تو کرنل ٹارگ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"تم ملٹری انٹیلی جنس میں کام کرتے رہے ہو میجر جیکب جبکہ میں نے بلیک ۶ ایجنسی میں کام کیا ہے۔ ہم لوگوں کے کام کرنے کا طریقہ کار تمہارے طریقہ کار سے خاصا مختلف ہوتا ہے۔ ہم ایک آپشن پر کام نہیں کرتے بلکہ بیک وقت کئی آپشنز سامنے رکھ کر پلاننگ

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



کرتے ہیں۔ وڈ فیکٹری میں چیف سیکورٹی آفیسر میجر جانسن نے بھی ایسی ہی بات کی تھی کہ میں نے ان دونوں لڑکیوں کو کیوں آزاد کر دیا ہے جبکہ ان پر تشدد کر کے ان سے معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ واقعی ایجنٹ ہیں تو ان پر تشدد کر کے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا لیکن ان کی نگرانی کر کے ان سے بہت کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"تو باس کیا آپ کو شک ہے کہ وہ ایجنٹ نہیں ہیں"...... میجر جیکب نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف ان کی تعداد اور قدوقامت پر ہم سیاحوں کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔ ورنہ تو شاید سینکڑوں سیاح ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے۔ ان کے کاغذات درست ثابت ہوئے ہیں۔ ان کے چہروں سے میک اپ صاف نہیں ہو سکا۔ ان کی ہوٹل میں رہائش کی تصدیق ہو گئی ہے۔ ان کے جیپ ڈرائیور سے بھی تم ملے۔ اس کے بقول کسی سالار نامی شخص نے ان کے لئے جیپ بک کرائی تھی اور کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ گو یہ بات درست ہے کہ غیر ملکی سیاحوں کے لئے مقامی اور وہ بھی مسلمان آدمی کا جیپ بک کرانا شک کا باعث بنتا ہے لیکن صرف اس معمولی سے شک کی بنا پر ان پر تشدد نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے میں نے دوسرا طریقہ اپنایا اور انہیں چھوڑ کر ان کی نگرانی کرانے کا فیصلہ کیا۔ اس طرح تمام حقائق خودبخود سامنے آ جائیں گے"...... کرنل ٹارگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔



"یس سر۔ لیکن اگر وہ ایجنٹ ہیں تو لامحالہ انہیں بھی اس بات کا احساس ہو گا کہ ان کو اس طرح چھوڑ کر ان کی نگرانی کی جا رہی ہے"...... میجر جیکب نے کہا۔

"ہاں۔ لازمی بات ہے۔ اسی لئے تو میں نے پہلے کہا ہے کہ ہم لوگ بیک وقت کئی آپشنز سامنے رکھتے ہیں۔ میری جگہ کوئی عام ایجنٹ ہوتا تو وہ ان دونوں لڑکیوں کے لباس میں نگرانی کرنے والے آلات لگا دیتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے ان دونوں لڑکیوں پر کوئی آلہ استعمال نہیں کیا کیونکہ اگر وہ ایجنٹ ہوں گی تو لامحالہ وہ سب سے پہلے اپنے لباسوں کو چیک کریں گی جبکہ میں نے ان کے جیپ ڈرائیور کے لباس میں آلہ فٹ کرا دیا ہے اور جیپ کے پچھلے مڈگارڈ کے نیچے کاشنز لگوا دیا ہے اس لئے جب انہیں شک ختم ہو جائے گا تو وہ کھل جائیں گی اور جیسے ہی وہ کھلیں گی ہم انہیں چیک کر لیں گے"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ٹارگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ٹارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں باس۔ آپریشن روم سے۔ آپ یہاں آ جائیں۔ انتہائی اہم کاشن سامنے آیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"آؤ۔ شاید کام بن رہا ہے"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور تیزی
سے میز کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میجر جیکب
اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
آپریشن روم میں پہنچ گئے جہاں دیوار کے ساتھ کئی مشینیں نصب
تھیں اور ان کے سامنے آپریٹر اپنے کام میں مصروف تھے۔ ایک طرف
شفاف شیشے کا بنا ہوا کمرہ تھا جس میں ایک کنٹرولنگ مشین موجود
تھی جس کے سامنے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ
کئی کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ کرنل ٹارگ تیز تیز قدم اٹھاتا اس
شفاف شیشے کے بنے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تو ادھیڑ عمر آدمی اٹھ
کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو ڈیوڈ۔ کیا بات ہے"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور ساتھ
والی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جیپ ڈرائیور سے دونوں لڑکیوں نے بات کی ہے جو ریکارڈ ہو
گئی ہے۔ یہ سن لیں"...... ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ہاتھ بڑھا کر سامنے موجود مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔

"یوسف تم نے ایک کام کرنا ہے"...... ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"یس میڈم"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہم راستے میں کسی جگہ ہوٹل میں کھانا کھائیں گی۔ تم نے اس
دوران ہمارے لئے نئے لباس اور ماسک میک اپ باکس خرید



جیب میں رکھ لینا ہے۔ کیا تم یہ کام کر سکتے ہو"...... نسوانی آواز نے
کہا تو کرنل ٹارگ بے اختیار چونک پڑا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس
کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"لباس کا ناپ نمبر بتا دیں۔ وہ تو میں لے آؤں گا میڈم لیکن یہ
ماسک میک اپ باکس کہاں سے ملے گا"...... یوسف کی آواز سنائی
دی اور اس نسوانی آواز نے اسے دو ناپ نمبر بتانے کے ساتھ ساتھ
ایسی دکانوں کی نشاندہی کر دی جہاں سے ماسک میک اپ باکس
مل سکتے تھے۔

"یس میڈم۔ آپ بے فکر رہیں آپ کا کام ہو جائے گا"۔ یوسف
نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تم نے ہمیں ہوٹل میں ڈراپ کر کے خود جیپ
واپس کمپنی لے جانی ہے۔ تمہارا انعام تمہیں مل جائے گا"۔ اسی لڑکی
نے کہا۔

"یس میڈم"...... یوسف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی
ٹیپ ختم ہو گئی۔

"اب تو یہ بات واضح ہو گئی ہے باس کہ یہ دونوں پاکیشیائی
ایجنٹ ہیں۔ اب تو ان کو فوراً گرفتار کر لینا چاہئے"...... میجر جیکب
نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"معلوم کرو ڈیوڈ کہ یہ دونوں اس وقت کہاں ہیں"...... کرنل
ٹارگ نے میجر جیکب کی بات کا جواب دینے کی بجائے ڈیوڈ سے بات

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



کرتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس مسلسل رپورٹس آ رہی ہیں۔ یہ دونوں اس وقت ہوٹل اسکائی میں موجود ہیں جبکہ ڈرائیور بھی کسی دوسرے ہوٹل میں کھانا کھانے گیا ہوا ہے۔ جیپ البتہ ہوٹل اسکائی کی پارکنگ میں موجود ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"کیپٹن راجر سے میری بات کراؤ۔ جلدی"...... کرنل ٹارگ نے کہا تو ڈیوڈ نے سامنے موجود مشین کی ایک سائیڈ پر موجود بہت سے بٹنوں میں سے یکے بعد دیگرے چند بٹن پریس کئے اور پھر ہک سے لٹکا ہوا رسیور اٹھا کر اس نے کرنل ٹارگ کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن راجر کالنگ"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ مشین پر بٹن دبنے سے کیپٹن راجر کو مخصوص کاشن مل گیا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے فوری رابطہ کرے اس لئے اس نے کال کیا تھا۔

"کرنل ٹارگ اٹنڈنگ یو"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس وقت تم اور تمہارے ساتھی کہاں موجود ہیں"...... کرنل ٹارگ نے پوچھا۔

"ہاربون چوک پر ہم موجود ہیں باس"...... کیپٹن راجر نے جواب دیا۔



"ہوٹل سروش پہنچ جاؤ۔ وڈ فیکٹری والی دونوں لڑکیاں وہاں پہنچ رہی ہیں۔ اگر تو وہ نئے میک اپ اور نئے لباس میں ہوں تو تم جیپ کی وجہ سے انہیں شناخت کر سکتے ہو اور اگر وہ پہلے والے میک اپ اور لباس میں ہوں تو پھر ان کے کمروں کی اس انداز میں نگرانی کی جائے کہ وہ نئے میک اپ اور نئے لباس میں وہاں سے نکل کر جہاں بھی جائیں ان کو چیک کیا جا سکے۔ خاص طور پر فائر ڈورز چیکنگ کرانا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ خفیہ راستے سے نکل جائیں اور یہ بھی سن لو کہ یہ دونوں ایجنٹ ہیں اس لئے یہ انتہائی چوکنا اور محتاط ہوں گی اس لئے خیال رکھنا کہ انہیں کسی طرح بھی نگرانی کا شک نہیں ہونا چاہئے۔ ہوٹل سے نکل کر جہاں بھی جائیں ان کی نگرانی کرنا اور پھر فوری طور پر ہیڈ کوارٹر اطلاع دے دینا"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ سن لو کہ میں کسی طرح بھی ناکامی کی رپورٹ نہیں سنوں گا"۔ کرنل ٹارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہیں باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور کرنل ٹارگ نے مائیک کے ساتھ لگے ہوئے بٹن کو آف کر کے رسیور واپس ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا جس نے اسے ہک پر لٹکا کر بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"تمہاری بات کا اب جواب دیتا ہوں میجر جیکب کہ ان دونوں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



کی فوری گرفتاری سے ان کی نگرانی زیادہ مفید ہو گی۔ یہ لامحالہ میک اپ اور لباس تبدیل کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس جائیں گی اور اس طرح ان کے ساتھیوں کی رہائش گاہ ہماری نظروں میں آ جائے گی۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے ان کے خلاف فائنل آپریشن کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... کرنل ٹارگ نے اس بار میجر جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ آپ واقعی مختلف انداز میں سوچتے ہیں"...... میجر جیکب نے کہا اور کرنل ٹارگ بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں اپنے آفس میں جا رہا ہوں۔ راجر کی کال وہاں ڈائریکٹ کر دینا اور ایکشن گروپ کے میجر جیکارڈ کو الرٹ کر دو۔ اسے کسی بھی وقت ٹارگٹ دیا جا سکتا ہے"...... کرنل ٹارگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... میجر ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی میجر جیکب بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر کرنل ٹارگ تو واپس اپنے آفس میں آ گیا جبکہ میجر جیکب اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک بار نشاندہی ہو جائے پھر میں دیکھوں گا کہ یہ لوگ کہاں جاتے ہیں"...... کرنل ٹارگ نے کرسی پر بیٹھ کر خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ٹارگ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔



"راجر لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کراؤ بات"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"ہیلو باس۔ راجر بول رہا ہوں۔ دونوں لڑکیاں پرانے لباس اور پرانے روپ میں ہوٹل سروش پہنچیں اور پھر اپنے کمروں میں چلی گئیں۔ جیپ انہیں چھوڑ کر واپس چلی گئی۔ میں نے پورے ہوٹل کی نگرانی شروع کرا دی اور میرے دو آدمی وہاں کمروں کی نگرانی کرتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک کمرے سے ایک لڑکی مقامی میک اپ اور نئے لباس میں کمرے سے نکلی اور دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایک کر کے کمرے سے باہر آئیں۔ دونوں ہی مقامی روپ اور مقامی لباس میں تھیں اور دونوں فائر ڈور سے گزر کر ہوٹل سے باہر آئیں۔ پھر انہوں نے ایک خالی ٹیکسی پکڑی اور مین مارکیٹ جا کر اتر گئیں۔ وہاں سے انہوں نے بس پکڑی اور ڈیمونا روڈ کے مین سٹاپ پر اتر گئیں۔ وہاں سے انہوں نے ایک اور خالی ٹیکسی لی اور سامور کالونی کے پہلے چوک پر ٹیکسی چھوڑ دی۔ اس کے بعد وہاں سے انہوں نے ایک اور خالی ٹیکسی لی اور سٹابر کالونی کے پہلے چوک پر انہوں نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر وہ پیدل چلتی ہوئی اس کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک میں چلی گئیں۔ ہم اس وقت اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں۔ میں نے ایکس سی ون سے اندرونی چیکنگ کی ہے۔ کوٹھی میں ان دونوں لڑکیوں کے علاوہ آٹھ افراد

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



موجود ہیں اور ان میں سے چھ تو بیڈز پر لیٹے ہوئے ہیں جبکہ دو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے شارٹ چیکنگ کے بعد ایکس سی ون آف کر دی تاکہ اس کی مخصوص ریز سے وہ لوگ ہوشیار نہ ہو جائیں"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری نگرانی کامیاب رہی ہے۔ گڈ شو۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل ہیں یا نہیں"...... کرنل ٹارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن باس کیا اس کوٹھی کو اڑا نہ دیا جائے۔ ہمارے پاس میزائل بھی موجود ہیں"...... راجر نے کہا۔

"نہیں۔ میں انہیں بے ہوش کر کے زندہ پکڑ کر پرائم منسٹر صاحب کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اس لئے تم اندر گیس فائر کر دو اور پھر ایکس سی ون سے اندرونی عالت چیک کر کے مجھے فوری رپورٹ دو"...... کرنل ٹارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹارگ نے رسیور رکھ دیا۔

"میزائل فائرنگ سے تو ان کے چیتھڑے اڑ جائیں گے اور پھر ان کی پہچان بھی نہ ہو سکے گی جبکہ بے ہوش ہو جانے کے بعد انہیں بے حس و حرکت کرنے والے انجکشن لگا دوں گا۔ پھر یہ کچھ بھی نہ کر سکیں گے"...... کرنل ٹارگ نے ایک بار پھر خودکلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک بار پھر



فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ٹارگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"راجر کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کراؤ بات"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"ہیلو باس۔ میں راجر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل ٹارگ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس اور میں نے ایکس سی ون پر دوبارہ چیکنگ کی ہے۔ اندر موجود سب لوگ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اب مزید کیا حکم ہے"...... راجر نے کہا۔

"کوٹھی کی چاروں طرف نگرانی جاری رکھو۔ میں خود وہاں آ رہا ہوں"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ میجر جیکارڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل ٹارگ بول رہا ہوں"...... کرنل ٹارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



گیا۔

"میجر جیکارڈ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے بے ہوش کر دیا گیا ہے اور وہ سب اس وقت سٹابر کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک میں موجود ہیں۔ تم اپنے سیکشن کو ساتھ لے کر وہاں پہنچو۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ تمہارے پاس بے حس و حرکت کرنے والے انجکشن موجود ہونا چاہئیں تاکہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی بے حس و حرکت کر دیا جائے"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹارگ نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر فتح مندی اور مسرت کے ملے جلے آثار انتہائی واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔



عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ گردن تک سر کے علاوہ اس کا باقی پورا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکا ہے۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ہونٹ یہ دیکھ کر بے اختیار بھینچ گئے کہ اس کے سارے ساتھی اس کی طرح کرسیوں پر موجود تھے لیکن وہ سب کے سب بے ہوش تھے اور یہ اس کوٹھی کا کمرہ بھی نہ تھا جہاں وہ موجود تھے بلکہ یہ کوئی بہت بڑا تہہ خانہ تھا جس میں سوائے کرسیوں کے اور کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلم کی طرح گردش کرنے لگ گئے۔ جولیا اور صالحہ ایرو میزائل لیبارٹری کے محل وقوع کا جائزہ لینے گئی تھیں اور پھر ان کی واپسی مختلف میک اپ

www.paksociety.com

میں ہوئی اور انہوں نے تفصیل بتائی کہ کس طرح انہوں نے فیکٹریوں کو مشکوک سمجھا اور وہ چھوٹی فیکٹری کے اندر گئیں تو انہیں مشروب پلا کر بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد جولیا نے یہاں تک پہنچنے کی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی لیکن ابھی وہ تفصیل بتا ہی رہی تھی کہ اچانک عمران کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنا شروع ہو گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کا ذہن تاریک ہو چکا تھا اور اب اسے یہاں اس حالت میں ہوش آیا تھا۔ ساتھیوں کے اس طرح بے ہوش ہونے اور کمرے میں کسی اور فرد کی عدم موجودگی سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے مخصوص ذہنی رد عمل نے کام دکھایا ہے لیکن اس ساری کارروائی سے بہرحال یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ جولیا اور صالحہ نگرانی چیک کرنے میں بہرحال ناکام رہی تھیں۔ اچانک عمران کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اسے خیال آیا تھا کہ جب وہ بے ہوش ہوا تھا تو اس وقت اس کا جسم بے حس و حرکت نہ تھا اور اب ہوش میں آنے کے بعد اسے اس بات کا علم ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بے ہوشی کے دوران ہی انہیں مفلوج کرنے کے لئے مخصوص انجکشن لگائے گئے ہیں اور چونکہ اس کا سر گردن تک حرکت کر رہا تھا اس لئے وہ ان انجکشنوں کی اصل ماہیت کو بھی سمجھ گیا تھا اور اب اسے معلوم ہوا تھا کہ گیس سے بے ہوش ہونے کے بعد اسے اتنی جلدی خود بخود کیسے ہوش آ گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ گیس سے بے ہوشی

SCANNED BY JAMSHED



کے دوران ایسے انجکشن کی کارکردگی کا وقفہ مختصر ہو جاتا ہے اور بے ہوش کر دینے والی گیس اور انجکشن مل کر ذہن پر دباؤ ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے اس کا ذہنی رد عمل تیز ہو گیا اور وہ نسبتاً جلد ہوش میں آ گیا تھا اس لئے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اب جلد ہی مفلوج کر دینے والے انجکشن کے اثرات بھی گیس کے اثرات کی وجہ سے ختم ہو جائیں گے اور وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ گو اسے یہ معلوم نہ تھا کہ انہیں انجکشن لگانے کے بعد اس کوٹھی سے یہاں تک پہنچانے میں کتنا وقت صرف ہوا ہے اس لئے وہ حتمی طور پر اندازہ نہ لگا سکتا تھا لیکن بہرحال اتنی بات کا اسے یقین تھا کہ ایسا بہرحال ہو جائے گا۔ جولیا نے اسے بتایا تھا کہ کرنل ٹارگ نے اسے خود بتایا تھا کہ وہ اب میجر وکٹر کی بجائے پاور اسکواڈ کا چیف بن چکا ہے اور وہ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے بلکہ وہ اس سے بھی مل چکا ہے اور جولیا سے بھی اس کی ملاقات ہو چکی ہے تو اسے کرنل ٹارگ کے بارے میں سب کچھ یاد آ گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ٹارگ بلیک ایجنسی کا خاصا فعال اور ذہین ایجنٹ تھا اور شاید اس کی اسی ذہانت کی وجہ سے جولیا بھی اس کی طرف سے کرائی جانے والی نگرانی کو چیک نہ کر سکی تھی۔ وہ بیٹھا یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے جسم میں ہلکی سی حرکت کا احساس ہونا شروع ہو گیا اور اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے شعوری طور پر جسم کو حرکت دینے کی کوشش شروع کر دی اور پھر آہستہ آہستہ اس کا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



جسم پوری طرح حرکت میں آگیا۔ چونکہ بے حس و حرکت ہونے کی
وجہ سے انہیں نہ راڈز میں جکڑا گیا تھا اور نہ ہی باندھا گیا تھا اس لئے
وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے آہستہ آہستہ مخصوص انداز
میں ورزش کرنا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ پوری طرح چاق و
چوبند ہو چکا تھا۔ اس نے سب سے پہلے اپنی جیبوں کی تلاشی لی لیکن
اس کی جیبیں خالی تھیں۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا لیکن ان
سب کی جیبیں بھی خالی تھیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر
کمرے کے بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بدستور بے
ہوش پڑے ہوئے تھے اور انہیں ہوش میں لے آنا ضروری تھا تاکہ وہ
جلد از جلد فٹ ہو سکیں کیونکہ جب تک انہیں ہوش نہ آتا ان کی بے
حسی دور نہ ہو سکتی تھی۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور
پھر وہ صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کی گردن کی عقب میں
ایک رگ کو انگوٹھے کی مدد سے مخصوص انداز میں مسلنا شروع کر
دیا۔ چند لمحوں بعد ہی صفدر کا سر معمولی سی حرکت میں آیا تو وہ اسے
چھوڑ کر آگے بڑھ گیا اور پھر جب وہ سب سے آخر میں موجود نعمانی کے
ساتھ اس کارروائی سے فارغ ہوا تو صفدر ہوش میں آ چکا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ میرا جسم۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... صفدر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی اور خود وہ
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لاک ہٹایا اور پھر دروازے کو
آہستہ سے ہلایا تو اسے معلوم ہو گیا کہ دروازہ باہر سے لاک نہیں ہے۔



اس نے اسے تھوڑا سا کھولا اور پھر باہر جھانکا۔ دوسری طرف ایک اور
کمرہ تھا جس میں کرسی پر ایک آدمی بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔
اس کی مشین گن اس کے سامنے میز پر پڑی ہوئی تھی اور دروازے کی
طرف اس کی پشت تھی۔ ظاہر ہے اسے سو فیصد یقین تھا کہ اندر
موجود بے ہوش اور بے حس و حرکت افراد کی طرف سے اسے کسی
قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے وہ اس انداز میں اور اطمینان سے
بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے بے آواز انداز میں دروازہ کھولا اور پھر بلی کی
طرح دبے پاؤں آگے بڑھنے لگا۔ اس نے حتی الوسع کوشش کی کہ
کسی صورت بھی کوئی آواز پیدا نہ ہو سکے اور وہ اپنے اس ارادے میں
کامیاب بھی ہو گیا۔ وہ آدمی اسی طرح مطمئن انداز میں بیٹھا شراب
پی رہا تھا کہ عمران اس کے عقب میں پہنچ گیا اور پھر اس کا ایک ہاتھ
اس کے سر پر اور دوسرا گردن پر پڑا اور پھر ہلکی سی اوغ کی آواز ہی اس
آدمی کے منہ سے نکل سکی جبکہ اس کا جسم ایک لمحے میں ڈھیلا پڑ گیا۔
عمران نے ہاتھ ہٹائے اور میز پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ تیزی
سے اس دوسرے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے دروازے کو آہستہ سے کھولا تو دوسری طرف راہداری تھی۔ اس
نے راہداری میں جھانکا تو راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ سے
راہداری سے نکل آیا۔ راہداری کی ایک سائیڈ بند تھی جبکہ دوسری
سائیڈ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور باہر برآمدہ اور اس کے بعد صحن اور
سامنے بڑا سا پھاٹک نظر آ رہا تھا جبکہ راہداری میں موجود دوسرے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



دروازے بند تھے اور ان کے نیچے سے روشنی بھی نظر آ رہی تھی۔ عمران مشین گن ہاتھوں میں پکڑے دبے پاؤں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کھلے دروازے کے ساتھ رک کر آہستہ سے سر باہر نکالا تو برآمدہ اور صحن خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ پھاٹک کے ساتھ ایک گارڈ روم موجود تھا جس میں روشنی ہو رہی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ اس گارڈ روم میں لازماً کوئی موجود ہو گا۔ وہ آہستہ سے برآمدے میں آیا اور پھر سیڑھیاں اتر کر سائیڈ کی دیوار کے ساتھ لگ کر گارڈ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ گارڈ روم کی دیوار تک پہنچا ہی تھا کہ اسے احساس ہوا کہ کوئی آدمی گارڈ روم سے باہر آ رہا ہے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور کونے میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ گارڈ روم سے نکلنے والا آدمی برآمدے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ عمران نے جلدی سے مشین گن نیچے رکھ دی۔ اسی لمحے وہ آدمی کونے سے نمودار ہوا لیکن اس کا رخ برآمدے کی طرف ہی تھا اور اس کے انداز میں اطمینان تھا۔ یکلخت عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور پھر چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد وہ آدمی بھی اس کے بازوؤں میں لٹک چکا تھا۔ اس نے اسے وہیں لٹایا اور پھر دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ پہلے گارڈ روم میں گیا۔ وہاں فون موجود تھا لیکن رسیور کریڈل پر رکھا ہوا تھا۔ وہ واپس مڑا اور مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکائی اور پھر اس نے جھک کر اس آدمی کو سیدھا کیا اور اس کا منہ اور ناک



دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ یہ آدمی کسی فوری ضرورت کے تحت اندر جا رہا تھا اس لئے اس نے اس سے یہیں پوچھ گچھ کر لینا مناسب سمجھا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کو ہوش آیا تو عمران سیدھا ہوا اور پھر اس نے اپنا ایک پیر اس آدمی کی گردن پر رکھ دیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے پیر کو دبا کر موڑا تو اس آدمی کے جسم نے نہ صرف جھٹکے کھانے شروع کر دیئے بلکہ اس کا چہرہ بھی یکلخت بری طرح مسخ ہوتا چلا گیا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مارکر۔ مارکر"...... اس آدمی کے حلق سے رک رک کر الفاظ نکلے۔

"کس لئے اندر جا رہے تھے۔ بولو"...... عمران نے پیر کا دباؤ مخصوص انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ڈینی کو اطلاع دینی تھی کہ باس آ رہا ہے"...... مارکر نے جواب دیا۔

"کون باس۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کرنل ٹارگ۔ پاور اسکواڈ کا چیف"...... مارکر نے جواب دیا۔

"وہ کتنی دیر میں پہنچ جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"تھوڑی دیر میں"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے سائیڈ پر موڑ دیا۔ مارکر کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر مارکر کو اٹھایا اور گارڈ روم کے اندر لے جا کر اس نے اسے ایک سائیڈ پر لٹا دیا اور پھر وہ تیزی سے باہر آیا۔ زمین پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا واپس اندر کی طرف بڑھا۔ اس کمرے میں پہنچ کر جہاں پہلا آدمی بے ہوش پڑا تھا جسے مارکر نے ڈینی کہا تھا، عمران دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"صفدر میں ہوں"....... عمران نے دروازے پر رک کر کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر تیزی سے دوسرے کمرے میں داخل ہوا تو اس کے سارے ساتھی وہاں ٹھیک حالت میں موجود تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"....... صفدر نے پوچھا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو وہ کرنل ٹارگ یہاں آ رہا ہے۔ اسے کور کرنا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہمیں باقاعدہ پوزیشنیں سنبھالنی ہوں گی کیونکہ ضروری نہیں کہ کرنل ٹارگ اکیلا آ رہا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ زیادہ آدمی ہوں"....... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب پوزیشنیں سنبھال چکے تھے جبکہ نعمانی کو عمران نے گارڈ روم کی



سائیڈ میں رکنے کا کہا تھا تاکہ کرنل ٹارگ کی آمد پر وہ پھاٹک کھول سکے جبکہ عمران خود برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے موجود تھا۔ البتہ وہ دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ کرنل ٹارگ کے ساتھ زیادہ آدمی نہ ہوں کیونکہ اس کے ساتھی ابھی زیادہ تیز حرکت کرنے کے قابل نہ تھے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد پھاٹک کے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا گیا تو نعمانی نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھولا اور خود وہ پھاٹک کے ایک پٹ کے پیچھے ہو گیا۔ دوسرے لمحے سیاہ رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی برآمدے کے قریب وسیع لان میں آ کر رک گئی۔ عمران دیکھ چکا تھا کہ کار میں دو افراد تھے۔ ایک ڈرائیور تھا۔ اس کے ساتھ کرنل ٹارگ بیٹھا ہوا تھا۔ کار رکتے ہی کرنل ٹارگ تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا اور بغیر ادھر ادھر دیکھے سیدھا تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر دوسری طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے برآمدے میں ہلکی سی چیخ ابھری اور کرنل ٹارگ ایک دھماکے سے قلابازی کھا کر برآمدے کے فرش پر گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اس کے اٹھنے کے لئے سمٹتے ہوئے جسم کو ایک بار پھر سیدھا کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کرنل ٹارگ کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ عمران سیدھا ہو کر مڑا تو اس کے منہ سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا کیونکہ ڈرائیور کو تنویر اور صفدر مل کر گرا چکے تھے۔ وہ شاید ختم ہو گیا تھا۔ عمران اس طرف سے مطمئن ہو کر جھکا اور اس نے کرنل ٹارگ کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی کمرے میں جا کر جہاں اسے اور اس کے ساتھیوں کو رکھا گیا تھا۔ عمران نے کرنل ٹارگ کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔

"رسی تلاش کر کے لے آؤ"....... عمران نے مڑ کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں سے کہا۔

"صفدر گیا ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ تمہارے لئے زیادہ دیر تک کھڑے رہنا اور حرکت کرنا ٹھیک نہیں ہے"....... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ اب ہم کافی حد تک ٹھیک ہو چکے ہیں"....... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔

"رسی تو موجود نہیں تھی البتہ ایک پردے کی ڈوری کھول لایا ہوں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"ٹھیک ہے۔ کام چل جائے گا"....... عمران نے کہا اور پھر اس نے صفدر کے ساتھ مل کر کرنل ٹارگ کو کرسی سے باندھ دیا۔

"تم اس سے کیا پوچھنا چاہتے ہو"....... اچانک جولیا نے کہا۔

"بہت سی باتیں پوچھنی ہیں۔ کیوں"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے اس سے پوچھ گچھ میں سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کیا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ اسے گولی مار دی جائے اور ہم یہاں سے فوری طور پر شفٹ ہو جائیں۔ اس کے بعد رات کو آمان بند کو تباہ کر دیا جائے اس طرح بھی ہم اس لیبارٹری کو ختم کر سکتے ہیں"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ فوری طور پر ایسا اسلحہ مہیا نہیں ہو سکتا اور نجانے اس نے ہمارے بارے میں کہاں کہاں اطلاعات دے رکھی ہوں جبکہ صفدر کی قدوقامت اس جیسی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس سے پوچھ گچھ کر کے صفدر کا میک اپ کر دیا جائے اور صفدر پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کا چارج سنبھال لے۔ اس کے بعد لیبارٹری کے بارے میں کوئی فول پروف پلاننگ زیادہ آسانی سے ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھی اس کے پیچھے یہاں آ رہے ہوں اور یقیناً پوچھ گچھ میں زیادہ وقت لگے گا۔ اس لئے ہمیں فوری طور پر یہاں سے شفٹ ہو جانا چاہئے"....... جولیا نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"ہاں تمہاری یہ بات درست ہے لیکن لتنے سارے ساتھی ایک کار میں تو نہیں جا سکتے۔ صفدر تم ایسا کرو کہ باہر جا کر چیک کرو اگر یہاں سے قریب ہی کوئی عمارت کسی بھی انداز میں خالی ہو تو وہاں آسانی سے فوری طور پر شفٹ ہوا جا سکتا ہے"....... عمران نے صفدر سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا کر چیک کرتا ہوں"....... صفدر نے کہا۔

"جو ساتھی آسانی سے حرکت کر سکتے ہیں وہ باہر جا کر نگرانی کریں"....... عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا کے علاوہ باقی ساتھی ایک ایک کر کے باہر چلے گئے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ جب تک ہم کسی اور سپاٹ پر شفٹ نہ ہو جائیں اسے ہوش میں نہ لائیں"....... صالحہ نے عمران کو کرنل ٹارگ کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا تو عمران رک گیا۔

"آج لگتا ہے کہ تم دونوں نے مل کر میرے خلاف محاذ قائم کر لیا ہے۔ تم فکر مت کرو اسے دوبارہ بھی آسانی سے بے ہوش کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے کرنل ٹارگ کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کرنل ٹارگ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل ٹارگ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے



کی وجہ سے وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

"مجھے تم سے اس قدر حماقت کی توقع نہیں تھی کرنل ٹارگ"۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کرنل ٹارگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم عمران۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم تو بے ہوش بھی تھے اور تمہیں میرے سامنے بے حس و حرکت کرنے کے انجکشن بھی لگائے گئے تھے۔ پھر۔ پھر یہ تم کیسے ٹھیک ہو گئے"۔ کرنل ٹارگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ بلیک ایجنسی کے فعال اور تربیت یافتہ ایجنٹ سے اس قدر حماقت کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ بے ہوشی کے دوران اگر مفلوج کرنے والے انجکشن لگائے جائیں تو اس کا وقفہ خاصا مختصر ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی آدمی ہوش میں بھی جلد آ جاتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے اس بات کا تصور بھی نہ تھا"۔ کرنل ٹارگ نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم یہ بتا دو کہ تم نے ہمیں ٹریس کرنے کے بعد فوری طور پر ہمارا خاتمہ کرنے کی بجائے اس قدر طویل کارروائی کیوں کی کہ بے ہوش کرنے اور بے حس و حرکت کر کے ہماری رہائش گاہ سے ہمیں یہاں اس پوائنٹ پر شفٹ کیا گیا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی"....... عمران نے کہا تو کرنل ٹارگ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

www.paksociety.com

"اسے میری حماقت کہو یا کچھ اور۔ بہرحال میرے ذہن میں تھا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے مذاکرات کروں اور اگر تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس جانے پر رضامند ہو جاؤ تو میں خفیہ طور پر تمہیں اسرائیل سے باہر پہنچا دوں"....... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"اس مہربانی کی وجہ"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے تم نفسیاتی خوف کہہ سکتے ہو۔ مجھے پاور اسکواڈ کا سربراہ بنایا گیا ہے اور میں چاہتا تھا کہ میں اس سیٹ پر کنفرم ہو جاؤں اور تمہاری یہاں موجودگی میرے لئے کسی بھی وقت خطرہ پیدا کر سکتی تھی"....... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"حالانکہ تم آسانی سے ہمیں ہلاک کر کے بھی اس سیٹ کو کنفرم کر سکتے تھے بلکہ شاید اس سے بھی بڑا کوئی عہدہ تمہیں مل جاتا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میں بہرحال تمہیں ہلاک کرنے سے پہلے تمہارے ساتھ مذاکرات کرنا چاہتا تھا"....... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"ہمارے ساتھ یہ سچویشن ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بار پیش آ چکی ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ ساری کارروائی اس لئے کی ہے کہ تم ہمیں زندہ پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے سامنے پیش کر سکو۔ لیکن اب تمہاری اس طرح آمد بتا رہی ہے کہ تم ہمیں اپنے ہاتھوں ہلاک کرنے آئے تھے۔ یقیناً تم نے اوپر رپورٹ دی ہو گی اور انہوں نے تمہیں سختی سے حکم دیا ہو گا کہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہمیں



SCANNED BY JAMSHED

ہلاک کر دیا جائے"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔ میں نے ابھی تک تمہارے بارے میں اوپر کوئی رپورٹ نہیں دی۔ میں پہلے تم سے مذاکرات کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے تمہیں یہاں اس پوائنٹ پر شفٹ کر دیا تھا ورنہ تمہیں ہیڈ کوارٹر بھی شفٹ کرا سکتا تھا جہاں شاید تم اس انداز میں کارروائی بھی نہ کر سکتے"....... کرنل ٹارگ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا صفدر اندر داخل ہوا۔

"ہاں۔ کیا ہوا"....... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کالونی ہے اور یہاں سے قریب ایک کوٹھی خالی ہے۔ اس پر برائے فروخت کی پلیٹ نصب ہے۔ میں نے اس کے اندر داخل ہو کر اس کا عقبی دروازہ کھول دیا ہے"....... صفدر نے کہا تو عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی کمرہ کرنل ٹارگ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا اور دوسرے لمحے اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور گردن ڈھلک گئی لیکن عمران نے آگے بڑھ کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ وہ پوری طرح تسلی کر لینا چاہتا تھا کہ کرنل ٹارگ واقعی بے ہوش ہوا ہے یا نہیں اور اگر بے ہوش ہوا ہے تو اس کی پوزیشن کیا ہے۔

"اسے کھولو اور اٹھا کر کار میں ڈالو"....... عمران نے پیچھے ہٹتے

www.paksociety.com

ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر آگے بڑھے اور انہوں نے رسی کھولی اور پھر تنویر نے کرنل ٹارگ کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔

"صفدر تم اسے کار میں ڈال کر دو تین ساتھیوں سمیت اس کوٹھی میں پہنچو۔ پھر تنویر کار لے کر واپس آجائے گا۔ کار ہم یہیں چھوڑ دیں گے اور پھر تنویر کے ساتھ پیدل اس کوٹھی میں جائیں گے"....... عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور بے ہوش کرنل ٹارگ کو اٹھائے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"آؤ باہر ٹھہریں"....... عمران نے جولیا اور صالحہ سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اب اس مشن کو ختم ہو جانا چاہئے عمران"....... جولیا نے کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا پاکیشیا یاد آنے لگ گیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ بلکہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جتنا وقت گزرے گا ہم مزید الجھنوں میں پھنستے چلے جائیں گے اور ٹارگٹ اتنا ہی دور ہوتا چلا جائے گا۔ پہلے ہی اس قدر طویل وقت لگ گیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن اس وقت ہماری پوزیشن اس قابل نہیں ہے کہ ہم فوری طور پر مشن مکمل کر سکیں۔ ہمیں خصوصی اسلحہ اور حفاظتی انتظامات آف کرنے کے لئے خصوصی مشینری کی ضرورت ہے۔ پھر رہائش گاہ، کاریں وغیرہ بھی چاہئیں اس

SCANNED BY JAMSHED



لئے فی الحال میرا ارادہ ہے کہ کرنل ٹارگ کی جگہ صفدر کو دے کر پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا جائے۔ پھر صفدر کرنل ٹارگ کے روپ میں ایرو میزائل لیبارٹری کا دورہ کرے"....... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی میں شفٹ ہو چکے تھے جو صفدر نے تلاش کی تھی۔ وہاں کرنل ٹارگ کو ایک بار پھر کرسی پر باندھ دیا گیا تھا جبکہ عمران، جولیا اور صالحہ کے ساتھ ساتھ صرف صفدر ان کے ساتھ اندر رہا تھا۔ باقی سب باہر نگرانی کر رہے تھے۔ عمران نے صفدر کو اس لئے روک لیا تھا کہ صفدر کرنل ٹارگ کا لہجہ اور اس کا انداز بخوبی سمجھ لے لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کرنل ٹارگ کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرتا اچانک باہر سے نعمانی تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات تھے۔

"عمران صاحب۔ کوٹھی کو میزائلوں سے مسلح افراد نے گھیر لیا ہے اور وہ کسی بھی وقت کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا سکتے ہیں۔ وہ جیپوں پر آئے ہیں"....... نعمانی نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ سائیڈ کی کوٹھی میں چلو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بے ہوش کرنل ٹارگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ اس کے سر اور کاندھے پر نظر آئے۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کھٹاک کی آواز سنائی دی اور کرنل ٹارگ کے جسم نے بے ہوشی کے دوران ہی ایک جھٹکا کھایا اور پھر

www.paksociety.com

وہ ختم ہو گیا۔

"آؤ"....... عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سائیڈ کوٹھی کی چھوٹی دیوار پر اس انداز میں چڑھ کر دوسری طرف کود گئے کہ باہر سے کسی کو نظر نہ آئے ۔اب یہ ان کی خوش قسمتی تھی یا حسن اتفاق کہ سائیڈ کی کوٹھی میں صرف ایک چوکیدار موجود تھا جو گیٹ کے ساتھ ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھا شراب نوشی میں مصروف تھا اور جس وقت عمران اور اس کے ساتھی اندر کودے اور اس کمرے میں پہنچے تو گارڈ سامنے رکھی میز پر سر اوندھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں انتہائی سستی سی شراب کی بوتل تھی جو تقریباً خالی ہو چکی تھی۔اس کے کمرے میں ان کے داخل ہونے کی آہٹ سن کر اس نے آہستہ سے سر اٹھایا لیکن اس کے ہوش و حواس پوری طرح درست نہ تھے اس لئے صفدر نے چند لمحوں میں وہی کارروائی چوکیدار کے ساتھ کر دی جو عمران نے کرنل ٹارگ سے کی تھی اور پھر وہ اس کوٹھی کی دوسری سائیڈ پر موجود سڑک کی طرف کھلنے والے دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔

"اوہ۔عمران صاحب ادھر بھی مسلح افراد دونوں سائیڈوں میں جیپوں میں موجود ہیں"....... نعمانی نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے ۔اب وہ واقعی پھنس گئے تھے ۔ان کے پاس صرف دو مشین گنیں تھیں جو انہوں نے اس پوائنٹ سے حاصل کی تھیں جہاں انہیں رکھا گیا تھا۔



"کتنی جیپیں ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"دو جیپیں۔ایک سڑک کی سائیڈ پر اور دوسری مخالف سائیڈ پر۔ میں نے دروازے سے جھانک کر دیکھا ہے"....... نعمانی نے کہا۔

"اب ہم نے یہ جیپیں حاصل کرنی ہیں۔اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے اور یہ کام جولیا اور صالحہ نے کرنا ہے کیونکہ یہ دونوں مقامی میک اپ میں ہیں"....... عمران نے کہا۔

"لیکن ان میں تو بہت سے آدمی ہوں گے۔کیا ہم فائر کھول دیں"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے لیکن یہ ساری کارروائی اس قدر تیز رفتاری سے کرنی ہے کہ جب تک دوسری سائیڈ اور سامنے سے جیپیں پہنچیں ہم لوگوں نے یہاں سے نکلنا ہے اور اگر دوسری جیپیں ہمارا پیچھا کریں تو ہم نے گنوں کی مدد سے ان سے بھی پیچھا چھڑانا ہے"....... عمران نے کہا۔

"میں جولیا کے ساتھ جا رہا ہوں۔جیپ میں ڈرائیو کروں گا"۔ تنویر نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک سائیں سائیں کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان کی اس کوٹھی پر میزائل فائر ہونا شروع ہو گئے جہاں وہ پہلے موجود تھے اور پھر انتہائی خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔

"نکلو۔یہ موقع ہے۔نکل کر علیحدہ علیحدہ نیشنل روز گارڈن پہنچو۔ نکلو"....... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر دوسری طرف

SCANNED BY JAMSHED
www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



سڑک پر آ گیا۔ میزائل فائرنگ ابھی تک جاری تھی اور انتہائی خوفناک دھماکوں سے پورا علاقہ مسلسل گونج رہا تھا اور ہر طرف مٹی اور دھواں پھیل گیا تھا۔ عمران باہر نکلتے ہی تیزی سے سڑک کراس کر کے دوسری طرف دیوار کے ساتھ لگ کر سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اس سڑک پر کوئی جیپ وغیرہ موجود نہ تھی۔ وہ بھی شاید فائرنگ کے لئے عقبی اور فرنٹ سائیڈ پر چلی گئی تھیں۔ دھواں اب اس قدر گاڑھا ہو گیا تھا کہ دو فٹ سے بھی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران کے لئے یہ بہترین موقع تھا اس لئے وہ سڑک پر پہنچ کر بجائے اس طرف جدھر فائرنگ کی جا رہی تھی مخالف سمت میں دیوار کے ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ درمیانی سڑکوں سے ہوتا ہوا کافی فاصلے پر پہنچ گیا۔ اب وہاں ہر طرف پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سنائی دے رہے تھے اور پولیس کی گاڑیاں ہر طرف دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ لوگ کوٹھیوں سے نکل کر اس انداز میں ادھر ادھر بھاگ رہے تھے جیسے کسی دشمن نے ملک پر حملہ کر دیا ہو۔ عجیب سی افراتفری کا عالم تھا۔ گو میزائل فائرنگ اور دھماکے اب رک گئے تھے لیکن دھواں اور افراتفری اسی طرح نظر آ رہی تھی۔ عمران کو کافی فاصلے پر پہنچ جانے کے بعد ایک بس مل گئی اور وہ اس بس میں سوار ہو کر مین مارکیٹ سٹاپ پر اتر گیا۔ مین مارکیٹ سے وہ اب اطمینان سے کہیں بھی جا سکتا تھا لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جلد از جلد اس مشن کو مکمل کرے گا کیونکہ



جس انداز میں ان کی اس کوٹھی کو گھیرا گیا تھا اور کرنل ٹارگ کی وہاں موجودگی کے باوجود اس پر میزائل فائرنگ کی گئی تھی۔ اس سے عمران نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اب آنے والا ہر لمحہ ان کے لئے مشکل سے مشکل تر ہوتا چلا جا رہا ہے اس لئے وہ ایک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کوٹ کی چھوٹی جیب میں کارڈ موجود تھا کیونکہ ان کی تلاشی کے دوران صرف اسلحہ وغیرہ اور کاغذات نکال لئے گئے تھے۔ اس نے کارڈ فون بوتھ کے مخصوص خانے میں ڈال کر اسے پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ بار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا جناب رابرٹ باز میں موجود ہیں"...... عمران نے مقامی لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ کا نام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ میں ناراک سے یہاں آیا ہوں۔ میں ملاقات کے لئے آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے کارڈ نکال کر جیب میں ڈالا اور پھر پیدل ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی جیب میں رقم موجود ہی نہ تھی۔ بس میں چونکہ خود کار ٹکٹ خریدنے کا نظام تھا اس لئے اگر کوئی چاہتا تو بغیر ٹکٹ بھی سفر کر سکتا تھا۔ گو یہاں لوگ عام حالات میں لازماً ٹکٹ خریدتے تھے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



لیکن بعض اوقات کسی خاص پرابلم کی وجہ سے ایسا بھی ہو جاتا تھا
لیکن چونکہ ایسا واقعہ خال خال ہی ہوتا تھا اس لئے اس بات کی پروا
نہ کی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عمران بھی بغیر ٹکٹ سفر کر کے مین
مارکیٹ سٹاپ پر اتر گیا تھا اور کسی نے اس سے ٹکٹ یا کرائے کے
بارے میں کچھ نہ پوچھا تھا۔ رابرٹ بار چونکہ مین مارکیٹ سے بہرحال
اتنے فاصلے پر تھا کہ وہ پیدل وہاں پہنچ سکتا تھا اس لئے وہ خاموشی سے
پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور پھر تقریباً بیس منٹ کے بعد
وہ رابرٹ بار کے عظیم الشان فرنٹ گیٹ کے سامنے موجود تھا۔
عمران نے دروازہ کھولا اور اندر ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال میں خاصا
رش تھا لیکن وہاں کا ماحول انتہائی پرسکون تھا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا
تھا کہ رابرٹ بار اعلیٰ طبقے کے لئے مخصوص ہے۔ ایک سائیڈ پر بڑا سا
کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں۔
عمران کاؤنٹر کی طرف جانے کی بجائے لفٹ کی طرف بڑھ گیا کیونکہ وہ
پہلے بھی کئی بار یہاں آ چکا تھا اور اسے معلوم تھا کہ بار کے مالک اور
جنرل مینجر رابرٹ کا آفس دوسری منزل پر ہے۔ لفٹ کے ذریعے اوپر
پہنچ کر وہ آفس میں داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک
سائیڈ میں شیشے کا دروازہ تھا جس کے باہر باقاعدہ کاؤنٹر تھا جس پر
ایک لڑکی سامنے فون رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہاں صوفوں پر دو مرد
اور تین عورتیں بھی موجود تھیں۔ عمران اس لڑکی کی طرف بڑھ
گیا۔



"یس سر......" لڑکی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔ عمران ایکریمین میک اپ میں تھا۔
"میرا نام مائیکل ہے اور میں ناراک سے آیا ہوں۔ میرا تعلق بھی
بار بزنس سے ہے۔ رابرٹ سے ایک ضروری کاروباری ملاقات کرنی
ہے۔ میرے پاس ناراک میں ان کے ایک دوست کی ٹپ موجود
ہے"...... عمران نے لڑکی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
"یس سر۔ تشریف رکھیں۔ باری آنے پر میں آپ کو کال کر لوں
گی"...... لڑکی نے کہا اور سامنے رکھے ہوئے رجسٹر پر اس نے مائیکل
کا نام اور باقی تفصیلات لکھ لیں۔ عمران واپس مڑا اور ایک سائیڈ پر
صوفے پر بیٹھ گیا۔ رابرٹ سے اس کے اس وقت کے تعلقات تھے
جب رابرٹ ناراک میں بار بزنس کرتا تھا اور پھر وہ ایک خوفناک
سنڈیکیٹ کے چکر میں پھنس گیا تھا اور عمران نے وہاں ایسے حالات
پیدا کر دیئے تھے کہ رابرٹ اس سنڈیکیٹ کے خوفناک ٹکراؤ سے بچ
گیا تھا۔ اس کے بعد رابرٹ ایکریمیا سے یونان اور پھر یونان سے
یہاں تل ابیب آ گیا تھا۔ رابرٹ یہودی نہیں تھا لیکن یہاں تل ابیب
میں اس نے اپنے آپ کو انتہائی کٹر یہودی مشہور کر رکھا تھا اور
عمران کو معلوم تھا کہ رابرٹ کے خفیہ تعلقات ایک انتہائی خفیہ
اور انتہائی فعال فلسطینی تنظیم او ایف کے چیف احمد کمال سے ہیں
جسے تنظیم میں اے اے کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ عمران اے اے
سے کئی بار پہلے بھی مل چکا تھا لیکن یہ ملاقاتیں ایکریمیا میں ہوئی تھیں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



جہاں اے اے اکثر خصوصی اسلحہ کے حصول اور اسے تنظیم تک
پہنچانے کے لئے آتا جاتا رہتا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ اگر اندر آفس
میں بیٹھے رابرٹ کو معلوم ہو جائے کہ عمران آیا ہے تو وہ یقیناً خو
اس کے استقبال کے لئے باہر آ جائے گا لیکن موجودہ حالات میں
عمران اپنے آپ کو اس طرح ظاہر نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ خاموش
بیٹھا اپنی باری کا انتظار کرتا رہا۔ عمران نے اب مشن مکمل کرنے
کے لئے او ایف سے مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ شیخ سام
اور اس کا گروپ گو خاصا فعال اور مؤثر تھا لیکن اس کے باوجود وہ
اسرائیلی حکام اور ایجنسیوں کی نظروں میں آ گیا تھا اس لئے عمران نے
یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ اب اس کا رخ نہیں کرے گا۔ او ایف سے
اس نے آج تک کوئی کام نہ لیا تھا۔ گو اے اے نے کئی بار اسے آفر
کی تھی لیکن عمران کو اس کی ضرورت ہی نہ پڑی تھی۔

"سر مائیکل۔ تشریف لائیے"...... اچانک کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی
ہوئی لڑکی کی آواز سنائی دی تو عمران اپنی سوچوں کے دائرے سے نکل
اور اٹھ کر شیشے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ
کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ چھوٹی سی راہداری سے گزر کر وہ ایک
خاصے بڑے اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل
ہوا تو بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ادھیڑ عمر رابرٹ نے غور سے
عمران کی طرف دیکھا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا نام رابرٹ ہے۔ تشریف رکھیں"...... رابرٹ نے



کاروباری انداز میں کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
مصافحہ کر کے میز کی دوسری سائیڈ پر بیٹھ گیا۔

"جی۔ مجھے سیکرٹری نے بتایا ہے اور اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ
آپ ناراک سے میرے کسی دوست کے حوالے سے تشریف لائے
ہیں۔ بتائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... رابرٹ نے مخصوص
کاروباری لہجے میں کہا۔

"آفس سے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا بزنس یہاں تل ابیب میں
خاصا اچھا جا رہا ہے حالانکہ مجھے پرنس آف ڈھمپ نے بتایا تھا کہ آپ
کا بزنس خاصا کمزور ہے"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا
لیکن ادھیڑ عمر رابرٹ عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا۔ آپ نے کیا نام لیا ہے۔ پرنس آف ڈھمپ۔ کیا
مطلب"...... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا پرنس آف ڈھمپ کوئی بڑا مجرم ہے جو آپ اس طرح چونک
پڑے ہیں حالانکہ وہ بے چارہ تو بڑا معصوم سا آدمی ہے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس نے آپ کو بھیجا ہے۔ اوہ فرمائیے۔ حکم دیجئے۔
پرنس کی خاطر تو میں جان بھی دے سکتا ہوں۔ آج میں جو کچھ بھی
ہوں پرنس کی وجہ سے ہی ہوں"...... رابرٹ نے کہا۔

"واہ۔ آپ جیسے اعلیٰ ظرف آدمی اس دنیا میں بھی موجود ہیں۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



حیرت ہے۔ بہرحال پرنس آف ڈھمپ کو کم از کم یہ امید نہ تھی کہ آپ اس طرح کی بات اس کے لئے کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کون ہیں۔ پلیز جلدی بتائیں۔ کیا آپ خود پرنس ہیں۔ رابرٹ نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" کبھی تھا لیکن اب تو مائیکل ہوں"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھی اس کی واپسی کے شدت سے منتظر ہوں گے اس لئے زیادہ وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ پرنس۔ اوہ آپ۔ آپ اور اس انداز میں۔ اوہ"۔ رابرٹ نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے میز کے پیچھے سے نکلا۔

" ارے ارے۔ مم۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... عمران نے اٹھ کر اس انداز میں اور گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے رابرٹ اسے مارنے کے لئے آ رہا ہو لیکن رابرٹ اس سے اس طرح لپٹ گیا جیسے صدیوں سے بچھڑے ہوئے دوست ملتے ہیں۔

" ارے ارے۔ میری پسلیاں۔ ارے واقعی تمہارا بزنس اچھا جا رہا ہے۔ مگر۔ مگر اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے"...... عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو رابرٹ بے اختیار ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا۔



" ایک منٹ۔ میں باقی ساری ملاقاتیں کینسل کر دوں۔ رابرٹ نے واپس میز کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔ مجھے جلدی ہے۔ پھر اطمینان سے بات ہو گی۔ مجھے واقعی انتہائی جلدی ہے اور حالات بھی خاصے سنگین ہیں"...... عمران نے کہا تو رابرٹ کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ۔ کیا مسئلہ ہے پرنس۔ مجھے بتاؤ"...... رابرٹ نے وہیں ساتھ ہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اے اے سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو رابرٹ اچھل پڑا۔

" ہاں ہاں۔ مگر"...... رابرٹ نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" مجھے اس کا نمبر اور کوڈ دے دو میں پبلک فون بوتھ سے کر لوں گا لیکن مسئلہ سیریئس ہے اس لئے فوری بات ہونا ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ آپ جانتے تو ہیں یہاں کے حالات۔ ہمارے فون باقاعدہ چیک ہوتے ہیں"...... رابرٹ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" کوئی بات نہیں"...... عمران نے کہا تو رابرٹ نے جلدی سے فون نمبر اور اے اے سے بات کرنے کے لئے خصوصی کوڈ بتا دیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"او کے۔ اب کچھ رقم بھی ادھار دے دو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے جوتے مار لیں لیکن ایسی بات تو نہ کریں"۔ رابرٹ نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا مطلب۔ میں تو سمجھا تھا کہ بزنس اچھا چل رہا ہے۔ تو کیا یہ حالت ہو گئی ہے تمہاری"....... عمران نے بڑے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے ادھار مانگنے کی بات کر رہا تھا۔ یہ سب کچھ آپ کا ہے"....... رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے بھاری مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

"مزید چاہئیں تو میں سیف سے نکال لاتا ہوں"....... رابرٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اتنی ہی بہت ہے۔ ادھار کا بڑا بوجھ ہوتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور گڈی اٹھا کر جیب میں ڈالی اور پھر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"یہ کیا۔ پہلے وعدہ کریں"....... رابرٹ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ بس دعا کرو۔ زندگی رہی تو انشاء اللہ ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف



بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ بار سے نکل کر پیدل چلتا ہوا ایک طرف موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر اس میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے رابرٹ کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ویژن پوائنٹ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں مسٹر بلیک گرام ہوں گے۔ ان سے میری بات کرائیں میں ریڈ این بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"مسٹر بلیک گرام۔ اوہ۔ نہیں سر یہاں اس نام کے کوئی صاحب نہیں ہیں"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"حالانکہ مجھے مسٹر برگر نے بتایا تھا کہ وہ یہاں ہی ملتے ہیں"۔ عمران نے کوڈز کے مطابق جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں سوری۔ وہ یہاں نہیں ہوتے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا تو پھر مسٹر ڈیک ہوں گے۔ ان سے بات کرا دیجئے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ بھی یہاں سے چلے گئے ہیں۔ آپ ان کی رہائش گاہ پر بات کر لیجئے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ان کا نمبر دے دیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا

www.paksociety.com

اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوسری طرف سے بتائے ہوئے نمبر الٹ کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے کیونکہ کوڈ یہی تھا کہ جو نمبر بتایا جائے اسے الٹ دیا جائے۔

"براڈ وے سٹوڈیو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر بروک فیلڈ سے بات کرا دیجئے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"تھامس بول رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بروک فیلڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"رائل سوسائٹی کا تھامس بول رہا ہوں مسٹر بروک فیلڈ۔ پی کاک"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو مسٹر تھامس۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد بدلی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"نہ صرف لائن پر ہوں بلکہ سر کے بل کھڑا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

SCANNED BY JAMSHED


"آپ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فون سے لیکن بالمشافہ ملاقات کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔ کوئی ایسا نمبر بتا دو جہاں سے رائل سوسائٹی کے لئے ضروری خریداری کی جا سکے اور اسے بتا بھی دو تاکہ میں ہیلو ہیلو ہی نہ کرتا رہ جاؤں۔ پھر تفصیل سے ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ نمبر نوٹ کریں اور دس منٹ بعد وہاں فون کریں۔ رائل سوسائٹی کا حوالہ ضرور دے دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ نکال کر جیب میں رکھا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ سے بھی زیادہ وقت تک چلنے کے بعد وہ ایک اور فون بوتھ پر رکا اور اس نے جیب سے کارڈ نکال کر اس کے مخصوص خانے میں ڈالا اور رسیور اٹھا کر بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"ایگل ڈیزائن گروپ آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رائل سوسائٹی کا تھامس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مجھے آپ سے شرف ملاقات کا موقع مل سکتا ہے۔ لیکن جلدی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں"...... دوسری طرف

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



سے پوچھا گیا۔

" مین مارکیٹ کی تھرڈ روڈ سے۔ بیکارڈ ٹریولز کے سامنے سے۔" عمران نے سامنے موجود ایک بورڈ پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یس سر۔ آپ وہاں ٹھہریں فون بوتھ کے قریب میں پہنچ رہا ہوں۔ کوئی نشانی دے دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے اپنے لباس کے بارے میں بتا دیا۔

" ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور کارڈ نکال کر واپس جیب میں ڈال کر وہ ایک طرف ہٹ کر اس انداز میں کھڑا ہو گیا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک سیاہ رنگ کی کار اس کے سامنے آ کر رکی اور کھڑکی سے ایک نوجوان نے سر باہر نکالا۔

" ایگل"...... اس نوجوان نے کہا۔

" رائل سوسائٹی سے تھامس"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" تشریف رکھیں"...... نوجوان نے کہا تو عمران نے کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

" فرمائیے۔ کیا حکم ہے"...... اس نوجوان نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" ایک ایسی رہائش گاہ چاہئے جہاں دو کاریں موجود ہوں۔ میک



پ کا سامان اور لباس وغیرہ بھی مل سکیں اور اسلحہ بھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" یس سر۔ مجھے کال کرنا ہو گی"...... نوجوان نے کہا اور اس نے کچھ آگے جا کر کار سائیڈ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر ایک طرف موجود ایک پبلک فون کال پوائنٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد نوجوان واپس کار میں آ کر بیٹھ گیا اور اس نے بغیر کچھ کہے کار آگے بڑھا دی۔

" ڈیفنس کالونی کی کوٹھی نمبر سکسٹی سکس۔ ہم وہیں جا رہے ہیں"...... نوجوان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک جدید تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک درمیانے سائز کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رک گئی اور نوجوان نے مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک کھل گیا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔

" پھاٹک کھولو ٹیری"...... نوجوان نے کہا اور نوجوان واپس مڑا اور پھر چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو نوجوان کار اندر لے گیا اور پھر اس نے پورچ میں کار روکی۔

" آئیے۔ ٹیری ہمارا خاص آدمی ہے اور یہ کوٹھی ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ یہاں آپ کے مطلب کی ہر چیز موجود ہے اور جو نہ ہو وہ ٹیری مہیا کر سکتا ہے"...... نوجوان نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران بھی نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ٹیری بھی پھاٹک بند کر کے وہاں پہنچ گیا تھا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"ٹیری۔ ان صاحب کا نام تھامس ہے اور یہ بگ باس کے
خصوصی مہمان ہیں۔ ان کے احکامات کی تعمیل تم نے اس انداز
میں کرنی ہے کہ انہیں معمولی سی شکایت بھی نہ ہو"...... نوجوان
نے ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"بگ باس کا کوئی خصوصی نمبر بھی بتا دو تاکہ اس سے کبھی براہ
راست بات ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"میں بگ باس کو جب رپورٹ دوں گا تو وہ خود ہی یہاں فون کر
کے آپ سے بات کر لیں گے اور وہی آپ کو یہ سب کچھ بتا سکتے
ہیں"...... نوجوان نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا تو نوجوان واپس کار
میں بیٹھا اور اس نے کار بیک کر کے اسے موڑا اور پھر اس کا رخ
پھاٹک کی طرف کر دیا۔ ٹیری پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران
وہیں کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد ٹیری پھاٹک بند کر کے
واپس آگیا۔

"کاریں کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پیچھے گیراجوں میں ہیں جناب"...... ٹیری نے مؤدبانہ لہجے میں
جواب دیا۔

"کتنی کاریں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"چار ہیں۔ مختلف ماڈلز کی ہیں"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"کیا تم ڈرائیونگ کر سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔



"یس سر"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پہلے ایک کار نکالے آؤ اور پھر دوسری اور پھر ایک کار میں
میرے ساتھ نیشنل روز گارڈن چلو۔ وہاں سے میں نے اپنے ساتھیوں
کو یہاں لے آنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... ٹیری نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ کی طرف
بڑھتا چلا گیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



پاور اسکواڈ کے ایکشن گروپ کا چیف جیکارڈ ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔جیکارڈ بول رہا ہوں"...... جیکارڈ نے کہا۔

" رچرڈ بول رہا ہوں باس۔ غضب ہو گیا ہے۔ ایکس پوائنٹ خالی پڑا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ پھر غائب ہو چکے ہیں۔چیف۔ کرنل ٹارگ بھی ان کے ساتھ ہی غائب ہیں۔البتہ ان کی کار پورچ میں موجود ہے۔ان کے ڈرائیور کی گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے اور گارڈ روم کے ساتھ گارڈ کی بھی لاش پڑی ہوئی ملی ہے۔اس کی بھی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ پوائنٹ کا چوکیدار بھی اندرونی کمرے میں مردہ پایا گیا ہے۔اس کی بھی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا جا چکا ہے"...... دوسری طرف سے رچرڈ نے تیز تیز آواز میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔



"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔وہ ایجنٹ تو نہ صرف بے ہوش تھے بلکہ انہیں بے حس و حرکت کر دینے والے انجکشن بھی لگائے گئے تھے۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا"...... جیکارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ البتہ یہاں ایک آدمی نے جو سامنے والی عمارت کا چوکیدار ہے اس نے بتایا ہے کہ اس نے باس کی کار کو اس کوٹھی کے دو چکر لگاتے دیکھا ہے اور ہر بار اس میں ایکریمین لوگ سوار تھے اور باس اس نے قریب ہی ایک برائے فروخت خالی کوٹھی کے عقب میں بھی اس کار کو جاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے بھی کار میں موجود مانیٹرنگ سیٹ کو چیک کیا ہے۔اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تھوڑے فاصلے کے لئے کار نے دو چکر لگائے ہیں۔ اس سے لگتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی طرح ہوش میں آ گئے اور پراسرار طور پر ٹھیک بھی ہو گئے۔ انہوں نے وہاں موجود دونوں آدمیوں کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کر دیا۔ اس دوران کرنل ٹارگ ڈرائیور کے ساتھ وہاں پہنچے تو ڈرائیور کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور چونکہ یہ پاور اسکواڈ کا پوائنٹ تھا اس لئے یہاں انہوں نے اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھ کر اس خالی کوٹھی میں شفٹ ہو گئے اور کرنل ٹارگ کو بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کوٹھی کو چیک کروں"...... رچرڈ نے کہا۔

" کس چیز سے چیکنگ کرو گے"...... جیکارڈ نے ہونٹ چباتے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED

ہوئے کہا۔

"میری کار میں سپیشل وی ایس موجود ہے باس"....... رچرڈ نے جواب دیا۔

"او کے۔ جلدی چیک کر کے مجھے رپورٹ دو۔ فوراً"....... جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیکارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب بے حد اضطراب اور بے چینی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ اس نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

"میں نے کہا بھی تھا چیف کو کہ ان ایجنٹوں کو موقع نہ دیا جائے لیکن چیف نے میری ایک نہ سنی تھی"....... جیکارڈ نے اچانک بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے تحت وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اگر کرنل ٹارگ کو یہ ایجنٹ ختم کر دیتے ہیں تو پھر پاور اسکواڈ کا چیف میں بن جاؤں گا"....... اس نے چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں فون پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیکارڈ بول رہا ہوں"....... جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ لوگ اس کوٹھی میں موجود ہیں۔ کرنل ٹارگ بھی وہاں موجود ہے۔ وہ یا تو بے ہوش ہیں یا پھر مر چکے ہیں۔ میں نے



چیک کر لیا ہے"....... رچرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ تم ایسا کرو کہ اپنے سیکشن کو فوری طور پر کال کر کے اس کوٹھی کو گھیر لو۔ میزائل گنیں سب کے پاس ہونی چاہئیں۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔ پھر حالات دیکھ کر فیصلہ کروں گا لیکن میرے آنے تک کسی کو باہر نہ نکلنے دینا۔ اگر کوئی نکلے تو اسے گولی سے اڑا دینا"....... جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار خاصی تیز رفتاری سے اس مخصوص پوائنٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں کرنل ٹارگ کے حکم پر اس کے سیکشن نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو پہنچایا تھا۔ چونکہ یہ پوائنٹ ہیڈ کوارٹر سے زیادہ فاصلے پر نہ تھا اس لئے وہ دس بارہ منٹوں میں ہی وہاں پہنچ گیا۔ وہاں ایکشن گروپ کا ایک آدمی موجود تھا۔

"کہاں ہے وہ کوٹھی۔ جہاں ایجنٹ موجود ہیں۔ میرے ساتھ آؤ"....... جیکارڈ نے کہا تو وہ آدمی اس کے ساتھ ہی کار میں بیٹھ گیا اور اس کے بتانے پر تھوڑے فاصلے پر ایک نو تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہوئے اور پھر اسے دور سے ایک کوٹھی کے گرد ایکشن گروپ کے افراد باقاعدہ ہاتھوں میں میزائل گنیں اٹھائے کھڑے نظر آئے تو اس نے کار وہاں لے جا کر روکی اور نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے اس کا نمبر ٹو بھی ایک طرف سے نکل کر اس کی طرف بڑھا۔

"سب اندر ہیں۔ باہر تو کوئی نہیں آیا"....... جیکارڈ نے پوچھا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"سب اندر ہیں باس"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کوٹھی پر میزائل فائر کرو۔ اسے مکمل طور پر تباہ کر دو"۔ جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن چیف کرنل ٹارگ بھی تو اندر ہیں"...... رچرڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں اب تک پوچھ گچھ کے بعد ہلاک کر دیا گیا ہو گا۔ اب ایجنٹ کسی صورت بھی بچ کر نہیں جانے چاہئیں۔ فائر کرو۔ اٹ از مائی آرڈر"...... جیکارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا تو رچرڈ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ جیکارڈ اپنی کار کے ساتھ ہونٹ بھینچ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جان بوجھ کر فائرنگ کا حکم دیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ٹارگ بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گا لیکن وہ جانتا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے پر حکومت اس قدر خوش ہو گی کہ کرنل ٹارگ کی ہلاکت کی کوئی اہمیت باقی نہ رہے گی اور پھر اسے پاور اسکواڈ کا چیف بنا دیا جائے گا اور پھر تھوڑی دیر بعد تین اطراف سے کوٹھی پر میزائل فائر ہونے شروع ہو گئے کیونکہ چوتھی سائیڈ پر ایک اور کوٹھی اس کوٹھی کے ساتھ جڑی ہوئی تھی۔ یہاں دو دو کوٹھیوں کو ملا کر ایک ہی بلاک بنایا گیا تھا۔ اس ملحقہ کوٹھی کے بعد بھی سڑک تھی۔ میزائل فائر کرنے کے بعد روک دیئے گئے۔ پوری کالونی میں ان دھماکوں کی وجہ سے افراتفری کا سا عالم پھیل گیا۔ لوگ کوٹھیوں سے نکل کر ادھر ادھر اس انداز میں بھاگتے نظر آ رہے تھے جیسے کسی دشمن نے



نے کالونی پر حملہ کر دیا ہو لیکن جیکارڈ کی نظریں اس تباہ ہونے والی کوٹھی پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ میزائل خصوصی ساخت کے تھے اور ان کی رینج بھی بے حد محدود تھی۔ کافی تعداد میں میزائل فائر ہونے کے باوجود صرف وہی کوٹھی تباہ ہو رہی تھی جس پر فائرنگ کی گئی تھی۔ ساتھ والی کوٹھی اسی طرح محفوظ تھی البتہ اس کوٹھی کا پھاٹک بند تھا اور اس میں سے کوئی باہر نہ آیا تھا لیکن جیکارڈ کی توجہ اس طرف نہ تھی۔ مخصوص ساخت کے ان میزائلوں کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ ان سے صرف بلڈنگ تباہ ہوتی تھی۔ اسے آگ نہ لگتی تھی البتہ ان میزائلوں کی فائرنگ سے دھواں ضرور پھیلتا تھا اور اس وقت اس کوٹھی تو کیا بلکہ ملحقہ کوٹھی اور ارد گرد کے سارے علاقے پر دھوئیں اور گرد کی دبیز چادر سی چھائی ہوئی نظر آ رہی تھی لیکن جیکارڈ جانتا تھا کہ ابھی یہ دھواں چھٹ جائے گا اور گرد بیٹھ جائے گی۔ اسی لمحے دور سے پولیس گاڑیوں کے تیز سائرن سنائی دینے لگے تو جیکارڈ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کے سارے ساتھی اب واپس سڑک کی طرف آ چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد پولیس کی کئی گاڑیاں سائرن بجاتی وہاں پہنچ گئیں اور انہوں نے تباہ شدہ کوٹھی کو مخصوص انداز میں گھیرے میں لے لیا۔ ایک پولیس کار جیکارڈ کے سامنے آ کر رکی اور اس میں سے ایک آفیسر باہر نکلا۔

"یہ کارروائی کس نے کی ہے"...... پولیس آفیسر نے جیکارڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جس کے ساتھ ہی ایکشن گروپ کے دو آدمی

www.paksociety.com

ہاتھوں میں میزائل گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔

"پاور اسکواڈ نے۔ یہاں ملک دشمن ایجنٹ موجود تھے"۔ جیکارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک سرکاری کارڈ نکال کر آفیسر کے سامنے کر دیا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یس سر"...... آفیسر نے کارڈ دیکھتے ہی باقاعدہ سیلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

"اپنے آدمیوں کو واپس لے جاؤ۔ یہاں رش نہیں ہونا چاہئے"۔ جیکارڈ نے کارڈ واپس جیب میں ڈالتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... آفیسر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر کار میں بیٹھ گیا۔ اس نے شاید کار کے اندر موجود وائرلیس پر باقی پولیس کاروں کو بھی واپسی کا پیغام دے دیا تھا کیونکہ ساری کاریں ایک ایک کر کے واپس چلی گئیں اور سب سے آخر میں اس آفیسر کی کار بھی چلی گئی۔ اسی لمحے فائر بریگیڈ کی دو گاڑیاں مخصوص سائرن بجاتی ہوئی وہاں پہنچ گئیں۔

"پاور اسکواڈ"...... جیکارڈ نے اس کے آفیسر کو بھی کارڈ دکھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یہاں کیا ہوا ہے سر"...... آفیسر نے بھی اسے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

"اس کوٹھی میں غیر ملکی دشمن ایجنٹ موجود تھے جن کے خاتمے کے لئے میزائل فائر کر کے اس کوٹھی کو تباہ کیا گیا ہے۔ اب آپ

SCANNED BY JAMSHED



نے اس کا ملبہ ہٹا کر اندر موجود ایجنٹوں کی لاشیں نکالنی ہیں تاکہ انہیں پرائم منسٹر صاحب کے سامنے پیش کیا جاسکے"...... جیکارڈ نے کہا۔

"یس سر"...... اس آفیسر نے جواب دیا اور واپس اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا۔ اب دھواں اور گرد بیٹھ چکی تھی البتہ اب لوگ دور دور کھڑے اس کوٹھی کی طرف دیکھ رہے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ شاید پولیس کاروں کی آمد اور واپسی سے انہیں بہرحال اطمینان ہو گیا تھا کہ یہ کارروائی بہرحال سرکاری ہے اس لئے انہیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پھر فائر بریگیڈ کے عملے نے انتہائی تیزی سے اپنے مخصوص انداز میں کام شروع کر دیا اور ملبہ ہٹایا جانے لگا۔

"رچرڈ تم جا کر چیک کرو اور جیسے جیسے لاشیں ملتی جائیں انہیں علیحدہ علیحدہ رکھواتے جاؤ۔ تعداد کا تو تمہیں علم ہے۔ جب ان کی تعداد پوری ہو جائے تو مجھے رپورٹ دینا۔ میں یہیں موجود ہوں"۔ جیکارڈ نے کہا۔

"یس باس"۔ رچرڈ نے جو اس کے قریب موجود تھا جواب دیا۔

"اور سنو۔ اپنے باقی سیکشن کو واپس بھجوا دو۔ اب ان کی یہاں موجودگی کی ضرورت نہیں"...... جیکارڈ نے کہا اور رچرڈ اثبات میں سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایکشن گروپ کے لوگ کاروں میں بیٹھ کر واپس چلے گئے البتہ رچرڈ کی کار وہاں قریب ہی کھڑی نظر آ رہی تھی اور وہ تباہ شدہ کوٹھی کے اندر گیا ہوا تھا۔ وہاں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ملبہ ہٹانے کا کام انتہائی مخصوص انداز میں اور تیزی سے کیا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد رچرڈ دوڑتا ہوا واپس آیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"باس۔ باس۔ غضب ہو گیا"....... رچرڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا لاشیں ناقابل شناخت ہو چکی ہیں"۔ جیکارڈ نے کہا۔

"وہاں سے صرف کرنل ٹارگ کی لاش ملی ہے باس اور کوئی لاش موجود نہیں ہے"....... رچرڈ نے کہا تو جیکارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے اپنے ذہن میں آندھیاں سی چلتی محسوس ہونے لگیں۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جب وہ اندر موجود تھے اور باہر نہیں آئے تو وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ دیکھو۔ وہاں شاید کوئی تہہ خانہ ہو"۔ جیکارڈ نے کہا۔

"نہیں باس۔ چیکنگ کر لی گئی ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا لیکن خیال غلط ثابت ہوا ہے۔ کرنل ٹارگ کی گردن ٹوٹی ہوئی ہے"۔ رچرڈ نے کہا تو جیکارڈ نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پہلے ہی کرنل ٹارگ کو ہلاک کر چکے تھے اور پھر کسی طرح نکل گئے۔ آؤ۔ اس ساتھ والی کوٹھی کو دیکھتے ہیں۔ شاید وہ یہاں چھپے ہوئے ہوں"....... جیکارڈ نے کہا۔

"آپ یہاں ٹھہریں باس۔ میں خود چیک کر کے آتا ہوں"۔ رچرڈ



نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ملحقہ کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پہلے کال بیل کا بٹن پریس کیا لیکن جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ جیکارڈ کو بہرحال اطمینان ہو گیا تھا کہ کرنل ٹارگ پہلے ہی ہلاک ہو چکا تھا اس لئے اب کرنل ٹارگ کی ہلاکت کا الزام اس پر نہیں آئے گا۔ البتہ وہ یہ سوچ سوچ کر حیران ہو رہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ آخر اچانک کہاں غائب ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ رچرڈ کوٹھی سے واپس آنے کی بجائے سائیڈ سے نکل کر اس طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

"باس۔ ملحقہ کوٹھی خالی تھی۔ اس کے چوکیدار کی گردن بھی توڑ دی گئی ہے اور سائیڈ روڈ پر دروازہ ہے جو کھلا ہوا ملا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ خطرہ بھانپتے ہی سائیڈ کوٹھی میں گئے اور پھر دھوئیں اور گرد کی آڑ میں نکل گئے"....... رچرڈ نے کہا۔

"کیا تم نے سائیڈ روڈ پر پکٹنگ نہیں کر رکھی تھی"....... جیکارڈ نے چونک کر کہا۔

"پہلے کرائی تھی لیکن جب آپ آئے اور فائرنگ شروع ہو گئی تو وہ لوگ بھی ادھر آ گئے۔ ہمارے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے"....... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مشن ناکام رہا۔ اب انہیں پھر تلاش کرنا ہو گا اور اب مجھے فوری طور پر پرائم منسٹر صاحب کو رپورٹ دینا ہو گی۔ تم کرنل ٹارگ کی لاش ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ میں

www.paksociety.com

وہیں جا رہا ہوں"...... جیکارڈ نے کہا اور مڑ کر کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر وہ سیدھا اپنے آفس میں گیا اور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس پی اے ٹو پرائم منسٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر سے ایکشن گروپ کا چیف جیکارڈ بول رہا ہوں۔ پرائم منسٹر صاحب کو فوری طور پر انتہائی اہم رپورٹ دینی ہے۔ اٹ از ایمرجنسی"...... جیکارڈ نے کہا۔

" ہولڈ کریں میں معلوم کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد پی اے کی آواز سنائی دی۔

" یس"...... جیکارڈ نے جواب دیا۔

" بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جناب میں جیکارڈ بول رہا ہوں پاور اسکواڈ کے ایکشن گروپ کا چیف"...... جیکارڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں تم نے کال کی ہے۔ کرنل ٹارگ کہاں ہیں"...... پرائم منسٹر کے لہجے میں ناگواری کا عنصر موجود تھا۔

" کرنل ٹارگ کو ہلاک کر دیا گیا ہے جناب"...... جیکارڈ نے جواب دیا۔


SCANNED BY JAMSHED

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" سر۔ کرنل ٹارگ نے "ایکشن گروپ کی مدد سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی پناہ گاہ کا سراغ لگا لیا تھا۔ پھر ان کے حکم پر انہیں اس رہائش گاہ میں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد کرنل صاحب وہاں خود آئے اور ان کے حکم پر ہم نے ان ایجنٹوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہی بے حس و حرکت کرنے والے انجکشن لگا دیئے۔ اس کے بعد کرنل صاحب نے انہیں ایک خصوصی پوائنٹ پر پہنچانے کا حکم دیا۔ ہم نے ان کے حکم کی تعمیل کر دی۔ پھر کرنل صاحب خود بھی اس پوائنٹ پر چلے گئے۔ میں نے ایک ضروری کام کے سلسلے میں وہاں ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا جس پر میں نے اپنے نمبر ٹو کو وہاں پوزیشن معلوم کرنے کے لئے بھیجا تو پتہ چلا کہ وہاں رہنے والے چوکیدار ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور کرنل ٹارگ اور پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں جس پر میں اور میرا ایکشن گروپ حرکت میں آ گیا اور ہم نے اس پوائنٹ سے قریب ہی ایک دوسری کوٹھی میں ان کی موجودگی کا سراغ لگایا اور خصوصی مشینری سے چیکنگ کی گئی تو معلوم ہوا کہ انہوں نے کرنل ٹارگ کو بھی گردن توڑ کر ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ وہاں سے فرار ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں تو میں نے اس کوٹھی کو گھیرے میں لے کر کوٹھی پر میزائل فائر کرا دیئے تاکہ انہیں ختم کیا جا سکے لیکن جناب

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



جب دھواں اور گرد بیٹھی اور فائر بریگیڈ کے عملے نے ملبہ ہٹایا تو پتہ چلا کہ وہاں صرف کرنل ٹارگ کی لاش موجود ہے۔ ایجنٹ غائب ہیں۔ انکوائری کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ شاید خطرے کو بھانپتے ہوئے ملحقہ کوٹھی میں گئے اور وہاں کے چوکیدار کو بھی انہوں نے گردن توڑ کر ہلاک کیا اور پھر سائیڈ روڈ پر کھلنے والے دروازے سے دھوئیں اور گرد کا فائدہ اٹھا کر وہ نکل گئے۔ ہمارے چونکہ تصور میں بھی نہ تھا کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں اس لئے ہم انہیں وہاں چیک ہی نہ کر سکے"۔۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی ایجنسی بھی ان کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو رہی۔ سب کا خاتمہ وہ آسانی سے کر دیتے ہیں۔ ویری بیڈ"۔۔۔۔۔۔۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"سر۔ میرا گروپ اب انہیں تلاش کر رہا ہے اور مجھے یقین ہے جناب کہ ہم انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیں گے"۔۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے کہا۔

"تم کہاں سے کال کر رہے ہو"۔۔۔۔۔۔۔ پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر سے"۔۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں صدر صاحب سے بات کر کے پھر تمہیں فون کر کے مزید احکامات دوں گا۔ میرے احکامات کا انتظار کرو"۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیکارڈ نے رسیور رکھا اور اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔ اس کا انداز ایسا



تھا جیسے اس کے ذہن سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔ پھر تھوڑی دیر بعد رچرڈ کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ لے آئے ہو لاش"۔۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"بیٹھو۔ اب ہم نے ان ایجنٹوں کو ہر صورت میں ٹریس کرنا ہے کیونکہ اب یہ ذمہ داری ہماری ہی ہو گی"۔۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے باس کہ پہلے میجر وکٹر اور پھر کرنل ٹارگ کی ہلاکت کے بعد ہماری یہ ایجنسی ہی ختم کر دی جائے"۔۔۔۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ دیکھو"۔۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے کہا۔

"ہمیں پھر ملٹری انٹیلی جنس میں جانا ہو گا جبکہ ہم یہاں زیادہ آسانیاں حاصل کر رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے قائم رکھا جائے گا لیکن دیکھو کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیکارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے کہا۔

"باس۔ پی اے ٹو پرائم منسٹر لائن پر ہیں۔ بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر فون آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ جیکارڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے"۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"ہیلو سر۔ میں جیکارڈ بول رہا ہوں"...... جیکارڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے سیکشن گروپ میں کتنے آدمی شامل ہیں"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"مجھ سمیت بارہ جناب"...... جیکارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ صدر صاحب نے پاور اسکواڈ ہیڈ کوارٹر ختم کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں اور تنظیم بھی ختم کی جا رہی ہے البتہ تم اپنے گروپ سمیت فوری طور پر آمان بند کے قریب وڈ فیکٹری پر رپورٹ کر دو۔ وہاں میجر جانسن چیف سیکورٹی آفیسر کے طور پر موجود ہے۔ تم نے اور تمہارے گروپ نے اب وہاں میجر جانسن کے تحت ڈیوٹی دینی ہے کیونکہ اب ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرنے میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بہرحال مشن مکمل کرنے کے لئے منی بجلی گھر پہنچیں گے اور وہاں تم لوگ ان سے آسانی سے نمٹ سکتے ہو۔ میجر جانسن کو خصوصی احکامات دے دیئے گئے ہیں"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن کرنل ٹارگ کی لاش یہاں ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے اور یہاں عملہ اور مشینری بھی ہے"...... جیکارڈ نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ وہ خود ہی سارا انتظام کر لیں گے۔ تم اپنے



گروپ کے ساتھ فوراً میجر جانسن کو رپورٹ کرو"...... وزیراعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جیکارڈ نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے وزیراعظم کے احکامات سے رچرڈ کو بھی آگاہ کر دیا۔

"مجھے جو خدشہ تھا باس وہی ہوا"...... رچرڈ نے کہا۔

"بہرحال ہم نے کام کرنا ہے۔ تم گروپ کو اکٹھا کرو تاکہ ہم فوراً یہاں سے روانہ ہو کر میجر جانسن کو رپورٹ کریں اور ان کے تحت کام کریں۔ ویسے یہ اچھا فیصلہ ہے۔ مجھے پسند آیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرنا اب وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ وہ بہرحال وہاں پہنچیں گے اور وہاں ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے"...... جیکارڈ نے کہا۔

"یس باس"...... رچرڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جب سب لوگ تیار ہو جائیں تو مجھے اطلاع کر دینا"۔ جیکارڈ نے کہا اور رچرڈ سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ جیکارڈ نے طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات بہرحال نظر آ رہے تھے کیونکہ اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی تھی کہ کرنل ٹارگ کے بعد اسے پاور اسکواڈ کا چیف بنا دیا جائے گا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھی میں موجود تھا جو اس نے
اے اے کی مدد سے حاصل کی تھی۔ عمران یہاں موجود ٹیری کے
ساتھ دو کاروں میں نیشنل روز گارڈن گیا تھا اور پھر وہاں سے وہ سب
واپس اس کوٹھی میں آ گئے تھے۔ ٹیری اس وقت کچن میں ان کے لئے
کھانے کا بندوبست کرنے میں مصروف تھا جبکہ وہ سب بڑے کمرے
میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اس بار معاملات کنٹرول میں نہیں آ رہے اور
ہم مسلسل غیر ضروری معاملات میں الجھتے چلے جا رہے ہیں"۔ کیپٹن
شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اس بار اسرائیلی حکام نے ایرو میزائل لیبارٹری کا محل
وقوع مکمل طور پر راز میں رکھ کر ہمیں پریشان کیا ہے لیکن اب جبکہ
اس کے محل وقوع کا علم ہو چکا ہے اب ہم نے تمام تر توجہ اس



ٹارگٹ کو ہٹ کرنے پر لگانی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مس جولیا نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق تو راستہ یقیناً اس
چھوٹی سی وڈ فیکٹری سے ہی جاتا ہوگا۔ لیکن یہ لیبارٹری منی بجلی گھر
کے نیچے ہونے کی بجائے اس سے ملحقہ بڑی وڈ فیکٹری کے نیچے ہونی
چاہئے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"جولیا نے جو کچھ بتایا ہے اس سے میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہوں۔
لیکن اس کا تو یہی مطلب ہوا کہ پہلے کی طرح یہاں بھی ڈاج دیا جا رہا
ہے۔ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے بتائی جا رہی ہے جبکہ جولیا کے
مطابق یہ اس بڑی وڈ فیکٹری کے نیچے ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میری بات کی تصدیق اس طرح بھی ہو جاتی ہے کہ اس چھوٹی
وڈ فیکٹری کے سامنے رکنے کی وجہ سے ہمیں باقاعدہ اندر لے جا کر
چیکنگ کی گئی اور پھر ہماری نگرانی کرا کر ٹیم کو ٹریس کیا گیا۔ اگر
لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے ہوتی تو وڈ فیکٹری کو اس قدر اہمیت نہ
دی جاتی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے سے تو میں بھی کنفرم ہو گیا
ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کرنل ٹارگ کی ہلاکت کے بعد شاید وہ اس
تنظیم کا خاتمہ کر دیں۔ ایسی صورت میں یقیناً اس لیبارٹری کی
حفاظت کے لئے دوبارہ جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی کو سامنے لایا جائے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



گا۔ ہمیں اس پہلو پر بھی سوچنا چاہیے" ...... صدیقی نے کہا۔

" تم سب بس سوچتے ہی رہو گے ۔ یہ سوچنے کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم یہاں احمقوں کی طرح مارے مارے پھر رہے ہیں ۔ اب جبکہ ہمیں اس لیبارٹری کا علم ہو چکا ہے تو اب سوچنے کی کون سی بات رہ گئی ہے۔ کوئی بھی ایجنسی سامنے آئے ہمیں اس سے کیا غرض ہے ۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ویسے عمران صاحب۔ تنویر کی رائے ان حالات میں سب سے بہتر ہے" ...... صالحہ نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اندھا حملہ الٹا ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو گا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ایک گروپ رات کو ان دونوں فیکٹریوں پر قبضہ کرے ۔ اس کے بعد اندرونی حفاظتی انتظامات معلوم کر کے خصوصی اسلحہ وہاں لے جایا جائے اور پھر اس لیبارٹری میں داخل ہوا جائے" ...... عمران نے کہا۔

" لیکن اس قبضے کے لئے وہاں لامحالہ فائرنگ ہو گی ۔ اس طرح معاملات تو بہرحال کھل جائیں گے" ...... صفدر نے کہا۔

" بے ہوش کر دینے والی گیس بھی تو اندر فائر ہو سکتی ہے" ۔ صدیقی نے کہا۔

" نہیں۔ اس کے لئے وہاں یقیناً خصوصی انتظامات ہوں گے ۔ جولیا نے بتایا ہے کہ چھوٹی وڈ فیکٹری کی اصل عمارت ہر طرف سے بند تھی۔ صرف وہ گارڈ روم اور اس سے ملحقہ کمرہ اوپن تھا۔ پھر عمارت



کو بنایا ہی اس نقطہ نظر سے ہو گا کہ وہاں اگر گیس فائر کی جائے تو اس کے اثرات اندرونی طور پر نہ پڑیں" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر وہاں خاموشی سے قبضہ کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے" ۔ جولیا نے کہا۔

" بڑی آسان ترکیب ہے کہ وہاں سائیلنسر لگا اسلحہ استعمال کیا جائے اور میک اپ باکس ساتھ لے جایا جائے اور وہاں جانے والے ان میں سے اپنے مطلب کے آدمیوں کا میک اپ کر لیں۔ پھر ان کے مین آدمی سے معلومات حاصل کی جائیں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی پہلی بات تو درست ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن دوسری بات درست نہیں ہے کیونکہ ضروری نہیں کہ جو گروپ وہاں جائے ان کے مطلب کے آدمی بھی وہاں موجود ہوں اور جہاں تک ان سے معلومات حاصل کرنے کی بات ہے تو ضروری نہیں کہ ایرو میزائل لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کا انہیں علم ہو۔ میرا خیال ہے کہ اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہو گا" ...... صفدر نے کہا۔

" عمران صاحب۔ دونوں فیکٹریوں پر قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اس چھوٹی فیکٹری پر قبضہ کر لیا جائے اور پھر وہاں سے راستہ کھول کر اندر رہ کر لیبارٹری تباہ کر دی جائے اور یہ کام ہم سب کو مل کر کرنا چاہیے" ...... اس بار نعمانی نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"تم سب اس سوچ بچار کو چھوڑو۔ مجھے اسلحہ دو اور دو تین ساتھی۔ پھر دیکھو میں کس طرح اس لیبارٹری کو تباہ کر دیتا ہوں۔ تم یہاں بیٹھے سوچ بچار کرتے رہو"...... تنویر سے رہا نہ گیا تو وہ ایک بار پھر بول پڑا۔

"عمران صاحب۔ تنویر صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ اب واقعی سوچ بچار کا وقت نہیں رہا۔ جس قدر ہم تحفظات کا شکار ہوں گے اتنے ہی معاملات ہمارے ہاتھوں سے نکلتے جائیں گے اس لئے ہم سب وہاں جاتے ہیں اور پھر بسم اللہ کر کے حملے کا آغاز کر دیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہ ہم وہاں سائیلنسر لگے ہتھیار استعمال کریں اور بس"...... صدیقی نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب نے کسی نہ کسی انداز میں تنویر کی بات کی تائید کر دی اور سب سے آخر میں جولیا نے تائید کی تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم سب اس تجویز پر رضامند ہو تو تم گروپ بھی خود ہی منتخب کر لو۔ اسلحہ یہاں موجود ہو گا اور کاریں بھی ہیں۔ جاؤ اور مشن مکمل کرو"...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم یہ مشن مکمل نہیں کرو گے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں خودکشی کو حرام سمجھتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔



"تم صرف اس لئے اس تجویز کی مخالفت کر رہے ہو کہ یہ تجویز تنویر کی ہے۔ کیوں"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے اب رقیب روسیاہ۔ سوری رقیب روسفید کی تجاویز قبول ہونا شروع ہو گئیں تو مجھے باقی ساری عمر ہجر و فراق پر مبنی غزلیں ہی سننی پڑیں گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ موجودہ حالات میں یہ بہترین تجویز ہے اس لئے ایسا ہی ہو گا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے منع تو نہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم بھی ساتھ جاؤ گے"...... جولیا نے اسی لہجے میں کہا۔

"تنویر سے پوچھ لو پہلے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے ساتھ جانے کی بات سن کر وہ اپنی تجویز ہی واپس لے لے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کے مفاد میں تم کیا میں کسی کے تحت بھی کام کر سکتا ہوں"...... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب بولو۔ شرم نہیں آئی تمہیں یہ بات سن کر"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"واقعی شرم والی بات ہے۔ کیوں صفدر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی بات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے ذہن

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



میں کوئی متبادل پلان موجود ہے۔ آپ وہ بتا دیں تاکہ اگر کوئی سیف پلان ہو تو اسی پر عمل کر لیا جائے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"متبادل پلان تو یہی ہو سکتا ہے کہ اب تمہاری بجائے میں خطبہ نکاح یاد کرنے کی کوشش کروں تاکہ چلو تمہاری اور صالحہ کی زندگیوں میں تو بہار لائی جا سکے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ احمق آدمی ہے اور احمق آدمی سے اس کے علاوہ اور کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ نانسنس۔ اس قدر اہم مسئلے پر بھی بکواس شروع کر دی ہے۔ نانسنس"...... جولیا نے حقیقتاً انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ اپنے آپ کو پلیز کنٹرول میں رکھیں۔ عمران صاحب جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتے ہیں تاکہ اصل موضوع گول ہو جائے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا۔ تم میرے ساتھ چلو۔ باقی جو ساتھی ساتھ جانا چاہیں وہ بھی تیار ہو جائیں۔ ہم یہ مشن مکمل کر کے ابھی واپس آ جائیں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"ٹھہرو تنویر۔ زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران صاحب کو چیف ویسے ہی ٹیم کا لیڈر نہیں بنا دیتا۔ اسے معلوم ہے کہ عمران میں کیا صلاحیتیں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔



"شکریہ۔ شکریہ۔ اس تعریف کے لئے بے حد شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر یہاں بیٹھنا ہی فضول ہے۔ جب تم کوئی پلان بنا لو تو مجھے اطلاع دے دینا۔ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں"...... جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں بھی اپنے کمرے میں جا رہا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"بیٹھ جاؤ تم دونوں اور میری بات غور سے سنو"...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار جس انداز میں اٹھے تھے اسی انداز میں بیٹھ گئے۔

"ہم اس وقت اسرائیل میں ہیں۔ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ہمارے خلاف صرف ایک ایجنسی کام کر رہی ہو گی تو یہ سوچ ذہن سے نکال دو۔ پاور اسکواڈ تو صرف سامنے ہے ورنہ ہماری تلاش میں یقیناً جی پی فائیو، ریڈ اتھارٹی اور نجانے کتنی ایجنسیاں مصروف ہوں گی اور چونکہ انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ہمیں اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو چکا ہے اس لئے اب لامحالہ انہوں نے اس لیبارٹری کے گرد نجانے کتنے حصار قائم کر دیئے ہوں گے۔ انہیں علم ہے کہ اب ہم نے براہ راست ٹارگٹ پر کام کرنا ہے اس لئے جذباتی ہو کر سوچنا خودکشی کے مترادف ہے۔ ہمیں بہت کچھ سوچ سمجھ کر یہ ٹارگٹ ہٹ کرنا ہے اور پھر ہم نے زندہ سلامت واپس بھی آنا ہے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



اور اسرائیل سے بھی نکلنا ہے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا تو جولیا اور تنویر دونوں کے چہروں پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات
ابھر آئے۔

" یہ باتیں اسی طرح سنجیدگی سے تم پہلے نہیں کر سکتے تھے"۔ جولیا
نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اور اس کی ڈپٹی چیف کو میں
اپنے سے زیادہ عقلمند سمجھتا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم سب
موجودہ حالات کا پوری طرح ادراک رکھتے ہو۔ لیکن تمہارے ساتھ
مسئلہ صرف اتنا ہے کہ تم کبھی کبھی ہمارے ایک قومی شاعر کے کہے
ہوئے شعر پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہو جس کا مفہوم کچھ اس طرح
ہے کہ دل کے ساتھ لازماً پاسبان عقل کو رہنا چاہئے لیکن کبھی کبھی
دل کو تنہا چھوڑ دینا چاہئے اور بس یہی مسئلہ ہے کہ تم کبھی کبھی اس
شعر پر عمل کرتے ہوئے عقل کو خواب آور گولیاں کھلا کر دل کو تنہا
چھوڑ دیتے ہو"....... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" اور چونکہ تمہارے پاس دل ہی نہیں ہے اس لئے تم صرف
عقل تک ہی محدود رہتے ہو۔ ٹھیک ہے آئی ایم سوری"...... جولیا
نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ویسے مجھے تنویر کی تجویز سے اتفاق ہے"....... عمران نے کہا تو
جولیا اور تنویر ایک بار پھر اچھل پڑے۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ ابھی اس تجویز کے خلاف اتنی لمبی چوڑی تقریر



کی ہے تم نے اور اب کہہ رہے ہو کہ تمہیں اس سے اتفاق ہے"۔
جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ تنویر کے چہرے پر بھی حیرت تھی
جبکہ باقی ساتھی صرف مسکرا رہے تھے۔

" تنویر کی تجویز یہی ہے ناں کہ ٹارگٹ پر ریڈ کیا جائے اور مجھے
اس سے اتفاق ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار
جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم سے خدا سمجھے۔ تم سے تو بات کرنا اپنے آپ کو عذاب میں
ڈالنے کے مترادف ہے"....... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
کہا۔

" عمران صاحب۔ اگر انہوں نے حصار قائم کر رکھے ہوں گے تو
کیا ہمیں پہلے ان حصاروں کو توڑنا ہو گا۔ پھر تو ہم خواہ مخواہ کے چکر
میں پھنس جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے۔ اسی لئے تو میں چاہتا ہوں کہ یہ حصار ویسے ہی کام
کرتے رہیں اور ہم ٹارگٹ ہٹ کر لیں"....... عمران نے کہا اور اسی
لمحے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گھنٹی کی آواز سن کر
سب بے اختیار چونک پڑے۔

" یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"....... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

" تھامس بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

" اوہ یس۔ کیا معلوم ہو گیا ہے کہ ایکریمیا میں کیا بھاؤ چل رہا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ہے"...... عمران نے کہا۔

"بھاؤ میں خاصی تیزی آچکی ہے اس لئے آپ کو اس خریداری کا ارادہ ملتوی کرنا ہو گا"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کتنے عرصے تک"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کم از کم ایک ہفتے تک خیال ہے کہ بھاؤ تیز رہے گا اس کے بعد اس میں کمی آجائے گی"...... تھامس نے جواب دیا۔

"یہ خیال کس نے ظاہر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ناور گرین کارپوریشن سے معلوم ہوا ہے اور ان کی بات مصدقہ ہوتی ہے"...... تھامس نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر مجبوری ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہمیں ایک ہفتے انتظار کرنا ہو گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ کوڈ گفتگو تھی تاکہ اگر فون کال چیک ہو رہی ہو تو اس کال کو بھی کاروباری سمجھ کر نظرانداز کر دیا جائے۔

"تھامس اے اے کا انتہائی خاص آدمی ہے اور اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ اس نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق حکومت کی تمام تر توجہ اس ٹارگٹ پر ہی ہے اور ایک ہفتے سے اس کی مراد ہے کہ ہمیں ساتویں سڑک پر جانا ہو گا جہاں سکائی نامی ہوٹل ہے۔ اس کے مینجر گارن سے ملنا ہو گا جو ہمیں مزید تفصیل بتائے گا تاکہ ہم تفصیلی



پلاننگ بنا سکیں"...... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"عمران صاحب یہ نیا کوڈ ہے کہ تھامس کو بھی علم تھا اور آپ کو بھی۔ کیا آپ نے پہلے اس سے یہ کوڈ طے کیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں اور یہ ضروری تھا۔ بہرحال اب مجھے وہاں جانا ہو گا تاکہ مزید تفصیلات حاصل کر کے آج رات کو وہاں ریڈ کر دیا جائے اور واپسی کی بھی کوئی فول پروف پلاننگ بنائی جا سکے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے ر
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ریڈ اتھارٹی کے کرنل پائیک کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ پائیک بول رہا ہوں۔ کرنل ڈیوڈ"...... چند لمحوں
کرنل پائیک کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس کرنل پائیک۔ کیسے کال کی ہے۔ کوئی خاص بات
کرنل ڈیوڈ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ایسے را
عام طور پر ان کے درمیان نہ ہوتے تھے۔

"آپ کو اطلاع مل چکی ہو گی کہ پاور اسکواڈ کے میجر ڈکٹر



پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ صدر صاحب نے پریذیڈنٹ ہاؤس کے چیف پروٹوکول آفیسر کرنل ٹارگ کو پاور اسکواڈ کا نیا انچارج بنا دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کرنل ٹارگ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کا تربیت یافتہ ہے اور مجھے یہ سن کر بے حد افسوس ہوا ہے کہ اس بار ہمیں اس طرح علیحدہ کر دیا گیا ہے جیسے ہم کسی وبائی بیماری کے مریض ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی اس بار ایسا ہی ہوا ہے لیکن ابھی ابھی مجھے ایک اور اطلاع ملی ہے جسے میں نے کنفرم بھی کر لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ کرنل ٹارگ کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے اور صدر صاحب نے پاور اسکواڈ کو ختم کر دیا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر آف کر دیا گیا ہے"...... کرنل پائیک نے ہنستے ہوئے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اگر پاور اسکواڈ ختم کر دی گئی ہے تو پھر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف اب کون سی ایجنسی کام کر رہی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"فی الحال انہوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ٹارگٹ لیبارٹری ہے اس لئے اس کی حفاظت کی جائے اور وہیں انہیں کور کیا جائے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"بات تو ٹھیک ہے لیکن یہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ وہ ویسے ہی اسلحہ اٹھائے وہاں نہیں پہنچ جائے گا۔ لامحالہ اس نے کوئی ایسی پلاننگ بنائی ہو گی کہ وہ ٹارگٹ بھی تباہ کر دے گا اور حفاظت کرنے والے سارے اس کی راہ تکتے رہ جائیں گے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اب اعلیٰ حکام بہرحال جو بہتر سمجھتے ہیں وہی کرتے ہیں"....... کرنل پائیک نے کہا۔

"کیا تمہارے ذہن میں کوئی خاص پلان ہے"....... اچانک کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ تمہیں کیسے یہ اندازہ ہوا"....... کرنل پائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم صرف کرنل ٹارگ کی موت کی اطلاع دینے کے لئے فون نہیں کر سکتے۔ تمہیں معلوم ہے کہ صدر صاحب میری بات سنتے ہیں اس لئے تم نے مجھے کال کیا ہو گا تاکہ میں تمہارے پلان کو صدر صاحب تک پہنچا سکوں"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل پائیک بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویری گڈ۔ جیسے تمہاری ذہانت کے بارے میں سنا جاتا ہے تم اس سے بھی کہیں زیادہ ذہین ہو"....... کرنل پائیک نے کہا۔

"شکریہ۔ بہرحال اب وہ پلان بھی بتا دو"....... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔



"میرے ذہن میں یہ پلان ہے کہ لیبارٹری کے باہر جو سیٹ اپ ہے وہ ویسے ہی رہے لیکن ہم میں سے کسی کو لیبارٹری کے اندر بھی موجود ہونا چاہئے کیونکہ یہ بات تو لازمی ہو گی کہ راستہ اندر سے کھلتا ہو گا لیکن عمران جیسے شخص کے لئے باہر سے راستہ کھول لینا کوئی مشکل نہیں ہو گا اور اگر وہ کسی طرح اندر پہنچ گیا تو پھر اسے کون روک سکے گا"....... کرنل پائیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں۔ پھر جو جواب وہ دیں گے تمہیں مطلع کر دوں گا"....... کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ سپیکنگ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو صدر صاحب سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی مخصوص آواز سنائی

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



دی۔

"سر میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"....... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"....... صدر نے اسی طرح باوقار لہجے میں پوچھا تو کرنل ڈیوڈ نے کرنل پائیک سے ملنے والی اطلاع کے ساتھ ساتھ اس کی پلاننگ بھی بتا دی۔

"نہیں۔ لیبارٹری کے اندر غیر متعلق آدمی کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ اس لیبارٹری کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ وہاں کام کرنے والے افراد کے مکمل کوائف اور ان کے جسمانی نشانات تک لیبارٹری کے سپر کمپیوٹر میں محفوظ کر دیئے گئے ہیں اور سپر کمپیوٹر ان کی چوبیس گھنٹے خفیہ نگرانی کرتا رہتا ہے۔ سپر کمپیوٹر کی اجازت کے بغیر وہ لیبارٹری سے باہر نہیں جا سکتے اور نہ ہی اندر جا سکتے ہیں اور اب تو جب سے پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچی ہے اسے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور جب تک یہ لوگ ختم نہیں ہو جاتے اس وقت تک لیبارٹری مکمل طور پر سیلڈ رہے گی۔ اس کا راستہ بھی کسی صورت نہیں کھل سکتا کیونکہ وہ بھی سپر کمپیوٹر کے تحت ہے اور وہاں سے رابطہ بھی صرف ذاتی طور پر میرا ہے۔ وزیراعظم صاحب کا بھی نہیں ہے اور میری آواز باقاعدہ وہاں سپر کمپیوٹر میں فیڈ شدہ ہے اس لئے عمران میری آواز کی نقل کر کے بھی وہاں کچھ نہیں کر سکتا اور ویسے بھی اسے وہاں کی فریکونسی وغیرہ کا علم



نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا علم بھی صرف میری ذات کو ہے۔ میرا ملٹری سیکرٹری تک اس سے لاعلم ہے اس لئے لیبارٹری کی طرف سے تو مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ ہم نے ہر لحاظ سے اسے ناقابل تسخیر بنا دیا ہے۔ پہلے عمران اور اس کے ساتھی جس جس انداز میں یہاں لیبارٹریاں اور دوسرے ادارے تباہ کر چکے ہیں ان سب کی خامیوں کو سامنے رکھ کر یہ فول پروف نظام بنا دیا گیا ہے اس لئے اس بار ایسی کوئی خامی ان کے سامنے نہیں آ سکتی اور جہاں تک ان کی موت کا تعلق ہے تو میجر جانسن اور اس کے گروپ کے ساتھ ساتھ پاور اسکواڈ کے ایکشن گروپ کو بھی وہاں میجر جانسن کے تحت بھیج دیا گیا ہے اور یہ سب لوگ مکمل طور پر تربیت یافتہ ہیں اس لئے جب بھی عمران اور اس کے ساتھیوں نے وہاں کا رخ کیا وہ لازماً ہلاک کر دیئے جائیں گے"....... صدر نے پورے اعتماد اور تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اب جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی دونوں کو انہیں ٹریس کرنے اور ان کے خاتمے کے احکامات دے دیئے جائیں تاکہ وہ وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اگر ختم ہو سکتے ہوں تو کر دیئے جائیں"....... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں بھی یہی عرض کرنا چاہتا تھا"....... کرنل ڈیوڈ نے خوش ہو کر کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"لیکن اس کے لئے تمہیں اور کرنل پائیک دونوں کو انتہائی تیزی سے کام کرنا ہوگا اور اب کسی صورت میں انہیں ٹریس کرنے کے بعد بے ہوش کرنے یا قید کرنے والی کارروائیاں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ اگر وہ صرف مشکوک بھی ہوں تب بھی ان کا فوری خاتمہ کر دیا جائے۔ چیکنگ بعد میں کی جا سکتی ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اب ایسا ہی ہوگا سر"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"او کے۔ تو آپ کو اجازت دی جاتی ہے اور کرنل پائیک کو بھی احکامات دے دیئے جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ وہ بیٹھا کافی دیر تک سوچتا رہا کہ انہیں تلاش کرنے کے لئے وہ کیا لائحہ عمل اختیار کرے لیکن بظاہر کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس۔ میگی بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ میگی جی پی فائیو کے تحت پورے اسرائیل میں پھیلائے ہوئے مخبروں کے نیٹ ورک کی انچارج تھی۔ یہ سیکشن ابھی حال ہی میں قائم کیا



گیا تھا اور اسے ٹریسنگ سیکشن کا نام دیا گیا تھا اور میگی نے چونکہ ایکریمیا سے اس کی خصوصی تربیت حاصل کی ہوئی تھی اس لئے اسے اس سیکشن کا انچارج بنا دیا گیا تھا اور گذشتہ ایک سال سے وہ اس سیکشن میں کام کر رہی تھی اور اس کے سیکشن کی کارکردگی بے حد اچھی تھی اور اسرائیل میں ہونے والے جرائم اور خاص طور پر دہشت گردی کی کارروائیوں کے سلسلے میں ٹریسنگ سیکشن بڑی کامیابی سے سراغ لگا رہا تھا اور کرنل ڈیوڈ کو اچانک خیال آیا تھا کہ اگر ٹریسنگ سیکشن کو استعمال کیا جائے تو وہ جلد ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ اس نے سلام کیا۔

"بیٹھو میگی"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو باس"...... میگی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتی ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ یہ سروس ان دنوں تل ابیب میں موجود ہے اور ان کا ٹارگٹ ایرو میزائل لیبارٹری ہے۔ انہوں نے ہمارے ہیڈ کوارٹر کا ایک حصہ بھی تباہ کر دیا تھا اور جیوش چینل کا پورا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا اور ایسی ہی

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



دوسری معلومات بھی میرے پاس موجود ہیں"....... میگی نے سنجیدہ
لہجے میں جواب دیا۔

"تو کیا تم نے ان کے خلاف کام کیا ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے
چونک کر پوچھا۔

"نو سر۔ کیونکہ اس بارے میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا۔"
میگی نے جواب دیا۔

"ہاں۔ اس وقت حکومت کی طرف سے ہمیں خصوصی طور پر منع
کیا گیا تھا کیونکہ وہ اس کے مقابل ایک نئی تنظیم پاور اسکواڈ کو لے
آئے تھے لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں نے یکے بعد دیگرے پاور اسکواڈ کے
دونوں سربراہوں کو ہلاک کر دیا جس کی وجہ سے پاور اسکواڈ کو ختم
کر دیا گیا اور اب ہمیں اور ریڈ اتھارٹی کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم انہیں
ٹریس کر کے فوری طور پر ہلاک کر دیں اس لئے میں نے تمہیں کال
کیا ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ اب ہم ان پر کام شروع کر دیتے ہیں"....... میگی
نے کہا۔

"کیسے کام شروع کرو گی"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر تمام سیکشن کو احکامات دے دیئے جائیں گے اور پھر کہیں نہ
کہیں سے ان کے بارے میں اطلاع مل جائے گی کیونکہ بہرحال وہ
یہاں کسی نہ کسی فلسطینی گروپ سے مدد حاصل کر رہے ہوں گے
اور تقریباً ہر گروپ میں ہمارے مخبر موجود ہیں"....... میگی نے کہا۔



"انہوں نے اب تک شیخ سالم کے گروپ کے ساتھ مل کر کام کیا
ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اب ایسا نہ ہو اور ان کا تعلق کسی اور گروپ
سے ہو گیا ہو کیونکہ اس گروپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے وہ کئی بار
ٹریس ہو چکے ہیں"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جس گروپ کے ساتھ بھی وہ شامل ہوں گے اطلاع مل جائے
گی"....... میگی نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی حتمی اطلاع
ملے مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ اب تم جا سکتی ہو"....... کرنل ڈیوڈ نے
کہا۔

"یس سر"....... میگی نے کہا اور اٹھ کر ایک بار پھر اس نے سلام
کیا اور واپس مڑ گئی۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ہوٹل سکائی کے ایک خصوصی کمرے میں عمران اور صفدر موجود تھے۔ وہ دونوں یہاں پہنچے تھے اور پھر جب عمران نے خصوصی کوڈز کے تحت اس کے مینجر گارن سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو انہیں اس کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ انہیں یہاں بیٹھے ہوئے تقریباً دس منٹ ہو گئے تھے لیکن گارن ابھی تک نہیں آیا تھا۔

"کیا ہماری چیکنگ ہو رہی ہے جو گارن یہاں نہیں آ رہا"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ ہمارے لئے کام کر رہا ہو گا۔ اے اے نے اس کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی ہے تو اسے ہر صورت میں ہمیں بریف کرنا ہو گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی کھڑا ہو گیا۔



"اوہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں دیر سے آنے کی معافی چاہتا ہوں لیکن میری خواہش تھی کہ میں آپ کا کام مکمل طور پر کر کے آپ سے ملاقات کروں"...... گارن نے کہا اور پھر مصافحہ کر کے وہ بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

"آپ کو کیا ہدایت کی گئی تھی اور آپ نے کیا کیا ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ہدایت دی گئی تھی کہ آمان بند کے قریب واقع منی بجلی گھر اور اس سے ملحقہ دو وڈ فیکٹریاں جو دفاعی مقاصد کے لئے فرنیچر وغیرہ بناتی ہیں ان کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں اور ان کے بارے میں تازہ ترین جو معلومات بھی مل سکیں وہ حاصل کروں"۔ گارن نے جواب دیا۔

"پھر کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مسٹر مائیکل۔ کیا میں کھل کر بات کر سکتا ہوں"...... گارن نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے اسی لئے تو ہم آپ کے پاس آئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ اس فیکٹری کے اندر کام کرنے والے ایک آدمی سے میرا رابطہ ہے۔ چونکہ یہاں دفاعی مقاصد کے لئے فرنیچر تیار ہوتا ہے اس لئے یہ فرنیچر دفاعی مقاصد کے تقریباً ہر ادارے میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ ہمارا اس سے یہ تعلق ہے کہ خصوصی طور پر اگر

www.paksociety.com

ہم نے کسی کی مخبری کرنا ہوتی ہے تو ہم اس ادارے کو جانے والے
فرنیچر کے اندر خفیہ اور خصوصی آلات نصب کرا دیتے ہیں اس طرح
ہمارے ایک مخصوص نیٹ ورک کو انتہائی قیمتی معلومات مل جاتی
ہیں اور چیف نے اسی نقطہ نظر سے مجھے حکم دیا تھا۔ میں نے اپنے آدمی
سے خصوصی انداز میں بات کی ہے۔ اس نے جو کچھ بتایا ہے اس سے
مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے"...... گارن نے کہا۔
"آپ نے اس سے کیا پوچھا تھا اور اس نے ایسی کیا بات کی ہے
جس سے آپ کو مایوسی ہوئی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔
"مسٹر مائیکل۔ مجھے چیف نے کہا تھا کہ منی بجلی گھر یا ان
فیکٹریوں کے نیچے کوئی خفیہ دفاعی لیبارٹری ہے اور ظاہر ہے اوپر کام
کرنے والوں کی اس دفاعی لیبارٹری میں کام کرنے والے آدمیوں
سے واقفیت ہو گی اور وہاں کے حفاظتی انتظامات سے بھی وہ واقف
ہوں گے اس لئے اپنے آدمی سے اس بارے میں تفصیلی معلومات
حاصل کر کے آپ کو بتاؤں کیونکہ آپ نے اس لیبارٹری کے خلاف
کوئی مشن مکمل کرنا ہے جس کے لئے آپ کو اس کے اندر پہنچنے کی
ضرورت ہے لیکن مجھے جو معلومات ملی ہیں ان سے مجھے اس لئے مایوسی
ہوئی ہے کہ آپ کسی صورت بھی اس لیبارٹری کے اندر نہیں پہنچ
سکتے"...... گارن نے کہا۔
"آپ کو کیا معلومات ملی ہیں۔ آپ ہمیں وہ تفصیل بتا دیں۔

SCANNED BY JAMSHED


اس کے بعد سوچنا ہمارا کام ہے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مسٹر مائیکل مجھے جو حتمی معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ
لیبارٹری چھوٹی وڈ فیکٹری کے نیچے ہے جسے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا
ہے اور اب تاحکم ثانی نہ اندر سے کوئی باہر آ سکتا ہے اور نہ باہر سے
کوئی اندر جا سکتا ہے اور اس لیبارٹری کا راستہ بھی اندر سے بند ہے
اور اس لیبارٹری کا کنٹرول سپر کمپیوٹر کے تحت ہے۔ اندر کام کرنے
والے ہر آدمی کے کوائف حتیٰ کہ ان کے جسمانی نشانات کی تفصیل
بھی سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہیں اور سپر کمپیوٹر چوبیس گھنٹے ہر آدمی کی
نگرانی کرتا رہتا ہے اور یہ راستہ بھی سپر کمپیوٹر کے حکم پر ہی کھل
سکتا ہے۔ اس لیبارٹری کا رابطہ اب صرف صدر مملکت سے ہے اور
صدر مملکت کی آواز بھی سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہے تاکہ کوئی اس کی نقل
بھی نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ اس لیبارٹری کو اس انداز میں بنایا گیا
ہے کہ اس پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتے اور جہاں تک اوپر موجود
فیکٹری کا تعلق ہے تو اس کا راستہ چھوٹی وڈ فیکٹری سے جاتا ہے لیکن
اب وہ بھی بند ہے۔ بڑی وڈ فیکٹری میں میجر جانسن چیف سیکورٹی
آفیسر ہے اور اس کے دس ساتھی ہیں جو سیکورٹی پر مامور ہیں۔ چھوٹی
فیکٹری پر کوئی جیکارڈ انچارج ہے اور اس کے بارہ ساتھی وہاں موجود
ہیں اور ان دونوں فیکٹریوں میں کام کرنے والے افراد کو تا اطلاع
ثانی اپنے گھروں میں جانے سے روک دیا گیا ہے۔ وہ اب وہیں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



فیکٹری کے اندر بنے ہوئے ایک بڑے ہال میں رہتے ہیں"۔ گارن نے کہا۔

"لیکن آپ کے آدمی نے آپ کو اس قدر تفصیلی معلومات کیسے مہیا کر دی ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹیلی فون کرنے اور رابطہ کرنے کی اجازت ہے البتہ اسے باقاعدہ ٹیپ کیا جاتا ہے۔ میرے آدمی اور میرے درمیان انتہائی خصوصی کوڈ طے ہے جو بظاہر سادہ سی گھریلو بات چیت ہوتی ہے۔ اس آدمی کو میں جس نام سے کال کرتا ہوں وہ اس کے بھائی کا نام ہے جو میرے ہوٹل میں ہی سپروائزر ہے۔ اس کی آواز بھی میری جیسی ہے۔ صرف اس کا مخصوص انداز مجھے اپنانا پڑتا ہے"...... گارن نے جواب دیا۔

"گڈ۔ لیکن آپ کا آدمی وہاں کیا کام کرتا ہے کہ اسے لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں اس قدر مکمل طور پر معلومات حاصل ہیں"...... عمران نے کہا تو گارن بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا آدمی جس کا نام کروشر ہے وہاں چیف ڈیزائنر ہے اور لیبارٹری کا چیف اس کی مہارت اور قابلیت سے بے حد متاثر ہے۔ اکثر اسے لیبارٹری میں تیار ہونے والے خصوصی فرنیچر کے لئے بلایا جاتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے اور چیف نے ہی اسے یہ ساری تفصیل بتائی ہوئی ہے۔ ویسے اس کے کوائف بھی سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہیں لیکن اب اس کے داخلے کے احکامات منسوخ کر دیئے گئے ہیں اس



لئے اب وہ چاہے بھی ہی تو کسی طرح بھی اندر داخل نہیں ہو سکتا"۔ گارن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کروشر سے ہماری بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ سوری۔ اس طرح معاملات مشکوک ہو سکتے ہیں اور ہم کسی صورت بھی ایسا نہیں چاہتے"...... گارن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم اس سے اس کی فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم وہاں تک تو پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا۔

"میں خود اس سے بات کر لیتا ہوں آپ کے سامنے"...... گارن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران غور سے نمبروں کو چیک کر رہا تھا۔

"ہوٹل سکائی سے سپروائزر رابرٹ بول رہا ہوں۔ کروشر سے بات کرا دیں"...... گارن نے ذرا بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کر دیں"...... عمران نے کہا تو گارن نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ کروشر بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"کروشر مجھے فوری طور پر دوبارہ اس لئے فون کرنا پڑا ہے کہ ابھی اطلاع ملی ہے کہ ہماری ناراک میں رہنے والی چچی یہاں ہمارے پاس

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



آ رہی ہے اور وہ یہاں صرف چار روز رہے گی۔ کیا تم اس سے ملنے آ سکو گے کیونکہ وہ بہرحال ہمارے ہاں آ رہی ہے اور وہ تم سے بھی پیار کرتی ہے"....... گارن نے کہا۔

"کب آ رہی ہے بچی۔ کیا واقعی"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"شاید دو روز بعد پہنچے گی اور چار روز رہے گی"....... گارن نے جواب دیا۔

"نہیں سوری۔ فی الحال شاید دو ہفتوں تک میں نے آ سکوں"۔ کروشر نے کہا۔

"وہ لازماً تمہارے بارے میں پوچھے گی۔ پھر اسے کیا بتایا جائے"۔ گارن نے کہا۔

"تم کہہ دینا کہ وہ سرکاری کام سے گریٹ لینڈ گیا ہوا ہے اور کیا کہا جا سکتا ہے"....... کروشر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اوکے۔ گڈ بائی"....... گارن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو کروشر کے مطابق کسی صورت بھی ہم فیکٹری میں داخل نہیں ہو سکتے"....... گارن کے بولنے سے پہلے ہی عمران نے کہا تو گارن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کوڈ جانتے ہیں"....... گارن نے کہا۔



"ہاں۔ اسے کوڈ کی زبان میں فرسٹ سٹائن کہا جاتا ہے اور اس کا موجد گریٹ لینڈ کا لارڈ سموئیل تھا"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر یہ اس قدر عام کوڈ ہے تو پھر مجھے چیف کو بتانا ہو گا۔ ہم تو سارا کام اسی کوڈ کے ذریعے کرتے ہیں۔ ہمارے ذہن میں تو یہ بات تھی کہ اس کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہو گا"۔ گارن کے چہرے پر یکلخت ہوائیاں سی اڑنے لگیں۔

"یہ کوڈ عام طور پر واقعی کسی کو معلوم نہیں کیونکہ یہ انتہائی مشکل کوڈ ہے کیونکہ اس میں مخصوص الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن کا باقاعدہ کوڈ میں علیحدہ مطلب ہوتا ہے اور انہیں یاد رکھنا مشکل ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ آپ محفوظ ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بہرحال مجھے چیف کو رپورٹ تو دینی ہو گی۔ اب آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے یہی کہا ہے کہ یہاں اس قدر سخت چیکنگ ہے کہ کسی طرح بھی فیکٹری میں باہر کا کوئی آدمی داخل نہیں ہو سکتا"....... گارن نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے سن لیا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے آپ کا شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیں"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور گارن بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"یعنی ہمارے یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا"....... کار میں بیٹھتے ہی صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"ہاں۔ بظاہر تو کوئی فائدہ نہیں ہوا لیکن دراصل بے حد فائدہ ہوا ہے۔ یہ بات بھی کنفرم ہو گئی ہے کہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے نہیں ہے بلکہ اس بڑی لیبارٹری کے نیچے ہے اور لیبارٹری کے بارے میں بھی انتہائی قیمتی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ایسی معلومات جن کی ہمیں ضرورت تھی"...... عمران نے کار چلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"لیکن ان معلومات کا تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتے اور نہ باہر سے اندر کسی سے رابطہ ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ہم وہاں جا کر ریڈ کریں اور فیکٹری پر قبضہ کر لیں۔ اس کے بعد اس راستے کو کھول کر اندر کام کرنا ہو گا۔ اس کے سوا واقعی اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن راستہ تو اندر سے کھولا جاتا ہے اور سپر کمپیوٹر سے آپ کا کسی صورت رابطہ نہیں ہو سکتا"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی تو اصل نکتہ ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں انسانی دماغ کی بجائے مشینوں پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہے اور یہ سب سے بڑی خامی ہے۔ انسانی ذہن ایک ایسا کمپیوٹر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس لئے وہ بہر حال انسانوں کی اپنی بنائی ہوئی مشینوں سے زیادہ



افضل ہے اس لئے تم فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دے گا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ جو ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا نے چونک کر سر اٹھایا اور ایک لمحے کے لئے اس طرح فون کی طرف دیکھا جیسے اسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ اس کی گھنٹی کیوں بج رہی ہے۔ پھر اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کرنل ڈیوڈ نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید مطالعہ کے دوران ڈسٹرب ہونے پر وہ جھلا گیا تھا۔

"میگی بول رہی ہوں باس۔ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا ہے۔ دوسری طرف سے ٹریننگ سیکشن کی انچارج میگی کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ ایک روز قبل اس نے میگی کے ذمے یہ ٹاسک لگایا تھا۔

"کہاں ہیں وہ۔ کیسے معلوم ہوا"....... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی



اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں خود حاضر ہو جاؤں"....... میگی نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ جلدی"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فائل بند کی اور اسے ایک طرف رکھی ہوئی ٹوکری میں اٹھا کر پھینک دیا۔ میگی کی بات سن کر اس کے چہرے پر یکلخت ہیجان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے اور اس کی نظریں اب کمرے کے دروازے پر اس طرح چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور میگی اندر داخل ہوئی۔

"جلدی آؤ۔ ایک تو تم انتہائی سست ہو۔ گھنٹہ لگا دیا ہے آتے آتے"....... کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ فاصلہ۔ بہرحال"....... میگی نے کچھ کہنا چاہا۔

"اوہ۔ ختم کرو وضاحتیں۔ بتاؤ کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی۔ جلدی بتاؤ"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ وہ ڈیفنس کالونی کی ایک کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں اور اس وقت وہ وہاں موجود ہیں"....... میگی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔ جلدی بتاؤ۔ جلدی"....... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق"....... میگی نے ایک پُر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"لعنت بھیجو میرے حکم پر۔ معلوم کیسے ہوا۔ جلدی بتاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"میرے مخبر نے بتایا ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

"مخبر نے بتایا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارے مخبر کو الہام ہوتا ہے۔ بولو۔ کیا وہ نجومی ہے۔ کیا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جانتا ہے نانسنس۔ میرے مخبر نے بتایا ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ کیسے اسے معلوم ہوا۔ جلدی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میگی کے چہرے پر یکلخت انتہائی بے بسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اسی لئے تو جناب۔ میں پہلے تفصیل بتا رہی تھی"...... میگی نے کہا۔

"تو بتاؤ۔ وقت کیوں ضائع کر رہی ہو نانسنس۔ ایک تو عورتوں میں یہی خامی ہے کہ وقت بہت ضائع کرتی ہیں۔ جلدی بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس بار ایک انتہائی خفیہ تنظیم سے رابطہ کیا ہے۔ اس کو او ایف کہا جاتا ہے۔ اس کے صرف ایک سیکشن کے بارے میں ہمیں علم ہو سکا ہے اور وہاں ہمارا آدمی موجود ہے۔ میں نے تمام مخبروں کو اطلاع دی تو ابھی اس کا فون آیا ہے کہ اس تنظیم کے تحت ڈیفنس کالونی میں بھی خفیہ اڈا ہے۔ وہاں دو روز سے دو عورتیں اور آٹھ مرد جو ایکریمی ہیں ٹھہرے ہوئے ہیں اور



انہیں براہ راست او ایف کے چیف اے اے نے وہاں ٹھہرایا ہے"۔ میگی نے کہا۔

"اوہ۔ کیسے پتہ چلا کہ اس کوٹھی میں رہائش پذیر افراد پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ وہ کوئی اور بھی تو ہو سکتے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ابھر آنے والا جوش تقریباً ختم ہو چکا تھا۔

"جناب۔ اس کوٹھی میں مستقل طور پر رہنے والا آدمی ٹیری میرے مخبر کا بڑا گہرا دوست ہے۔ وہ خصوصی اسلحہ خرید کرنے مارکیٹ آیا جہاں وہ سیکشن ہے جس میں میرا آدمی کام کرتا ہے تو ٹیری اس سیکشن میں تنخواہ لینے آ گیا۔ وہ ہفتہ وار تنخواہ وہیں سے لیتا ہے۔ اس کی ملاقات میرے مخبر سے ہوئی تو وہ دونوں شراب پینے ساتھ والے بار میں جا بیٹھے جہاں باتوں باتوں میں ٹیری نے بتایا کہ چیف باس کا خاص آدمی دس افراد کو اس کی کوٹھی میں چھوڑ گیا ہے اور چیف باس نے خود بھی وہاں فون کیا تھا۔ میرا مخبر تعداد سن کر چونک پڑا اور پھر ویسے ہی اس نے سرسری سے انداز میں باتیں کر کے اس سے ساری معلومات حاصل کر لیں لیکن اس ٹیری کو یہ علم نہ ہو سکا کہ میرے آدمی نے جان بوجھ کر اس سے یہ معلومات حاصل کی ہیں اور شاید اس نے اس لئے یہ ساری باتیں اسے بتا دیں کہ وہ ان کے سیکشن کا خاص آدمی ہے۔ ٹیری کے جانے کے بعد میرے مخبر نے مجھے فون کر کے ساری تفصیل بتا دی تو میں نے اپنے دو اور آدمیوں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



کو تصدیق کے لئے وہاں بھجوایا۔ ان کے پاس جدید ترین سرچنگ مشین ہے۔ اس مشین کے ذریعے انہوں نے چیک کر لیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا تھا"...... میگی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ پھر واقعی تمہاری بات درست ہو سکتی ہے۔ کیا نمبر ہے اس کوٹھی کا"...... کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر پرجوش لہجے میں کہا اور میگی نے کوٹھی کا نمبر بتا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ اب باقی انتظامات میں خود کرا لوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور میگی سلام کر کے واپس چلی گئی تو کرنل ڈیوڈ نے ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سپیشل سیکشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ گریفن سے بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" یس باس۔ میں گریفن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ اس بار بھی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" گریفن اپنے ساتھ دس افراد لے کر ڈیفنس کالونی کے عقبی چوک پر پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ وہاں ایک کوٹھی میں



پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں اور ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ تمہارے آدمی ہر قسم کے اسلحے سے لیس ہونے چاہئیں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" سر آپ کوٹھی نمبر بتا دیں تو ہم اسے گھیر لیں گے تاکہ آپ کے آنے سے پہلے یہ لوگ وہاں سے فرار نہ ہو جائیں"...... گریفن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ بلکہ تمہارے گھیرنے سے وہ نکل جائیں گے۔ تم عقبی چوک پر پہنچو۔ میں آ رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی مخصوص کار خاصی تیز رفتاری سے ڈیفنس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کرنل ڈیوڈ عقبی سیٹ پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا جبکہ کار ڈرائیور چلا رہا تھا۔

" تیز چلاؤ نانسنس۔ کیا بیل گاڑی کی طرح کار چلا رہے ہو۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے سخت اور بے چین لہجے میں کہا تو ڈرائیور نے کار کی رفتار اور بڑھا دی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد کار ڈیفنس کالونی کے عقبی چوک پر پہنچ گئی تو ڈرائیور نے کار ایک طرف کر کے روک دی اور کرنل ڈیوڈ نیچے اترا ہی تھا کہ ایک طرف سے ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف آتا دکھائی دیا۔ یہ سپیشل سیکشن کا انچارج گریفن تھا۔ اس نے قریب آ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"سنو۔ کوٹھی نمبر سکسٹی سکس کو گھیر کر اس پر میزائلوں کی بارش کر دو۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر۔ جاؤ اور جلدی کرو۔ میں اس وقت آؤں گا جب تم کام ختم کر چکو گے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس"....... گریفن نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

کرنل ڈیوڈ واپس کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا لیکن اس نے کار کے شیشے گرا دیئے تھے۔ اس کی عادت تھی کہ وہ ایکشن کے وقت موقع پر خود موجود نہیں رہتا تھا کیونکہ اس کے نکتہ نظر سے یہ اس کی شان کے خلاف تھا اور پھر اس طرح وہ بہت سی قباحتوں سے بھی محفوظ رہتا تھا اس لئے وہ یہیں کار میں ہی بیٹھا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کوٹھی نمبر سکسٹی سکس پہنچنے کے لئے گریفن اور اس کے ساتھیوں کو لمبا چکر کاٹ کر کالونی کے پہلے چوک سے اندر جانا ہو گا اور اس میں تقریباً بیس پچیس منٹ بہرحال لگ جائیں گے کیونکہ وہ نو تعمیر شدہ کالونی تھی اور اس کے گرد باقاعدہ چار دیواری بنائی گئی تھی اور اندر داخل ہونے کا ایک ہی گیٹ تھا جو سامنے والے چوک پر تھا۔ کرنل ڈیوڈ نے اس لئے عقبی چوک کا انتخاب کیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی طرح کا شک نہ پڑ سکے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ سامنے والے چوک پر وہ گریفن اور اس کے آدمیوں کو چیک کر لیں کیونکہ ان کاروں پر جی پی فائیو کا نام اور نشان کے ساتھ ساتھ سپیشل سیکشن کے الفاظ بھی واضح طور پر موجود تھے جبکہ اب اسے یقین تھا کہ اب ان کے سنبھلتے سنبھلتے گریفن اور اس کے آدمی کوٹھی کو تباہ کر



دیں گے لیکن اچانک اسے خیال آیا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ریڈ کے وقت کوٹھی میں موجود نہ ہوئے تو پھر نئے سرے سے ان کا سراغ لگانا پڑے گا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر جلدی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ گریفن اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں بعد گریفن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو اس وقت۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں پہلے چوک کے قریب ہوں باس۔ اوور"....... گریفن نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ایسی مشین ہے جس سے پہلے اس کوٹھی کے اندر موجود افراد کو چیک کیا جا سکے۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ایسی مشین ہمارے پاس موجود ہوتی ہے۔ کیا پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو چیک کرنا ہے۔ اوور"....... گریفن نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہاں جا کر گھیرا مت ڈالنا۔ پہلے ایک آدمی بھیج کر چیکنگ کراؤ اور اگر وہ لوگ اندر موجود ہوں تو پھر کوٹھی کو اڑا دو۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



سمجھے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس۔ اوور"...... گریفن نے کہا۔

" اوکے۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ ٹرانسمیٹر سے کال کر کے مجھے رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ کے طویل انتظار کے بعد اچانک دور سے میزائلوں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور کرنل ڈیوڈ بے اختیار کار سے نیچے اتر آیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ اندر موجود تھے مگر"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر جب دھماکوں کی آوازیں آنی ختم ہو گئیں تو چند لمحوں بعد اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی۔ اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ گریفن کالنگ۔ اوور"...... گریفن کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس۔ ہم نے چیکنگ کر لی تھی۔ اندر دو عورتیں اور آٹھ مرد موجود تھے۔ ہم نے آپ کے حکم کے مطابق میزائل فائر کر کے کوٹھی کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ اب کیا حکم ہے۔ اوور"...... گریفن



نے کہا۔

" ویری گڈ۔ تم خود وہیں رکو۔ باقی آدمیوں کو واپس بھیج دو۔ میں اب وہاں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے کار میں بیٹھ گیا۔

" چلو ڈرائیور۔ ڈیفنس کالونی کے اندر۔ کوٹھی نمبر سکسٹی سکس پر جانا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... ڈرائیور نے کہا اور کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ سامنے والے چوک سے کالونی کے اندر داخل ہو گئے اور پھر جب وہ تباہ شدہ کوٹھی کے قریب پہنچے تو وہاں بے شمار افراد موجود تھے۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی موجود تھیں۔ ڈرائیور نے کار روکی تو کرنل ڈیوڈ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں موجود پولیس افسران نے اسے دیکھتے ہی سیلوٹ مارنے شروع کر دیئے کیونکہ وہ سب اس سے واقف تھے۔

" کیا ہوا گریفن۔ لاشیں ملی ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنی طرف آتے ہوئے گریفن کو دیکھ کر رکتے ہوئے کہا۔

" ملبہ ہٹایا جا رہا ہے سر۔ ابھی مل جائیں گی"...... گریفن نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ پولیس آفیسر کی طرف مڑ گیا۔

" لوگوں کو یہاں سے واپس بھیجو۔ یہاں کوئی تماشہ نہیں ہو رہا۔ سرکاری کام ہو رہا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

"یس سر۔ پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں کو احکامات دینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس والوں نے وہاں موجود لوگوں کو واپس بھجوا دیا۔ البتہ دور اکا دکا لوگ کھڑے نظر آ رہے تھے۔ گریفن ملبے کی طرف چلا گیا تھا تاکہ لاشیں ملتے ہی وہ واپس آکر کرنل ڈیوڈ کو رپورٹ دے سکے۔ کرنل ڈیوڈ خاموش کھڑا تھا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہوں تاکہ یہ کریڈٹ ہمیشہ کے لئے اس کے حصے میں آسکے۔

تھوڑی دیر بعد گریفن واپس آیا تو اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"کیا ہوا"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ وہ لوگ ایک خفیہ راستے سے نکل گئے ہیں۔ ملبے سے کوئی لاش نہیں ملی البتہ وہ خفیہ راستہ دریافت ہوا ہے۔ وہ دو کوٹھیوں کے نیچے سے باہر جا نکلتا ہے اور خصوصی طور پر بنایا گیا ہے"۔ گریفن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس خفیہ راستے کو بنانے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو باہر بھجوانے کا وہ خود مجرم ہو۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوٹھی کو میزائلوں سے اڑایا جا رہا ہے۔ اس لئے تو میں نے تمہیں عقبی چوک پر کال کیا تھا۔ کیا تم نے یہاں آنے اور چیکنگ کرنے میں وقت تو ضائع نہیں کیا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نو سر۔ میں نے یہاں پہنچتے ہی ایک لمحہ ضائع کئے بغیر میزائل فائر کر دیئے تھے"...... گریفن نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED



"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے جب چیکنگ کی تو انہیں معلوم ہو گیا اور وہ نکل گئے۔ ویری بیڈ۔ اب انہیں پھر تلاش کرنا ہو گا۔ چلو واپس"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے عمران اور اس کے ساتھی اب واقعی اس کے ہاتھوں بال بال بچے تھے۔

"میگی انہیں پھر ڈھونڈ لے گی اور اس بار میں انہیں نکلنے نہ دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے ڈرائیور کو واپس ہیڈ کوارٹر چلنے کا کہہ دیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



عمران اور صفدر سکائی ہوٹل سے واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک قریب سے تین کاریں انتہائی تیز رفتاری سے گزریں تو عمران انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔

" اوہ۔ یہ جی پی فائیو کا سپیشل سیکشن۔ یہ کہاں جا رہا ہے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

" کسی ایکشن پر جا رہا ہو گا"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کار کی رفتار قدرے تیز کر دی لیکن اگلے چوک پر جب ڈیفنس کالونی کی طرف جانے والے راستے کی طرف جانے والی سڑک کی بجائے سپیشل سیکشن کی کاریں دوسری طرف مڑ گئیں تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔

" آپ کا انداز بتا رہا ہے کہ جیسے آپ کو شک تھا کہ یہ ہماری کالونی کی طرف جا رہے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔



" ہاں۔ کیونکہ کسی بھی وقت ایسا ہو سکتا ہے لیکن بہرحال ایسا نہیں ہوا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے ایک طرف کر کے روک دیا۔ اس کے بعد اس نے کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں نصب ٹرانسمیٹر پر اس نے کرنل ڈیوڈ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

" کس کی فریکونسی ایڈجسٹ کی ہے آپ نے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میری چھٹی حس مسلسل خطرے کا سائرن بجا رہی ہے اس لئے میں پوری طرح چیک کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کرنل ڈیوڈ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی ہے تاکہ یہ لوگ جب کسی بھی صورت میں اسے کال کریں تو کال ہم بھی سن لیں۔ اس طرح معاملات کنفرم ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" تو کیا آپ کال سننے تک یہیں ٹھہریں گے۔ کوٹھی جا کر بھی کال ہم سن سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی پر پہنچ گئے۔ عمران نے کار میں موجود ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر کار سے اتر کر وہ کوٹھی کی اندرونی سمت بڑھ گیا۔

" ٹرانسمیٹر کہاں ہے۔ وہ لے آؤ"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں باقی ساتھی موجود تھے۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"کیا ہوا"....... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا لیکن کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اور یہ سب کچھ ہونے کے انتظار میں عمر گزرتی چلی جا رہی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے جبکہ نعمانی اٹھ کر ٹرانسمیٹر لینے چلا گیا۔

"اور اسی انتظار میں تم قبر تک پہنچ جاؤ گے"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ بغیر سوچے سمجھے جو منہ میں آتا ہے بول دیتے ہو"۔ جولیا نے یکلخت تنویر سے مخاطب ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ واہ۔ ابھی سے کچھ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ویری گڈ"....... عمران نے کہا۔

"تم بھی فضول بکواس مت کیا کرو"....... جولیا نے اس بار آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ کیا مطلب۔ کیا اس قدر تیز اثر بھی ہو سکتا ہے"....... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس بات کا اثر"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ وہ شاید عمران کی بات سمجھ ہی نہ سکی تھی۔

"اس کچھ ہونے کا سن کر جب کوئی خاتون کسی پر غصہ ظاہر کرے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ کچھ ہونے والا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ بزرگ کہتے ہیں کہ خاتون کی ہر بات کا الٹا مطلب لینا چاہئے"۔



عمران نے کہا۔

"خدا تم سے سمجھے۔ تم ہر بات کو مذاق میں اڑا دیتے ہو"۔ جولیا نے زچ ہونے والے انداز میں کہا۔

"تم اس سے بات ہی کیوں کرتی ہو۔ کیا ضرورت ہے اس سے بات کرنے کی"....... تنویر نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے نعمانی نے ٹرانسمیٹر لا کر عمران کی طرف بڑھا دیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈیوڈ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے اسے میز پر رکھا ہی تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے منہ پر انگلی رکھ کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ گریفن اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو اس وقت۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں پہلے چوک کے قریب ہوں باس۔ اوور"....... گریفن نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ایسی مشین ہے جس سے پہلے اس کوٹھی کے اندر موجود افراد کو چیک کیا جا سکے۔ اوور"....... کرنل

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ ایسی مشین ہمارے پاس موجود ہوتی ہے۔ کیا پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو چیک کرنا ہے۔ اوور"....... گریفن نے کہا اور عمران سمیت سب پاکیشیائی ایجنٹوں کے الفاظ سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں۔ لیکن وہاں جا کر گھیرا مت ڈالنا۔ پہلے ایک آدمی کو بھجوا کر چیکنگ کراؤ اور اگر وہ لوگ اندر موجود ہوں تو پھر کوٹھی کو اڑا دو۔ سمجھے۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"....... گریفن نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ ٹرانسمیٹر سے مجھے کال کر کے رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی۔

"کیا مطلب۔ کیا ہمیں چیک کر لیا گیا ہے لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا"....... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میری چھٹی حس ابھی تک واقعی درست کام کر رہی ہے ورنہ ہم واقعی اس بار مارے جاتے۔ کرنل ڈیوڈ نے جس انداز میں احکامات دیئے ہیں اس سے واقعی ہمیں چیکنگ کا علم ہی نہ ہوتا اور وہ کوٹھی میزائلوں سے اڑا دیتے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن تمہیں معلوم کیسے ہوا کہ وہ ایسا کر رہے ہیں"....... جولیا نے کہا تو صفدر نے اسے بتا دیا کہ سپیشل سیکشن کی کاریں ساتھ سے



گزری تھیں اس پر عمران صاحب چونک پڑے تھے۔

"پھر اب اٹھو۔ نکلیں یہاں سے"....... جولیا نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ انہیں چیکنگ کر لینے دو۔ پھر نکلیں گے ورنہ اگر واقعی انہیں کوٹھی خالی ملی تو وہ یہاں ہمارے انتظار میں موجود رہیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس ہمارے بارے میں کوئی اور اطلاع بھی ہو"....... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ انہوں نے چیکنگ کر لی ہے اور پھر کرنل ڈیوڈ نے رپورٹ دینے کی بات نہیں کی عمران صاحب۔ اس نے چیکنگ کے بعد فوری طور پر کوٹھی تباہ کرنے کا حکم دیا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ایسی مشینری سے کیسے چیک کیا جاتا ہے۔ تم فکر مت کرو۔ جب چیکنگ ریز کوٹھی میں فائر ہوں گی تو ٹرانسمیٹر پر جو آن ہے اس میں ہلکی ہلکی گڑگڑاہٹ سنائی دے گی"....... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"وہ ٹیری کہاں ہے"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ مارکیٹ گیا ہوا ہے تاکہ رات کے کھانے کا سامان لے آ سکے"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب خفیہ راستہ تو کوٹھی میں موجود ہے۔ وہاں سے نکلنا ہو گا ہمیں"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ اس لئے تو میں اطمینان سے بیٹھا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ہوں"....... عمران نے جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ سنائی دی اور چند لمحوں تک سنائی دیتی رہی پھر خاموشی چھا گئی۔

"چلو اٹھو۔ اسلحہ اٹھاؤ اور نکلو یہاں سے فوراً۔ چلو جلدی کرو"۔ عمران نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اسلحے کا مخصوص بیگ اٹھائے اس خفیہ راستے سے دو کوٹھیوں کے عقب میں واقع سڑک پر پہنچ چکے تھے۔

"اب کہاں جانا ہے"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے علیحدہ علیحدہ ہو کر آمان بند کی دوسری طرف موجود پارک میں پہنچ جاؤ۔ وہاں سے آگے بڑھیں گے۔ ہمیں اب بہرحال یہ مشن مکمل کرنا ہے"....... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب علیحدہ علیحدہ ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد مختلف سڑکوں پر مڑ گئے۔ عمران بھی پیدل چلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اس کے ذہن میں یہ بات مسلسل کھٹک رہی تھی کہ کرنل ڈیوڈ کو ان کی اس کوٹھی میں موجودگی کی اطلاع کیسے مل گئی لیکن ظاہر ہے اس کا جواب اس کے پاس نہ تھا اور پھر ایک خالی ٹیکسی کو دیکھ کر اس نے اسے روکا اور اس میں بیٹھ کر اس نے اسے آمان بند کے ساتھ والے پارک میں چلنے کا کہہ دیا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔



میجر جانسن وڈ فیکٹری میں بنے ہوئے اپنے آفس میں موجود تھا کہ رے کا دروازہ کھلا اور جیکارڈ اندر داخل ہوا۔

"اوہ جیکارڈ تم۔ خیریت۔ کیا کوئی خاص بات ہے جو تم چھوٹی یکٹری سے یہاں خود آئے ہو"....... میجر جانسن نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے تم سے بات کرنی ہے"....... جیکارڈ نے سکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے"....... میجر جانسن نے چونک کر پوچھا۔

"ہم کب تک یہاں بیٹھے عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار تے رہیں گے"....... جیکارڈ نے کہا تو میجر جانسن بے اختیار چونک ۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔ کیا کہنا چاہتے ہو ....... میجر جانسن نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"میرا خیال ہے کہ ہمیں کوئی ایسا کام کرنا چاہئے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں جلد سے جلد آجائیں اور اس طرح ہماری اس بور ڈیوٹی سے خلاصی ہو سکے"....... جیکارڈ نے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ یہ واقعی بہت بور ڈیوٹی ہے اور تم تو ابھی آئے ہو۔ مجھے دیکھو کب سے یہ ڈیوٹی دے رہا ہوں لیکن کیا تمہارے ذہن میں کوئی خاص پلان ہے"....... میجر جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ ہم خود کسی نہ کسی طرح اس عمران سے رابطہ کر لیں"....... جیکارڈ نے کہا تو میجر جانسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تمہیں ان کے بارے میں معلوم ہے"....... میجر جانسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ لیکن انہیں تلاش تو کیا جا سکتا ہے"....... جیکارڈ نے کہا تو میجر جانسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم واقعی ذہنی طور پر بے حد بور ہو چکے ہو جو ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اگر انہیں اتنی آسانی سے تلاش کیا جا سکتا تو اب تک ایسا ہو چکا ہوتا۔ لیکن تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یا تو وہ واقعی ٹریس ہو کر ہلاک ہو جائیں گے یا پھر یہاں آجائیں گے"....... میجر جانسن نے کہا تو اس بار جیکارڈ چونک پڑا۔

"وہ کیسے"....... جیکارڈ نے کہا۔

"ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی کے



ساتھ ساتھ جیوش چینل کو بھی ان کی تلاش کا حکم دے دیا گیا ہے جبکہ اس سے پہلے ایسا نہیں تھا۔ صرف پاور اسکواڈ ان کے خلاف کام کر رہی تھی۔ اب پاور اسکواڈ کو تو عملی طور پر ختم کر دیا گیا ہے اس لئے ان ۳ ایجنسیوں کو احکامات دے دیئے گئے ہیں اور جیسے ہی یہ تینوں ایجنسیاں حرکت میں آئیں گی تو ان کے دو ہی نتیجے نکل سکتے ہیں کہ یا تو وہ ٹریس ہو کر ہلاک ہو جائیں گے یا پھر فوری طور پر مشن مکمل کرنے کے لئے یہاں پہنچ جائیں گے"....... میجر جانسن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بات واقعی درست ہے۔ چلو ٹھیک ہے۔ کچھ تو امید پیدا ہوئی"....... جیکارڈ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم یہاں اندر بیٹھ کر صرف مشینری سے ہی چیکنگ نہ کرتے رہیں بلکہ ہمارے آدمی فیکٹریوں سے باہر بھی ہونے چاہئیں۔ خاص طور پر منی بجلی گھر پر۔ کیونکہ بہرحال انہیں تو یہی معلوم ہو گا کہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے ہے۔ یہ لوگ پہلے وہاں پہنچیں گے۔ اس طرح اگر ہمیں پہلے سے ان کی آمد کی اطلاع مل جائے تو زیادہ بہتر ہو گا"....... میجر جانسن نے کہا۔

"نہیں۔ اگر انہوں نے ہمارے آدمیوں کو مشکوک سمجھ کر کور کر لیا تو الٹا یہ بات ہمارے خلاف جائے گی۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر ان کا انتظار کریں"....... جیکارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال میرا یہ خیال تھا"....... میجر جانسن نے کہا

www.paksociety.com

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میجر جانسن نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سپیشل سپاٹ"...... میجر جانسن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جنرل رابن بول رہا ہوں میجر جانسن۔ چیف آف ملٹری انٹیلی جنس"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو میجر جانسن بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... میجر جانسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ جیکارڈ بھی چونک پڑا تھا۔

"کیا سپیشل سپاٹ پر تمام حفاظتی انتظامات درست ہیں"۔ جنرل رابن نے کہا۔

"یس سر۔ ہم ہر لحاظ سے الرٹ ہیں"...... میجر جانسن نے کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب کو خدشہ ہے کہ اگر تمہارے انتظامات میں معمولی سی خامی بھی ہوئی تو اسرائیل کی انتہائی قیمتی لیبارٹری پاکیشیائی ایجنٹ تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اس لئے انہوں نے ایکریمیا سے ماہرین کی ایک ٹیم طلب کی ہے۔ یہ ٹیم تین افراد پر مشتمل ہے جن کے نام نوٹ کر لیں"...... جنرل رابن نے کہا۔

"یس سر"...... میجر جانسن نے میز کے قلمدان میں موجود بال

SCANNED BY JAMSHED



پوائنٹ اٹھا کر سامنے رکھے ہوئے پیڈ کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"ٹیم لیڈر جان گروز ہیں۔ ان کے دو ساتھیوں میں نکولس جرمی اور پیٹر منٹکاف شامل ہیں۔ اس ٹیم کو خصوصی کارڈ جاری کئے گئے ہیں جن پر صدر صاحب کے صرف ذاتی دستخط ہیں اور کسی قسم کی مہر نہیں ہے اور یہی اس کی خاص شناخت ہے۔ یہ ٹیم کسی بھی وقت لیبارٹری پہنچ سکتی ہے۔ آپ نے ان سے مکمل تعاون کرنا ہے اور انہیں تمام حفاظتی انتظامات سے آگاہ کرنا ہے تاکہ یہ اپنی رپورٹ صدر صاحب کو دے سکیں"...... جنرل رابن نے کہا۔

"یس سر"...... میجر جانسن نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر میجر جانسن نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان حالات میں کوئی ایکریمی ٹیم یہاں بھیجی جائے"...... جیکارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں بھی یہ سوال موجود ہے جیکارڈ۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم نہ تو صدر صاحب سے کوئی بات کر سکتے ہیں اور نہ ہی جنرل صاحب سے یہ سوال ہو سکتا ہے۔ ویسے صدر صاحب کا خدشہ اپنی جگہ درست ہے۔ یہ لیبارٹری بے حد قیمتی ہے اور اس کی تباہی سے اسرائیل کی واقعی کمر ٹوٹ جائے گی"...... میجر جانسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارے رینکس ایسے نہیں ہیں کہ ہم انکار کر سکیں یا وضاحت طلب کر سکیں لیکن بہرحال ہمیں ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ہو گا"...... جیکارڈ نے کہا۔

"وہ ماہرین کی ٹیم ہے۔ ایجنٹوں کی نہیں کہ اسلحہ سے لیس ہو گی۔ زیادہ سے زیادہ ان کے پاس چیکنگ مشینری ہو گی اور بس"۔ میجر جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہمیں ہوشیار رہنا پڑے گا"...... جیکارڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں کیا حرج ہے"...... میجر جانسن نے کہا اور جیکارڈ اٹھا اور سر ہلاتا ہوا واپس دروازے کی طرف مڑ گیا اور میجر جانسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے اب واقعی یہ احساس ہو رہا تھا کہ اس کی یہ ڈیوٹی انتہائی بور ہے لیکن ظاہر ہے وہ سوائے احساس کرنے کے اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔

"مجھے پہلے خود انتظامات کو چیک کر لینا چاہئے اور اگر کہیں کوئی کمی ہے تو اسے دور کر دینا چاہئے۔ ٹیم کسی بھی وقت آ سکتی ہے"۔ میجر جانسن نے اچانک چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔



"عمران صاحب۔ کیا آپ کا یہ پلان کامیاب ہو جائے گا"۔ صفدر نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ دونوں ایک کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر موجود تھا۔ یہ تینوں ہی ایکریمی میک اپ میں تھے اور عمران کی آنکھوں میں بڑے فریم والی نظر کی عینک موجود تھی اور چہرے کے تاثرات سے وہ خشک مزاج قسم کا آدمی نظر آ رہا تھا۔

"آج تک تو کامیاب نہیں ہو سکا لیکن بہرحال امید پر دنیا قائم ہے اور وہ ہمارے ایک شاعر نے بھی یہی کہا ہے کہ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ۔ مطلب ہے کہ شجر سے بہرحال پیوستہ رہنا ضروری ہے ورنہ امید بہار سرے سے رکھنی ہی نہیں چاہئے۔ اس لئے میں بھی شجر سے پیوستہ ہوں۔ اب دیکھو کب بہار کی امید پوری

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ہوتی ہے"....... عمران نے جب بولنا شروع کیا تو وہ مسلسل بولتا ہی چلا گیا۔

"کس شجر سے آپ پیوستہ ہیں"....... صفدر نے بھی شاید لطف لیتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ شجر بے حد جاندار اور طاقتور ہے البتہ بہار نہ آنے کی وجہ سے بے چارہ ٹنڈ منڈ سا نظر آ رہا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شجر کا نام کیا ہے"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے جیسے کیکر، ببول۔ شیشم وغیرہ نام ہوتے ہیں ایسا نام"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"جیسا بھی نام ہو۔ بہرحال ہر شجر کا کوئی نہ کوئی نام تو ہوتا ہی ہے"....... صفدر نے کہا۔

"شجر تو ایشیائی ہے لیکن نام انگریزی ہے۔ ڈیشنگ ایجنٹ۔ اب بھلا تم خود سوچو کہ ایشیائی شجر کا انگریزی نام کیسے ہو سکتا ہے لیکن بہرحال ہے"....... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں سمجھ تو پہلے ہی گیا تھا لیکن میں چاہتا تھا کہ آپ میرے خیال کی تصدیق کر دیں"....... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں اگر شجر ہوں تو تم حجر ہو اور حجر پر کبھی بہار نہیں آیا کرتی"....... تنویر نے اس بار غصہ کھانے کی بجائے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ عمران کے لبوں پر



بھی مسکراہٹ تھی۔

"حجر۔ یعنی پتھر۔ کیا واقعی یہ لفظ تم نے کہا ہے"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں۔ کیا یہ کوئی مشکل لفظ ہے۔ عام سا لفظ ہے"۔ تنویر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کمال ہے۔ عمران صاحب کے تم پر طنز کے باوجود تم غصے میں نہیں آئے اور اس کے ساتھ ساتھ باقاعدہ شاعری کے انداز میں تم نے جواب بھی دیا ہے۔ شجر اور حجر دونوں کا قافیہ بھی ایک ہے اور واقعی شجر پر تو بہار آ سکتی ہے لیکن حجر پر نہیں۔ حیرت ہے۔ کیا آج سورج مشرق کی بجائے مغرب سے تو طلوع نہیں ہو گیا"....... صفدر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تمہیں یاد نہیں۔ میں نے خاص طور پر کہا تھا کہ اس پلان کے دوران وہ اپنے غصے اور ذہن کو کنٹرول میں رکھے گا اور اس نے اس بات کا کامیاب مظاہرہ کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ میں چیک بھی یہی کرنا چاہتا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ اس نے واقعی اپنے اعصاب اور ذہن کو کامیابی سے کنٹرول کیا ہے"....... عمران نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ واقعی حیرت ہے۔ بہرحال وہ اصل بات تو وہیں رہ گئی۔ آپ نے بڑا حیرت انگیز پلان بنایا ہے کہ ماہرین چیکنگ کے لئے جا رہے ہیں اور آپ کے مطابق وہاں ہمارا باقاعدہ استقبال کیا جائے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



گا اور پھر ہمیں انتظامات دکھائے جائیں گے۔ یہ سب کیسے ممکن ہو گا۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آرہی"....... صفدر نے کہا۔

"جی پی فائیو کے حملے کے بعد ہم سب نیشنل پارک میں اکٹھے ہوئے تھے اور پھر میں نے وہیں سے براہ راست اے اے کو فون کر کے ایک اور کوٹھی کا بندوبست کیا تھا"....... عمران نے بولنا شروع کیا۔

"مجھے معلوم ہے۔ آپ پلان کے بارے میں بتائیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں سمجھا کہ شاید لوگوں کی طرح واقعات سنانے پڑیں گے یعنی شروع سے"....... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لوگوں کا کیا مطلب"....... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمارے ملک کے رہنے والے عام لوگ واقعی بڑے بھولے بھالے اور سادہ لوح ہوتے ہیں۔ وہ جب کسی کو آج کی بات بتانا چاہتے ہیں تو وہ اپنے دادا سے بات کا آغاز کرتے ہیں اور پھر آج پر آکر ختم کرتے ہیں۔ اس کے بغیر ان کی تسلی نہیں ہوتی"....... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ بہر حال آپ پلان کے بارے میں بتا رہے تھے"۔ صفدر نے کہا۔

"اب تم خود بتاؤ کہ میں کہاں سے بتانا شروع کروں ورنہ تم پھر کہہ دو گے کہ یہ تو مجھے معلوم ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے



کہا۔

"آپ ہم سب کو کوٹھی پر چھوڑ کر اور میک اپ کر کے چلے گئے تھے۔ اس کے بعد آپ کی واپسی چار گھنٹوں بعد ہوئی تھی۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں یہ پلان بتایا اور ہم سب روانہ ہوئے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ آپ نے یہ سارا پلان ان چار گھنٹوں میں بنایا ہو گا۔ اس بارے میں بتا دیں"....... صفدر نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے پوچھنے کی۔ جب کام شروع ہو گا تو خود بخود پتہ چل جائے گا کہ پلان کامیاب ہوتا ہے یا نہیں"....... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ اس قدر حیرت انگیز بات ہے کہ میرے ذہن میں واقعی اس بارے میں بے حد خلش موجود ہے کیونکہ ہم ایک لحاظ سے اصل مشن مکمل کرنے جا رہے ہیں"....... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کاش میں تنویر کی طرح تمہیں بھی ہدایت دے دیتا کہ تم نے کوئی سوال نہیں کرنا اور میں اس وقت اطمینان سے آنکھیں بند کئے آرام کر رہا ہوتا۔ تم تو اس طرح تابڑ توڑ سوال شروع کر دیتے ہو جیسے میں ملزم ہوں اور عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"جو مرضی آئے سمجھ لیں۔ بہر حال تفصیل ضرور بتائیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان فیکٹریز میں گھسنے سے میرا مطلب تنویر کی طرح ڈائریکٹ

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ایکشن کے ذریعے گھسنا نہیں بلکہ اس انداز میں کہ وہاں کے حفاظتی انتظامات بھی قائم رہیں اور ہم بھی وہاں اطمینان سے گھوم پھر سکیں تاکہ وہاں کے ماحول کو دیکھ کر کام کو آگے بڑھایا جاسکے۔ باہر سے کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا اس لئے میں نے ان چار گھنٹوں میں بے پناہ کام کیا ہے۔ خصوصی آدمیوں کے ذریعے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو اس کی رہائش گاہ پر جاکر پریذیڈنٹ کے سپیشل میسنجر کے روپ میں ملا۔ ملٹری انٹیلی جنس کا چیف جنرل رابن ہے۔ اس سے تفصیلی بات ہوئی کیونکہ وہ واقعی یہ سمجھ رہا تھا کہ مجھے پریذیڈنٹ نے اس مقصد کے لئے بھیجا ہے۔ اس نے پریذیڈنٹ کے ملٹری سیکرٹری کو فون کر کے میرے بارے میں تصدیق بھی کر لی تھی"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تصدیق کر لی تھی۔ وہ کیسے۔ تصدیق کیسے ہو سکتی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری کا خصوصی نمبر پریذیڈنٹ ہاؤس کی فون ایکس چینج میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ ایسا اکثر غیر معمولی انداز میں کیا جاتا ہے اور اس نمبر پر ادا ایف گروپ کا آدمی موجود تھا جو پہلے سے ملٹری سیکرٹری کی آواز نقل کر سکتا تھا اور اکثر اس آواز میں وہ تنظیم کے لئے کام کافی آسان کر دیا کرتا تھا۔ بہر حال تصدیق اس آدمی نے کی اور جنرل رابن مطمئن ہو گیا۔ پھر جنرل رابن سے معلوم ہوا کہ پاور



اسکواڈ میں سارا عملہ ملٹری انٹیلی جنس سے لیا گیا تھا اور بڑی فیکٹری میں چیف سیکورٹی آفیسر میجر جانسن ہے جسے کرنل ٹارگ سے پہلے میجر وکٹر نے وہاں تعینات کر دیا تھا۔ وہ بے حد تیز اور ہوشیار آدمی ہے اور اب کرنل ٹارگ کی ہلاکت پر صدر صاحب کے حکم پر میجر جیکارڈ کو جو پاور اسکواڈ کے سپیشل سیکشن کا انچارج تھا اس کے گروپ سمیت وہاں چھوٹی فیکٹری میں تعینات کر دیا گیا ہے لیکن جنرل رابن کو وہاں کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل کا کوئی علم نہ تھا۔ البتہ اس سے میجر جانسن کے خصوصی فون کا علم ہو گیا۔ اس کے بعد میں وہاں سے آگیا۔ مجھے معلوم ہے کہ جنرل رابن چونکہ ملٹری سیکرٹری سے تصدیق کر کے مطمئن ہو چکا ہے اور اس نے کوئی ایسی بات بھی بظاہر نہ بتائی تھی جو سیکورٹی کے تحت آتی ہو اس لئے وہ مطمئن رہے گا اور مزید پوچھ گچھ نہ کرے گا۔ اس کے بعد باہر سے میں نے میجر جانسن کو فون کیا اور جنرل رابن کی آواز اور لہجے میں اسے بتایا کہ صدر صاحب کے ذہن میں خدشات ہیں اس لئے انہوں نے حفاظتی انتظامات چیک کرنے کے لئے ایکریمیا سے ماہرین کی ٹیم کال کی ہے جن کی تعداد اور نام میں نے بتا دیئے اور میجر جانسن کو کہہ دیا تھا کہ ٹیم کو حفاظتی انتظامات چیک کرا دیئے جائیں تاکہ یہ صدر کو رپورٹ دے سکیں اور اس کے نتیجے میں اب یہ ٹیم اس کار میں بھی وہاں جا رہی ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ میجر جانسن اس کی تصدیق کرے۔ وہ

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



دوبارہ جنرل رابن کو بھی فون کر سکتا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس سے بھی اس کی تصدیق کر سکتا ہے کیونکہ ان سخت حالات میں کسی ٹیم کا وہاں جانا انتہائی مشکوک معاملہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کر تو سکتا ہے لیکن وہ ایسا کرے گا نہیں۔ مجھے اس بات کا یقین ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... صفدر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ میجر کا رینک جنرل اور پریذیڈنٹ کے مقابلے میں بہت چھوٹا رینک ہے اور وہ ملٹری انٹیلی جنس کا آدمی ہے۔ سیکرٹ سروس کا نہیں اور ملٹری کی تربیت میں رینکس کا سب سے زیادہ خیال رکھا جاتا ہے اور اگر کر بھی لے گا تو کیا ہو گا۔ جنرل رابن نے تو اس سے خود ہی بات کی ہے اس لئے اس سے تصدیق کا خیال تو ایسی صورت میں آسکتا ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات ہو کہ میں جنرل رابن کی جگہ بات کر رہا ہوں۔ میں نے جنرل رابن کو کسی طرح کور کر لیا ہے۔ چونکہ ایسا خیال اس کے ذہن میں نہیں آسکتا اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملٹری سیکرٹری سے تصدیق کرے گا اور وہاں آدمی موجود ہے"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی پلاننگ نہیں کرتے بلکہ ذہنی شطرنج کھیلتے ہیں کہ سارے خانے اور ساری متوقع چالیں آپ کے ذہن میں پہلے سے موجود ہوتی ہیں"...... صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے



ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے یہ شطرنج اکیلے کھیلنی پڑتی ہے۔ اب کیا کروں۔ مجبوری ہے۔ ٹنڈ منڈ شجروں سے تو امید نہیں ہے کہ وہ شطرنج کھیل سکیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مجھے بھی تنویر کے ساتھ شامل کر لیا ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شکر کرو اس نے تمہیں میرے ساتھ شامل کیا ہے اپنے ساتھ نہیں۔ ورنہ تم بھی شجر کی بجائے شیطان کہلاتے"...... تنویر نے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"کمال ہے عمران صاحب۔ کیا آپ نے تنویر کو ہدایت دینے کے ساتھ ساتھ کوئی دوا کھلادی ہے یا اس کا ذہن کنٹرول میں کر لیا ہے۔ مجھے اس سے ایسے شاعرانہ اور اطمینان بھرے جواب کی توقع ہی نہ تھی۔ یہ تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے اصل تنویر کی بجائے نقلی تنویر ہو۔ واہ شجر اور شیطان۔ شجر بھی حرف ش سے شروع ہوتا ہے اور شیطان بھی۔ واہ"...... صفدر نے کہا تو اس بار تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ واہ۔ واہ۔ تم اپنے لئے کر سکتے ہو کیونکہ یہ بات کم از کم میرے ذہن میں نہ تھی"...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار عمران بھی اس کی بات پر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کیا صرف ناموں سے وہ مطمئن ہو جائیں گے یا کوئی اور نشانی بھی آپ نے بتائی ہے"...... صفدر نے کہا۔

www.paksociety.com

" صدر صاحب کے ذاتی دستخطوں سے جاری کارڈ جس پر مہر نہیں ہو گی اور یہی اس کی خاص نشانی ہو گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" اب تو مجھے بھی تنویر کی طرح آپ کو ذہنی شیطان کہنا پڑے گا۔ حیرت ہے۔ چونکہ مہر فوری طور پر نہ بن سکتی تھی اور نہ لگ سکتی تھی اس لئے مہر کی عدم موجودگی کو ہی خاص نشانی قرار دے دیا گیا۔ بہت خوب۔ لیکن کیا آپ کو صدر کے ذاتی دستخطوں کے بارے میں علم تھا"....... صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اگر میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے لئے تعلیم بالغاں کا ایک سنٹر کھول لوں تو آغا سلیمان پاشا کے ادھار کا خاصا بڑا حصہ چکایا جا سکتا ہے۔ اب ساری باتیں میں ہی بتاؤں گا۔ کچھ تم بھی سوچ لو۔ میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے کہ میجر جانسن اور میجر جیکارڈ بہت چھوٹے رینکس کے افسران ہیں۔ کیا وہ جانتے ہوں گے کہ ملک کے صدر کے دستخط کیسے ہیں اور دستخط بھی سرکاری نہیں ذاتی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہمیں وہاں ہوشیار رہنا ہو گا"....... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

" ظاہر ہے۔ لیکن آپ نے واقعی بہت حیرت انگیز ذہانت کا مظاہرہ

SCANNED BY JAMSHED



کیا ہے"....... صفدر نے کہا۔

" میجر جانسن اور میجر جیکارڈ دونوں بہرحال انٹیلی جنس کے آدمی ہیں اس لئے ان کے ذہنوں میں بھی یہ خدشات بہرحال موجود ہوں گے جو تمہارے ذہن میں ابھرے ہیں۔ گو وہ اس کی چیکنگ نہ کر سکیں گے لیکن خود وہ بے حد محتاط اور ہوشیار ہوں گے اس لئے ہمیں وہاں ہر معاملے کو آسان نہیں سمجھنا۔ ہم نے وہاں اس انداز میں کام کرنا ہے کہ پہلے تو تمام سائنسی حفاظتی انتظامات کا جائزہ لینا ہے۔ اس کے بعد وہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ اس طرح کرنا ہے کہ باہر کسی کو علم نہ ہو سکے۔ البتہ اس میجر جانسن کو زندہ رکھنا ہے۔ اس سے راستہ اور لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور پھر آگے کام کرنا ہے"....... عمران نے کہا۔

" لیکن میرا خیال ہے کہ آپ نے اسلحہ تو ساتھ نہیں رکھا۔ کیا آپ وہاں سے اسلحہ حاصل کریں گے"....... صفدر نے کہا۔

" ماہرین کا اسلحہ سے کیا تعلق۔ صرف چیکنگ مشینری ہمارے پاس ہے اور سب سے پہلے ہماری یہ چیکنگ ہو گی کہ کیا ہمارے پاس اسلحہ تو نہیں ہے یا اس مشینری میں تو اسلحہ موجود نہیں ہے۔ پھر ہمارے میک اپ چیک ہوں گے۔ اس کے بعد آگے بات بڑھے گی اس لئے اسلحہ ساتھ رکھنے کا مطلب تو پلاننگ کو پہلے مرحلے میں ناکام بنا دینا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہمارے ساتھی جو پارک میں اس دوران موجود رہیں گے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



انہیں کیسے کال کیا جائے گا اور کب"...... صفدر نے کہا۔

" ضرورت پڑی تو انہیں کال کیا جائے گا۔ سپیشل کاشن کی مدد سے۔ ضرورت نہ پڑی تو کال نہیں کیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اگر یہ انٹرویو ختم ہو گیا ہو تو میں کچھ دیر آرام کر لوں تاکہ تم یہ فیصلہ کر سکو کہ مجھے نوکری بھی مل سکتی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" آپ کو نوکری دینے کا مطلب ہے کہ باقی عملہ فارغ ہو جائے"۔ صفدر نے کہا تو اس بار عمران اس کے خوبصورت اور گہرے فقرے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں نوکری کی بات نہیں کی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ صفدر نے عمران کی موجودگی میں سروس کے باقی ارکان کے کام نہ کر سکنے کو سامنے رکھ کر یہ بات کی ہے اور اس بار صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہم پل تک پہنچنے والے ہیں"...... اچانک تنویر نے کہا۔

" تم نے کار بڑی فیکٹری کے گیٹ کے سامنے روکنی ہے۔ میجر جانسن وہیں ہو گا"...... عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر بند کے اوپر موجود پل کراس کر کے کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی بڑی فیکٹری کی دیوار شروع



ہوئی تنویر نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے گیٹ کے سامنے روک دیا۔ اسی لمحے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک مسلح آدمی جس کے جسم پر باقاعدہ سیکورٹی یونیفارم تھی تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔

" میجر جانسن چیف سیکورٹی آفیسر صاحب سے کہو کہ ایکریمین ماہرین پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے تنویر کے بولنے سے پہلے کھڑکی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ایک منٹ"...... آنے والے نے چونک کر کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو تنویر نے کار موڑی اور اسے اندر لے گیا۔ گیٹ کے ساتھ ہی ایک بڑا سا برآمدہ تھا جس کے پیچھے دو کمرے تھے اور ایک سائیڈ پر راہداری تھی۔ برآمدے میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ تنویر نے کار ایک طرف کر کے روک دی اور وہ تینوں نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے اندرونی کمرے سے ایک آدمی باہر آیا۔

" میرا نام میجر جانسن ہے اور میں یہاں چیف سیکورٹی آفیسر ہوں"...... آنے والے نے بڑے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے جان گروز کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں نکولس جرمی اور منگاف"...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں جواب دیا اور پھر نے میجر جانسن سے ہاتھ ملایا۔ عمران کے بعد تنویر اور پھر صفدر

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



نے بھی مصافحہ کیا۔

"آیئے اندر تشریف لے آیئے"...... میجر جانسن نے کہا اور واپس مڑ گیا اور پھر وہ سائیڈ والے کمرے میں داخل ہو گئے جسے واقعی آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تشریف رکھیں"...... میجر جانسن نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"سوری میجر۔ ہم ڈیوٹی پر ہیں اور ڈیوٹی کے دوران ہم صرف ڈیوٹی ہی دیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا ایکریمیا میں کس ایجنسی سے تعلق ہے"...... میجر جانسن نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا میں ایک علیحدہ ادارہ ہے جسے سیفٹی سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس سیفٹی سیکشن کے تحت حکومتی اداروں اور لیبارٹریوں کے حفاظتی انتظامات کئے جاتے ہیں اور چیک کئے جاتے ہیں۔ ہمارا تعلق اس کے چیکنگ شعبے سے ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس شناختی کارڈ تو ہوں گے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ ہم نے آپ کو باقاعدہ کارڈز دکھانے ہیں۔ یہ لیجئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کوٹ کی



اندرونی جیب سے اس نے تین سرخ رنگ کے کارڈ نکال کر میجر جانسن کے سامنے رکھ دیئے۔ یہ کارڈ سادہ تھے البتہ ان کے درمیان قلم سے دستخط کئے گئے تھے اور بس۔ میجر جانسن نے ایک کارڈ اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ کس کے دستخط ہیں جناب"...... میجر جانسن نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کرتے ہوئے کہا حالانکہ اس کی یہ حیرت صاف مصنوعی نظر آ رہی تھی۔

"جناب صدر اسرائیل کے۔ انہوں نے ہمارے سامنے دستخط کئے تھے۔ ہم نے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ کارڈ پریذیڈنٹ ہاؤس کے پرنٹڈ استعمال کریں اور نیچے مہر لگا دیں لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں۔ یہی اصل شناخت ہو گی اس لئے ہم خاموش ہو گئے۔ اگر آپ کو ان پر کوئی شک ہے تو آپ بے شک چیف آف ملٹری انٹیلی جنس جنرل رابن یا براہ راست صدر صاحب سے پوچھ لیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"جنرل صاحب سے آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی"...... میجر جانسن نے کارڈز اٹھا کر میز کی دراز میں رکھتے ہوئے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں۔ انہیں وہاں کال کیا گیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا آپ ان کا حلیہ بتا سکتے ہیں"...... میجر جانسن نے کہا۔

"حلیہ۔ کیوں آپ نے انہیں نہیں دیکھا ہوا۔ جبکہ جنرل صاحب

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



تو بتا رہے تھے کہ آپ کا تعلق ان کے محکمے سے ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں کنفرم ہونا چاہتا ہوں"...... میجر جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جنرل رابن کا حلیہ بتا دیا تو میجر جانسن کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار نارمل ہو گیا۔ شاید اسے یقین آگیا تھا کہ معاملات واقعی مشکوک نہیں ہیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک سیکورٹی آفیسر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جو اس نے میجر جانسن کے سامنے رکھ دیا اور عمران کاغذ کی ساخت اور اس پر موجود پرنٹنگ دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ سیکورٹی کمپیوٹر کی ریڈنگ ہے لازماً اس کمرے میں ان کی اور باہر کار کی چیکنگ مشینی طور پر کی گئی ہو گی اور اس کی رپورٹ کمپیوٹر نے دی ہے لیکن وہ مطمئن تھا کہ رپورٹ مثبت ہی آئی ہو گی کیونکہ واقعی ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہ تھا اور میک اپ بھی سپیشل تھا اس لئے وہ چیک نہ ہو سکتے تھے۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"...... میجر جانسن نے کہا اور کاغذ واپس اس آدمی کی طرف بڑھا دیا اور وہ آدمی کاغذ لے کر واپس چلا گیا۔

"آپ نے یہاں کیا چیک کرنا ہے"...... میجر جانسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سائنسی حفاظتی انتظامات۔ ہماری کار میں ایسی حفاظتی مشین



موجود ہے جو اس ٹائپ کی مشینری کی چیکنگ کر سکتی ہے۔ اس کے بعد ہم نے رپورٹ صدر صاحب کو دینی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا آپ صرف سائنسی انتظامات چیک کریں گیا یا مزید چیکنگ بھی کریں گے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"صرف سیکورٹی آفیسرز کی تعیناتی، ان کی تعداد، ان کے کام کرنے کا انداز۔ یہ سب کچھ ساتھ ہی چیک ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا آپ کو اس بات پر حیرت نہیں ہو رہی کہ یہ ایک وڈ فیکٹری ہے جس میں دفاعی اداروں کے لئے فرنیچر تیار کیا جاتا ہے اور پھر اس میں ایسے حفاظتی انتظامات اور پھر آپ جیسے ماہرین کو خصوصی طور پر ایکریمیا سے طلب کرنا اور چیکنگ کرانا۔ کیا یہ سب کچھ آپ کو عجیب نہیں لگ رہا"...... میجر جانسن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے واقعی یہ بات دلچسپ لگی تھی اور میں نے اس بارے میں صدر صاحب سے بات کی تھی۔ صدر صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ حفاظتی سسٹم ریہرسل کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔ اگر یہ کامیاب رہتا ہے تو پھر اس سسٹم کو اسرائیل کی اہم دفاعی لیبارٹریوں اور اداروں پر استعمال کیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔ ظاہر ہے اس نے جان بوجھ کر لیبارٹری کی بات نہ کی تھی کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ میجر جانسن یہی بات معلوم کرنا چاہتا تھا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تو آئیے۔ میں آپ کو مشینری دکھاتا ہوں"۔ میجر جانسن نے اب پوری طرح مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کا انٹرویو ختم ہو گیا ہے اس لئے اب ہمارا انٹرویو شروع ہو گا۔ تشریف رکھیں"...... عمران نے کہا تو میجر جانسن بے اختیار چونک پڑا۔

"انٹرویو۔ کیا مطلب"...... میجر جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ آپ کے سوالات ختم ہو گئے ہیں اب ہمارے سوالات کا آپ جواب دیں۔ مجھے تفصیل سے بتائیں کہ یہاں کتنے آدمی کہاں کہاں کام کرتے ہیں۔ کتنے سیکورٹی آفیسر ہیں اور کہاں کہاں ڈیوٹی دے رہے ہیں اور ان کے پاس کس کس قسم کا اسلحہ ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں"...... میجر جانسن نے کہا اور اس نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ عمران نے مختلف سوال کئے۔

"اوکے۔ اب آپ مشینری کی تفصیل بتا دیں۔ ویسے اگر آپ کے پاس یہاں کا نقشہ ہو تو زیادہ بہتر ہے"...... عمران نے کہا اور میجر جانسن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ اس کے ساتھی تو پہلے ہی خاموش تھے۔

"ینوئل سیکورٹی کا نظام تو بے داغ اور ماہرانہ ہے۔ کیوں



پیٹر"...... عمران نے مڑ کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں مسٹر جان۔ واقعی۔ البتہ میرا خیال ہے سیکورٹی آفیسران کی تعداد قدرے کم ہے۔ اسے بڑھا دیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا"۔ صفدر نے ایکریمی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کی گفتگو چیک ہو رہی ہے اس لئے عمران نے یہ بات کی ہے۔

"نہیں۔ اتنے افراد کافی ہیں۔ یہ خاصے تربیت یافتہ لوگ ہیں"...... اس بار تنویر نے بھی ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس بار عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر جانسن اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا۔

"یہ میجر جیکارڈ ہیں۔ ساتھ والی چھوٹی فیکٹری کے سیکورٹی چیف"...... میجر جانسن نے ساتھ آنے والے نوجوان کا تعارف کرایا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تعارف کا راؤنڈ شروع ہو گیا۔

"ہم نے یہاں سے فارغ ہو کر آپ کے ہاں آنا تھا۔ بہرحال اچھا ہوا کہ آپ خود ہی تشریف لے آئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیکارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن وہ بولا نہیں۔

"یہ دیکھئے۔ یہ اس فیکٹری کا نقشہ ہے"...... میجر جانسن نے ہاتھ میں موجود نقشے کو درمیانی میز پر پھیلاتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اس پر جھک گئے اور پھر میجر جانسن نے تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کہاں کہاں کس کس قسم کی مشینری نصب ہے۔

www.paksociety.com

"ویری گڈ۔ فول پروف انتظامات ہیں۔ ویری گڈ۔ لیکن اگر یہ مشینری آن ہے تو پھر اب تک ہماری بھی چیکنگ ہو چکی ہو گی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ کاغذ جو میرا آدمی لایا تھا وہ چیکنگ رپورٹ ہی تھی"...... میجر جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ کاغذ۔ مجھے دکھائیں تاکہ ہمیں چیکنگ کمپیوٹر کی کارکردگی اور رینج کا درست اندازہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... میجر جانسن نے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے اپنے آدمی کو چیکنگ رپورٹ لانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میجر جیکارڈ۔ کیا آپ کی فیکٹری میں بھی ایسی ہی مشینری ہے یا اس سے مختلف ہے"...... عمران نے اس بار میجر جیکارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی ہے"...... میجر جیکارڈ نے جواب دیا۔

"اوہ گڈ۔ پھر تو ہمیں وہاں جانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ گڈ شو۔ باقی آپ وہاں کی مینوئل سیکورٹی کی تفصیل یہیں بیٹھے بتا دیں"...... عمران نے کہا تو جیکارڈ کا مسلسل ستا ہوا چہرہ کافی حد تک نارمل ہو گیا۔

"میں ابھی نقشہ لے آتا ہوں۔ ویسے مینوئل سیکورٹی تو یہاں سے مختلف ہے لیکن مشینری وہاں بھی وہی نصب ہے جو یہاں ہے"۔ میجر

SCANNED BY JAMSHED



جیکارڈ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک باوردی آدمی وہی رپورٹ اٹھائے اندر داخل ہوا جو اس سے پہلے وہ میجر جانسن کو دکھا چکا تھا۔ میجر جانسن نے اس سے وہ رپورٹ لے کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کاغذ لے کر اسے غور سے دیکھا۔

"اس رپورٹ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا چیکنگ کمپیوٹر سی ٹائپ ہے حالانکہ میرا خیال تھا کہ یہاں اے یا زیادہ سے زیادہ بی ٹائپ کمپیوٹر استعمال ہو رہا ہو گا۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... عمران نے کاغذ واپس میجر جانسن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہاں اے یا بی کی کیا ضرورت ہے"...... میجر جانسن نے کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد میجر جیکارڈ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نقشہ تھا اور پھر اس نے نقشہ کھول کر درمیانی میز پر پھیلا دیا اور پھر عمران کو اس نے چھوٹی فیکٹری کی مینوئل سیکورٹی اور مشین سیکشن کے بارے میں تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

"ٹھیک ہے۔ اب آپ کے ہاں چیکنگ کی ضرورت نہیں رہی۔ مینوئل سیکورٹی کا ہمیں علم ہو چکا ہے۔ مشینری وہی وہاں نصب ہے جو یہاں ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی اور میجر جانسن اور میجر جیکارڈ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"میجر جانسن ۔ آپ ہمیں مشینری چیک کرا دیں تا کہ ہم واپس جا سکیں" ....... عمران نے کہا۔

"اوکے ۔ آئیے" ....... میجر جانسن نے کہا۔

"میں اب فارغ ہوں یا آپ نے مزید کچھ پوچھنا ہے" ....... میجر جیکارڈ نے کہا۔

"اوکے میجر جیکارڈ۔ آپ ہماری طرف سے فارغ ہیں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میجر جانسن اور ہمارے ساتھ مشینری کا راؤنڈ لگا لیں" ....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے اپنے سپاٹ پر جانا ہے" ....... میجر جیکارڈ نے مزید مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی" ....... عمران نے کہا تو میجر جیکارڈ عمران اور اس کے ساتھیوں سے باقاعدہ مصافحہ کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر عمران اپنے ساتھیوں اور میجر جانسن سمیت اس کمرے سے منسلک برآمدے سے ہوتا ہوا باہر آ گیا جہاں ایک طرف ان کی کار موجود تھی۔

"پیٹر۔ کار سے چیکنگ مشینری نکال لاؤ" ....... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا اور پھر انہوں نے واقعی اس پوری وڈ فیکٹری کا تفصیلی راؤنڈ لگایا۔ عمران چیکنگ مشینری کے ساتھ ارد گرد حفاظتی مشینوں کو چیک کرتا رہا اور نوٹ بک میں چیکنگ کے بارے میں نوٹس بھی لکھتا رہا۔ عمران نے دیکھا



وہاں کام نہیں ہو رہا تھا البتہ وہاں تقریباً دو بڑے ہال تھے جن میں نیچر بنانے کی مشینری موجود تھی۔

"کیا بات ہے کام بند ہے" ....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آج یہاں چھٹی ہے" ....... میجر جانسن نے مختصر سا ب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ے کمرے میں پہنچے جہاں ایک علیحدہ چھوٹی سی مشین نصب تھی اور کے سامنے دو آدمی موجود تھے۔ ان میں سے ایک وہ تھا جو کمپیوٹر رٹ لے کر آیا تھا۔ یہ مشین کمپیوٹر کنٹرولنگ مشین تھی۔

"اس کمرے میں کسی قسم کا حفاظتی نظام موجود ہی نہیں۔ اس کی ....... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں سوائے ہمارے سیکورٹی ڈ کے اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا اور پھر یہ سب سے آخر میں ہے لئے یہاں تک ویسے بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا" ....... میجر جانسن کہا۔

"نکولس اور پیٹر۔ تم دونوں نے ساری صورت حال بغور چیک ہے" ....... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس چیف" ....... دونوں نے جواب دیا۔

"تو اب میرا خیال ہے کہ رپورٹ کی تیاری کا آغاز یہیں سے ہی جائے تا کہ میجر جانسن بھی دستخط کر سکیں" ....... عمران نے اتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"ہاں۔ زیادہ بہتر رہے گا"....... ان دونوں نے جواب دیا۔

"کیا آپ یہاں ساری رپورٹ تیار کریں گے"....... میجر جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس میں دیر بھی تو نہیں لگنی۔ صرف ایک بازو گھمانا پڑے گا اور بس"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بازو گھمانا۔ کیا مطلب"....... میجر جانسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور میجر جانسن کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی بھرپور ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا جبکہ تنویر اور صفدر دونوں بھوکے عقابوں کی طرح مشین کے سامنے موجود دونوں افراد پر ٹوٹ پڑے اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں بغیر کوئی آواز نکالے گردنیں تڑوا کر ختم ہو چکے تھے جبکہ عمران نے میجر جانسن کے اٹھنے سے قبل ہی اس کی کنپٹی پر لات جما دی تھی اور دوسری ضرب کے بعد میجر جانسن کے جسم سے حرکت بھی مفقود ہو چکی تھی اور وہ اب فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ اطمینان بھرے انداز میں پیچھے ہٹ گیا۔

"میں نے اسے بلائنڈ کر دیا ہے ورنہ معمولی سی بھی خلاف معمول حرکت پر سائرن بج اٹھتا اور فائرنگ بھی شروع ہو جاتی۔ اب اس



فیکٹری میں جو کچھ بھی ہو گا کمپیوٹر اسے چیک نہ کر سکے گا"....... عمران نے کہا۔

"یہاں آٹھ افراد موجود ہیں اور ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"میجر جانسن کے آفس کی ایک الماری میں اسلحہ موجود ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم نے اس انداز میں کام کرنا ہے کہ ساتھ والی فیکٹری تک آواز نہ جا سکے"....... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ میجر جانسن کہیں ہوش میں نہ آجائے"....... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ دو تین گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آ سکتا"....... عمران نے مڑے بغیر کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے سے نکل کر راہداری میں سے گزرتے ہوئے میجر جانسن کے آفس میں پہنچ گئے۔ عمران نے الماری کھولی۔ اس میں عام اسلحہ کے ساتھ ساتھ نیچے والے خانے میں سائیلنسر لگا اسلحہ بھی موجود تھا۔ عمران نے مشین پسٹل اٹھائے۔ ان کے میگزین چیک کئے اور پھر میگزین بھی اٹھا کر اس نے اپنی جیب میں ڈالا اور اپنے ساتھیوں میں بھی تقسیم کر دیا۔

"چلو۔ اب ہم یہاں موجود چھ افراد کا خاتمہ کریں۔ پھر گارڈ روم جا کر باقی کارروائی کریں گے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چھ سیکورٹی آفیسرز ہاتھوں میں

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



مشین گنیں اٹھائے سائیڈ کی پہلی راہداری کے اختتام پر موجود
برآمدے میں کھڑے تھے۔ اس برآمدے کے بعد صحن تھا اور آخر میں
پھاٹک کے قریب گارڈ روم تھا جبکہ باہر چار مسلح افراد بھی موجود تھے
اور اندر دونوں کمروں میں بھی دو دو مسلح آدمی موجود تھے۔

"تم یہاں رکو گے میں اکیلا گارڈ روم میں جاؤں گا۔ جب میں
وہاں فائر کھولوں تو تم نے یہاں فائر کھول دینا ہے"...... عمران نے
کہا۔

"صفدر یہاں رکے گا۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا تاکہ اندرونی
کمروں میں موجود افراد کو بھی ساتھ ہی ختم کر دیا جائے"...... تنویر
نے کہا۔

"نہیں۔ صفدر اکیلا چھ کو ختم نہیں کر سکے گا کیونکہ وہ ایک جگہ
نہیں بلکہ بکھرے ہوئے ہیں اور تربیت یافتہ ہیں۔ میں خود ہی انہیں
سنبھال لوں گا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے اس کی بات کی تائید کر دی۔ پھر عمران نے راہداری کا دروازہ
کھولا اور باہر آ گیا۔ مشین پسٹل اس کی جیب میں تھا۔ برآمدے میں
موجود مسلح افراد نے چونک کر اسے دیکھا۔ ان کے چہروں پر حیرت
تھی۔ شاید اسے اکیلا واپس آتے دیکھ کر وہ حیران ہو رہے تھے۔

"میں نے کار سے ایک ضروری کاغذ اٹھانا ہے"...... عمران نے
ان کے چہروں پر حیرت دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ان میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا



اور سب کے چہرے نارمل ہو گئے۔ ویسے بھی چونکہ یہاں انتہائی سخت
مشینی انتظامات تھے اس لئے انہیں کسی قسم کے خطرے کا کوئی
تصور تک نہ تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔ گارڈ
روم کے دروازے سے چار مسلح افراد کی نظریں بھی عمران پر جمی ہوئی
تھیں۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس
نے ایک کاغذ نکالا اور ڈیش بورڈ بند کر کے اس نے کار کا دروازہ بند
کیا اور پھر کاغذ اٹھائے وہ گارڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ان چاروں مسلح
افراد کے قریب سے گزر کر وہ اندرونی کمروں کی طرف بڑھ گیا اور پھر
اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جب اس نے
اندر والے چاروں افراد کو ایک ہی کمرے میں موجود دیکھا۔ وہ عمران
کو آتا دیکھ کر حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگے۔ عمران نے جیب
میں ہاتھ ڈالا اور پھر دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو کھٹک کھٹک کی
تیز آواز کے ساتھ ہی وہ چاروں یکے بعد دیگرے چیختے ہوئے نیچے گرے
ہی تھے کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے ایک بار
پھر اس نے ٹریگر دبا دیا اور برآمدے میں موجود چاروں مسلح افراد
برآمدے سے آنے والی آوازیں سن کر مڑ ہی رہے تھے کہ چیختے ہوئے
نیچے گرتے چلے گئے۔ اسی لمحے بلڈنگ کی طرف سے بھی چیخنے اور
دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران نے ایک بار پھر فائر کھول دیا
اور پھر چند لمحوں بعد وہ اندر اور باہر موجود آٹھوں افراد کا خاتمہ کر چکا
تھا۔ سامنے بلڈنگ کے برآمدے میں موجود چھ مسلح افراد بھی ختم ہو

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



چکے تھے اور اب صفدر اور تنویر برآمدے میں نکل آئے تھے۔

"یہاں آ جاؤ۔ جلدی کرو"....... عمران نے کہا تو تنویر اور صفدر دوڑتے ہوئے صحن کراس کر کے وہاں پہنچ گئے۔

"چلو اب چھوٹی فیکٹری میں آپریشن کرنا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب وہاں تو کمپیوٹر کام کر رہا ہے۔ پھر"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب چونکہ ادھر سے خطرہ ختم ہو گیا ہے اس لئے وہاں اب ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہو گا۔ جو رپورٹ میجر جیکارڈ نے دی ہے اس کے مطابق چھوٹی فیکٹری میں مشینری کے علاوہ صرف چھ مسلح افراد ہیں اور مشینوں کی تنصیب کے بارے بھی مجھے علم ہو چکا ہے اس لئے وہاں موجود آپریٹر کے ساتھ ساتھ ان مشینوں کا بھی خاتمہ کرنا ہو گا"....... عمران نے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں جیبوں میں موجود سائیلنسر لگے مشین پسٹل پکڑے اس بڑی فیکٹری کے گیٹ سے باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے چھوٹی فیکٹری کے گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔



جولیا اور اس کے سب ساتھی آمان بند کے قریب پارک میں موجود تھے۔ وہ سب پارک میں بنے ہوئے اوپن ایئر کیفے کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دو کاروں میں یہاں پہنچے تھے اور ان کی ان کاروں میں خصوصی اسلحہ کے دو بیگز بھی موجود تھے۔

"اب تک ہمیں کاشن مل جانا چاہئے تھا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ کہیں وہ لوگ وہاں پھنس نہ گئے ہوں"....... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ لیڈر ساتھ ہے اور اس کی موجودگی میں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا"....... جولیا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

"تمہیں لیڈر پر انتہائی مثالی قسم کا اعتماد ہے"....... صالحہ نے

www.paksociety.com

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کی کارکردگی بھی مثالی ہے"...... جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ سب جوس پینے میں مصروف تھے۔

"لیکن بہرحال وہ انسان تو ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"میں نے پہلے بھی تمہیں بتایا تھا کہ وہ انسان نہیں ہے۔ کسی اور سیارے کی مخلوق ہے"...... جولیا نے کہا تو باقی ساتھی جولیا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ تو آپ نے جذباتی حوالے سے کہا تھا"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ اب بات سمجھ چکے تھے۔

"کارکردگی کے حوالے سے بھی ایسا ہی ہے"...... جولیا نے کہا اور اس بار صالحہ بے اختیار ہنس پڑی اور پھر ان کے درمیان دوسری عام باتیں ہوتی رہیں۔ وہ سب چونکہ بے حد چوکنا تھے اس لئے وہ نہ ہی ایک دوسرے کو اصل ناموں سے پکار رہے تھے اور نہ ہی وہ مشن کے بارے میں کوئی بات کر رہے تھے۔ ان کا انداز واقعی ایسا تھا جیسے وہ سیاح ہوں اور یہاں بیٹھے ماحول سے لطف اندوز ہو رہے ہوں کہ اچانک جولیا بات کرتے کرتے چونک پڑی۔ اس کی نظریں اس سائیڈ پر جمی ہوئی تھیں جہاں سے پارکنگ کا راستہ جاتا تھا اور جولیا کے چونکنے پر سب نے چونک کر ادھر دیکھا اور پھر ان سب کے چہروں پر کھچاؤ سا نمودار ہوتا چلا گیا۔

SCANNED BY JAMSHED



"کرنل ڈیوڈ اور یہاں۔ اوہ۔ کہیں ہمارے بارے میں کوئی مخبری تو نہیں ہو گئی"...... صدیقی نے آہستہ سے کہا۔

"دیکھو۔ بہرحال محتاط رہنا"...... جولیا نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ اکیلا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کیفے کی اندرونی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"میں دیکھتی ہوں۔ تم یہیں بیٹھو"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہ بھی کیفے کی اندرونی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمارت کے برآمدے میں کئی فون بوتھ موجود تھے اور کرنل ڈیوڈ ایک فون بوتھ میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کے قریب کا فون بوتھ خالی تھا۔ جولیا تیزی سے اس فون بوتھ میں داخل ہوئی اور اس نے ویسے ہی رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کئے۔ ظاہر ہے بغیر کارڈ کے فون آن نہیں ہو سکتا تھا اس لئے کوئی آواز دوسری طرف سے سوائے مخصوص ٹون کے سنائی نہ دے رہی تھی۔ جولیا کے کان کرنل ڈیوڈ کی طرف لگے ہوئے تھے۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو۔ میں اپنے آدمیوں کے ساتھ آپ کی فیکٹریاں چیک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ آج رات ہی یہاں حملہ کرنے والے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ اپنی عادت کے مطابق اونچے اور تحکمانہ انداز میں بول رہا تھا اور اس کی آواز بخوبی جولیا کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔

"میں جی پی فائیو کا چیف ہوں۔ سمجھے۔ اس لئے میں کسی کا پابند

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



نہیں ہوں۔ میں خود ہی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کو جواب دے دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے دوسری طرف سے بات سن کر غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر ایک جھٹکے سے رکھا اور فون بوتھ سے باہر آگیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے اور اس غصے کی وجہ سے اس نے جولیا کی طرف توجہ ہی نہ دی تھی اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ باہر نکلا اور پھر پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا نے بھی رسیور ہک سے لٹکایا اور باہر آگئی لیکن دوسرے لمحے اس کی جیب میں سے ہلکی ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑی اور واپس فون بوتھ میں داخل ہو گئی۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی۔ سیٹی کی آواز اس ڈبیا سے نکل رہی تھی۔ یہ ریز کاشن تھا لیکن اس سے فکسڈ فریکونسی کے ٹرانسمیٹر کی طرح بات بھی ہو سکتی تھی۔ اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مائیکل کالنگ"...... دوسری طرف سے عمران کی بھاری آواز سنائی دی۔ یہ چونکہ خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس میں ہر بار بٹن دبا کر اور اوور کہہ کر بات کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس۔ مارگریٹ اٹنڈنگ یو"...... جولیا نے آہستہ سے کہا۔

"تم لوگ کہاں ہو اس وقت"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پارک میں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ہم اس وقت اوکے پوزیشن میں ہیں لیکن مجھے خدشہ ہے کہ فائیو



سٹار ہوٹل والے رنگ کریں گے اس لئے تم سب فوراً پہنچو"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ فائیو سٹار کا جنرل مینجر ابھی شاید تمہیں کال کر رہا تھا۔ میں نے اس کی کال سنی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ پھر آجاؤ لیکن کسی تلخی کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کام اطمینان سے ہونا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے بٹن آف کر کے ڈبیا کو واپس جیب میں ڈالا اور پھر تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں وہ فون بوتھ سے باہر آئی۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور خود پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ ویٹر کو چونکہ وہ پہلے ہی پیمنٹ کر چکے تھے اس لئے وہ سب اٹھ کر تیزی سے چلتے ہوئے پارکنگ کی طرف بڑھنے لگے۔ جولیا نے قدم آہستہ رکھے تھے اس لئے وہ سب جلد ہی اس کے پاس پہنچ گئے اور جولیا نے کرنل ڈیوڈ کی کال اور پھر عمران کی کال کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوڈ اپنے گروپ سمیت وہاں پہنچ رہا ہے۔ اسے شاید کوئی اطلاع ملی ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں نے وہاں قبضہ کر لیا ہے اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے وہاں اوپن فائرنگ نہیں کرنی اس لئے اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم نے کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کرنا ہے۔ بے ہوش کر دینے والی

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



گیس کے پسٹل تیار رکھنا"...... جولیانے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب دو کاروں میں سوار تیزی سے فیکٹری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔



عمران اس وقت میجر جانسن کے آفس میں موجود تھا جبکہ صفدر اس بڑی فیکٹری کے گیٹ کے قریب اور تنویر اس چھوٹی فیکٹری کے گیٹ کے قریب موجود تھا۔ میجر جیکارڈ اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ آسانی سے ہو گیا تھا کیونکہ وہ لوگ مطمئن تھے۔ انہیں معمولی سا بھی خدشہ نہ تھا کہ اس طرح بھی یہ لوگ اچانک اندر آ سکتے ہیں اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی سائیلنسر لگے مشین پسٹل کی مدد سے انہیں ہلاک کر دیا۔ گو وہاں موجود کمپیوٹر نے فائرنگ ہوتے ہی سائرن بجایا لیکن یہ سائرن کی آواز عمارت کے اندر تک ہی محدود رہی۔ پھر عمران نے بڑے اطمینان سے عمارت کے اندر جا کر اس کمپیوٹر کو بھی فائرنگ کر کے تباہ کر دیا۔ بہرحال اس آپریشن میں انہیں زیادہ دقت پیش نہ آئی تھی اس لئے عمران نے تنویر کو وہیں چھوڑا اور پھر صفدر کو ساتھ لے کر وہ واپس بڑی فیکٹری

www.paksociety.com

میں آ گیا۔ یہاں اس نے صفدر کو گیٹ کے قریب چھوڑ دیا تاکہ اچانک نہ کوئی آ جائے اور پھر خود پہلے اس مشین روم میں آ گیا جہاں کمپیوٹر کنٹرولنگ مشین کے ساتھ ساتھ بے ہوش میجر جانسن بھی پڑا تھا۔ چونکہ اس نے پہلے ہی کمپیوٹر کو اس انداز میں آپریٹ کر دیا تھا کہ اس کا چیکنگ کرنا آف ہو چکا تھا اس لئے ہتھیاروں کے باوجود وہاں کوئی سائرن نہ بجا تھا اور پھر عمران نے مشین پسٹل کی مدد سے اس کمپیوٹر کو بھی تباہ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے میجر جانسن کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اسے اس کے آفس میں لا کر ایک کرسی پر ڈال دیا اور خود اس نے آفس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید کوئی ایسی فائل مل جائے جس سے نیچے موجود لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات مل سکیں اور پھر ابھی وہ تلاشی لے رہا تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ میجر جانسن سپیکنگ"...... عمران نے میجر جانسن کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"...... دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا اور پھر کرنل ڈیوڈ نے فیکٹری کو چیک کرنے کا کہا تو عمران نے اسے پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کا حوالہ دے کر روکنے کی کوشش کی لیکن کرنل ڈیوڈ اپنی فطرت کے مطابق بھلا کہاں رک سکتا تھا۔ اس لئے اس نے یہ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا کہ وہ خود

SCANNED BY JAMSHED



پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کو جواب دے گا۔

"اوہ۔ نجانے اس کے ساتھ کتنے آدمی ہوں"...... عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک مخصوص کپڑے میں لپٹا ہوا ریز کاشن نکال لیا۔ اس خصوصی کپڑے کی وجہ سے اسے کمپیوٹر چیک نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ محفوظ تھا۔ اس نے کپڑا ہٹایا اور پھر اسے آن کر کے جب اس نے جولیا سے رابطہ کیا جو اس کی ہدایت کے مطابق آمان بند کے ساتھ والے پارک میں موجود تھی تو جولیا نے اسے بتایا کہ کرنل ڈیوڈ نے اس کے سامنے پارک سے ہی کال کی ہے تو عمران نے اسے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچنے کا کہہ دیا اور پھر ریز کاشن آف کر کے اس نے ایک نظر میجر جانسن پر ڈالی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ وہاں سے نکل کر گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے عمران کو اس انداز میں آتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"کرنل ڈیوڈ اپنے گروپ کے ساتھ آ رہا ہے۔ میں نے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کو پہنچنے کا کہہ دیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ کرنل ڈیوڈ پہلے پہنچ جائے اور نجانے اس کے ساتھ کتنے آدمی ہوں اس لئے پھاٹک کا اندر سے لاک ہٹا دو اور پھر ہم دونوں مختلف سائیڈوں میں اس طرح چھپ جائیں گے کہ وہ لوگ اندر آئیں تو ہم انہیں فوری طور پر نظر نہ آ سکیں۔ اس کے بعد سوائے اس کرنل ڈیوڈ کے باقی

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



اس کے تمام ساتھیوں کا ہم نے خاتمہ کر دینا ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے بڑے پھاٹک کا کنڈا ہٹایا اور پھر عمران اور وہ دونوں مختلف سائیڈوں پر کھمبوں کی اوٹ میں چھپ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ہی باہر سے دو جیپوں کے رکنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر بزر بجنے کی آواز سنائی دی لیکن عمران خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کو دھکیلا گیا تو چونکہ اس کا کنڈا ہٹا دیا گیا تھا اس لئے وہ کھلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک کو کھول کر تین مشین گنوں سے مسلح آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے ایک لمحے کے لئے رک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر ان میں سے ایک آدمی تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد تین اور مسلح افراد اندر داخل ہوئے اور بڑے چوکنے انداز میں گارڈ روم کی طرف بڑھنے لگے جبکہ کرنل ڈیوڈ خود اندر نہ آیا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ کرنل ڈیوڈ باہر رہ گیا ہو گا تاکہ اس کے آدمی اندر کے حالات کو چیک کر لیں۔ پھر وہ اندر آئے گا۔

"ارے یہ لاشیں"...... ان آدمیوں نے برآمدے میں داخل ہوتے ہی اچھل کر کہا تھا کہ عمران نے سائیلنسر لگے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی چھ مسلح افراد میں سے چار چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ دوسری طرف سے صفدر نے بھی فائر کھول دیا اور باقی دو بھی چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا کھلے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ باہر دو جیپیں موجود



تھیں۔ اسی لمحے اس نے ایک جیپ سے کرنل ڈیوڈ کو نیچے اترتے ہوئے دیکھا۔ وہ شاید اندر سے آنے والی آوازیں سن کر نیچے اتر رہا تھا کہ عمران اچھل کر باہر نکلا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل ڈیوڈ سنبھلتا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر اس کا بازو پکڑا اور دوسرے لمحے کرنل ڈیوڈ کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا پھاٹک کے اندر ایک دھماکے سے جا گرا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر اس طرح جھٹک کر اندر پھینکا تھا کہ وہ جیسے اڑتا ہوا اندر جا گرا تھا۔ اسی لمحے عمران کو دور سے دو کاریں خاصی تیز رفتاری سے آتی دکھائی دیں تو وہ ان کاروں کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ اس کے ساتھیوں کی کاریں ہیں اور وہ وہیں رک گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اندر صفدر نے کرنل ڈیوڈ کو بہرحال کور کر لیا ہو گا۔ اس نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں لہرایا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں پھاٹک کے قریب آ کر رک گئیں۔

"کیا ہوا عمران۔ یہ جی پی فائیو کی جیپیں تو یہاں موجود ہیں"۔ جولیا نے ایک کار سے نکل کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ دھیرج۔ شانتی۔ اتنے جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دوسرے بھی کاروں سے باہر آ گئے۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"سنو۔ کاریں اندر لے آؤ اور یہ جیپیں بھی ورنہ باہر ٹریفک چل رہا ہے اور کسی قسم کی مشکوک بات دیکھ کر حکام تک اطلاع پہنچ سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔ اب صالحہ بھی ان کے قریب پہنچ چکی تھی اس لئے عمران، صالحہ اور جولیا تینوں پھاٹک میں داخل ہوئے تو صفدر برآمدے میں موجود تھا اور فرش پر کرنل ڈیوڈ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"اسے اٹھا کر اندر ڈال دو اور تم یہیں رکو۔ میں میجر جانسن کو چیک کرتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہوش میں آکر اور مسائل پیدا کر دے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ آفس میں پہنچ کر عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ میجر جانسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے۔ اگر عمران کو کچھ اور دیر ہو جاتی تو وہ لازماً ہوش میں آچکا ہوتا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر ایک اور ضرب لگا دی تو اس کا جسم دوبارہ ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے اس بار تیزی سے تلاشی لینا شروع کر دی اور ابھی اس نے تلاشی ختم ہی کی تھی کہ جولیا اور صفدر اندر داخل ہوئے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"تنویر نے میجر جیکارڈ کے آفس سے ایک فائل ڈھونڈ نکالی ہے جو لیبارٹری کے بارے میں ہے"...... صفدر نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی تہہ شدہ فائل عمران کی طرف بڑھا دی۔



"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم ایسا کرو کہ کوئی رسی وغیرہ ڈھونڈ کر اس میجر جانسن کو باندھ دو۔ میں اس فائل کو چیک کر لوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل کھولی اور پھر اس کی نظریں تیزی سے فائل پر پھسلتی چلی گئیں۔ فائل میں صرف دو صفحے تھے اس لئے عمران نے جلد ہی فائل پڑھ لی اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے فائل بند کر دی۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی کام کی بات کا پتہ چلا"...... جولیا نے کہا۔

"اس میں صرف لیبارٹری کے راستے کے بارے میں ہدایات درج ہیں کہ جب وہ بند ہو تو سیکورٹی والوں کو کیا کرنا ہے اور جب وہ کھلا ہوا ہو تو سیکورٹی نے کیا کرنا ہے اور کچھ نہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر"...... جولیا نے کہا۔

"اب میجر جانسن ہی آخری سہارا رہ گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ یہ جانتا ہو"...... جولیا نے کہا۔

"کم از کم اتنا تو ضرور جانتا ہو گا کہ اندر رابطہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ عمران نے صفدر سے مل کر کرسی پر موجود میجر جانسن کو رسیوں سے باندھ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



تھوڑی دیر بعد میجر جانسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن چونکہ وہ رسیوں سے باندھا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے اس کی یہ کوشش ناکام ہو گئی تھی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تم ماہر۔ تم"...... میجر جانسن اس انداز میں بول رہا تھا جیسے اس کا ذہن اس کے قابو میں نہ ہو۔

"میرا نام علی عمران ہے میجر جانسن اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر جانسن کا چہرہ اس انداز میں بگڑ گیا جیسے کسی نے اس پر بے پناہ ذہنی تشدد کیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم اس انداز میں آئے تھے۔ ویری بیڈ"...... میجر جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب کافی حد تک سنبھل گیا تھا۔

"ہاں اور کوئی راستہ نہیں تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن جنرل رابن نے پھر تمہارے بارے میں کیسے کال کی تھی"...... میجر جانسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میں نے تمہیں جنرل رابن کے لہجے اور آواز میں کال کی تھی۔ بے چارے جنرل رابن کو تو اس ساری صورت حال کا علم تک نہ ہو گا۔ بہرحال اب میری بات سن لو۔ میجر جیکارڈ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ یہاں تمہارے بھی سارے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں



اور ان دونوں فیکٹری پر اب ہمارے ساتھیوں کا قبضہ ہے اور تمہاری اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ بھی یہاں آیا تھا۔ اسے بھی ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب صرف تم اکیلے یہاں زندہ ہو اور اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہم سے تعاون کرو ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیسا تعاون"...... میجر جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"...... عمران نے کہا تو میجر جانسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم بچوں والی بات کر رہے ہو۔ میں تو یہاں اوپر سیکورٹی پر موجود ہوں اور جب سے میں آیا ہوں اس سے پہلے سے لیبارٹری مکمل طور پر سیلڈ ہے اس لئے میں کیا بتا سکتا ہوں"...... میجر جانسن نے جواب دیا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"تمہارے آفس میں لازمی کوئی نہ کوئی فائل موجود ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ بے شک تم چیک کر لو"...... میجر جانسن نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کا انچارج کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ آج تک میرا کسی سے رابطہ ہوا ہے اور نہ ہی کسی نے مجھ سے رابطہ کیا ہے"...... میجر جانسن نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"لیکن اتنے روز تک وہ لوگ اندر بند نہیں رہ سکتے۔ یہ میزائل لیبارٹری ہے۔ وہاں انتہائی خطرناک گیسز پر کام ہو رہا ہو گا اس لئے اسے اس انداز میں بند نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو۔ لیکن مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"پھر تو تمہیں زندہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہ ہوا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں ایک بات تمہیں بتا سکتا ہوں لیکن پہلے وعدہ کرو کہ مجھے زندہ رہنے دو گے"...... میجر جانسن نے عمران کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر بے چین سے لہجے میں کہا۔

"تم بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو۔ یہ وقت وعدے وعید کا نہیں ہے" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ میں بتاتا ہوں کہ لیبارٹری کا راستہ چھوٹی فیکٹری میں سے ہے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"یہ مجھے معلوم ہے۔ کوئی اور بات بتاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے وعدہ کرو۔ پلیز۔ وعدہ کرو"...... یکلخت میجر جانسن نے کہا تو عمران نے اس کی کیفیت دیکھ کر وعدہ کر لیا۔



"لیبارٹری کا راستہ تو چھوٹی فیکٹری سے ہے لیکن ایک خفیہ راستہ اس فیکٹری کے عقب میں واقع بڑے گیراج سے بھی نکلتا ہے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"وہ بھی سیلڈ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اسے باہر سے کھولا جا سکتا ہے لیکن اندر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اس لئے راستہ کھولنے کے باوجود اندر کوئی نہیں جا سکتا"...... میجر جانسن نے کہا۔

"تمہیں کیسے اس کا علم ہوا"...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری کا ایک آدمی اچانک شدید بیمار ہو گیا تھا۔ اسے اس راستے سے باہر لایا گیا تھا۔ دو آدمی اسے اٹھا کر لے آئے تھے۔ میں نے اسے ہسپتال بھجوا دیا اور وہ آدمی چلے گئے اور راستہ بند ہو گیا لیکن مجھے بتایا گیا کہ اس آدمی کے بارے میں کوئی اطلاع ہو تو میں اس راستے کو اوپر سے کھول دوں۔ انہیں معلوم ہو جائے گا اور وہ آ کر اطلاع وصول کر لیں گے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"پھر تم نے اطلاع دی اس کے بارے میں"...... عمران نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اطلاع ملی تھی کہ وہ آدمی بچ نہیں سکا اور میں نے یہ اطلاع دے دی تھی۔ بس اس کے بعد اور کوئی رابطہ نہیں ہوا"۔ میجر جانسن نے کہا۔

"اوکے۔ صفدر اسے کھول دو۔ اب یہ ہمارے ساتھ ہی زندہ

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



واپس جائے گا اور میجر جانسن اگر تم واقعی زندہ رہنا چاہتے ہو تو یہ
بات نوٹ کر لو کہ اگر تم نے معمولی سی بھی مشکوک حرکت کی تو
دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے کہا۔

"میں زندہ رہنا چاہتا ہوں اور بس"...... میجر جانسن نے کہا تو
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



کرنل ڈیوڈ کو ہوش آیا تو پہلے اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی
لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ
ہی اس کے ذہن میں وہ لمحے کسی فلم کی طرح گھوم گئے جب اچانک
ایک ایکریمی نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اندر اچھال دیا
تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اس کی کنپٹی پر ضرب لگی تھی اور
اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا تھا۔ یہ سارا منظر جیسے ہی اس کے
ذہن کی سکرین پر واضح ہوا وہ بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا اور
اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہو گیا کہ اس کا بایاں بازو بے حس و
حرکت ہو چکا ہے اور کاندھے اور بازو کے عقب میں اسے درد محسوس
ہو رہا تھا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ بازو کا جوڑ ڈس لوکیٹ ہو چکا ہے۔
ویری بیڈ۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے ادھر ادھر

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں جیسے جھماکا سا ہوا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ کیا ہوا۔ میرے ساتھ آنے والوں کے ساتھ کیا ہوا"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک کمرے میں کرسی پر موجود تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور وہ کمرے میں اکیلا موجود تھا۔ البتہ اس کمرے کے باہر سے اسے کچھ لوگوں کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"تم نے دروازہ کیوں بند کر دیا ہے۔ کہیں کرنل ڈیوڈ ہوش میں نہ آ جائے"...... اچانک ایک آواز اس کے کانوں میں پڑی اور اس کے ذہن میں یکلخت جیسے بھونچال سا آ گیا کیونکہ بولنے والے کا لہجہ خالصتاً ایشیائی تھا۔

"اس کا ایک بازو ناکارہ ہو چکا ہے اور وہ بے ہوش ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ ابھی تین چار گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا۔ میں نے اس کی تلاشی لے کر اسلحہ بھی نکال لیا ہے اس لئے اگر وہ ہوش میں آ بھی گیا تو کیا کر سکے گا"...... دوسری آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بھی ایشیائی تھا۔

"لیکن دروازہ تو کھول دو۔ اسے کیوں بند کر دیا ہے"...... پہلے نے کہا۔

"دروازہ کھلنے سے ہماری آوازیں اس کے کانوں سے ٹکرائیں گی



تو اسے جلد ہوش آ سکتا ہے"...... دوسری آواز نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ کرنل ڈیوڈ ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس کی نظریں سائیڈ میں موجود ایک چھوٹے لیکن بند دروازے پر پڑیں تو وہ یکلخت مڑا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا بایاں بازو واقعی بے حس و حرکت ہو چکا تھا اور چلنے کی وجہ سے اب اس کے کاندھے میں بھی شدید درد محسوس ہونے لگا تھا لیکن وہ ہونٹ بھینچے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے حتی الامکان قدموں کی آواز نہ ابھرنے دی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی لمحے اسے گولیوں سے اڑا سکتے ہیں اس لئے اس وقت اسے سب سے زیادہ فکر اپنی جان بچانے کی تھی۔ اس نے دروازے پر دائیں ہاتھ کا دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا باتھ روم تھا۔ وہ تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ آہستہ سے بند کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں بے اختیار چمک سی ابھر آئی کیونکہ باتھ روم کا ایک عقبی دروازہ بھی تھا جو اندر سے بند تھا۔ شاید یہ دروازہ صفائی کرنے والے ملازم کے لئے بنایا گیا تھا تاکہ وہ باہر سے اندر آ کر صفائی کر کے باہر واپس چلا جائے۔ اس نے آہستہ سے دروازے کی کنڈی ہٹائی اور پھر دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ یہ گارڈ روم کا عقبی حصہ تھا اور ایک گلی سی آگے جا کر پھاٹک کے قریب ختم ہو رہی تھی۔ وہ باتھ روم سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھتا

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



چلا گیا کیونکہ دوسری طرف گلی کھلے صحن میں جا نکلتی تھی۔ گارڈ روم کی دیوار آگے جا کر پھاٹک کی طرف مڑ جاتی تھی لیکن اس سائیڈ پر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی موجود تھی۔ کرنل ڈیوڈ نے کنارے پر رک کر سر باہر نکال کر دوسری طرف جھانکا لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ وہ سب گارڈ روم کے برآمدے کی طرف تھے۔ کرنل ڈیوڈ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دائیں ہاتھ سے آہستہ سے چھوٹی کھڑکی کی کنڈی ہٹائی اور پھر چھوٹی کھڑکی کھول کر وہ باہر آگیا۔ باہر کوئی سواری موجود نہ تھی البتہ ٹریفک آ جا رہی تھی۔ کرنل ڈیوڈ تیزی سے سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے ایک بڑا سا ٹرک اسے آتا دکھائی دیا تو کرنل ڈیوڈ نے دایاں ہاتھ اٹھا کر اسے روکنے کا اشارہ کیا۔ اس کے جسم پر چونکہ جی پی فائیو کی مخصوص یونیفارم تھی اس لئے ٹرک ڈرائیور نے رفتار آہستہ کر دی۔ کرنل ڈیوڈ سڑک کراس کر کے دوسری طرف آگیا تھا۔ چند لمحوں بعد ٹرک اس کے قریب آکر رکا۔

"جلدی دروازہ کھولو۔ جلدی"....... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈرائیور نے جو اس طرف ہی جھانک رہا تھا جلدی سے سائیڈ دروازہ کھول دیا اور کرنل ڈیوڈ ایک ہاتھ سے ہینڈل پکڑ کر اوپر چڑھ گیا۔

"جلدی کرو۔ یہاں سے نکلو۔ دشمن ایجنٹ یہاں موجود ہیں۔ جلدی کرو۔ میں جی پی فائیو کا چیف کرنل ڈیوڈ ہوں۔ جلدی کرو"۔ کرنل ڈیوڈ نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈرائیور کے چہرے پر خوف



کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے ٹرک کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھایا اور پھر ٹرک خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"مجھے پارک پر اتار دینا۔ جلدی چلاؤ۔ جلدی"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ اس سے زیادہ رفتار قانوناً ممنوع ہے"....... ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گولی مارو قانون کو۔ تیز چلاؤ"....... کرنل ڈیوڈ نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ شاید اب چونکہ اپنے آپ کو پوری طرح محفوظ سمجھ رہا تھا اس لئے اپنی اصل حالت میں آگیا تھا جبکہ اس سے پہلے وہ موت کے خوف سے واقعی سہما ہوا سا دکھائی دے رہا تھا۔

"یس سر"....... ڈرائیور نے کہا اور رفتار تیز کر دی۔ پارک تک ٹرک پہنچ جانے کے باوجود کسی ٹریفک پولیس والے نے اسے نہ روکا۔ کرنل ڈیوڈ پارک کے قریب ٹرک سے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ پارک کے استقبالیہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو"....... کرنل ڈیوڈ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی تیز لہجے میں کہا تو وہاں موجود آدمی بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

"یس سر۔ یس سر۔ حکم سر"....... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"جلدی کرو۔ نمبر ملاؤ۔ میرا ایک ہاتھ بے کار ہو چکا ہے۔ جلدی کرو"....... کرنل ڈیوڈ نے اس کی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... اس آدمی نے جلدی سے ایک طرف ہوتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر بتا دیا اور اس آدمی نے جلدی سے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور اس کے ہاتھ سے لے کر کان سے لگا لیا۔

"جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ پال سے بات کراؤ۔ جلدی۔ فوراً"....... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"یس سر۔ میجر پال بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"میجر پال اس وقت تمہارے گروپ کے کتنے آدمی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ جلدی بتاؤ۔ فوراً"....... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آٹھ ہیں سر۔ آٹھ"....... میجر پال نے جواب دیا۔

"کیوں۔ باقی کہاں ہیں۔ آٹھ کیوں ہیں"....... کرنل ڈیوڈ نے



انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ میرا گروپ آٹھ افراد پر ہی مشتمل ہے"....... میجر پال نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ تم فوراً ان آٹھ افراد کو لے کر اور میزائل گنیں اور میزائل بم لے کر آمان بند کے قریب پارک میں پہنچ جاؤ۔ میں وہیں سے بات کر رہا ہوں۔ جلدی پہنچو اسلحہ لے کر۔ دشمن ایجنٹوں کے خلاف فوری آپریشن کرنا ہے۔ جلدی کرو"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ہم پہنچ رہے ہیں سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے خود ہی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب ایک اور نمبر ملاؤ۔ جلدی کرو"....... کرنل ڈیوڈ نے اس آدمی سے کہا اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا۔

"یس سر"....... اس آدمی نے جلدی سے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کئے اور رسیور ایک بار پھر کرنل ڈیوڈ کو دے دیا۔

"یس۔ سپیشل ٹروپس ہیڈ کوارٹر"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو۔ کون انچارج ہے اس وقت۔ اس سے بات کراؤ"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل براؤن سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"ہیلو۔ کرنل براؤن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے سر"...... کرنل براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آمان بند کے قریب پارک سے بول رہا ہوں۔ ساتھ ہی دو دفاعی وڈ فیکٹریاں ہیں جن کے نیچے حکومت کی انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری ہے جسے تباہ کرنے کے لئے پاکیشیائی ایجنٹ کام کر رہے ہیں اور انہوں نے ان فیکٹریوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے اور میں نے اپنے سپیشل گروپ کو کال کیا ہے لیکن اس گروپ میں صرف آٹھ افراد ہیں جو وہاں ریڈ تو کر سکتے ہیں لیکن دونوں فیکٹریوں کا محاصرہ نہیں کر سکتے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ہمارے ریڈ کرتے ہی دشمن ایجنٹ عقبی طرف سے نکل کر فرار ہو جائیں گے۔ اس لئے آپ فوراً پوری کمپنی لے کر یہاں آجائیں اور ان فیکٹریوں کو گھیر لیں تاکہ اگر ہمارے ریڈ کی وجہ سے وہ نکلنے لگیں تو آپ انہیں روک سکیں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ اس نے جان بوجھ کر اپنے پہلے ریڈ اور اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کی بات چھپائی تھی۔

"پوری کمپنی سر۔ لیکن اس کی موونگ میں تو خاصا وقت لگ



جائے گا۔ بیس پچیس سپاہی کافی ہیں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نہیں۔ بہت وسیع ایریا ہے فیکٹریوں کا اور اسے چاروں طرف سے گھیرنا ہے اس لئے کمپنی بھی کم ہے۔ کتنی دیر لگ سکتی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر ایک گھنٹہ وہاں پہنچنے تک لگ جائے گا"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایک گھنٹہ تو بہت ہے۔ جس قدر جلد ہو سکے یہاں پہنچو۔ میں یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ جلدی کرو۔ فوراً۔ اٹ از ٹاپ ایمر جنسی"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ یہ ہے کارکردگی ان سپیشل ٹروپس کی۔ ایک کمپنی کو یہاں پہنچنے میں گھنٹہ لگ جائے گا۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اس طرح چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے پہلی بار اس کی وہاں موجودگی کا احساس ہوا ہو۔

"باہر جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ جب جی پی فائیو کی گاڑیاں پہنچیں تو مجھے اطلاع دو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"یس سر"....... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے صدر صاحب کو اطلاع دینا ہوگی ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے"....... اچانک کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی رسیور اٹھایا اور اسے اپنے کاندھے پر رکھ کر سر ٹیڑھا کر کے اسے وہیں روکا اور پھر دائیں ہاتھ سے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"....... کرنل ڈیوڈ نے اپنی عادت کے مطابق اپنا عہدہ بھی بتا دیا حالانکہ ملٹری سیکرٹری جانتا تھا کہ وہ جی پی فائیو کا چیف ہے۔

"یس کرنل۔ فرمائیے"۔ دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"صدر صاحب سے میری بات کراؤ۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی۔ ویری ویری ٹاپ ایمرجنسی۔ فوراً بات کراؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"....... کرنل ڈیوڈ نے اس بار خود مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔



"کیا بات ہے۔ کیا ٹاپ ایمرجنسی ہے"....... صدر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ آمان بند کے قریب آمان بجلی گھر اور اس کے ساتھ دو وڈ فیکٹریاں ہیں۔ ایک بڑی فیکٹری ہے جو اس منی بجلی گھر سے ملحقہ ہے اور دوسری چھوٹی فیکٹری ہے جو اس بڑی فیکٹری سے ملحقہ ہے۔ مجھے اطلاع ملی کہ پاور اسکواڈ کو ختم کر کے میجر جیکارڈ کو اس چھوٹی فیکٹری کی سیکورٹی پر مامور کیا گیا ہے تو میں چونک پڑا۔ کیونکہ میں یہ بات سمجھ نہ سکا تھا کہ جب لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے ہے تو پھر اس فیکٹری میں میجر جیکارڈ کی تعیناتی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ میں نے میجر جیکارڈ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا کیونکہ میجر جیکارڈ دور کا میرا رشتہ دار ہے اور ملٹری انٹیلی جنس میں اسے میں نے ہی سروس دلائی تھی اس لئے اس کا مجھ سے اکثر و بیشتر رابطہ رہتا تھا۔ میجر جیکارڈ نے مجھے بتایا کہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے نہیں ہے بلکہ بڑی وڈ فیکٹری کے نیچے ہے اور وہاں لیبارٹری پر میجر جانسن تعینات ہے اور اس نے یہ بھی بتایا کہ ایکریمی ماہرین کی ایک ٹیم اس فیکٹری کی حفاظتی مشینری کی رپورٹ تیار کرنے کے لئے پہنچی ہوئی ہے۔ ان دونوں انکشافات پر میں چونک پڑا۔ میں نے فوراً اس بڑی فیکٹری اور اس لیبارٹری کو چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ فیکٹری پر پاکیشیائی ایجنٹوں کا قبضہ ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ صدر نے بری طرح چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب میں درست کہہ رہا ہوں۔ ایکریمین ٹیم کی بات سن کر میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی اور اسرائیل کی سلامتی اور مفاد کا تحفظ چونکہ میرے فرائض میں شامل ہے اس لئے میں وہاں پہنچ گیا۔ ہم نے جیپ باہر روکی اور میجر جانسن نے باہر آکر ہمارا استقبال کیا اور جب ہم اندر داخل ہوئے تو اچانک ہم پر حملہ ہو گیا۔ یہ اصل میجر جانسن نہ تھا۔ میرے آدمی مارے گئے اور میرا کاندھا اتر گیا اور میں بے ہوش ہو گیا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر اس نے ہوش میں آنے سے لے کر یہاں پارک تک پہنچنے اور اپنے گروپ کو بلانے کے ساتھ ساتھ سپیشل ملٹری ٹروپس کی کمپنی طلب کرنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ لیکن آپ کے نکل جانے کے بعد تو لازماً وہ بھی وہاں سے فرار ہو گئے ہوں گے"...... صدر صاحب نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال ہم اندازوں پر تو نہیں رک سکتے حالانکہ مجھے اس وقت ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے لیکن اسرائیل کی سلامتی اور تحفظ کی خاطر میں اس حالت میں بھی کام کر رہا ہوں اور جناب جب تک میرے دم میں دم ہے میں اسرائیل کے لئے کام کرتا رہوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔



"مجھے آپ کے جذبات کا بخوبی احساس ہے کرنل ڈیوڈ۔ آپ نے سپیشل ملٹری ٹروپس کو کال کر کے واقعی عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب آپ نے وہاں چیکنگ کرنی ہے اور جو رپورٹ بھی ہو آپ نے فوری مجھے دینی ہے۔ اس لیبارٹری کی فکر مت کریں وہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"گو مجھے یقین ہے کہ آپ کے وہاں سے نکل آنے کے بعد وہ لوگ وہاں نہیں ٹھہر سکتے لیکن پھر بھی چیکنگ ضروری ہے اور کرنل ڈیوڈ آپ اپنی پوری توانائیاں انہیں تلاش کرنے میں لگا دیں۔ انہیں ہر صورت میں ختم ہونا چاہئے۔ ہر صورت میں"...... صدر نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر چمک ابھر آئی تھی کیونکہ صدر صاحب کے بات کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کرنل ڈیوڈ کی کارکردگی سے خوش ہیں۔ گو اسے بھی صدر سے بات کرنے سے اب یقین ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں موجود نہیں ہوں گے اور اس بات سے اسے مزید اطمینان ہوا تھا کیونکہ اس طرح ان کے فرار ہونے کا کریڈٹ بھی کرنل ڈیوڈ کے حصے میں ہی آئے گا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



عمران، میجر جانسن، صفدر، جولیا اور صالحہ کے ساتھ اصل عمارت سے نکل کر عقبی طرف واقع گیراج میں موجود تھا۔ میجر جانسن نے وہ جگہ اور طریقہ بتا دیا تھا جہاں سے خصوصی راستہ کھولا جاتا تھا۔

"انہیں باہر لے جاؤ اور عزت سے گارڈ روم میں بٹھاؤ"۔ عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا تو میجر جانسن کے چہرے پر یکلخت انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئیے میجر جانسن"...... صفدر نے کہا تو میجر جانسن فوراً ہی بیرونی طرف کو مڑ گیا اور پھر صفدر کے ساتھ گیراج سے باہر نکل گیا جبکہ جولیا اور صالحہ وہیں موجود رہی تھیں۔

"جولیا۔ جا کر وہ سیاہ رنگ کا تھیلا لے آؤ جس میں ایکس آئی ٹی ہے۔ جلدی کرو۔ ہمارے پاس وقت کم ہے کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی مڑی اور تیزی سے



چلتی ہوئی گیراج سے باہر نکل گئی۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ مشین آپ یہاں سے ہی اندر پھینک دیں گے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میجر جانسن ہمیں چکر دے رہا ہے۔ یہاں سے راستہ ضرور کھلتا ہے لیکن میں نے چیک کر لیا ہے کہ اس راستے میں ٹی آئی آر گیشم گیس کا کنکشن موجود ہے۔ جیسے ہی راستہ کھلے گا یہ گیس خود بخود باہر فائر ہو جائے گی اور ہم لوگ فوری طور پر ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ سیٹ اپ شاید اس لئے کیا گیا ہے کہ اگر کسی بھی طرح میجر جانسن اور اس کے ساتھی کور ہو جائیں تو وہ آخری حربے کے طور پر اسے استعمال کریں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر آپ نے میجر جانسن کو باہر کیوں بھیج دیا ہے"۔ صالحہ نے چونک کر کہا۔

"میں اپنے خیال کی تصدیق کرنا چاہتا تھا اور تم نے دیکھ لیا کہ جیسے ہی میں نے اسے باہر جانے کا کہا اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے ابھی راستہ تو کھولا نہیں ہے۔ پھر آپ کو کیسے اس کنکشن کا علم ہو گیا"...... صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ہک کے نیچے چھوٹا سا ایک اور ہک نظر آ رہا ہے۔ یہ اس کنکشن کا سٹارٹر ہے۔ اسے غور سے دیکھو اس کی نوک پر تمہیں ایسے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



محسوس ہو گا جیسے کوئی ہیرا چمکتا ہے اور یہی اس کی نشانی ہے۔
عمران نے کہا تو صالحہ نے آگے بڑھ کر غور سے اسے دیکھا اور پھر پیچھے
ہٹ گئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی حیرت ہے۔ کیا آپ کی آنکھوں میں خوردبین
کے شیشے لگے ہوئے ہیں جو آپ نے اتنی باریک چیز فوراً نوٹ کر لی
ہے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" حالات و واقعات ایسی چیکنگ پر مجبور کر دیتے ہیں صالحہ۔ میجر
جانسن نے جس طرح اس راستے کی نشاندہی کی حالانکہ اگر ایسا ہو
بھی سہی تو موجودہ حالات میں اسے سیلڈ کر دیا جانا چاہئے لیکن اسے
سیلڈ نہیں کیا گیا تو اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی خصوصی کارروائی
کی گئی ہے اس لئے ہمیں چوکنا رہنا پڑے گا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" واقعی جولیا درست کہتی ہے۔ آپ واقعی کسی اور سیارے کی
مخلوق ہیں"...... صالحہ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران
بے اختیار ہنس پڑا۔

" اور تنویر کے بارے میں اس کا کیا خیال ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" تنویر کیا باقی سارے ممبروں کے بارے میں اس کا ایک ہی
خیال ہے کہ یہ سب اسی سیارے کی مخلوق ہیں۔ بے چارے ارضی
انسان"...... صالحہ نے جواب دیا تو عمران اس کے اس خوبصورت



جواب پر ایک بار پھر ہنس پڑا کیونکہ صالحہ نے براہ راست تنویر کے
بارے میں کچھ کہنے کی بجائے اسے دوسرے ممبران کے ساتھ شامل کر
کے جواب دے دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
جولیا ایک لحاظ سے دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے صدیقی
بھی تھا اور ان دونوں کے چہروں پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں
تھے۔ البتہ جولیا کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا تھیلا موجود
تھا۔

" کیا ہوا۔ خیریت"...... عمران نے ان کے بولنے سے پہلے ہی
چونک کر کہا۔

" کرنل ڈیوڈ فرار ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" وہ کیسے"...... عمران بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

" عمران صاحب۔ وہ بے ہوش تھا اور اس کی حالت بتا رہی تھی
کہ وہ دو تین گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا اس لئے ہم نے
اس کی نگرانی ضروری نہ سمجھی اور کمرے میں بند کر دیا۔ کمرے کا
دروازہ بند کر دیا گیا تاکہ ہماری آوازیں اس تک نہ پہنچیں ورنہ اسے
ہوش آ سکتا تھا۔ ہم چاہتے تھے کہ آپ کی واپسی پر ہی اسے ہوش آئے
لیکن کچھ دیر پہلے ہم نے پھاٹک کے باہر کسی ٹرک کے رکنے کی آواز
سنی تو ہم چونک پڑے۔ ہم نے سمجھا کہ شاید کسی بڑی گاڑی پر کچھ
لوگ آئے ہیں۔ میں پھاٹک کی طرف گیا تاکہ چیک کر سکوں تو
پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ میں نے باہر جھانکا تو ایک

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



عام سا ٹرک جا رہا تھا۔ مجھے شک پڑا تو میں واپس آیا اور پھر میں نے کرنل ڈیوڈ کو چیک کیا تو کرنل ڈیوڈ غائب تھا۔ اس کمرے کے ساتھ ایک ملحقہ باتھ روم تھا جس کا عقبی دروازہ بھی تھا اور ہمیں اس بارے میں معلوم ہی نہ تھا۔ کرنل ڈیوڈ کو ہوش آیا اور اس نے باتھ روم کے عقبی دروازے سے عقبی گلی میں سے ہو کر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر وہ باہر نکل گیا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس ٹرک پر سوار ہو کر گیا ہو گا"....... صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی بھی وقت یہاں اسرائیل کی پوری فوج ریڈ کر سکتی ہے"....... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"....... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تھیلا مجھے دکھاؤ"....... عمران نے کہا اور جولیا کے ہاتھ سے تھیلا لے کر اس نے اس کی زپ کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے تھیلا واپس جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"اس میجر جانسن کو ہلاک کر دو اور کاروں اور جیپوں کا رخ پھاٹک کی طرف کر دو۔ تنویر کو بھی چھوٹی فیکٹری سے بلا لو۔ ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہو گا۔ میں آ رہا ہوں"....... عمران نے صدیقی سے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے باکس کی سائیڈ میں موجود بٹن پریس کیا اور پھر اس کی عقبی طرف موجود ایک پتلی سی جھلی اتار کر اس نے باکس دروازہ کھولنے



والے ہک کے نیچے اس طرح لگا دیا کہ اس بڑے ہک کے نیچے موجود چھوٹا ہک اس سے ٹکرا رہا تھا۔ باکس دیوار سے اس طرح چپک گیا تھا جیسے گوند لگنے سے کاغذ چپک جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے ہک کو پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر نیچے کیا تو سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ایک سائیڈ سے درمیان میں سے کھل کر ریلنگ کے انداز میں دوسری طرف غائب ہو گئی۔ اب ایک راہداری نظر آ رہی تھی جو گہرائی میں جا رہی تھی۔ جولیا اور صالحہ دونوں خاموش کھڑی تھیں۔ دروازہ کھلتے ہی عمران تیزی سے اندر داخل ہوا تو جولیا اور صالحہ بے اختیار چونک پڑیں۔ عمران تقریباً دوڑتا ہوا اس گہرائی میں اترا چلا جا رہا تھا۔ جولیا اور صالحہ دونوں نے اس کی پیروی کی اور پھر کافی نیچے جا کر یہ راہداری بند ہو گئی۔ اب سامنے ایک اور دیوار تھی۔ عمران نے اس کی جڑ کو غور سے دیکھا۔

"تمہارے پاس سائیلنسر لگے پسٹل تو ہوں گے"....... عمران نے جیب سے سائیلنسر لگا پسٹل نکال کر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں"....... جولیا اور صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے جیکٹوں کی جیبوں سے سائیلنسر لگے مشین پسٹل نکال لئے۔

"اس دیوار کے بعد جو کچھ بھی ہو گا اس میں بہرحال سپر کمپیوٹر کا چیکنگ آلہ موجود ہو گا۔ میں نے اس آلے میں گڑبڑ کرنی ہے۔ اس دوران جو بھی سامنے آئے اسے گولیوں سے اڑا دینا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیوار کی جڑ میں ایک ابھرے ہوئے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



پتھر پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار سائیڈ سے ہٹی اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ نظر آنے لگا۔ یہ سٹور نما کمرہ تھا۔ اس میں نیلے رنگ کی بڑی بڑی پیٹیاں ایک دوسرے کے اوپر رکھی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران ان پیٹیوں کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس نے قدم آگے نہ بڑھائے تھے البتہ اس نے کمرے کی دیواروں کا وہیں کھڑے کھڑے بغور جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر سامنے ایک کونے میں کافی بلندی پر موجود سیاہ رنگ کے ایک چھوٹے سے باکس پر اس کی نظریں جم گئیں۔ عمران نے جولیا کے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھیلا لیا اور پھر اسے کھول کر اس کے اندر موجود ایک مستطیل شکل کی سیاہ رنگ کی پٹی نکال کر اس نے اس پر موجود ایک چھوٹی سی ناب کو گھما کر ایڈجسٹ کیا اور پھر اس کی سائیڈ میں لگے ہوئے دو چھوٹے چھوٹے بٹن پریس کر دیئے۔ تھیلا وہ پہلے ہی جولیا کو واپس کر چکا تھا۔

"اب ہمارا پلان بدل گیا ہے۔ اب میں اس سپر کمپیوٹر کے چیکنگ باکس کو فائر کر کے تباہ کر دوں گا اور پھر سپر میگانا بم ان پیٹیوں کے پیچھے چھپا دوں گا۔ فائرنگ ہوتے ہی اندر سائرن بج اٹھے گا اور لوگ یہاں پہنچ جائیں گے اس لئے تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ جب تک میں فارغ نہ ہو جاؤں جو نظر آئے اسے اڑا دینا"۔ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور جولیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیئے تو عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سائیلنسر لگے مشین



پسٹل کا رخ دیوار میں موجود سیاہ باکس کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں تواتر سے اس باکس پر لگی تھیں اور ایک ہلکے سے دھماکے سے باکس کے پرزے اڑ گئے تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پٹی کو سائیڈ پر موجود پیٹیوں کی پوری قطار کی پچھلی طرف دیوار اور پیٹیوں کے درمیان خلا میں رکھ کر انگلی کی مدد سے اسے کافی اندر گھسا دیا۔ جب وہ باہر سے نظر آنا بند ہو گئی تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر وہ دوڑتا ہوا باہر آ گیا۔

"آؤ اب نکل چلو۔ پوری رفتار سے دوڑو"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر مار کر دیوار برابر کر دی اور اس کے بعد وہ تینوں واقعی اس طرح واپس گیراج کی طرف دوڑ پڑے جیسے ان کے پیروں میں مشینیں فٹ ہوں اور چند لمحوں بعد ہی وہ اس گیراج میں پہنچ چکے تھے۔ عمران نے تیزی سے مڑ کر اس ہک کو دوبارہ کھینچا تو راستہ بند ہو گیا۔ عمران نے وہ باکس ایک جھٹکے سے دیوار سے اتار لیا۔

"آؤ اب نکل چلو۔ فی الحال اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا اور گیراج سے نکل کر وہ دوڑتے ہوئے عمارت کے سامنے کے رخ پر دوڑ پڑا اور پھر اسی انداز میں وہ گارڈ روم کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان کے ساتھیوں نے کاروں اور جیپوں کا رخ پھاٹک کی طرف کر رکھا تھا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"باہر کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

"صدیقی پھاٹک پر موجود ہے۔ ابھی تک کوئی نہیں آیا"۔ چوہان نے کہا۔

"پھاٹک کھلواؤ اور چلو نکلو یہاں سے۔ ہم نے پارک کی طرف نہیں جانا بلکہ دوسری طرف قلعے کی طرف جانا ہے۔ وہاں سے ایک ذیلی سڑک سے ہو کر ہم تل ابیب کے نواحی قصبے اسارتو پہنچ کر یہ کاریں اور جیپیں چھوڑ کر پھر مختلف بسوں اور ٹیکسیوں کی مدد سے علیحدہ علیحدہ اپنی رہائش گاہ پر پہنچیں گے"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد جیپیں اور کاریں پھاٹک سے نکلیں اور پارک کی دوسری طرف کو مڑ کر تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔



جی پی فائیو کی جیپ بڑی فیکٹری کے پھاٹک کے سامنے رکی تو اس کے پیچھے آنے والی دو جیپیں بھی رک گئیں۔ پھاٹک بند تھا۔

"اندر سیکرٹ سروس کے لوگ موجود ہیں اس لئے انتہائی احتیاط سے اندر جا کر فائر کھول دو"...... کرنل ڈیوڈ جو ایک جیپ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا، نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود میجر پال سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... میجر پال نے کہا اور پھر وہ تیزی سے جیپ سے نیچے اترا۔ عقبی جیپوں سے آٹھ افراد بھی نکل کر پھاٹک کے قریب پہنچ چکے تھے لیکن ابھی وہ پھاٹک کی طرف بڑھے ہی تھے کہ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سادہ لباس پہنا ہوا تھا باہر آ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا واقعی تمہارا تعلق جی پی فائیو سے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



ہے"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرا نام میجر پال ہے۔ تم کون ہو"...... میجر پال نے ہاتھ میں موجود گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر ہربرٹ ہے۔ میں لیبارٹری کا سائنس دان ہوں۔ انچارج ڈاکٹر رائٹ کا نمبر ٹو۔ یہاں تو قتل عام ہو چکا ہے لیکن اندر کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے۔ ڈاکٹر رائٹ نے صدر صاحب سے ٹرانسمیٹر پر بات کی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ جی پی فائیو کا انچارج کرنل ڈیوڈ اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ رہا ہے جس پر میں یہاں پھاٹک پر رک گیا تھا۔ میں نے کھڑکی کی درز میں سے جیپوں پر جی پی فائیو کا مونوگرام دیکھا تو میں باہر آ گیا"...... باہر آنے والے نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کون ہے۔ کون ہے یہ"...... اسی لمحے کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی تو میجر پال تیزی سے مڑا اور اس نے کچھ فاصلے پر موجود جیپ پر سوار کرنل ڈیوڈ کو ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو وہ نکل گئے۔ مجھے اتارو۔ جلدی کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر میجر پال کے سہارے سے وہ جیپ سے نیچے اتر آیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب پھاٹک سے اندر داخل ہوئے تو وہاں واقعی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"یہ کس کی لاش ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ میجر جانسن ہے۔ چیف سیکورٹی آفیسر۔ اندر عمارت میں بھی



لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور یہاں بھی۔ ادھر چھوٹی فیکٹری میں بھی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ میں نے جا کر دیکھا ہے"...... ڈاکٹر ہربرٹ نے کہا۔

"میجر پال ساری عمارت چیک کرو اور ساتھ ہی چھوٹی فیکٹری بھی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر پال مڑ کر اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔

"کیا آپ لیبارٹری سے انہیں چیک کرتے رہے ہیں۔ آپ کو کیسے ان کی موجودگی کا علم ہوا"...... کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر ہربرٹ سے کہا۔

"اندر سے باہر کا کوئی رابطہ نہیں ہے جناب اور راستوں کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اس لئے ہمیں تو کچھ بھی معلوم نہیں تھا لیکن پھر اچانک ابتدائی سٹور میں موجود کمپیوٹر کا چیکنگ آلہ گولیوں سے تباہ کر دیا گیا تو خطرے کے سائرن بج اٹھے اور اس کے ساتھ ہی پوری لیبارٹری میں خودکار آلات کی وجہ سے ریڈ الرٹ ہو گیا۔ پھر ڈاکٹر رائٹ نے چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ اس عمارت کی عقبی طرف واقع گیراج میں موجود خصوصی راستے کو انتہائی ماہرانہ انداز میں کھولا گیا ہے اور کچھ لوگ اندر داخل ہو کر اس لیبارٹری میں پہنچے ہیں۔ انہوں نے اس آلے کو تباہ کر دیا لیکن اس کے بعد چونکہ وہ سپر کمپیوٹر کی اجازت کے بغیر لیبارٹری میں داخل نہ ہو سکتے تھے اس لئے وہ واپس چلے گئے"...... ڈاکٹر ہربرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لیبارٹری میں داخل ہوئے تھے اور پھر صرف اس آلے کو تباہ

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



کر کے نکل گئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو عفریت ہیں۔ وہ تو اس طرح واپس نہیں جا سکتے"۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کے نکل جانے کے بعد وہ خوفزدہ ہو کر فوراً ہی واپس چلے گئے ہوں گے"....... میجر پال نے کہا جو ساتھ ہی کھڑا تھا۔

" ڈاکٹر ہربرٹ۔ کیا آپ وہ ساری جگہیں مجھے دکھا سکتے ہیں جہاں جہاں وہ لوگ گئے ہیں کیونکہ مجھے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا کہ یہ لوگ واپس بھی جا سکتے ہیں"....... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اس کا فیصلہ تو ڈاکٹر رائٹ کر سکتے ہیں۔ آپ ان سے بات کر لیں"....... ڈاکٹر ہربرٹ نے کہا اور جیب سے ایک فکسڈ فریکونسی لیکن خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن دبایا تو اس پر ایک چھوٹا سا بلب جلنے بجھنے لگا۔

" ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر ہربرٹ کالنگ۔ اوور"....... ڈاکٹر ہربرٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ڈاکٹر رائٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں بعد بلب مسلسل جلنے لگا اور ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ بوڑھا آدمی ہے۔

" جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ چکے



ہیں جناب۔ کرنل صاحب سے بات کریں۔ اوور"....... ڈاکٹر ہربرٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

" تم اسے پکڑ کر بٹن آن آف کرتے رہنا"....... کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر پکڑنے کی بجائے ساتھ کھڑے میجر پال سے کہا کیونکہ اس کا ایک ہاتھ مفلوج تھا۔

" یس سر"....... میجر پال نے کہا اور ٹرانسمیٹر ڈاکٹر ہربرٹ سے لے لیا۔

" ہیلو ڈاکٹر رائٹ۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو۔ دونوں فیکٹریوں سے کوئی زندہ آدمی نہیں ملا۔ صرف لاشیں ہی ملی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ دشمن ایجنٹ ہمارے آنے سے پہلے ہی فرار ہو چکے تھے لیکن ڈاکٹر ہربرٹ نے بتایا ہے کہ وہ لیبارٹری کے اندرونی حصے میں بھی پہنچ گئے تھے اور انہوں نے وہاں کسی سائنسی آلے کو بھی فائر کر کے تباہ کر دیا ہے۔ وہ کیسے اندر پہنچ گئے۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیسے اندر پہنچ گئے۔ اس راستے کا علم کسی کو بھی نہ تھا اور پھر اس راستے پر ایک ایسا آلہ نصب تھا کہ اگر اس راستے کو باہر سے کھولا جائے تو اس میں گیس فائر ہو جاتی ہے اور راستہ کھولنے والے فوراً ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ راستہ کھولا گیا اور کچھ لوگ راہداری سے گزر کر اندر بھی پہنچے اور وہاں اس آلے کو تباہ کر کے واپس بھی چلے گئے۔ اوور"....... ڈاکٹر

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ لوگ عفریت ہیں ۔ وہ کیسے اتنی آسانی سے واپس جا سکتے ہیں ۔ انہوں نے وہاں ضرور کوئی خفیہ کارروائی کی ہو گی ۔ میں اس جگہ کو خود چیک کرنا چاہتا ہوں ۔ اوور "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" آپ کے بارے میں چونکہ صدر صاحب نے خصوصی طور پر آرڈر دیئے ہیں اس لئے آپ ڈاکٹر ہربرٹ کے ساتھ آجائیں ۔ میں وہیں پہنچ رہا ہوں ۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور میجر پال نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" آیئے جناب "...... ڈاکٹر ہربرٹ نے میجر پال کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے کر اسے واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" میجر پال تم میرے ساتھ آؤ گے ۔ باقی لوگ یہیں رہیں گے "۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور میجر پال نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہربرٹ کے ساتھ عمارت کی عقبی طرف موجود گیراج میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد راستہ اندر سے کھل گیا تو کرنل ڈیوڈ اور میجر پال، ڈاکٹر ہربرٹ کے پیچھے اس راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے ۔ راہداری کے اختتام پر دیوار تھی ۔ وہ سب وہاں پہنچ کر رک گئے ۔ دوسرے لمحے دیوار درمیان سے کھلی اور پھر ایک سفید بالوں والا بوڑھا آدمی نظر آیا۔ اس کے ساتھ دو اور سائنس دان بھی تھے ۔

" میرا نام ڈاکٹر رائٹ ہے "۔ اس بوڑھے آدمی نے آگے بڑھتے



ہوئے کہا اور جواب میں کرنل ڈیوڈ نے اپنا اور میجر پال کا تعارف کرا دیا۔

" آنے والے اس کمرے میں آئے ۔ وہ سامنے دیوار پر سپر کمپیوٹر کا چیکنگ باکس موجود تھا۔ اسے گولیوں سے اڑا دیا گیا جس کی وجہ سے سپر کمپیوٹر نے نہ صرف خطرے کا سائرن بجا دیا بلکہ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ بھی کرا دیا "...... ڈاکٹر رائٹ نے کمرے میں داخل ہو کر انہیں اشارے سے وہ جگہ دکھاتے ہوئے کہا جہاں باکس موجود تھا۔

" یہ پیٹیاں کس چیز کی ہیں "...... کرنل ڈیوڈ نے کمرے میں موجود پیٹیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ یونی کارن نامی سائنسی مادہ ہے جو لیبارٹری میں کام آتا ہے "...... ڈاکٹر رائٹ نے جواب دیا۔

" کیا یہ دھماکے سے پھٹ سکتا ہے ۔ میرا مطلب ہے کہ اگر اس پر بم مارا جائے تو "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ ۔ نہیں جناب ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ یہ تو سائنسی مادہ ہے اس میں پھٹنے وغیرہ کی کوئی صلاحیت نہیں ہے "...... ڈاکٹر رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہاں کی تلاشی لی گئی ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

" یس سر ۔ میں نے تلاشی لی ہے ۔ یہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے "...... ڈاکٹر رائٹ نے جواب دیا۔

" میں آدمی کی بات نہیں کر رہا ہوں ۔ کوئی بم یا کوئی ایسی

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



چیز"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہاں کوئی بم وغیرہ نہیں ہے اور ویسے بھی اگر کوئی بم ہو بھی سہی تو اس سے لیبارٹری کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ لیبارٹری سے علیحدہ جگہ ہے اور پھر درمیانی دیوار بھی ہے جو کسی صورت بھی بم سے تباہ نہیں ہو سکتی اور باقی لیبارٹری میں انتہائی سخت ترین سائنسی انتظامات ہیں حتیٰ کہ وہاں اندر کوئی بارودی مادہ پھٹ ہی نہیں سکتا۔ کوئی گولی نہیں چل سکتی"۔ ڈاکٹر رائٹ نے کہا۔

"اس کا تو یہی مطلب ہے کہ وہ لوگ یہاں تک پہنچ جانے کے باوجود واپس چلے گئے ہیں لیکن کیوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ وہ مجبور تھے۔ وہ زیادہ سے زیادہ جو کر سکتے تھے وہ یہی تھا کہ وہ اس آلے کو تباہ کر دیں اس کے علاوہ وہ کچھ نہ کر سکتے تھے کیونکہ یہ دیوار باہر سے کسی صورت کھل ہی نہیں سکتی اور اسے بھی صرف سپر کمپیوٹر ہی کھول سکتا ہے۔ میں نے پہلے بھی سپر کمپیوٹر کی اجازت سے اسے کھولا تھا اور اب بھی کھولا ہے"...... ڈاکٹر رائٹ نے جواب دیا۔

"کیا یہ راہداری اور گیراج سپر کمپیوٹر کے کنٹرول سے باہر ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ کیونکہ یہاں اس سٹور تک سپلائی لائی جاتی ہے اور غیر متعلق آدمی یہاں تک آتے رہتے ہیں"...... ڈاکٹر رائٹ نے کہا۔



"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ واقعی ناکام رہے ہیں۔ بہرحال آپ نے اب بھی چوکنا رہنا ہے کیونکہ وہ لوگ دوبارہ بھی ریڈ کر سکتے ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ گو اس کے حلق سے ابھی تک یہ بات نہ اتر رہی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں تک پہنچ جانے کے باوجود ناکام واپس لوٹ گئے ہوں گے لیکن جو کچھ اس نے دیکھا تھا اور جو کچھ ڈاکٹر رائٹ نے بتایا تھا اس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ وہ واقعی ناکام واپس گئے ہیں۔

"یہ یقیناً میرے خوف کی وجہ سے بھاگے ہیں ورنہ یہ کبھی نہ بھاگتے"...... گیراج سے باہر آتے ہوئے کرنل ڈیوڈ نے میجر پال سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ ویسے آپ نے کمال ذہانت کا مظاہرہ کیا کہ ان کے پہرے کے باوجود آپ یہاں سے نکلے اور پھر ابھی تک آپ تکلیف کے باوجود کام کر رہے ہیں۔ آپ کی فرض شناسی تو اب اسرائیل میں مثال بن چکی ہے جناب"...... میجر پال نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں کا اب کوئی خصوصی انتظام کرنا ہے کیونکہ ہم یہاں طویل عرصے تک پہرہ نہیں دے سکتے۔ ہمیں ان لوگوں کو شہر میں تلاش کرنا ہو گا لیکن جب تک سیٹ اپ نہ ہو تو تم اور تمہارے آدمی ان دونوں فیکٹریوں میں رک کر پہرہ دیں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور میجر پال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



پوری ٹیم واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکی تھی لیکن عمران ابھی تک واپس نہ پہنچا تھا اور وہ سب عمران کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ چوہان باہر پہرے پر موجود تھا۔ اسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔

" عمران آیا ہو گا"...... صفدر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد عمران مسکراتا ہوا سٹنگ روم میں داخل ہوا۔

" ارے واہ۔ پوری بارات موجود ہے"...... عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

" بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہاں ہر لمحے شدید خطرے سے دوچار ہیں اس لئے سنجیدگی سے بتاؤ کہ اب کیا کرنا ہے۔ تم وہاں میگانا بم چھوڑ آئے ہو۔ کیا اس سے کوئی کام لیا جا سکتا ہے"۔ جولیا



نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ جولیا نے ہمیں جو تفصیل بتائی ہے اس سے تو لگتا ہے کہ میگانا بم آپ ان پیٹیوں میں موجود کسی خصوصی مادے کی وجہ سے چھوڑ آئے ہیں۔ ان پیٹیوں میں کیا بھرا ہوا تھا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ان پیٹیوں میں یونی کارن نامی ایک سائنسی مادہ بھرا ہوا تھا۔ پیٹیوں پر اس کا نام اور طاقت وغیرہ درج تھی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ بارودی مادہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ عام سا سائنسی مادہ ہے۔ یہ میزائل میکنگ میں کام آتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" پھر کیا وہ بم اس لیبارٹری کو تباہ کر سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس میں اتنی پاور بہرحال نہیں ہے کہ وہ اکیلا اس پوری لیبارٹری کو تباہ کر سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے چیک کر لیا گیا ہو کیونکہ ان کے پاس جدید ترین چیکنگ آلات ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ اسے چیک نہیں کیا جا سکا۔ اگر چیک کر لیا جاتا تو لامحالہ اسے آف کر دیا جاتا جبکہ اس کے ڈی چارجر سے میں نے اس

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



بات کو چیک کر لیا ہے کہ وہ ابھی تک آن ہے"....... عمران نے کہا۔

" تو پھر آپ اسے وہاں کیوں چھوڑ آئے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

" اس لئے کہ کرنل ڈیوڈ کل یہ نہ کہہ سکے کہ ہم اس سے ڈر کر بغیر کچھ کئے واپس جانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہرحال بہتر ہوتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کیا ہمیں دوبارہ وہاں جانا ہو گا"....... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے کہ اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ ہم اسے کسی صورت بھی تباہ نہیں کر سکتے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اب واپس جائیں گے"....... عمران نے کہا تو وہ سب اس طرح اچھل پڑے جیسے عمران نے بات کرنے کی بجائے بم دھماکہ کر دیا ہو۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"....... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

" منہ کا ذائقہ بدلنے کے لئے کبھی کبھی ایسا بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ آپ مشن مکمل کر چکے ہیں ورنہ آپ کم از کم ناکام واپسی کا سوچ بھی نہیں سکتے"....... کیپٹن شکیل نے کہا اور سب امید بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے



لگے۔

" اگر اسے تم مشن مکمل ہونا کہہ رہے ہو تو پھر ٹھیک ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر واپسی کی بات کیوں کی ہے تم نے"....... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہم اسرائیل کے شہری تو نہیں ہیں کہ باقی زندگی یہاں رہ کر گزاریں۔ ہم نے بہرحال پاکیشیا جانا ہے"....... عمران نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"....... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جیکی بول رہا ہوں جناب۔ آپ نے جس مال کا آرڈر دیا تھا وہ ڈیلیوری کے لئے تیار ہو چکا ہے"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" آپ نے دوسری فرموں کو بھی چیک کیا ہے۔ ان کے ایجنٹوں کو تو اس آرڈر کے بارے میں علم نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

" آپ کی ہدایات پر پوری چیکنگ کر لی گئی ہے جناب۔ کسی ایجنٹ کو ابھی تک اس کا علم نہیں ہو سکا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ یہ ڈیلیوری بھجوا دیں"....... عمران نے کہا

www.paksociety.com

اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"چلو اٹھو۔ سامان سمیٹو۔ ہم نے فوری طور پر بندرگاہ پہنچنا ہے جہاں سے ایک سٹیمر ہمیں یونان لے جائے گا۔ جلدی کرو"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا واقعی واپسی ہو رہی ہے۔ مگر"...... جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ اگر عمران صاحب واپس جا رہے ہیں تو پھر کام ہو چکا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو ہمیں بتانے میں کیا حرج ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی کچھ نہیں ہوا۔ لیکن کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے اس لئے میں کوئی واضح بات نہیں کر سکتا۔ البتہ ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے کیونکہ اگر کچھ ہو گیا تو پھر ہم یہاں بری طرح پھنس جائیں گے اور اگر کچھ نہ ہوا تو ہم واپس بھی آ سکتے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد وہ ایک مسافر بردار سٹیمر میں سوار سمندر میں تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان سب نے میک اپ تبدیل کر لئے تھے اور ان کے پاس کاغذات بھی موجود تھے لیکن

SCANNED BY JAMSHED



سوائے عمران کے باقی سب کے چہروں پر بے اطمینانی کے تاثرات موجود تھے جبکہ عمران انتہائی پرسکون انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ چونکہ یہاں جس ہال میں وہ موجود تھے وہاں اور بھی بہت سے افراد تھے۔ اس لئے وہ آپس میں سوائے عام سی گفتگو کے اور بات نہ کر سکتے تھے۔

"ہم یونان کتنے عرصے میں پہنچ جائیں گے"...... اچانک صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چار گھنٹوں کا سفر ہے جس میں سے دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔ باقی کا حساب تم خود کر سکتی ہو کیونکہ میرا حساب ہمیشہ سے کمزور رہا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر واقعی چار گھنٹوں کے سفر کے بعد سٹیمر یونان کی بندرگاہ پر پہنچ گیا اور باقی مسافروں کے ساتھ وہ بھی نیچے اترے۔ یہاں باقاعدہ کاغذات کی چیکنگ کی جاتی تھی اس لئے ان کے کاغذات بھی چیک کئے گئے اور ان کا سامان بھی۔ لیکن جلد ہی انہیں اوکے کر دیا گیا اور وہ اطمینان سے چلتے ہوئے چیکنگ ہال سے باہر آ گئے اور پھر وہ ابھی باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک فلسطینی تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس نے ویسے تو سوٹ پہن رکھا تھا لیکن اس کے گلے میں سرخ رنگ کا سکارف موجود تھا جس میں زرد دھاریاں تھیں۔

"اگر آپ کا نام حارث ہے تو میرا نام علی عمران ہے اور اگر آپ کا نام کوئی اور ہے تو پھر میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے اس کی

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



طرف مخاطب ہو کر کہا تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا اور پھر تیزی سے ان کی طرف بڑھ آیا۔

"اوہ آپ۔ میرا نام حارث ہے۔ میں آپ کو ہی دیکھ رہا تھا"۔ نوجوان نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے باس کا کیا نام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ابو عباس جناب"...... حارث نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب بتاؤ کہ ہم نے کہاں جانا ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"باس کے پاس۔ آیئے میرے پاس اسٹیشن ویگن ہے۔ آیئے"۔ حارث نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"کیا یہاں یونان میں بھی فلسطینی گروپس کام کرتے ہیں"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے ہی اسلحہ اسرائیل سپلائی ہوتا ہے اس لئے یہاں فلسطینی گروپس کام کرتے ہیں لیکن صرف اسلحہ کی سپلائی کی حد تک"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اسٹیشن ویگن میں بیٹھ کر شہر کی ایک کالونی میں داخل ہوئے اور حارث نے جو اسٹیشن ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا ویگن ایک اوسط درجے کی کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے پہنچ کر روکی اور پھر مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک کی



چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک فلسطینی نوجوان باہر آگیا۔

"پھاٹک کھولو۔ مہمان آئے ہیں"...... حارث نے ویگن کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر اس باہر آنے والے نوجوان سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا واپس اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور حارث ویگن اندر لے گیا۔ یہاں پورچ میں سفید رنگ کی ایک کار موجود تھی۔ حارث نے ویگن اس کار کے عقب میں لے جا کر روک دی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ویگن سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے اندر سے ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا فلسطینی باہر آگیا۔ وہ ادھیڑ عمر تھا اور اس کے جسم پر جدید تراش کا سوٹ تھا۔

"میرا نام ابو عباس ہے"...... آنے والے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے علی عمران کہتے ہیں۔ ابو عباس صاحب۔ آپ سے ہیکل سلیمانی والے کیس میں ملاقات ہو چکی ہے۔ اس وقت آپ شط شہر میں ریڈ فائر کے تحت کام کرتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ابو عباس بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ہاں جناب۔ آپ نے بالکل درست فرمایا ہے"...... ابو عباس نے جلدی سے سیڑھیاں اتر کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں عمران سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد اس نے سوائے جولیا اور صالحہ کے باقی سب سے اسی طرح گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا جبکہ جولیا اور صالحہ کے سامنے اس نے

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



صرف سر جھکا کر سلام کیا۔ پھر وہ سب اس کی رہنمائی میں اندر ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہ خاصا بڑا تہہ خانہ تھا اور اس کی ایک دیوار کے ساتھ قدم آدم مشین موجود تھی جس پر سرخ رنگ کا کپڑا ڈالا گیا تھا۔ وہاں صوفے اور کرسیاں موجود تھیں۔

" تشریف رکھیں۔ آپ کے حکم کے مطابق ٹیلی سٹار ویو سپر ایکشن مشین خصوصی طور پر یہاں نصب کر دی گئی ہے"....... ابو عباس نے سرخ کور سے ڈھکی ہوئی مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" بے حد شکریہ"....... عمران نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ نوجوان جس نے پھاٹک کھولا تھا اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں مشروب کے گلاس تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھا اور پھر ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

" عمران صاحب۔ اس بار آپ کا اسرائیل میں کیا کوئی خاص مشن تھا"....... ابو عباس نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اسرائیل میں موجود ایک خصوصی میزائل کی تیاری پر کام کرنے والی لیبارٹری کو تباہ کرنا تھا۔ اس کا نام ایرو میزائل لیبارٹری ہے"....... عمران نے بھی گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب تک ایسی کسی لیبارٹری کی تباہی کی کوئی رپورٹ تو نہیں آئی"....... ابو عباس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



" لیبارٹری تباہ ہوتی تو رپورٹ بھی آتی"....... عمران نے مشروب کا گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" اوہ۔ تو پھر آپ کی واپسی"....... ابو عباس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دراصل طویل عرصے سے ہم پاکیشیا سے باہر تھے اور ہم پاکیشیائیوں کو ہوم سکنس یعنی وطن یاد آنے کی بیماری بہت ہو جاتی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ واپس پاکیشیا جا کر کچھ عرصہ رہ لیں پھر آ کر لیبارٹری تباہ کر دیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آپ نے یہ مشین کیوں منگوائی تھی"....... ابو عباس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دراصل یہ مشین میری پسندیدہ مشین ہے۔ اس میں موجود کمپیوٹر سے مل کر میں شطرنج کھیلا کرتا ہوں اور بے چارہ کمپیوٹر ہر بار ہار جاتا ہے اس لئے مجھے یہ مشین پسند ہے"....... عمران نے جواب دیا تو ابو عباس کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا جبکہ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی۔

" آپ پریشان نہ ہوں ابو عباس صاحب۔ عمران صاحب سے ان کی مرضی کے بغیر کچھ پوچھنا ناممکن ہوتا ہے"....... صفدر نے ابو عباس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ آئی ایم سوری عمران صاحب۔ واقعی مجھے یہ سب کچھ نہیں پوچھنا چاہئے تھا"....... ابو عباس نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"ارے ارے ۔ شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی ہمارا ٹارگٹ ہٹ تو نہیں ہوا لیکن ہم اسے یہاں بیٹھ کر ہٹ کرنے کی کوشش کریں گے ۔ اگر کام ہو گیا تو ماشاء اللہ لیکن اگر نہ ہوا تو ہم دوبارہ اسرائیل چلے جائیں گے اور ایک بار پھر اس ٹارگٹ پر کام شروع کر دیں گے اور جہاں تک اس مشین کا تعلق ہے اس مشین کے ذریعے ہی یہ ٹارگٹ ہٹ کرنے کی کوشش یہاں بیٹھ کر کی جا سکتی ہے اور یہاں ہم اس لئے آئے ہیں کہ اگر ہم اسرائیل میں رہ کر ٹارگٹ ہٹ کرتے تو پھر ہمارا وہاں سے نکلنا ناممکن بنا دیا جاتا جبکہ اب وہ سب یہ سمجھ کر مطمئن ہوں گے کہ بغیر ٹارگٹ ہٹ کئے ہم واپس جا بھی نہیں سکتے"....... عمران نے ابو عباس کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات دیکھ کر سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ۔ آپ یہاں اس مشین سے وہاں لیبارٹری اڑائیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"....... ابو عباس نے اس بار یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے کوشش کا لفظ کہا ہے اور کوشش تو پاکیشیا میں بیٹھ کر بھی کی جا سکتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ابو عباس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے"....... ابو عباس نے کہا۔

"ہم آپ کے اور آپ کے چیف کے بے حد مشکور ہیں کہ ان کی مدد سے ہم صحیح سلامت اسرائیل سے نکل کر یہاں پہنچنے میں کامیاب



ہو گئے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"اگر آپ مناسب سمجھیں تو جب آپ ٹارگٹ ہٹ کریں تو مجھے کال کر لیں۔ میں آپ جیسے عظیم لوگوں کو کام کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں"....... ابو عباس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جبکہ میں آپ کے ذمے ایک اور کام لگانا چاہتا تھا"....... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"....... ابو عباس نے چونک کر پوچھا۔

"آپ وہاں انتظامات کریں کہ ٹارگٹ اگر ہٹ ہو جائے تو ہمیں یہاں فوری اطلاع مل سکے اور ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی مجھے مہیا کر دیں"....... عمران نے کہا۔

"یہ تو ہو جائے گا لیکن یہ ٹارگٹ ہے کہاں"....... ابو عباس نے کہا۔

"آمان بند سے قلعے کی طرف جانے والی سڑک پر دفاعی وڈ فیکٹریاں ہیں۔ ان کے نیچے ۔ لیکن اپنے آدمیوں کو آپ نے ان کے قریب نہیں بھیجنا بلکہ وہ آمان بند کے قریب پارک میں رہیں۔ اگر ٹارگٹ ہٹ ہوا تو وہاں بھی انہیں علم ہو جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں انتظامات کر کے ایک گھنٹے بعد واپس آ جاؤں گا اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی لے آؤں گا۔ اب مجھے اجازت دیں۔ یہاں ملازم موجود ہے اس کا نام عامر ہے۔ آپ اس پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں"....... ابو عباس نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔

" یہ کس قسم کی مشین ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ جدید ترین کمپیوٹر ہے۔ ان دنوں یہ میرج بیورو کے طور پر کام کرتا ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صالحہ اور دوسرے ساتھی ہنس پڑے۔

" پھر وہی بکواس "...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" تم اس سے بات ہی کیوں کرتی ہو"...... تنویر نے کہا۔

" ہاں۔ بات تو تم تنویر سے کیا کرو تاکہ تمہارا غصہ بھی یہی بھگتا کرے۔ مجھ سے تو تم صرف ملاقات کیا کرو"...... عمران نے کہا تو جولیا مزید غصہ کھانے کی بجائے بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ میگانا بم کو یہاں سے آپریٹ کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ نے تو خود بتایا تھا کہ وہ بم لیبارٹری تباہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور وہ اندر بھی کام نہیں کر سکتا"...... اس بار صدیقی نے کہا۔

" اس وقت جب میں نے بات کی تھی اور اس وقت کے دوران کافی وقت گزر چکا ہے۔ یونی کارن نامی سائنسی پاؤڈر اگر ہماری قسمت نے یاوری کی تو میگانا بم سے نکلنے والی میگانا ریز کی وجہ سے کیمیائی طور پر تبدیل ہو چکا ہو گا اور اس حالت میں اسے انیو یلان کہا جاتا ہے اور انیو یلان اگر پھٹ جائے تو لیبارٹری کیا آمان بند اور پل



تک تباہی پھیل سکتی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ لیکن کیا ان میزائل ساز سائنس دانوں کو اس پاؤڈر کی اس کیمیائی تبدیلی کا علم نہ ہو گا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" ضرور معلوم ہو گا لیکن اگر انہیں میگانا بم کی خصوصیات اور میگانا بم کے چارج ہونے پر نکلنے والی ریز کی ماہیت کا علم ہوا اور مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن عمران صاحب انہوں نے وہاں چیکنگ تو کرائی ہو گی تو انہیں وہ بم کیوں نہیں مل سکا"...... صفدر نے کہا۔

" میگانا بم کو عام گائیگر سے چیک نہیں کیا جا سکتا اس کے لئے میگانا چیکنگ گائیگر چاہئے۔ یہ انتہائی خصوصی ساخت کی چیز ہے اور جدید ترین ایجاد ہے اور یقیناً میزائل بنانے والے سائنس دانوں کو اس کا علم نہیں ہو گا کیونکہ یہ ان کے سبجیکٹ میں نہیں آتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" وہ پیٹیاں ہٹا کر بھی تو دیکھ سکتے ہیں"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

" لیکن ایسا اس وقت ہو گا جب گائیگر اس کی نشاندہی کرتا۔ ورنہ اتنی پیٹیاں ہٹانے کی انہیں کیا ضرورت ہے۔ بہرحال اس وقت تک وہ وہاں موجود تھا جب ہم اسرائیل میں تھے لیکن اب کیا ہوا ہے یہ بعد میں معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



"لیکن اب تمہیں کس بات کا انتظار ہے۔ ٹارگٹ کو ہٹ کرو"۔ جولیانے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"لانگ رینج ٹرانسمیٹر آ جائے پھر"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ ٹارگٹ ہٹ ہو جائے گا"...... جولیانے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اگر اللہ نے چاہا تو۔ ہم کون ہیں یقین سے بات کرنے والے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مس جولیا۔ اگر عمران صاحب کو یقین نہ ہوتا تو یہ اس طرح واپس نہ آتے"...... صفدر نے کہا اور جولیانے بے اختیار سر ہلا دیا۔

پھر ایک گھنٹے بعد ابو عباس واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"جناب۔ انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ ٹارگٹ ہٹ ہوتے ہی ہم وہاں کال کر کے معلوم کر سکتے ہیں"...... ابو عباس نے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھ کر اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اٹھ کر اس کے پیچھے جا کھڑے ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر اشتیاق کے ساتھ ساتھ تجسس کے تاثرات موجود تھے۔ عمران نے کور ہٹایا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ ابو عباس بھی ان کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔



"اس مشین کا کیا فنکشن ہے"...... جولیانے پوچھا۔

"وہی جو اسرائیل میں رہ کر ڈی چارجر کا فنکشن ہوتا۔ اب چونکہ فاصلہ بے حد بڑھ گیا ہے اس لئے ڈی چارجر کام نہیں کر سکتا۔ اب یہ کام یہ مشین انجام دے گی"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیا اس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ ٹارگٹ ہٹ ہو سکتا ہے کہ نہیں"...... جولیانے ایک اور سوال کیا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے اسے منگوایا ہے"...... عمران نے اس بار مختصر سا جواب دیا اور پھر مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اور مختلف نابیں گھما کر انہیں ایڈجسٹ کرنے کے بعد عمران نے ایک بڑا سا بٹن پریس کر دیا تو مشین کے اوپر والے حصے میں ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"گڈ شو۔ بم وہاں نہ صرف موجود ہے بلکہ کام بھی کر رہا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے ایک اور بٹن پریس کیا تو مشین کی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر چند حروف ابھر آئے۔

"گڈ شو۔ کام ہو گیا۔ یونی کارن کی کیمیائی ماہیت تبدیل ہو چکی ہے"...... عمران کے لہجے میں حقیقی مسرت تھی۔

"اس مشین سے کیسے ماہیت چیک ہو سکتی ہے عمران

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED

صاحب"۔اس بار صفدر نے کہا۔

"اس مشین کا لنک اس بم سے ہو چکا ہے اور بم سے نکلنے والی ریز سے اس کمرے میں موجود سائنسی پاؤڈر کی ماہیت یہ مشین میگانا ریز سے معلوم کر لیتی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آؤ اب اسرائیل کے صدر سے چند باتیں ہو جائیں"...... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"پہلے ٹارگٹ تو ہٹ کر لو"...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وہ انشاء اللہ ہٹ ہو جائے گا لیکن اس سے پہلے چند باتیں تو ہو جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔ اب باقی ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے جبکہ ابو عباس بھی ایک کرسی پر خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ۔ اوور"...... عمران نے اصل لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ اٹنڈنگ یو۔ آپ کون ہیں اور آپ کو اس خصوصی فریکوئنسی کا علم کیسے ہو گیا۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"آپ شاید نئے سیکرٹری ہیں ورنہ صدر صاحب میرے نام سے بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ انہیں کہیں کہ وہ فوری مجھ سے بات کریں ورنہ پھر اسرائیل کے ہزاروں افراد کی ہلاکت کا میں ذمہ دار نہ ہوں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کون ہیں پہلے شناخت کرائیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ بس اتنا ہی تعارف کافی ہے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویٹ کریں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد اسرائیل کے صدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں صدر صاحب۔ آپ نے بات کرنے میں دیر لگائی ہے اس سے میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ کال کا ماخذ چیک کرا رہے ہوں گے اور آپ کے لہجے میں موجود حیرت بتا رہی ہے کہ آپ کو بتایا گیا ہے کہ کال اسرائیل سے نہیں بلکہ یونان سے کی جا رہی ہے اس لئے اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ میں اور پاکیشیائی سیکرٹ سروس اسرائیل سے یونان پہنچ چکے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم لوگ اس بار ناکام رہے ہو۔

www.paksociety.com

اوور"...... صدر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

" جو لوگ حق پر ہوتے ہیں وہ ناکام نہیں ہوا کرتے صدر صاحب۔ آپ کے ملک نے پاکیشیا میں ایرو میزائل فیکٹری تباہ کرنے کی سازش کی حالانکہ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو ہمیں بھی اسرائیل نہ آنا پڑتا لیکن آپ نے ایسا کیا اس لئے مجبوراً ہمیں اسرائیل آنا پڑا اور مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اس بار اس لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا کہ ہم بھی واقعی چکرا گئے اور اب بھی آپ یہ سوچ کر مطمئن ہیں کہ آپ ایک بار پھر ہمیں ڈاج دے رہے ہیں کہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے ہے۔ شروع شروع میں ہم بھی یہی سمجھتے رہے لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہمیں علم ہو گیا کہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے نہیں ہے بلکہ اس سے ملحقہ بڑی وڈ فیکٹری کے نیچے ہے اور اس کا راستہ اس کے ساتھ والی چھوٹی فیکٹری سے جاتا ہے۔ ویسے بھی آپ یقیناً مطمئن ہوں گے کہ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ اسے کسی صورت بھی ہٹ نہیں کیا جا سکتا لیکن صدر صاحب میں نے پہلے کہا ہے کہ جو لوگ حق پر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے اس وقت ہم گو یونان پہنچ چکے ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم یہاں بیٹھ کر بھی آپ کی یہ لیبارٹری تباہ کر سکتے ہیں اور یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ میں نے آپ کو یہ کال اس لئے کی ہے کہ آپ کو بتا سکوں کہ اگر آئندہ اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف کوئی معمولی سی کارروائی بھی کی تو پھر صرف ایک لیبارٹری نہیں بلکہ پورے اسرائیل

SCANNED BY JAMSHED



کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ میں چاہتا تو اس لیبارٹری کی بجائے آپ کا ایٹمی سٹور جسے آپ کے ہاں ڈی ایس ڈی کہا جاتا ہے تباہ کر سکتا تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس کی تباہی سے اسرائیل کے لاکھوں کروڑوں افراد بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جاتے اور پورا اسرائیل تباہ و برباد ہو جاتا اس لئے میں نے اسے تباہ نہیں کیا لیکن اگر آئندہ آپ نے پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر ایسا ہی ہو گا۔ پھر اسرائیل کو ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" عمران صاحب۔ پلیز یہ کام نہ کریں۔ اس طرح تو اسرائیل میں رہنے والے لاکھوں فلسطینی بھی ہلاک ہو جائیں گے"...... ابو عباس نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" مجھے معلوم ہے ابو عباس صاحب۔ آپ بے فکر ہیں میں لاکھوں کروڑوں افراد کی ہلاکت کا قائل ہی نہیں ہوں لیکن اسرائیلی حکام کو یہ دھمکی دینا ضروری تھا ورنہ اس لیبارٹری کی تباہی انہیں آسانی سے ہضم نہ ہوتی اور وہ لازماً پاکیشیا کے خلاف خوفناک انتقامی کارروائی کرتے لیکن اب اس دھمکی کے بعد وہ ایسا نہیں کریں گے"۔ عمران نے کہا اور ابو عباس نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" اب جلدی کرو۔ کہیں وہ بم ہی نہ ٹریس کر لیں"...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران اٹھا اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



اس نے اسے چند لمحوں تک آپریٹ کیا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔

"کیا ہوا"...... سب نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"یہ کام صالحہ کرے گی۔ یہ پہلی بار اسرائیل کے خلاف مشن پر آئی ہے اس لئے یہ ٹارگٹ اس کے ہاتھوں ہٹ ہو گا۔ آؤ صالحہ اور بسم اللہ پڑھ کر اس بٹن کو پریس کر دو"...... عمران نے کہا تو صالحہ کا چہرہ یکلخت جگمگا سا اٹھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور پھر اس نے واقعی بسم اللہ پڑھ کر بٹن پریس کر دیا جس کی طرف عمران نے اشارہ کیا تھا۔ بٹن پریس ہوتے ہی مشین سے ہلکی سی گونج سنائی دی اور پھر یکلخت مشین جیسے خود بخود آف ہو گئی۔

"آؤ۔ اب چیک کر لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ مشین نہیں بتا سکتی کہ ٹارگٹ ہٹ ہو گیا ہے یا نہیں"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"مشین نے رسپانس تو دیا ہے لیکن چیکنگ پھر بھی ضروری ہے کہ کیا واقعی مکمل لیبارٹری تباہ ہوئی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب واپس آ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میں معلوم کروں جناب"...... ابو عباس نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا تو ابو عباس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ریڈ برڈ کالنگ۔ اوور"...... ابو عباس نے بار بار کال



دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ای وی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... ابو عباس نے کہا تو سب کے چہروں پر اشتیاق اور تجسس کے تاثرات ابھر آئے جبکہ عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

"باس۔ یہاں انتہائی خوفناک دھماکوں سے تباہی پھیل چکی ہے۔ پورا علاقہ تباہ ہو گیا ہے۔ یہاں آمان بند تک ان دھماکوں کی آوازیں سنائی دی ہیں۔ انتہائی خوفناک تباہی ہوئی ہے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... ابو عباس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مبارک ہو صالحہ۔ تم نے نہ صرف ٹارگٹ ہٹ کر دیا بلکہ اسرائیل کو ایسا زخم لگایا ہے کہ وہ طویل عرصے تک اس زخم کو چاٹتا رہے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ واقعی اس دنیا کی مخلوق نہیں ہیں۔ مس جولیا درست کہتی ہیں۔ اس قدر عظیم دل کا مالک اس دنیا کا انسان نہیں ہو سکتا"...... صالحہ نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو یہ صلہ ملا ہے مجھے کہ تنویر کا راستہ صاف کر دیا گیا ہے"۔

www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED



عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر کا راستہ۔ کیا مطلب"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے میں تو کسی اور سیارے کی مخلوق ہونے کی وجہ سے فارغ ہو گیا اور تنویر اس سیارے کی مخلوق ہے اور جولیا بھی۔ نتیجہ تم خود سمجھ سکتی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں اور مس صالحہ کی بات اس لحاظ سے تو درست لگتی ہے"...... ابو عباس نے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"آج لگتا ہے کہ سب تنویر سے مل کر میرے خلاف ہو چکے ہیں"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"کاش۔ تم اس دنیا کی مخلوق ہوتے"...... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا تو عمران نے بھی بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور تہہ خانہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد


عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

مکمل ناول

الیکٹرونک آئی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

الیکٹرونک آئی ایک ایسی ایجاد جسے پاکیشیا نے اہمیت نہ دی مگر کافرستان اور اسرائیل اس کی اصل اہمیت سے آگاہ تھے پھر ——؟

الیکٹرونک آئی ایک ایسی ایجاد جس پر اس کا خالق سائنسدان اپنے طور پر کام کر رہا تھا مگر پاکیشیا میں کسی کو اس کے بارے میں علم نہ تھا۔ کیوں ——؟

پرانڈ گروپ مجرموں کی ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو سرکاری ایجنٹوں کے انداز میں کام کرتی تھی۔ مگر اس کے بارے میں کوئی نہ جانتا تھا۔ کیا واقعی ——؟

سیلی ئڈ گروپ کے ایک سیکشن کی انچارج جس کی ذہانت اور کارکردگی بے مثل تھی۔

سیلی جو انتہائی ذہانت سے پاکیشیا میں مشن مکمل کر کے واپس بھی چلی گئی اور پاکیشیائی صرف لکیر پیٹتے رہ گئے ——؟

سیلی جس کے ہاتھوں عمران اپنے ہی فلیٹ میں یقینی موت کے اندھے غار میں اترنے پر مجبور کر دیا گیا ——؟

ٹائیگر عمران کا شاگرد جو عمران کے بعد میدان میں اترا اور پھر سیلی اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا دائرہ تنگ ہوتا چلا گیا۔

ٹائیگر جس نے عمران کے بعد اپنی بے مثال جدوجہد، ذہانت اور کارکردگی سے سب کو حیرت زدہ کر دیا۔ انتہائی منفرد انداز میں لکھا گیا دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان


www.paksociety.com

SCANNED BY JAMSHED

## شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ذہین ایجنٹ ــــــ مکمل
بیس کیمپ ــــــ اول
بیس کیمپ ــــــ دوم
ریڈ زیرو ایجنسی ــــــ مکمل
جے ایس پی ــــــ اول
جے ایس پی ــــــ دوم
جناتی دنیا ــــــ مکمل
ڈیتھ ریز ــــــ مکمل
گولڈن سپاٹ ــــــ اول
گولڈن سپاٹ ــــــ دوم
گراس ڈیم ــــــ اول
گراس ڈیم ــــــ دوم
بلیک فیس ــــــ اول
بلیک فیس ــــــ دوم
ڈبل مشن ــــــ اول
ڈبل مشن ــــــ دوم

شیڈاگ ــــــ اول
شیڈاگ ــــــ دوم
شیڈاگ ہیڈکوارٹر ــــــ اول
شیڈاگ ہیڈکوارٹر ــــــ دوم
ریڈ اتھارٹی ــــــ اول
ریڈ اتھارٹی ــــــ دوم
لاسلکی ــــــ مکمل
ڈارک آئی ــــــ اول
ڈارک آئی ــــــ دوم
سنیک کلرز ــــــ مکمل
شوورمان ــــــ اول
شوورمان ــــــ دوم
سی ایگل ــــــ اول
سی ایگل ــــــ دوم
چیف ایجنٹ ــــــ اول
چیف ایجنٹ ــــــ دوم

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com

مظہر کلیم ایم اے
یکے از مطبوعات
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز
پاک گیٹ ملتان
www.paksociety.com